معین الادب

معروف بہ

معین الشعراء

اردو زبان کے مروجہ الفاظ کا ایسا لغت جس میں الفاظ کے معنی کے علاوہ ہر لفظ کے
اعداد ملفوظی درج کئے گئے ہیں اور اس لفظ کے متعلق یہ بھی درج ہے کہ وہ کس زبان کا ہے اور
مذکر ہے یا مونث اور اس کے ثبوت میں اساتذۂ ماضی و حال کے کلام سے اس کی تذکیر یا تانیث کا ثبوت پیش کیا ہے

مرتبہ

ادیب بے بہا منشی غلام حسین خان صاحب آفاق بنارسی ملازم قدیم دربار بنارس
تلمیذ جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت جلیل استاد والی دکن خلد آشیاں تلمیذ حضرت امیر مینائی لکھنوی

جسے باخذ حقوق دائمی

منیجر صدیق بک ڈپو لکھنؤ
نے شائع کیا

قیمت بلا جلد چار روپیہ

PRINTED BY UNITED INDIA PRESS L.K.O

حضرت آفاق بنارسی مرحوم و مغفور

از جناب امیر احمد خاں صاحب امیر بنارسی، ہمشیر زادہ حضرت آفاق مرحوم

مراسلۂ ذیل جو کہ حضرت آفاق بنارسی مرحوم کے حالات زندگی پر مشتمل ہو، امیر احمد صاحب بنارسی نے جو کہ مرحوم کے اعزا میں سے ہیں ارسال فرمایا ہے، چونکہ اس سے حضرت آفاق مرحوم کے حالات زندگی اور ادبی کارناموں پر کافی روشنی پڑتی ہے، اس لیئے اس کو بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔

اسم مبارک آپ کا منشی غلام حسین خاں خلف جناب مولوی میاں[1] جان خاں صاحب مرحوم، وطن قصبۂ رام نگر بنارس اسٹیٹ ہے۔ آپکا آبائی وطن شاعرستان دہلی ہے۔ آپ کے جد ثالث جناب غلام رسول خاں صاحب مرحوم دہلی کی شاہی فوج میں ملازم تھے دہلی کی تباہی کے بعد بنارس تشریف لائے اور محلہ کبیر چورہ بنارس میں سکونت پذیر ہوئے حضرت آفاق مرحوم کے جد ثانی محمد مصطفےٰ خاں صاحب مرحوم ان کے ہمراہ آئے تھے، حضرت آفاق مرحوم کے جد امجد منشی غلام نبی خاں صاحب مرحوم بنارس میں پیدا ہوئے جنکی شادی قصبۂ رام نگر بنارس میں ہوئی۔ حضرت آفاق مرحوم کے والد ابھی تین ہی سال کے تھے کہ آپ کے دادا جناب غلام نبی خاں صاحب کا انتقال ہوگیا۔ آپ کی دادی آپ کے والد بزرگوار کو لیکر رام نگر اپنے میکے چلی آئیں اور یہیں اپنے لخت جگر کو تعلیم و تربیت لائی۔ ابھی مولوی میاں جان خاں صاحب مرحوم کی عمر سات برس کی تھی کہ آپ کے ماموں امیر علی خاں صاحب کا انتقال ہوگیا تین برس کی عمر میں باپ کا سایہ سر سے اٹھا۔ ماموں کے آغوش عاطفت میں آئے لیکن چرخ کینہ جو نے یہ سایہ بھی مرحوم کے سر پر کچھ زیادہ دن تک قائم نہ رہنے دیا۔ امیر علی خاں مرحوم کا بجز مولوی صاحب کوئی وارث نہ تھا۔ پس اس لیے مولوی میاں جان صاحب اپنے ماموں کی جگہ پر باستحقاق وراثت و قدامت سرکار بنارس میں ملازم ہوگئے، اگرچہ محلہ کبیر چورہ بنارس میں دیگر اعزا موجود تھے اور مولوی صاحب کی عمر بھی ابھی بہت کم تھی، لیکن بوجہ ملازمت ننہال رام نگر ہی میں سکونت پذیر ہوئے۔

حضرت آفاق مرحوم بروز پنجشنبہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ بمقام رام نگر پیدا ہوئے۔ سات برس کی عمر میں آپ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ بعد ختم قرآن مجید آپ نے درسیات کی تکمیل کی۔ آپ کے متعدد اساتذہ میں سے آپ کے والد مرحوم بھی ہیں۔

۱۸۸۹ء میں حضرت آفاق مرحوم سرکار بنارس کے ملازم ہوئے اور حسن لیاقت و کارکردگی کے باعث ۱۹۲۲ء میں سرکار

---

[1] مولوی صاحب مرحوم نے ۲ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو رحلت فرمائی۔

عالیہ بنارس کی جانب سے ریاست کی ایک تحصیل کے مختار عام مقرر ہوئے۔ اس وقت سے ۱۹۱۱ء تک ریاست کے مختلف عہدوں پر سرفراز رہ کر کارِ مفوضہ انجام دیتے رہے ۱۹۱۲ء سے ریاست کے صدر مقام (اندرون قلعہ مبارک رام نگر) اکاؤنٹنٹ جنرل آفس میں بعہدۂ جانچ نویس مقرر ہوئے مبلغ چالیس روپیہ ماہوار مشاہرہ پاتے تھے۔

ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء میں سرکار بنارس سے آپ کو مبلغ لعہ ماہوار پنشن عطا ہوئی، جو تا حیات آپ کو برابر ملتی رہی۔ آپ لائق اور نیک نام ملازموں میں شمار کیے جاتے تھے، حضرت آفاق مرحوم[1] خلق و تواضع کا مجسمہ تھے۔ دشمن سے بھی اس اخلاص و خلوص سے ملتے کہ گویا اس شخص کی جانب سے کبھی کوئی بات ظہور میں آئی ہی نہیں۔ سادہ دلی کی یہ کیفیت تھی کہ جسے دشمن سمجھتے، اُس سے بھی کوئی بات پوشیدہ نہ رکھتے تھے۔ مہمان نوازی آپ کے خمیر میں داخل تھی۔ انکساری و خاکساری کی یہ صورت تھی کہ دوسرے کو ہمیشہ اپنے سے بڑا اور ذی عزت جان کر قدر و منزلت کرتے تھے اور ہمیشہ سادی وضع سے رہتے تھے۔

غالباً قدرت نے حضرت آفاق مرحوم کی طینت میں ان کے شاعر خیز آبائی وطن شاہجہاں آباد کی خاک کا کچھ جزو شامل کر دیا تھا کہ آپ اوائل عمر ہی میں شعر موزوں کرنے لگے تھے۔ اس زمانہ میں ایک بزرگ مولوی منگل خاں صاحب مرحوم (جو شعر و سخن کا شغل رکھتے تھے) موجود تھے۔ جب حضرت آفاق مرحوم نے مولوی صاحب موصوف سے تحصیل علم شروع کی تو انھیں کو اپنا کلام بھی دکھلانے لگے۔ ایک روز آفاق مرحوم کے والد بزرگوار کے دوست جناب ضا خاں صاحب مرحوم نائب داروغہ فیل خانہ ریاست بنارس، حضرت آفاق مرحوم کے کمرہ میں چلے گئے، وہاں اتفاق سے آفاق مرحوم کی ایک غزل آپ کے ہاتھ آگئی، پڑھتے ہوئے باہر نکل آئے اور آپ کے والد بزرگوار مولوی میاں جان خاں صاحب سے نہایت جوش اور خلوص سے کہا کہ بھائی صاحبزادے نے ماشاءاللہ طبیعت نہایت اچھی پائی ہے۔ اگر یہ شوق قائم رہ گیا تو انشاءاللہ مرد میدان شاعر ہوگا۔ اس غزل کا یہ مقطع تھا۔

عبث تقدیر کا شکوہ ہے جھنگا   دکھائے جو تمھیں تقدیر دیکھو

تکمیل تعلیم کے بعد حضرت آفاق جب کام سیکھنے کے لیے دفتر جانے لگے تو مولوی اللہ رکھے خاں صاحب مرحوم مشتاق فیض آبادی سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ حضرت مشتاق مرحوم حضرت مونس لکھنوی کے شاگرد تھے اور عروض کے ماہر کامل تھے۔ سرکار عالیہ بنارس کی ملازمت کے باعث رام نگر میں رہتے تھے۔ آپ حضرت آفاق نے انھیں سے اصلاح لینی شروع کی، آفاق انھیں کا تجویز کردہ تخلص ہے۔

حضرت آفاق کی شروع ہی سے آرزو تھی کہ براہ راست یا کسی واسطے سے حضرت امیر مینائی لکھنوی رح سے شرف تلمذ حاصل کریں۔ لیکن آپ کی اس آرزو کے پورا ہونے کے پہلے ہی حضرت امیر مینائی رح کا جام حیات لبریز ہو گیا، جب قبلہ جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت جلیل مدظلہ العالی حضرت امیر مینائی رح کے جانشین ہوئے تو آفاق مرحوم نے اپنی دیرینہ آرزو کے

---

[1] حضرت آفاق مرحوم کے بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں میں ایک خفیف نشان چھوٹی اُنگلی کا تھا اس وجہ سے آپ گھر اور اہل محلہ میں جھنگا خاں کہے جاتے تھے۔

مطابق حضرت جلیل مدظلہٗ کے تلمذ کا شرف حاصل کیا حضرت جلیل مدظلہٗ کے فیض اصلاح نے آفاق مرحوم کو آفاق میں مشہور کیا
اپنی ایک غزل کے مقطع میں خود اسکا اظہار فرمایا ہے۔ ؎

کجا آفاق ناچیز اور کجا آفاق میں شہرت
جلیل القدر کا صدقہ ہے اُنکی مہربانی ہے

ہندوستان کا شاید ہی کوئی ممتاز گلدستہ ایسا ہوگا جسمیں حضرت آفاق مرحوم کا کلام قدر و منزلت سے شائع نہ ہوتا رہا ہو۔
جس زمانہ میں حضرت آفاق مرحوم کی شاعری کا زمانہ شباب تھا یعنی ۱۹۰۸ء میں آپ کے پنج سالہ بیٹے تجمل حسین خاں
ہوگیا۔ آپ کو اس لڑکے کی وفات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ آپ نے یک قلم شاعری ترک کردی اور تقریباً ۱۲ برس تک خاموش
کے بعد دوستوں کے اصرار سے پھر سکوت توڑی، ابھی ایک داغ جگر مٹنے نہ پایا تھا کہ دوسرا داغ اُٹھانا پڑا یعنی (۳۰) دسمبر ۱۹
آپ کے جوان بیٹے (تفضل حسین خاں جس کی تعلیم میں آپ نے اپنی کثیر دولت صرف کی تھی۔ عربی فارسی اور اردو
علاوہ انگریزی کی انٹرنس تک تعلیم دلائی تھی) نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داغ مفارقت دیا جو آپ کی پیرانہ سالی کا آخری اور
تھا۔ تفضل کی موت نے دوبارہ حضرت آفاق مرحوم کی شاعری کو پامال کردیا حضرت آفاق نے اس غم جانکاہی کی
گوشہ نشینی اختیار کی۔

آپ کے چھوٹے صاحبزادے اشتیاق احمد خاں کی ولادت اور دوستوں کے شدید اصرار نے پھر آپکو قلم اُٹھانے پر مجبور کیا چنانچہ جاری تھا
حضرت آفاق نے ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو اس دنیا سے رحلت فرمائی۔

اس وقت حضرت آفاق مرحوم کا ایک لڑکا اشتیاق احمد خاں نام عمر تخمیناً ۱۳ برس اور تین لڑکیاں یادگار ہیں۔
انکو حضرت آفاق مرحوم کی نیک یادگار بنائے۔

حضرت آفاق مرحوم کی پانچ تالیفات اور تین تصانیف ہیں۔ (۱) دیوان اول شہرۂ آفاق ۱۹۲۵ء میں طبع ہوچکا
ایک ایک حرف حضرت جلیل مدظلہٗ کے ملاحظہ کا شرف حاصل کیے ہوئے ہے۔ بفیض اصلاح حضرت جلیل مدظلہٗ اسم با مسمیٰ
اور آفاق میں اپنی شہرت کا ڈنکا بجائے ہوئے ہے۔

(۲) دیوان دوم مشہور آفاق اگرچہ یہ دیوان ضخامت میں اول سے کم ہے۔ لیکن خصوصیت میں ہم پایہ شہرۂ آفاق
کیوں نہ ہو جبکہ جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت جلیل مدظلہٗ جانشین حضرت امیر مینائی ؒ ایسے ماہر فن اُستاد
شعر ملاحظہ فرما کر "مشہور آفاق" نام تجویز فرمایا۔ مگر افسوس کہ ہنوز چھاپہ خانہ میں جانے کی نوبت آئی تھی کہ حضرت آفاق کا
انتقال ہوگیا، دیوان مذکور بغرض طبع نورانی پریس کندی گڑھ ٹولہ بنارس میں جاچکا ہے

تالیفات ۔۔ (۱) تذکرہ حزیں، شیخ علی حزیں ایران کے بہت بڑے مشہور و معروف شاعر تھے جو بنارس میں مدفون ہیں۔

موقر رسالہ "الناظر" میں شائع ہوا ہے۔

(۲) الاختلاف ۔ اس میں دہلی اور لکھنؤ کے درمیان جن الفاظ کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہیں، انکو جمع کیا ہے اور مستند شعرائے کرام اور اساتذہ کے اشعار سے استناد کیا ہے، یہ رسالہ میرٹھ کے ممتاز گلدستہ "جلوۂ یار" میں شائع ہوا ہے۔

(۳) ماتم تفضل حسین ۔ یہ اُن قطعات تاریخی کا مجموعہ ہے جو اساتذہ و ممتاز شعراء نے حضرت آفاق مرحوم کے جوان بیٹے تفضل حسین خاں کی وفات پر لکھے تھے۔

(۴) سفرنامۂ اجمیر ۔ جسمیں حضرت آفاق مرحوم نے اپنے اجمیر شریف جانے کے حالات و واقعات اور وہاں کی زیارت گاہوں کا ذکر کیا ہے جو ہنوز طبع نہیں ہوا، آپ کے کتب خانہ میں اس سفرنامہ کا مسودہ موجود ہے۔

(۵) ریاض التحقیق موسوم بہ حدیقۃ الصفا ۔ یہ کتاب بطور تاریخ اسلام کے آپ نے لکھی ہے جسمیں خاندان بنو امیہ اور خاندان بنی ہاشم کے نفاق پر کتب تواریخ اسلام مثلاً روضۃ الصفا، روضۃ الاحباب، منہاج النبوۃ، تاریخ طبری، ترجمہ ابن خلدون، قصص العجائب وغیرہ سے استفادہ کر کے تبصرہ فرمایا ہے تاکہ جویندگان حق کو تلاش حق میں دقت نہ ہو اور مختلف کتابوں کا مطالعہ نہ کرنا پڑے ۔ یہ ایک قابل دید کتاب ہے مگر افسوس کہ طبع نہیں ہوئی۔

(۶) معین الشعراء ۔ یہ اُردو کا لغت ہے، اس وقت اردو کے تمام لغتوں میں اپنا ثانی و نظیر نہیں رکھتا جس کا شاہد خود حضرت جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت جلیل ظلہ العالی ایسے استاد کا قطعہ تاریخ ہے۔ ایک مصرع میں فرماتے ہیں۔

" یہ تالیف بھی نسخہ کیمیا بھی "

یہ کتاب صدیق بک ڈپو لکھنؤ میں طبع ہو کر ہدیۂ ناظرین و شائقین ہے ۔ افسوس کہ حضرت آفاق مرحوم کی زندگی میں یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ نہ ہوئی ۔ اسکے کچھ اوراق طبع ہو کر ضرور مؤلف کی نظروں سے گزرے۔

حضرت آفاق مرحوم قصبۂ رام نگر بنارس اسٹیٹ میں واحد شخص تھے، جن پر تمام باشندگان رام نگر کو فخر و ناز تھا ۔ آپ نے قصبہ رام نگر میں انجمن ادب قائم کی۔

حضرت آفاق نے اپنے وفات کی یہ تاریخ اپنے قلم سے لکھ کر رکھدی تھی۔

قطعہ

تاب و تواں کے بدلے ہے ضعف و ناتوانی ۔۔۔ آفاق شاعری کو دو آخری نشانی

آثار کہہ رہے ہیں، حالت بتا رہی ہے ۔۔۔ تاریخ موت ہوگی! تاریخ زندگانی

۱۳۵۲ھ

حضرت آفاق بنارسی مصنف معین الشعراء

معین الشعراء

یعنی

اردو زبان کے مروّجہ الفاظ کا ایسا لغت جسمیں الفاظ کے معنی کے علاوہ
ہر لفظ کے اعداد ملفوظی درج کئے گئے ہیں اور اس لفظ کے متعلق یہ بھی درج ہے کہ وہ کس زبان کا ہے
اور مذکر ہے یا مونث اور اسکے ثبوت میں اساتذۂ ماضی و حال کے کلام سے اسکی تذکیر و تانیث کا ثبوت پیش کیا ہے

مرتبہ

ادیب بے ہمتا منشی غلام حسین خان صاحب آفاق بنارسی ملازم قدیم دربار بنارس
تلمیذ جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت جلیل مدظلہٗ استاد والی دکن خلد آشیاں و جانشین حضرت امیر مینائی لکھنوی

جسے باخذ حقوق دائمی
منیجر صدیق بکڈپو لکھنؤ
نے شائع کیا
مطبوعہ یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ

قیمت للعہ — بار اول ایکہزار جلد — قیمت مجلد صہ
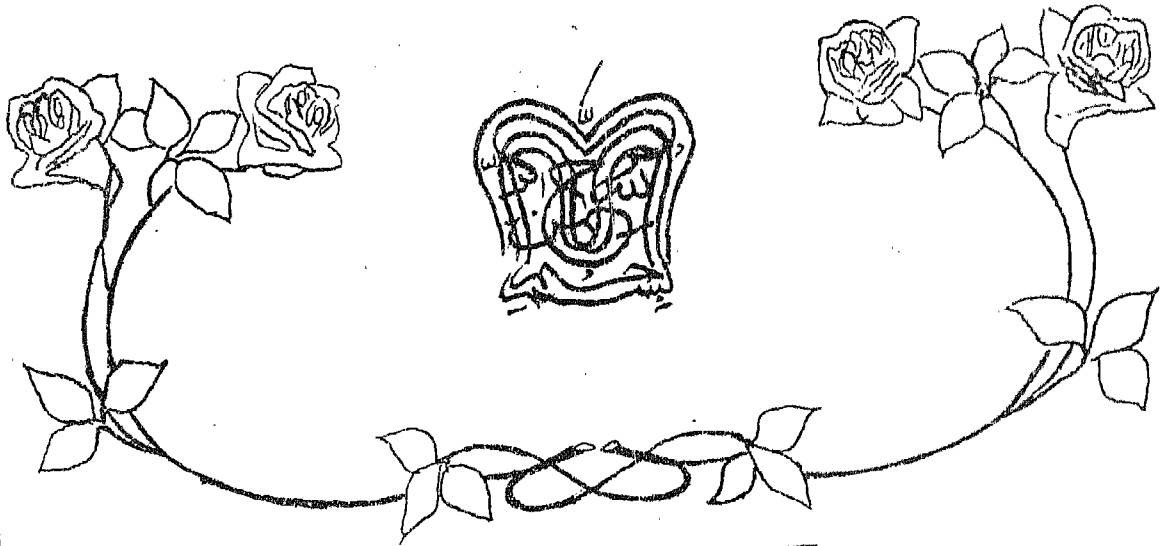
باسمہٖ سبحانہٗ

سزاوار حمد حقیقی اس معبود صمد کی ذات عین کمالات ہے جسنے زبان بے زبانی کے ایک سامعہ نواز لہجہ میں جملہ مکونات عالم کو لفظ کن سے مخاطب فرماکر ہر لفظ میں معنویت کی روح پھونکی اور رموز "وعلم الانسان ما لم یعلم" کو منظر عام پر لانیکے لئے ایک پارہ گوشت میں قوت تکلم ودیعت فرماکر اظہار مطالب پر وہ قدرت عطا کی جو سفارت دل تک معز عرصے کے شایان شان تھی۔ اس چشمہ زاینده سے کبھی زہر ہلاہل ٹپکتا اور کبھی شہد فائق، اسی کی صنعت کاملہ کا ایک ادنٰے کرشمہ ہے۔ رفضائے قہر وغضب میں اس سے خشن لہجے میں نکلے ہوئے دلخراش الفاظ اگر خنجر خونریز کا کام کرتے ہیں تو یہ اسکی شان جباری کا ایک نمونہ ہے۔ اور میدان عجز و نیاز میں اسکا لجاجت آگیں لہجہ اگر مخاطب کے پتھر سے دل کو موہ لیتا ہے تو یہ اسی رحیم و کریم کی شان مغفرت کا ایک سبق آموز نظارہ ہے۔

درود نامحدود کے گوہر شاہوار نثار کیے جانے کے لیے وہ ابر کرم رحمت ہے جسکا نام نامی اور اسم گرامی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہے جسکے سر افتخار پر دست قدرت نے (لولاک لما خلقت الافلاک) کا گراں بہا سہرا باندھا اور عروس رسالت سے ہمکنار فرماکر جلوہ زار (سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا) میں اپنی حضوری کا شرف بخشا۔

اما بعد۔ بندۂ ہیچمدان سیہ کنندہ اوراق معترف نارسائی و مقر بہ نارسی عبد عاصی **غلام حسین خاں** متخلص بہ آفاق بنارسی تلمیذ جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر عالم نبیل و فاضل جلیل حضرت جلیل مدظلہ العالی جانشین حضرت امیر مینائی ارباب دانش وبینش سے سامعہ خراشی کی معذرت کرتے ہوئے اس حقیقت کو بے نقاب کردینا چاہتا ہے کہ وہ جذبہ راسخہ جسنے مجھ سیہ بے بضاعت اور کشتہ الآم ومصائب کو اس دفتر بےمعنی کی ترتیب میں سعی کرنے پر مجبور کیا یہ تھا کہ زبان اردو کی تعمیری داغ بیل برج بھاشا یعنی ہندی کی مرہون منت ہے اسیطرح اردو شاعری کے لیے بھی فارسی شاعری کی خوشہ چینی کا اقرار ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔

نکتہ رس اور باخبر نگاہوں سے یہ بات بھی پردہ راز میں نہیں رہ سکتی کہ فارسی شاعری کو جسنے اردو شاعری کے خط وخال کو چمکا دینے میں نمایاں حصہ لیا ہے عربی شاعری کے سامنے سر انقیاد خم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں جسکو صاف لفظوں میں یہ کہنا چاہیے کہ اردو شاعری ایک خانہ زاد کی خانہ زاد ہے۔

ایسی حالت میں اردو شاعر کا اولین و بہترین فرض یہ ہوگا کہ اپنی منزل پر پہونچنے کے لیے صرف مادری زبان اور برج بھاشا ہی کی مزاولت پر اکتفا نہ کرکے فارسی و عربی شعرا کے کارناموں کا بھی مطالعہ کرے اسلیے کہ جسطرح خام اور نامطبوخ غذا سے شکم پری کرنیوالے کا معدہ کی شکایتوں میں مبتلا ہونا ضروری ہے اسیطرح کمال احتیاط و سلیقہ شعاری سے پکایا ہوا کھانا بھی جب تک نمک کی مناسب چاشنی سے لذیذ نہ بنایا جائے ہرگز لذت بخش کام و زباں نہیں ہوسکتا بلکہ بہت ممکن ہے کہ ایک نفاست پسند اور خوش غذا انسان کو گوارا بھی نہو۔

اس نظریہ نے مجھے اس امر پر آمادہ کیا کہ عربی فارسی ترکی سنسکرت ہندی انگریزی وغیرہ کے (غرض وہ تمام زبانیں جن پر اردو ادب کی توسیع کا دارومدار رہا ہے) الفاظ کو جو اردو میں متداول ہیں ایک فرہنگ کی صورت میں جمع کرکے اپنی ناچیز خدمتیں دلدادگان ادب کے حضور میں پیش کردوں شاید آئندہ پیدا ہونے والے اردو شعرا کی گوناگوں مشکلات

یہ سہولتیں پیدا ہو سکیں۔

ہنوز اس خیال کو قوت سے فعل میں لانے کے لئے کوئی مناسب عنوان ہی سوچ رہا شاہد رنگیں مزاج (اردو) کی ترالی ادا اور انوکھی وضع عشوہ گری اور ناز آفرینی اس سے ملبوس ہو کر تذکیر و تانیث کے روپ میں جو واقعی ایک بہت جھگڑے بات بقول حضرت اُستاد مدظلہ ہے سہ

مذکر اور مونث کی ہیں بخشیں

بڑا جھگڑا ہے یہ اردو زباں میں

ہی جو میرے لئے سنگ آمد و سخت آمد کا مصداق تھا کیونکہ اس مسئلہ کا حل ستند اساتذہ کے کلام کی تلاش و تفحص کی تہ میں مضمر تھا اور مجھے کثرت مشاغل اور ناتوانی کی سرکار سے اس قسم کی اجازت ملنے کی امید نہ تھی مگر صرف موفق توفیق رفیق کی رفاقت کے بھروسے پر بلبل شیراز کا یہ شعر سہ

بہر کاری کہ ہمت بستہ گردد

اگر خارے بود گلدستہ گردد

نے قلم اُٹھایا اور یہ طے کر لیا کہ تذکیر و تانیث ہی کی طرح ہر لفظ کے معنی مختلفہ مستند اساتذہ ہی کے کلام سے دیا جاوے و نیز ہر لفظ کا ماخذ بھی ظاہر کر دیا جاوے شعرائے کرام و فصحا سے عظام کے کلام سے ثبوت پیش کیا گیا۔

ن ترتیب تجویز کر لینے کے بعد دفعتاً خیال ہوا کہ ہر لفظ کے ساتھ بقاعدہ عداد ملفوظی بھی لکھے جائیں گو اسکی وقعت مفت کرم داشتن سے زیادہ نہیں ہے کہ تاریخ گو حضرات کی خوشنودی مزاج کا ذریعہ ہو سکے۔

ن جس پر میں نے اس ہدیہ مختصرہ کی بنیاد رکھی یہ ہے ہر لفظ کے لیے سات خانے قائم کئے۔

۱۔ اعداد ملفوظی۔ معنی۔ تذکیر و تانیث۔ تخلص۔ شعر ثبوت۔

سہل آنے کے خیال سے ترتیب الفاظ میں صرف اول ہی حرف کے نہیں سمجھا گیا بلکہ ہر لفظ کے حروف ترکیبی کے مدارج کو دیکھتے ہوئے لکھے گئے۔

اس خیال سے کہ کسی لفظ کی تذکیر و تانیث میں کچھ شبہ احتمال نہ رہ جائے وہی شعر ثبوت میں لائے گئے جنکا قافیہ و ردیف تذکیر و تانیث کو ثابت کر رہا ہے۔

تھوڑے سے الفاظ کے لیے ایسے اشعار نہیں ملے وہاں دو شعر مختلف فصحا کے پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ بعض بعض لفظ کے لیئے دو شعر نہیں دستیاب ہوئے وہاں ایک ہی شعر پر اکتفا کی گئی۔ بعض شعر تذکیر و تانیث کو ثابت نہیں کرتے صرف معنی کا ثبوت دیتے ہیں مگر ایسے شعر گنتی کے چند رہ گئے ہیں۔

یہ کتاب منتہی شعرا کو جو خود مستغنی ہیں اسقدر مفید نہ ہوگی جسقدر کہ مبتدی شعرا یا شہر و اُستاد سے فاصلہ پر رہنے والوں کو مفید ہوگی کیونکہ وہ اسکے زیادہ مستند پائے جاتے ہیں۔

ایسے لفظ اسمیں نہیں لائے گئے ہیں جنکے لئے ثبوت میں شعر نہیں ہیں تاہم اس حقیر مجموعہ میں چھ ہزار سے زیادہ لفظ مکمل کر کے یہ ناچیز ہدیہ موسومہ بہ **معین الشعراء** پیش کیا اور اللہ عز و علا سے دعا ہے کہ اس ناچیز سعی کو قبولیت عام عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

اس کامیابی پر اگر میرا ہر بُن مو واسطے شکر کے لیے زبان بن جائے تو بھی اس فرض سے عہدہ برآ نہ ہو سکونگا کہ اس منعم حقیقی نے اپنی توفیق و تائید کی نعمتوں کے ساتھ ساتھ میری مستعار عمر میں اتنی برکت عطا فرمائی کہ میں باوجود اسقام و آلام کے اپنے ارادے میں کامیاب اور دلی خواہش کی انجام دہی سے شادکام و فائز المرام ہوں۔ و الشکر و المنۃ للہ

چلتے چلتے ارباب نقد و نظر کی خدمت عالی میں اسقدر اور گذارش کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں کہ جب انسان کا سہو و نسیاں سے مخمر ہونا مسلمہ ہے تو مجھ ایسا سراپا قصور (نام نہاد انسان) اس کلیہ سے کیونکر مستثنیٰ رہ سکتا ہے لہذا خطا پوش و عطا پاش نگاہوں کا امیدوار ہوں۔

۲۳۔ ستمبر ۱۹۳۳ء

عاصی آفاق بنارسی۔

رام نگر۔ بنارس

M.A.LIBRARY, A.M.U.

U7497

فہرست اُن شعرائے نامدار کی جنکے اشعار ثبوت میں پیش کئے گئے

تخلص	پورا نام معہ پتہ و تلمذ وغیرہ
آباد	مہدی حسین خاں لکھنوی شاگرد ناسخ۔
آتش	خواجہ حیدر علی لکھنوی شاگرد مصحفی سنہ ۱۲۴۸ھ میں وفات پائی
اختر مینائی مدظلہ	عالیجناب مولوی لطیف احمد مینائی مدظلہ خلف اوسط حضرت امیر مینائی
اختر شاہ اودھ	واجد علی شاہ آخری فرمانروا ے لکھنؤ۔
اسیر	تدبیر الدولہ دبیر الملک منشی مظفر علیخاں لکھنوی شاگرد مصحفی رح
افسر	منشی منظور احمد صاحب امروہوی شاگرد شوق قدوائی
اقبال	سید اقبال حسین صاحب تلمیذ فصاحت لکھنوی
اکبر	خان بہادر سید اکبر حسین جج پنشنر الہ آبادی
امانت	سید آغا حسن ساکن گولہ گنج لکھنو۔
امیر مینائی	مفتی منشی امیر احمد مینائی شاگرد اسیر
انشا	سید انشاء اللہ خاں دہلوی۔ متوفی سنہ ۱۲۳۳ ہجری
انیس	میر ببر علی لکھنوی خلف و شاگرد خلیق اور میر حسن کے پوتے۔ سال وفات سنہ ۱۲۹۱ھ
اوج	مرزا دبیر کے صاحبزادے
بحر	شیخ امداد علی لکھنوی شاگرد ناسخ
برق	فتح الدولہ مرزا محمد رضا خاں لکھنوی شاگرد ناسخ
تسلیم	شیخ امیر اللہ لکھنوی شاگرد نسیم دہلوی۔
تعشق	سید مرزا خلف داروغہ محمد مرزا اُنس لکھنوی
جانصاحب	میر یار علی لکھنوی ریختی گو۔
جاہ	نواب سید بنیاد حسین خاں بہادر رئیس کان پور تلمیذ حضرت امیر مینائی رح
جرأت	قلندر بخش دہلوی۔
جلال	حکیم سید ضامن علی لکھنوی شاگرد ہلال و برق لکھنوی
جلیل مدظلہ	جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت قبلہ حافظ جلیل حسن صاحب مدظلہ۔ جانشین حضرت امیر مینائی رح
حالی	خواجہ الطاف حسین مرحوم پانی پتی شاگرد غالب دہلوی۔
حسرت موہانی	مولانا سید فضل الحسن صاحب موہانی۔ بی اے سابق اڈیٹر اردوے معلے علیگڈھ۔
حسن	میر حسن دہلوی۔ مثنوی میر حسن انہیں کی ہے۔
داغ	فصیح الملک نواب مرزا خاں دہلوی (مرحوم) شاگرد ذوق۔
دبیر	مرزا سلامت علی لکھنوی مرثیہ گو۔ سال وفات سنہ ۱۲۹۲ ہجری۔
درد	خواجہ میر درد دہلوی
دل	حکیم ضمیر حسن صاحب شاہجہانپوری شاگرد حضرت امیر مینائی

ذوق	شیخ محمد ابراہیم دہلوی شاگرد شاہ نصیر اور بہادر شاہ ظفر کے اُستاد ۱۲۰۴ھ ہجری میں بمقام کابلی دروازہ - دہلی پیدا ہوئے اور ۲۴ صفر ۱۲۷۱ھ ہجری کو وفات پائی۔
رشک	شیخ علی اوسط لکھنوی - شاگرد ناسخ ۔
رضا	مولانا برکت اللہ مرحوم فرنگی محلی لکھنوی - شاگرد حضرت امیر مینائی ۔
رند	نواب سید محمد خاں لکھنوی - شاگرد آتش ۔
رنگین	سعادت یار خاں دہلوی ریختی گو ۔
ریاض مدظلہ	لسان الملک حضرت سید ریاض حیدر صاحب مدظلہ شاگرد حضرت امیر مینائی رح
الک	مرزا قربان علی بیگ دہلوی شاگرد غالب ۔
سر	شیخ امان علی لکھنوی شاگرد ناسخ ۔
ن	سید فخر الدین حسین دہلوی شاگرد غالب ۔
دا	مرزا محمد رفیع دہلوی ۱۱۲۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۱۹۵ھ ہجری میں بمقام لکھنو وفات پائی
وز	سید محمد میر دہلوی - پہلے انکا تخلص میر تھا - جب میر تقی کا تخلص میر مشہور ہو گیا تو انھوں نے اپنا تخلص سوز رکھا - شاہ عالم کے زمانہ میں جب دہلی کی تباہی حد سے گزر گئی تو ۱۱۹۱ھ ہجری میں بلباس فقیرانہ لکھنؤ آئے اور ۱۲۱۳ھ ہجری میں بعمر ۷۰ برس وفات پائی - نواب آصف الدولہ کے اُستاد تھے ۔
ور	شیخ عبد الرزق لکھنوی شاگرد مصحفی ۔
ن	حکیم نواب مرزا لکھنوی مصنف مثنوی زہر عشق وغیرہ ۔
قدوائی	منشی احمد علی صاحب مرحوم ۔
ری	کرامت علیخاں ساکن امرہتہ پور وا ضلع اوناؤ ۔
	میر وزیر علی لکھنوی شاگرد آتش ۔
یائی مدظلہ	عالیجناب مولوی محمد احمد صاحب مینائی مدظلہ خلف اکبر حضرت امیر مینائی رح
-	نواب صفدر علیخاں بہادر از خاندان ریاست رام پور ۔
	سید منظفر حسین لکھنوی مرثیہ گو اُستاد مرزا دبیر ۔
ر	سید محمد طاہر علی فرخ آبادی ۔
ر	سید مقبول حسین لکھنوی ۔
ا	بہادر شاہ سلطنت دہلی کے آخری تاجدار شاگرد ذوق ۔
	نواب دالاجاہ لکھنوی ۔
	مرزا محمد ہادی صاحب لکھنوی ابن مرزا محمد علی آپ میر و غالب کے رنگ کے دلدادہ ہیں اور انہیں کی تقلید کرتے ہیں
	مرزا اسد اللہ خاں دہلوی ۔
	مرزا محمد حسن مرحوم بنارسی شاگرد خاندان مصحفی ۔
	کپتان مقبول الدولہ مرزا مہدی علیخاں بہادر شاگرد ناسخ ۔
	سید غلام حسین بلگرامی شاگرد خاندان ناسخ اور غالب سے بھی مشورہ رہا ہے ۔
	آفتاب الدولہ خواجہ اسد لکھنوی مصنف مثنوی "طلسم الفت" شاگرد خواجہ وزیر ۔

گویا فقیر محمد خاں شاگرد خواجہ وزیر۔

لطف حافظ لطف علیخاں بریلوی

محسن مولوی محمد محسن کاکوروی۔

محشر مرزا کاظم حسین صاحب لکھنوی۔

مسرور شیخ پیر بخش لکھنوی شاگرد مصحفی

مصحفیؒ شیخ غلام ہمدانی امروہوی بعدہٗ لکھنوی

معروف نواب الٰہی بخش خاں دہلوی شاگرد شاہ نصیر

ممنون میر نظام الدین دہلوی۔

منتظر نور الاسلام لکھنوی شاگرد مصحفیؒ

منیر سید اسمٰعیل حسین اکبر آبادی۔ شاگرد ناسخ و رشک

مومن حکیم مومن خاں دہلوی ۱۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۶۸ ہجری میں وفات پائی۔

مونس میر نواب لکھنوی مرثیہ گو۔ برادر و شاگرد انیس۔

میر میر تقی دہلوی۔

ناسخ شیخ امام بخش لکھنوی ۱۲۵۴ ہجری مطابق ۱۸۳۹ء میں وفات پائی

ناصر سعادت خاں لکھنوی۔

ناظم نواب یوسف علیخاں والی رام پور نواب کلب علیخاں کے والد و شاگرد غالب۔ اسیر و امیرؒ سے بھی مشورہ رہا

نسیم نواب اصغر علیخاں دہلوی شاگرد مومن۔

گلزار نسیم پنڈت دیا شنکر لکھنوی شاگرد آتش۔

نصیر شاہ نصیر دہلوی۔ ذوق کے استاد۔

نفیس میر خورشید علی خلف و شاگرد انیس۔

نکہت مرزا نیاز علی بیگ دہلوی۔

نواب نواب کلب علیخاں بہادر والی رام پور شاگرد حضرت امیر مینائیؒ۔

نوازش نوازش حسین خاں لکھنوی شاگرد میر سوز۔ مرزا سرور لکھنوی مصنف فسانۂ عجائب انہیں کے شاگرد تھے۔

نوح تاج الشعراء ناخدائے سخن مولانا محمد نوح صاحب جانشین حضرت داغ دہلوی مرحوم رئیس قصبہ نارہ ضلع الٰہ آباد۔

وجاہت مولوی وجاہت حسین جھنجھانوی اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور۔

وزیر خواجہ وزیر لکھنوی شاگرد ناسخ۔

ہلال امیر علیخاں لکھنوی شاگرد ناسخ۔
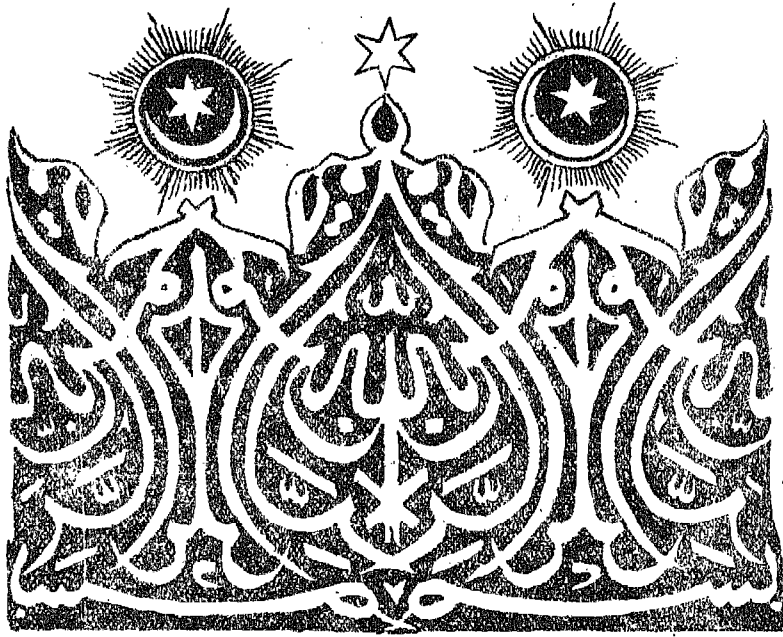
لفظ	[illegible]	[illegible]	معنے	تذکیر و تانیث	مصنف	شعر ثبوت	
الف	ع	۱۱۱	حروف تہجی کا پہلا حرف	مذکر	اسیر	منشیوں کو مشق ہو کسکے قد دلجو کا	لکھتے ہیں ہر فرد پر پہلے الف اللہ کا
″	″	″	″	مذکر	امیر	میرے دلکے آئینہ میں منہ جو دیکھے برہمن	قشقہ ماتھے کا نظر آئے الف اللہ کا
″	″	″	″	مذکر	تسلیم	وصل و ہجر رہوں یوں اُسکی ذات پاک سے	جسطرح ہو لکھنے پڑھنے میں الف اللہ کا
آب[1]	ف	۳	پانی	مذکر	امیر	احمد پاک کی میں نعت لکھوں کرکے وضو	آب کوثر مجھے ملجائے اگر تھوڑا سا
آب[2]	ف	۳	چمک	مونث	اسیر	موتیوں کی آب ظاہر ہو گئی	چشم تر تجھسے الجھ اہر ہو گئی
آب	ف	۳	تیزی۔کاٹ	مونث	اسیر	مرگئے دیکھکے قاتل ترے رخسار کی آب	آب آئینہ نہیں ہو گئی تلوار کی آب
۰	۰	۰	۰	مونث	تسلیم	مرنے کا بھی مزہ مری تقدیر میں نہ تھا	کیا جلد آب تیغ گلے سے اُتر گئی
آب آتشیں	ف	۷۶۴	شراب	مذکر	آتش	مبارک کشتیاں کرکی ہتان ہندکو ہووے[3]	جہازوں پر فرنگستان سے آب آتشیں آیا
آبادی	ف	۱۸	بستی	مونث	جلیل	چلی جاتی ہے مشق اُنکے ستم کی	بڑھی جاتی ہے آبادی عدم کی
آب بقا	ف	۱۰۶	امرت[4]	مذکر	امیر	روضۂ پاک بھی رتبے میں نہیں عرش سے کم	جو پہونچتا ہو اُسے آب بقا ملتا ہے
آب پاشی	ف	۳۱۶	چھڑکاؤ۔کھیت سینچنا۔	مونث	ناسخ	آبرو ریزی جو غیروں کی ہوئی وقت گریز	آبپاشی ہو گئی میری شہادتگاہ میں

[1] آب بمعنی و رقیق مواد بھی مذکر مستعمل ہے ظفر۔ آبلوں سے پائے مجنوں کے جو ٹپکا آب گرم جلگیا کوئی کوئی خار مغیلاں گل گیا۔ [2] خلاف جمہور کے ایک جگہ آتش نے مذکر بھی لکھا ہے۔ نشہ ہی میں یا الہی میکشوں کو موت دے۔ کیا گہر کی قدر جب آب گہر جاتا رہا۔ مگر دیگر شعرا نے تانیث ہی کے ساتھ لکھا ہے۔ (حضرت امیر مینائی رحم فرماتے ہیں) جوہری کیا ترے دانتوں سے ملاتے اسکو۔ پانی پانی ہوں یہ خود آب گہر کہتی ہی (ناسخ) کہیں دیکھی ہو شاید آبداری تیرے دانتوں کی۔ کہ مارے شرم کے پانی سے ہے آب گہر پتلی (صبا) عیاں جو یار کے دانتوں کی آب و تاب ہوئی۔ غرق بحر فنا موتیوں کی آب ہوئی [3] فصحائے حال اب اسطرح استعمال نہیں کرتے [4] وہ پانی جسکو پیکر حضرت خضر و حضرت ادریس علیہم السلام نے ہمیشہ کی زندگی پائی اور سکندر ناکامیاب رہا یہی پھر آب بقا۔ آب حیات آب خضر آبحیواں بھی اسیکو کہتے ہیں

آتشکدہ	ف	۷۳۰	آتش خانہ جہاں آتش پرست آگ جلاتے ہیں	مذکر	ناظم	پوچھتے کیا ہو تپِ داغِ جگر یوں سمجھو	کہ مرے سینے میں آتشکدہ پنہاں ہوگا
آتشگیر	ف	۹۳۱	دست پناہ چمٹا۔ آگ اٹھانے کا آلہ	مذکر	منتظر	ہمارا لخت دل ہے یا کوئی انگارہ دوزخ	اٹھانے کا جو کرتا قصد آتشگیر جل جاتا
آشنا	ہ	۴۴۲	ماں باپ کی شفقت محبت پیٹ معدہ کچھو سوچ آشنا	مونث	افسر	مقدر کی خرابی سے نہ کام آئی وفا میری	تمھارے واسطے تڑپی ہمیشہ آشنا میری
آثار[۱]	ع	۷۰۲	نشان۔ علامت	مذکر	سودا	ڈرتا ہوں بنجاوے شہر بند تار رونے کا	نظر آتا ہے پھر آنکھوں نہیں کچھ آثار رونے کا
آثار	ع	۷۰۲	اطوار	مذکر	بحر	آشفتہ طبیعت کے آثار نہیں چھپتے	آزار محبت کے بیمار نہیں چھپتے
آجکل[۲]	ہ	۵۴	حیلہ حوالہ ٹال مٹول زمانہ حال یعنی ان دنوں	مونث	سرور	یہاں جان آئی ہے عاشق کی لب پر	وہاں آجتک آجکل ہو رہی ہے
آجیا	ت	۵	بوڑھی ذی عزت خادمہ (دہلی)	مونث	رنگین	نیند آتی نہیں کمبخت دوانی آجیا	اپنی بیتی کوئی کہ آج کہانی آجیا
آخر[۳]	ع	۸۰۱	بالکسر دوم اول کی ضد خاتمہ ختم پچھلا انجام	مذکر	تسلیم	وہ مطلب انہیں لکھنے بیٹھا ہوں خط میں	نہ اول ہے جسکا نہ آخر ہے جسکا
آخرت	ع	۱۲۰۱	بالکسر دوم انجام عقبیٰ وہ عالم جہاں مرنے کے بعد دنیاوی اعمال کا حساب کتاب ہوگا اور جزا سزا ملیگی۔	مونث	نوازش	اے میری گنہ کی شرم ساری	تونے مری آخرت سنواری
آداب[۴]	ع	۸	ادب کی جمع۔ قواعد۔ دستور۔ ادب مجلس و دربار	مذکر	تسلیم	اسکی بزم خاص تک تسلیم پہنچوں کسطرح	مجھکو تو آتا نہیں آداب دربانی ہنوز
			مرتبے کا پاس۔ لحاظ۔ حفظ مراتب۔	مذکر	رشک	بیٹھنے اٹھنے نہیں دیتا ہمیں آداب یار	سجدے رکھتی ہے محبت کی شریعت کی نماز
			خط کے عنوان میں آداب و القاب جو لکھتے ہیں	مذکر	ناصر	وحشت دل تھی مری طرز عبارت سے عیاں	اگر القاب تھا نامے میں تو آداب نہ تھا
آدم	ع	۴۵	انسان۔ پہلا آدمی حضرت آدم علیہ السلام	مذکر	امیر	لذتِ شرم و گنہ تھی کب فرشتوں کو نصیب	یہ مزہ چکھنے کو پیدا آفاق میں آدم ہوا
آدمی	ف	۵۵	انسان۔ نوکر۔ خادم۔ شوہر خاوند۔	مذکر	داغ	لطف دو آرام کا نہیں ملتا	آدمی کام کا نہیں ملتا
آدینہ	ف	۷۰	جمعہ کا دن۔	مذکر	ناسخ	خالی ہے مکتب نہیں لڑکے کریں جو سنگسار	اے جنوں پیدا ہوا ہفتہ میں آدینہ عبث
آذر[۶]	ف	۹۰۱	نام ایک بت تراش کا ہے۔	مذکر	امیر	خدا ایسا بھی ہوتا ہے بنائیں جسکو خود بندے	سمجھتا تو خلیل اللہ یہ آذر کو سمجھاتے
آرام[۷]	ف	۲۴۲	سکھ چین راحت سنسکرت میں آرام چمن باغ کو کہتے ہیں	مذکر	جلیل	لوگ آرام کی خاطر رہے دنیا میں خراب	اور آرام جو پایا گوشۂ مدفن میں ملا
آرام	ف	۲۹۶	بیماری سے صحت پانا۔ اچھا ہونا۔	مذکر	داغ	دل بیمار میں چٹکی لے لو	ابھی آرام ہوا جاتا ہے
آرام جان[۸]	ہ	۵۱۲	(لکھنو) پاندان۔ چشندان۔	مذکر	تسلیم	بھنے جو پان انکا باتوں میں زہر گھولا	اور آگیا جو دشمن آرامجان کھولا
آرائش	ف	۵۱۲	زیبائش۔ سجاوٹ۔ بناؤ۔ زینت۔	مونث	امیر	تصور خال کا آیا تو رونق بڑھ گئی دل کی	نگاہ قیس میں لیلیٰ سے آرائش ہے محمل کی
آرد	ف	۲۰۵	آٹا۔	مذکر	افسر	حضرت آدم سے نسبت آدمی کی رہ گئی	انکو گندم اور اسکو آرد گندم ملا
آرزو	ف	۲۱۴	آس۔ امید۔ مقصد۔ خواہش۔ چاہ۔ اچھا	مونث	جلالی	حسرتیں سب نکل گئیں دل سے	آئی جب دل سے آرزو تیری

[۱] تعب۔ ف۔ بفتح اول بمعنی گرمی۔ بخار (مصحفی) ہوجائیں تبلیوں ہی پہ آنسو تو سے کی بوند۔ گر کام کر گئی تپ دل چشم تر تلک۔ [۲] (نائب بنارسی) وہ دیکھنے آئے گئے تسکیں تھی مرض میں۔ آثار نہ جینے کے شفا میں نظر آئے۔ آثار اردو میں بمعنی چوڑان دیوار کے بھی بولتے ہیں۔ [۳] بمعنی ان دنوں۔ (محسن) لگا دے کوئی برف کی آج کل۔ کہ گرمی بہت پڑتی ہے آجکل۔ (آتش) آتش خدا نے چاہا تو کرتے ہیں آجکل ہندوستاں سے جانب بیت الحرام کوچ۔ بنا چند روز (ناسخ) دنیا تو آجکل سے نہیں کفر زار ہے۔ مثل شرر ازل سے ہیں سنگ شرر کے ساتھ۔ (آتش) آجکل سے سلسلہ مہر و محبت کا نہیں۔ عالم ارواح میں تیرے یار از تھا۔ [۴] (ظفر) ہر کام کے آخر پہ نظر پہلے ہی ڈالی [۵] بیٹھنے اٹھنے نہیں دیتا ہمیں آداب یار۔ سجدے رکھتی ہے محبت کی شریعت کی نماز۔ بمعنی سلام (انیس) آداب بجا لا کے چلا حسرت وفادار۔ [۶] کہا جاتا ہے کہ آذر بت تراش حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا باپ یا چچا تھا۔ شمسی سال کا نواں مہینا۔ یعنی آگ (غالب) ہے تنگ سینہ دل اگر آتشکدہ نہو ہے عار دل نفس اگر آذر فشاں نہو۔ [۷] (صفدر) اب چین نہیں سینہ میں دل کو کسی پہلو۔ دزدیدہ نگہ لیگئی آرام ہمارا [۸] لکھنو میں خاصدان دپانداں کو آرامجان بھی کہتے ہیں [۹] (داغ) ہر سخن میں گرچہ سو پہلو بچاتا ہوں مگر۔ آرزو نیں ٹپکی پڑتی ہیں مری تقریر سے۔ [۱۰] (داغ) گذار دی شب وعدہ اسی توقع پر مرے بلانے کو اب آدمی ضرور آیا۔

ه	۲۷۱	آئینہ دار انگوٹھی جسے عورتیں ہاتھ کے انگوٹھے میں پہنتی ہیں	مونث	ریاض	لئے بیٹھے رہو اپنے لئے تم آرسی اپنی	خوشامد غیری منہ دیکھی۔ ہماری دیکھی بھالی کہ
ه	۲۰۷	لکڑی چیرنے کا ایک اوزار۔	مذکر	مونس	ذکر جب چھیڑا جب سر پر ممبر شہ ذیجاہ کے	چل گیا حاسد پہ آرہ سین بسم اللہ کا
ه	۲۰۱	پردہ اوٹ ٹیکن سہارا۔	مونث	امیر	میں وہ وحشی ہوں کہ جب کوچہ جاناں میں گیا	سایہ پوشیدہ ہوا آڑ میں دیوار کی
ت	۱۳	غلام کی ضد جو پابند نہو	مذکر	انشا	کب وہ آزاد بھلا در خور تحسین ہوئے	بھول جو سب کو گئے دین سے بیدین ہوئے
ت	۱۴	فقرا کی ایک قسم	مذکر	صبا	چھوڑ بیٹھا جو تعلق عالم ایجاد کا	سر وچیلا ہوگیا ہے کیا کسی آزاد کا
ت	۲۳	نجات چھٹکارا رہائی	مونث	ناسخ	کیا فقط مجکو غم دنیا سے آزادی ملی	چھٹ گیا تکلیف جینے سے بھی جو دیوانہ ہے
ت	۲۰۹	بیماری۔ دکھ	مذکر	جلیل	دیکھا تھا آپ نے مجھے اتنا تو پوچھتے	کیوں حال زار ہے تجھے آزار کیا ہوا
ت	۳۵۹	امتحان۔ جانچ۔ آزمانا۔	مونث	امیر	آگئے کہنے میں تھی زیست جو ہماری ہمکو	آزمایش ہوئی منظور تمہاری ہمکو
ت	۶۱	امید۔ آسرا۔ خواہش۔ آسا۔	مونث	امیر	ہر گنہگار کو ہے آس الٰہی تیری	عام ہے ہر صفت لا متناہی تیری
ت	۱۳۲	سہولت جسمیں مشکل نہو۔ مشکل کی ضد	مونث	جلال	دم نکلتے وقت دم بھر کو جو آنکلا کوئی	مشکلات جانکنی میں کتنی آسانی ہوئی
ت	۳۷۲	آرام۔ چین۔ راحت۔	مونث	داغ	عدم کے جانے والے سنتے جاؤ	یہ آسایش نہ اس منزل میں ہوگی
ت	۵۱۳	چوکھٹ۔ دہلیز۔ تقطیعاً مکان۔ درگاہ۔	مذکر	ناسخ	پاؤں ہیں بیکار کوچہ یار سے ہیں نامراد	سر بھی ہے کس کام کا وہ آستاں ملتا نہیں
ت	۵۱۷	ایضاً۔	مذکر	امیر	بناؤں فرش پا انداز ہر گام اپنی آنکھوں کو	سر مشتاق ہو اور آستانہ ہو محمد کا
ت	۵۲۱	ہاتھ انگرکھے وغیرہ کا وہ حصہ جسے ہاتھ میں پہنتے ہیں	مونث	امیر	جنوں تک سنا تھا ساتھ جیب و دامن کا	گریباں کو نکلتے دیکھ کر کیوں آستیں نکلی
ه	۲۹۲	آس۔ امید۔	مذکر	امیر	شب غم نہ دیگا کوئی ساتھ میرا	امیر آسرا ہے تو کچھ بیکسی کا
ت	۱۵۲	چرخ۔ آکاش۔	مذکر	ناسخ	خاکساروں سے ہے ہر جا سرکشوں کی سرکشی	وہ زمیں ہے کون جس پر آسماں ہوتا نہیں
بھاکا	۱۱۱	سوار کا گھوڑے یا اونٹ کی پیٹھ پر جھکاؤ [illegible]	مذکر	آتش	کرتا ہے مجھ سے ابلق ایام شوخیاں	پہچانتا ہے خوب یہ آسن سوار کا
ت	۱۰۱۱	سیری۔ [illegible] ذکر کی راحت۔ آرام۔	مونث	آتش	دلکو نہیں اس گوشہ ابرو کے سوا چین	آسودگی ہے سایہ شمشیر میں میری
ت	۶۲	چکی	مونث	اسیر	نہ ٹوٹتا کسی دانے کا دل وہ راحم ہوں	جو آسیا مرے سنگ مزار کی ہوتی
ت	۶۳	سایہ جن بھوت کا	مذکر	منیر	منیر آسیب غم سر سے نہ اترا	بہت سا اسم اعظم پڑھ کے پھونکا
ت	۶۳	صدمہ الم۔ کوفت۔ دشمنی مخالفت۔	مذکر	سودا	نہ پہونچا میر کے اشک گرم سے آسیب مژگاں کو	بہا خاشاک کے سایہ تلے سیلاب آتش کا

دشمن نے اس زلف سیاہ میں میرے سر پہ آرہ چلایا گیا۔ ؎ (کیف) دن کو جو میرے نالے سوا بلند ہوں۔ ڈھونڈھے فلک پہ مہر فلک ابر کی آڑ۔ ؎ (صبا) چھوڑ بیٹھا جو تعلق عالم ایجاد کا۔
ی آزاد کا۔ (داغ) کھو دیا قید قفس اپنی وفاداری نے۔ بلطف صیاد سے ہم رات دن آسودہ ہیں۔ ؎ یہ لفظ مرکب ہے دو آسیا ن سے رحکی کے مانند گردش کرنے والا۔ ؎ خواجہ محمد شرف علی لکھنوی
نے آسن کو مختلف فیہ قرار دیکر خواجہ آتش کا یہ شعر۔ کرتا ہے مجھ سے ابلق ایام شوخیاں۔ پہچانتا نہیں مگر آسن سوار کا۔ مذکر کی سند میں پیش کیا ہے اور مونث کی سند میں ناسخ کا یہ شعر دیا ہے
ہے حدت طبع کی۔ دیکھو تیزی میں ہے محتاج آسن آپکی۔ اس شعر کو پیش کرتے ہوئے یہ امر قابل خیال تھا کہ اس شعر میں اس موقع پر آسن کی کیا ضرورت ہے۔ اور آسن سے اس شعر کا کیا مطلب نکلتا ہے
ہوجاتی ہے حدت طبع کی۔ دیکھو تیزی میں ہے محتاج آسن آپ کا۔ یہ لفظ ہرگز مختلف فیہ نہیں ہے۔ بالاتفاق مذکر مستعمل ہے۔ امیر مرحوم نے بھی مذکر ہی فرمایا ہے۔ ؎ کرے یہ ابلق ایام شوخی جسقدر
ہم شہسواروں کے اکھڑتے ہیں۔ ؎ (مصحفی) اسے خوشحال کہ جو لوگ ترے کوچے میں۔ خاک بندی پہ ملے بیٹھے ہیں آسن مارے۔ ؎ (مصحفی) رغبت نہیں ہے اب کسی نعمت کی مصحفی۔
آسودہ ہوگیا۔ ؎ (سوز) عشق کا آسیب جب سر پر چڑھا۔ کٹ گئی مت اور بھی سودا بڑھا۔ ؎ (نسیم) پابوسی کا کل کوئی آسیب نہ پہونچا سے۔ [illegible] نہ کبھی نہ آجاسے

لرتا نہیں بعد فنا آسیب دشمن کا چراغ ہرنی کا جلوہ ہے دیوانوں کے مدفن پر۔

لفظ	زبان	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
آشتی	ف	۷۱۱	جنگ کی ضد۔ صلح۔ ملاپ۔ صفائی۔ دوستی	مونث	درد	برہم کہیں نہ ہو گل و بلبل کی آشتی	ڈرتا ہوں آج باغ میں وہ تند خو گیا
آشفتگی	ف	۸۱۱	پریشانی۔ پراگندگی۔	مونث	داغ	نہ آشفتہ دماغی ہے نہ وہ برہم مزاجی ہے	گئی میری پریشانی مٹی آشفتگی ساری
آشنا	ف	۳۵۲	دوست	مذکر	آتش	حالت بد میں نہیں کوئی کسی کا آشنا	کوچ کر جاتا ہے پیش از مردن بیمار خواب
آشنا	ف	۳۵۲	شناسا۔ جان پہچان والا۔	مذکر	غالب	دے وہ جسقدر ذلت ہم ہنسی میں ٹالیں گے	بارے آشنا نکلا انکا پاسباں اپنا
آشنا	ف	۳۵۲	پیراک	مذکر	وزیر	کب ہیں حریص بحر توکل کے آشنا	موتی کا ایک قطرہ ہی میں کام ہو گیا
آشنائی [1]	ف	۳۷۲	دوستی۔ شناسائی۔ جان پہچان۔	مونث	امیر	زہد و تقوی پہ بھروسا خلق کو	مجھکو کافی آشنائی آپ کی
آشنائی	ف	״	ناجائز تعلق۔	مونث	محشر	آشنائی کرکے کیا خوش تھی جو کرتی دوستی	توبہ توبہ باز آئی میں نکمے کام سے
آشوب [2]	ف	۳۰۹	بروزن جاروب۔ فتنہ۔ فساد۔ شور و غوغا۔ ہنگامہ۔ آنکھ کا آنا [3]	مذکر	تسلیم	وہ بلا بالا ہے تو گر دیکھتا وقت خرام	فتنہ قد سے امان آشوب محشر مانگتا
آشیاں	ف	۳۶۲	رہنے کی جگہ مخصوص پرندوں کا گھونسلا۔	مذکر	ناسخ	جو سعادتمند ہیں رہتے ہیں وہ بے خانماں	دہر میں پیدا ہما کا آشیاں ہوتا نہیں
آشیانہ	ف	۳۷۶	ایضاً	مذکر	امیر	جگر لگا رہی ہے جو بجلی چمن کے گرد	مد نظر ہوا ہے مرا آشیانہ کیا
آغاز	ف	۱۰۹	ابتدا۔ شروع۔	مذکر	صفدر	شوخی کے ساتھ کچھ رہے پردہ حجاب کا	آغاز ہے ابھی ترے حسن و شباب کا
آغوش [4]	ف	۱۳۰۷	گود۔ کنار۔ بغل۔	مذکر	سخن	صفت بوئے گل اس سے جو میں ہمدوش ہوا	صورت غنچہ مجھے یار کا آغوش ہوا
مختلف فیہ				مونث	ظفر	شاہد مقصود ہے کسکی بغل میں اے ظفر	دیکھ ہے آغوش چرخ پیر بھی خالی پڑی
آفاق [a]	ع	۱۰۲	افق کی جمع۔ آسمان کے کنارے۔ مجازاً تمام دنیا بطور واحد مستعمل ہے۔	مذکر	سودا	ٹکڑے ہوئے جگر کے آنسو رہ سجنے کو	خوناب دل ہے ورنہ آفاق بہ گیا تھا
				مذکر	ناصر	ہم کیا اجی دم بھرتا ہے آفاق تمہارا	ایجان ہمیں یاد ہے اخلاق تمہارا
آفت	ع	۴۸۱	بلا۔ سختی۔ صدمہ۔ دکھ۔ مصیبت۔ پریشانی۔ تکلیف	مونث	جلال	گزرتی ہے تڑپ کر جو گھڑی ہے	مرے دلبر یہ کیا آفت پڑی ہے
آفتاب	ف	۴۸۴	لغوی معنے دنبہ۔ اصطلاحاً سورج دونو	مذکر	وزیر	چہرے پہ تیری آنکھیں تری کیوں نہ ہوں سیاہ	ہوتا ہے آفتاب سے کالا ہرن کا رنگ
آفتاب	ف	۴۸۴	سورج	مذکر	ناسخ	آج ذرے کو آفتاب ملا	کہ مجھے ساغر شراب ملا
آفتابہ	ف	۴۸۹	لوٹا ہندو گڑوا کہتے ہیں۔	مذکر	ناسخ	ماہ کامل ترے منہ دھونے کی ہے سیلابچی	آفتاب اسے ماہ تاباں آفتابہ ہو گیا
آفتابی [5]	ف	۴۹۴	ایک قسم کی آتشبازی ہے۔	مونث	بحر	جب کبھی بام پہ اسکا رخ تاباں چمکا	آفتابی سی لگی چھوٹنے مہتابی سے
آفتابی	ف	۴۹۴	ماہی مراتب میں چاندی یا سونے کا دایرہ ہوتا ہے جو بادشاہوں کی سواری کے ساتھ جلوس میں رہتا ہے	مونث	ذوق	وہ آفتابی اسکی تجمل جس سے آفتاب	وہ چتر اس کا جس سے نہ ہو ہمسر آسمان
آفتابی	ف	۴۹۴	امرا کے مکانمیں ایک اونچا مقام مثل مہتابی کے ہوتا ہے	مونث	شعور	چلے آتے ہیں کثرت سے جو مرغ نامہ بر پیہم	بنی ہے آفتابی یار کی چھتری کبوتر کی
آفریں [6]	ف	۳۴۸	کلمہ تحسین	مونث	امیر	عجب انداز سے مقتل میں اسکی تیغ کیں نکلی	کہ دل سے مرحبا نکلا جگر سے آفریں نکلی
آفرینش	ف	۷۴۱	پیدائش	مونث	داغ	نخل مراد پھونک دیا آہ گرم نے	آئندہ آفرینش برگ و ثمر گئی
آفس	انگریزی	۱۴۱	کچہری۔ دفتر۔	مذکر	اکبر	مدار اہلکاری کا ہے اب انہیں پہ	انہیں سے ہیں آفس انہیں کے ہیں دفتر

[1] ناجائز تعلق (محشر) آشنائی کرکے کیا خوش تھی جو کرتی دوستی توبہ توبہ باز آئی میں نکمے کام سے۔ [2] (میر) ہو شرم آنکھ میں تو بہاری جہاز سے ہے۔ ہمت کرکے شوخ [illegible] آشوب سا اٹھا تو۔

[3] (رشک) چلی فصل بہاراں سیر گلشن کی نہ کی تو نے۔ یہ ہے آشوب چشم نرگس بیمار کا باعث [4] آفتابی۔ چھوٹی پنکھیا جس سے چہرے کی دھوپ بچاتے ہیں اور کبھی پنکھے کیطرح جھلتے ہیں۔ سورج مکھی (ناسخ) رشک سے تا نہ آفتاب جلے۔ اسلیئے حائل آفتابی ہے۔

[5] (شعور) دم نہ مارا تیر کھایا جب ترے نخچیر نے۔ آفریں بیساختہ نکلی لب سوفار سے۔ [a] لفظ آغوش مختلف فیہ ہے مگر اب فصحا کے استعمال میں زیادہ تر مذکر ہی پایا جاتا ہے حضرت اختر مینائی مدظلہ سے رہتا ہے تصور میں جو گل پوش ہمارا ماہ فرقت میں بھی خالی نہیں آغوش ہمارا۔ [b] (حضرت امیر مینائی) حکم تنگی دہن تنگ سے جائے جو نکل سارا آفاق ہو ذرہ یہ زمیں جائے سمٹ

				مذکر	عزیز	کیا کیا نہ عزیز آپکو ناصح نے پڑھایا	لیکن نہ رہا یاد کچھ آموختہ انکا
آمیزش [5]	ف	۳۵۸	میل - ملاوٹ	مونث	جلیل	گلرخوں میں وہی مقبول دعا ہوتی ہے	جسمیں آمیزشِ خونِ شہدا ہوتی ہے
آمین [6]	ع	۱۰۱	خدا ایسا ہی کرے۔ ایک کلمہ ہے جو اجابت دعا کیلئے استعمال کرتے ہیں	مونث	امیر	وصل کی شکلے دعا تھنے بھی آمین کہی	اب دعا صدقے تو قربان اجابت ہوگئی
آن	ع	۵۱	لمحہ - وقت ساعت - گھڑی	مونث	مومن	ہر دم لب پر جان حزیں ہے	ہر آن آن بار نہیں ہے
آن [7]	ف	۵۱	ناز و انداز معشوق کی ادا نیاز حسن چھب - قسم - عہد - ضد ہٹ	مونث	جلیل	دو دو چھریاں لئے رہتا ہے حسینوں کا شباب	شان ہوتی ہے جدا آن جدا ہوتی ہے
آن بان	ھ	۱۰۴	شان شوکت سج دھج - وضعداری	مونث	جلال	شکوہ جور و جفا کا اُسکے جلال	دیکھئے آن بان جاتی ہے
				مونث	بحر	اُسکی زلفوں نے بل نکال دئے	اب ہماری وہ آن بان نہیں
آنت	ھ	۴۰۱	انتڑی جسکو فارسی میں رودہ کہتے ہیں	مونث	ناسخ	فاقوں سے تباہ میری حالت ہے مگر	آنتیں پڑھتی ہیں قل ھو اللہ مدام
آن تان	ھ	۵۰۲	ناز، خودداری، شان، وضعداری، رکھ رکھاؤ	مونث	داغ	حسن کی جسمیں شان رہتی ہے	ساتھ ہی آن تان رہتی ہے
آنچ	ھ	۵۴	شعلہ، لو، تپش، گرمی	مونث	رند	شعلہ رخسار ہمیشہ سے رہے تر نظر	آنکھیں سینکا کئے ہم آنچ پہ انگاروں کی
آنچ [8]	ھ	۵۴	گزند - صدمہ	مونث	جلیل	اشک وہ ہیں کہ مٹا دیتے ہیں غصہ انکا	آنچ آتی ہے جو مجھپر وہ بچا لیتے ہیں
آنچل	ھ	۸۴	کپڑے یا دوپٹہ وغیرہ کا پہرا، کور، کنارہ	مذکر	امیر	ہوا میں کھل گیا ہے کسی گلعذار کا	آنچل لٹک رہا ہے عروس بہار کا
آندھی	ھ	۷۰	تند اور بہت تیز ہوا جسمیں گرد و غبار ملا ہو	مونث	نسیم لکھنوی	بال آگ پہ رکھتے آندھی آئی	وہ دیونی بال آندھی آئی
آنڈو	سنسکرت	۱۱	کڑا جو ہاتھ پاؤں میں پہنتے ہیں	مذکر	قدر	کاٹ کر غیروں کا سر لائے جو میری نذر کو	ڈال دوں سونے کا آنڈو پاؤں میں جلاد کے
آنسو	ھ	۱۱۷	اشک وہ پانی جو غم یا فرطِ خوشی میں آنکھ سے نکلتا ہے	مذکر	سودا	آنکھوں سے جب کہ آنسو گلرنگ ہو کے نکلا	سینے سے میرے نالہ دل تنگ ہو کے نکلا
آنک	ھ	۷۱	کپڑے کے تھان پہ جو نمبر یا نشان قیمت کا لگاتے ہیں	مونث	جان صاحب	ململ لگوڑی ہو گئی کیا ایسی قیمتی	دیکھوں تو سیٹھ جی میں ذرا آنک تھان کی
آنکس	ھ	۱۴۱	وہ ہتھیار جس سے فیلبان ہاتھی کو چلاتے ہیں	مذکر	مصحفی	گر سیہ چردہ کہوں اُسکو تو چبھتا ہے مجھے	کیونکہ تشکل خم ابرو ہے یہ اُسکا آنکس
آنکھ [9]	ھ	۶۶	چشم بصارت بینائی	مونث	داغ	کبھی لگتی ہی نہیں نرگس بیمار کی آنکھ	اُسنے دیکھی ہے چمن میں کسی ہشیار کی آنکھ
آنکھ	ھ	۶۶	اندازہ - تخمینہ	مونث	مصحفی	لیا نہ دل مرا اک بوسہ پر وہ یوں بولے	ہماری آنکھ میں اتنے کا تو یہ مال نہیں
آنگن	ھ	۱۲۱	صحن	مذکر	ناصر	میہماں وہ ماہ روشن ہو گیا	جس سے روشن سارا آنگن ہو گیا
آنو	ھ	۵۷	پیچش میں جو مواد خارج ہوتا ہے	مونث	جان صاحب	میری بچی کو نوج پیچش ہو	یوں ہی گرمی سے آنو آئی ہے
آواز	ف	۱۵	صدا - بول - ہانک پکار	مونث	تعشق	خوف تیرا ہے کمال اے شام ہجر	ضعف سے آواز تھراتی نہیں
آوازہ	ف	۲۰	شہرت	مذکر	امیر	آوازہ دین حق کا کیا کسقدر بلند	سر بت شکن نے توڑ کے لات و منات کے
آوازہ	ھ	۲۰	کلمہ طنزیہ - آوازہ کسنا طعنہ مارنا طعن کرنا	مذکر	امیر	خفا کیوں ہو جو آوازے کسے عاشق نے غیروں پر	یہ آوازوں کی باتیں ہیں یہ آپکی بولی ٹھولی ہے
آواگون	ھ	۸۴	ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ جاندار مرنے کے بعد کسی دوسری شکل میں پیدا ہوتا ہے تناسخ - بار بار جنم لینا	مذکر	بحر	اگر آواگون سچ ہے تو پھر دونوں جنم لیتے	سیہ گوں زلف سانپ ہوتی دل اس داغ مور ہوتی
آو بھگت	ھ	۴۴۴	خاطر تواضع	مونث	اختر مینائی	پا بدست دگرے دست بدست دگرے	ہوئی رندوں میں طرح آؤ بھگت واعظ کی
آورد	ف	۲۱۱	اردو میں تکلف اور بناوٹ سے کسی بات کا پیدا کرنا جو فطرتی طور پر طبیعت میں نہ ہو	مونث	اختر مینائی	حسینوں کی آمد کا باندھینگے مضموں	ہمارے سخن میں نہ آورد ہوگی

[5] (آتش) تمہارے شربتِ دیدار کی لذت نہیں پاتے - ہزار آبیس آمیزش گلاب و قند کرتے ہیں [6] (صبا) صدائے طفل سے صدا آئی ہو آمین آمین - اپنے ساقی کو جو ہم رند دعا دیتے ہیں -
[7] (ذوق) اسے اجل تکلیف مت کر کیا کرے گی آن کے - ہو چکا جلنے ہی میں کشتہ کسیکی آن کا [8] (شعور) آنچ پہونچے خلیل کو کیونکر - اُس بہشتی کو باغ ہو آتش [9] رندِ دوست دشمن کا نہیں پابند تیرا فیض عام - رکھتے ہیں تیرے کرم پر کافر و دیندار آنکھ -

باب الف مقصورہ

لفظ			معنی		شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ابا [1]	ع	۴	بکسر اول انکار	مونث	اسیر	دشمنی ہی آدم خاکی سے عین کفر ہے	کی جو سجدے سے ابا ابلیس مرتد ہوگیا
اباحت	ع	۴۱۲	بکسر اول و فتح چہارم مباح جائز جو اسکا حکم اجازت	مونث	ناصر	آب انگور میں اے شیخ تردد کیا ہے	میرے نزدیک تو آئی ہو اباحت اسکی
اُبال	ھ	۳۴	جوش آنا۔ ہانڈی میں جوش آنا ابھین۔	مذکر	منیر	بڑا ہی جوش جنون دل میں سر مرا کا لو	اٹھا تو دیگ سے سرپوش بے ابال آیا
”	ھ	۳۴	غصہ۔	مذکر	انشا	ہے غضب اپنے بال نوچ لئے	ہے یہ سارا ابال بوسے کا
ابتدا	ع	۴۰۸	شروع پہل آغاز	مونث	امیر	کیوں آرسی نے پہلے دکھائی کہ تم نے آنکھ	کسکی طرف سے چھیڑ کی یہ ابتدا ہوئی
ابتذال	ع	۳۴	ہلکا پن۔ ذلت۔	مذکر	اختر مینائی	اونچی چوٹی کے ہیں بندہے مضمون	شعر میں ابتذال کیا ہوگا
ابتری [2]	ع	۴۱۳	پریشان۔ بتر سے بنا ابتر کے اصلی معنی دم کٹا ہوا اقص فارسی والے بتر بجائے ابتر کے اکثر اس کی جگہ بھی استعمال کرتے ہیں۔	مونث	مونس	شعلوں سے اسکے چار طرف ابتری ہوئی	گویا تھی آب تیغ میں آتش بھری ہوئی
ابتلا	ع	۴۲۴	بالکسر اول و سوم آزمایش۔ آزمانا۔ بلا میں پڑنا۔	مونث	سرور	ہیں ایک نذاک بلا کے پابند	جاتی نہیں ابتلا ہماری
ابتہاج	ع	۴۱۲	بالکسر اول و سوم خوشی۔	مذکر	تسلیم	گزر اُنکا ادہر جو آج ہوا	کسقدر دل کو ابتہاج ہوا
اُبٹن	ھ	۴۵۳	بضم اول فارسی میں گلگونہ اور عربی میں غازہ کہتے ہیں	مذکر	افسر	عروس وحشت دل سے جو ٹھہرا عقد مجنونکا	غبار سجد نے ابٹن لگایا جسم عریاں پہ
ابجد	ع	۱۰	حروف تہجی	مونث	منیر	جو کٹا آئینہ دل کا لگا ڈرن اسپر	جو ترے ہاتھ کی لکھی ہوئی ابجد ملجائے
ابخرہ	ع	۸۰۸	بھاپ بخارات۔	مذکر	ناسخ	کسی حالت میں مجھے ہوش سے کچھ کام نہیں	چڑھ گئے ابخرے سودا کے ز نشۂ اترا
ابدال [3]	ع	۳۸	اولیا اللہ کا ایک گروہ۔ چونکہ ایک کے بعد دوسرا اس کا بدل ہوتا ہے اسوجہ سے اس گروہ کو ابدال کہتے ہیں۔	مذکر	محسن	ابدال ہیں برگ و نخل اوتاد	ہے نعم العبد سرو آزاد
ابر	ف	۲۰۳	گھٹا بادل۔	”	امیر	بال کھولے جو یار آتا ہے	گھر کے ابر بہار آتا ہے
ابرام [4]	ع	۲۴۴	بالکسر استوار کرنا ملول کرنا۔	مذکر	میر	کام ہوتے ہیں سارے ضایع ہر ساعت کی تاکیدوں سے	استغنا کی چوگنی اسنے جوں جوں میں ابرام کیا
ابرک	ھ	۲۲۳	بفتح اول و سیوم۔ ایک قسم کا چمکیلا معدنی پتھر	مونث	اختر شاہ اودھ	چھنتے ہیں جو وہ جبیں پہ افشاں	چہرے پہ یہاں ہے غم کی ابرک
ابرو	ف	۲۰۹	بھوں۔	مذکر	رند	دیکھ تو کتنے گلے کٹتے ہیں تلواروں سے	تو ہلا بیٹھ کسی روز تو ابرو اپنا
اَبرہ	ھ	۲۰۸	استر کی ضد۔ دوہرے کپڑے کا اوپر کا پرت	مذکر	منیر	تھا نفیس ابرہ کا مدانی کا	استر اک تختہ جا مدانی کا
ابطال	ع	۴۳	بالکسر اول جھٹلانا۔ باطل کرنا۔	مذکر	ناصر	حق سے بیگانہ ہے قول اغیار	کچھ بھی مشکل نہیں ابطال اسکا
اُبکائی [5]	ھ	۴۴	بضم اول جی متلانا وہ قے جسمیں مادہ خارج نہو	مونث	داغ	شراب ناب سے آتی ہو جسکو ابکائی	وہ کیا کریگا الٰہی سے طہور کی قدر
				مونث	عزیز	ہوئی باطل وہ دی دیمن کی وہ تقویم پارینہ	خزاں کے نام سے آتی ہے فوارے کو ابکائی
ابلق	ع	۱۳۳	چتکبرا۔ دو رنگ کا گھوڑا۔	مذکر	آتش	کرتا ہے مجھسے ابلق ایام شوخیاں	پہچانتا نہیں کہ آسن سوار کا
ابلیس	ع	۱۰۳	شیطان اصلی نام عزازیل تھا مردود بارگاہ الٰہی ہونے کے بعد ابلیس ہوا۔	مذکر	امیر	انبیا شاد فرشتوں کو خوشی یعنی حیرت	غم میں ابلیس گرفتار تھا معراج کی شب
اُبھار	ھ	۲۰۹	اُبھرنا۔ نمودار ہونا۔ اٹھان۔	مذکر	اختر مینائی	ترقیوں پہ ہے ہر دم ابھار سینے کا	کمر اٹھا سکیگی کسطرح بار سینے کا

[1] جلال نے ابا کو مذکر لکھا ہے مگر کوئی سند مذکر کی پیش نہیں کی ہے۔ [2] ابتری کے معنی تتر بتر ہونا۔ بدعملی آ گئی ہیں اور گنجفہ کے پتوں کی تقسیم میں کمی بیشی ہوجانے یا بھول پڑجانے کو بھی ابتری کہتے ہیں (فقرہ) دور فلک نے کھوئے میری حواس خمسہ۔ پتے سے گنجفہ میں کیا ابتری ہوئی ہے۔ (آتش) برہم نہو مزاج کسیو قت آپکا۔ ابتر ہوئی ہو زلف نہایت سنوارکے۔ (سودا) بار و مجھے تو لادو دلدہ بہتر۔ میرا جیا اور اسقدر ابتر۔ [3] وہ ستر آدمی جنکے وجود سے دنیا مانی گئی ہو۔ منجملہ انکے چالیس آدمی شام میں ہیں اور تیس آدمی متفرق جگہوں میں ہیں جب انمیں سے کوئی مرجاتا ہے تو اسکی جگہ پر دوسرا قائم ہوجاتا ہے۔ [5] ابکائی اور قے میں یہ فرق ہے کہ قے میں مادہ خارج ہونا ضروری ہے اور ابکائی میں صرف جی متلانا۔ [4] (مومن) کیا رام کروگے اگر ابرام نہ ہوگا۔ الزام سے حاصل مجھے الزام نہ ہوگا۔

ابہام	ع	۴۹	بالکسر اول کنایات کھول کر نہ کہنا صاف بات واضح طور پر نہ بیان کرنا	مذکر	مسرور	کھلے گا نہ مضمون وصفِ دہن کا	جو نکلیگی بات اُسمیں اِبہام ہوگا
اُپج	ھ	۹	نئی بات ایجاد کرنا۔ گویا گانے گاتے باقاعدہ نئی تان لیتا ہے اسکو اپج کہتے ہیں	مونث	انشا	اپج جب ساربان نے بی حدی کی	دلِ مجنوں میں گویا گدگدی کی
اپیل[1]	انگریزی	۴۳	ایک حاکم کے فیصلہ یا حکم کی ناراضی سے بالادست حاکم کے یہاں چارہ جوئی کرنا یا وہ کاغذ جس پر اپیل کی وجوہ لکھی جائیں	مذکر	اختر مینائی	یہاں نہ جرم ہوا ثابت اگر بُری ہوگی	تو عدالتِ محشر میں جب اپیل ہوا
اُتار[2]	ھ	۶۰۳	چڑھاؤ کی ضد۔ دفعیہ تشنیب۔ ڈھال۔	مذکر	ناظم	بہکنگی نشۂ صہبائے غم سے کیونکر جان	چڑھاؤ یہی تو اُسکا اُتار دیکھ چکے
تارا	ھ	۶۰۳	ورود۔ آمد۔ گزر۔	مذکر	جرات	کل سیرِ چمن میں تھے کئی شخص کافر	پریوں کا ہو جوں جانب گلزار اُتارا
	ھ	۶۰۴	صدقہ جو کسی پر سے اُتار کے چوراہے پر رکھتے ہیں	مذکر	قلق	پھر تو صدقے اُتارے ہونے لگے	زر انعام لوگ ڈھونے لگے
تباع	ع	۴۷۴	بالکسر تشدید دوم مکسور پیروی کرنا تابعداری	مذکر	انشا	ہے کون جز ائمہ اثنا عشر بخُلق	انشا امورِ دین میں کرے جنکا اتباع
				مذکر	ناصر	کرکے عصیاں آنکھ کو پرنم کیا	اتباعِ سنتِ آدم کیا
اد[3]	ع	۴۱۴	بالکسر اول میل جول۔ دوستی	مذکر	آتش	یہ دل لگانے میں ہمنے مزہ اُٹھایا ہے	ملا نہ دوست تو دشمن سے اتحاد کیا
اف	ع	۴۹۰	بالکسر اول۔ سوغات۔ تحفہ	مذکر	تسلیم	بھیجی ہے اپنی یاد تو ہم دل میں ہیں جگہ	ہے قابل سپاس یہ اتحاف یار کا
زانا	س	۵۳ ۶	بالکسر اول نازاں ہونا۔ تعلّی کی لینا۔	مذکر	غالب	ہوا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا	وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے
ن[4]	ھ	۶۵۱	اُترے کپڑے۔	مذکر	اختر مینائی	ہو کے خوش جامے سے باہر ہو جائے	گل کو ملجائے جو اُترن تیرا
مال	ع	۵۲۴	بالکسر اول وبہ تشدید دوم مکسور۔ ملا ہوا۔ ملنا۔ لگاتار کسی کام کا ہونا	مذکر	رشک	کہنے کیواسطے ہے شبِ وصل اے فلک	دیکھا ہے اتصال نہیں صبح و شام کا
اق[5]	ع	۵۸۲	بالکسر اول و دوم مشدد مکسور میل جول۔ موافقت	مذکر	آتش	دم میں دم جب تک ہے چھٹنے کا نہیں میرا کہا	میرا اسکے اتفاق روح و تن ہو جائیگا
اق[6]	ع	۵۸۲	بالکسر اول و تشدید دوم مکسور اچانک کسی کام کا ہو جانا	مذکر	سوتش	غیرت کے مارے یار ہوا غیر سے خلاف	یہ اتفاق بھی ہے خدا داد ہو گیا
نا	ع	۵۰۲	بالکسر اول مشدد دوم مفتوح پرہیزگاری اللہ سے ڈرنا ممنوعاتِ شرعیہ سے بچنا	مذکر	تسلیم	اُس بت کافر کا آنا ہے سوئے مسجد قہر تھا	کیسے کیسے پارسا کا اتقا جاتا رہا
ام	ع	۴۸۲	بالکسر پورا کرنا۔ تمام کرنا۔ انجام کو پہونچانا۔	مذکر	ناصر	دل لیا تو کیوں لیا کیونکر لیا	الغرض اتمام حجت کر لیا
[7]	ت	۴۰۷	بضم اول مشدد دوم پیہر ایک آہنی آلہ ہے جسکو گرم کر کے کپڑے پہ نقش و نگار بناتے ہیں	مذکر	ناسخ	دستِ نازک سے لگائیں تو نے تلوے جو آج	کیا بہار رخت عریانی یہ اتو ہوگیا
ام	ع	۴۴۷	بالکسر اول و بفتح دوم مکسور تہمت لگانا الزام دینا۔ دوش دینا۔	مذکر	انشا	یقین مانو بہتان ہے یہ سب اسپر	ہنسی کیواسطے یہ اتہام میں نے کیا
لا	ھ	۴۳۳	بفتح اول خانہ داری کے مختلف اسباب	مذکر	جانِ صاحب	اُس گھر کو اجی بھاڑ سے بدتر ہو سمجھئی	جس گھر میں گرستی کا اُٹالا نہیں ہوتا
ان	ھ	۴۵۶	ابھار۔ جوانی کا آنا۔ نشو و نما کی قوت	مونث	جلیل	ہے قیامت اُٹھان ظالم کی	وہ ابھی سے جوان ہے گویا
				مونث	داغ	کس قیامت کی ہے اُٹھان تری	یہ قیامت اُٹھائیگی اک دن

اپیل کو ظفر علیخان نے مونث بھی لکھا ہے سے مشرق و مغرب کے دفتر کو الٹ دیتے سکتے ہم۔ ہو نہ سکتی تھی ہمارے فیصلہ کی کچھ اپیل۔ جلال و مولوی شہید الدین احمد نے اپنے سماون
مونث کے تحت میں لکھا ہے مگر مولوی شہید الدین احمد نے لکھا ہے کہ مذکر بھی بولتے ہیں۔ واقعی مذکر ہی انسب ہے۔ نور اللغات نے مختلف فیہ لکھا ہے۔ سے (داغ) دئے ناصح نے
چڑھاؤ اُسکی باتونیں ہم کب آتے ہیں۔ سے (ناسخ) چاہیئے معشوق سے عاشق کو ایسا اتحاد۔ اس نے پہنا طوق منت سالہا ممنون ہوگیا۔ سے ایجرہ ہاتھ آئے اُسکا اترن بھی
بید کو خلعت نور اپنا ہے یار کی پوشاک سے۔ اُترن کو حالی نے مونث بھی لکھا ہے سے یہنو تو پہلے بھائیوں کو پہناؤ کہ ہے اُترن تمہاری جنکا بناؤ۔ لیکن مذکر ہی انسب ہے اور زیادہ تر
نے مذکر ہی استعمال کیا ہے۔ سے (ظفر) صحبت منافقانہ ہے ہر جا نفاق سے۔ کچھ اتفاق ہے تو کہیں اتفاق سے۔ سے (مسرور) جب وہ گھر کے قریب آ پہونچا۔ اتفاقیہ میں بھی جا پہونچا
دو میں بیشتر بتشدید دوم ہی زبان پر ہے مگر تسلیم نے بلاتشدید بھی لکھا ہے۔ سے فقر میں تقدیر دیتی ہے لباس اغنیا۔ جسم عریاں پر اتو ہوتا ہے نقش بوریا۔ اتو اُس آلہ آہنی کو کہتے ہیں
سے نقش و نگار بنادیں اور اس نقش و نگار کو بھی اُتو کہتے ہیں۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
اٹکھیلی	ھ	۴۷۶	چال میں شوخی۔ شوخ چال۔ خرام ناز۔	مونث	تسلیم	مٹایا نوجوانوں کو بہت اچھا کیا تو نے	کوئی اٹکھیلی ہمسے بھی سہتے۔ پیر ہوتی ہے
اثاثہ	ع	۱۰۰۷	اسباب۔ سرمایہ۔	مذکر	امیر	خط عارض کر رہا ہے حسن عارض کو تباہ	لوٹتا ہے لشکر شاہی اثاثہ شاہ کا
اثاث البیت	ع	۱۳۴۵	اسباب خانہ داری۔ گھرستی کی چیزیں	مذکر	نوازش	لیگئی دل سے قرار و صبر و زر دیدہ نظر	چور ہے کے ہاتھوں اثاث البیت لٹکر رہ گیا
اثبات	ع	۹۰۴	بالکسر اول نفی کی ضد۔ ثابت کرنا۔ ثبوت	مذکر	وزیر	جو اسنے بات کی ہو گیا مجھے اثبات	دہن وہ تنگ ہے گنجائش کلام نہیں
اثر	ع	۷۰۱	بفتح اول و دوم۔ نشان۔ تاثیر۔ نتیجہ۔ خاصیت	مذکر	جلیل	فغاں میں درد۔ دعا میں اثر نہیں آتا	جو تم نہیں ہو تو کوئی ادھر نہیں آتا
اجابت	ع	۴۰۷	بالکسر اول و فتح چہارم قبولیت۔ منظوری	مونث	امیر	وصل کی نکلے دعا تھنے بھی آہیں کہی	اب اثر صدقے تو قربان اجابت ہو گی
اجارہ	ع	۲۱۰	بالکسر اول ٹھیکہ۔ کرایہ۔ لگان۔ مجازاً زور زبردستی	مذکر	اسیر	دل ہمارا تھا حسینو اب تمہارا ہو گیا	ملک پر آخر امانی سے اجارہ ہو گیا
اجازت	ع	۴۱۲	بالکسر اول حکم۔ پروانگی۔	مونث	صفدر	ابھی ہجر میں جان دیتا تڑپ کر	کروں کیا نہیں ہے اجازت کسی کی
اُجاغ	ت	۱۰۰۵	بالضم چولھا۔	مذکر	مصحفی	کیا ہم نے کر لگدا ہیں جو مصحفی یہ سوچیں	ہے گرم اسکا چولھا ہمکا اجاغ ٹھنڈا
اُجالا	ھ	۳۷	روشنی۔ چاندنی	مذکر	تسلیم	ظلمت دل ہو دہی لاکھ جلایا غم نے	پھونک دینے سے بھی اس گھر میں اُجالا
اجتماع[1]	ع	۵۱۵	بالکسر اول و سیوم جماؤ۔ بھیڑ۔ جمع ہونا۔	مذکر	تسلیم	خلوت کدہ دل تو تھا تمہارا	غیروں کا ہے اجتماع کیسا
اجتناب	ع	۴۵۷	بالکسر اول و سیوم بچنا۔ پرہیز۔ کنارہ کشی	مذکر	اسیر	ہوا میں خاک پر افتادگی کی خو نہ گئی	مرے غبار کو اڑنے سے اجتناب رہا
اجتہاد	ع	۴۱۴	بالکسر اول و سیوم کوشش کرنا۔ جد و جہد۔ حاصل کرنا مسائل شرعیہ کا قرآن و حدیث سے	مذکر	سرور	ہم اپنے فن کے نہ کیوں مجتہد ہوں کہ شرر	کہ اجتہاد ہی مانے ہوئے جہاں اپنا
اجر	ع	۲۰۴	بالفتح انعام بدلا۔ صلہ	مذکر	انیس	کم ہونگے گنہ غنچۂ امید کھلیگا	سو رنگ کا ہے اجر اس سے نمازی کو ملیگا
اُجرت[2]	ع	۹۰۴	بضم اول مزدوری۔ کرایہ۔ بھاڑا۔	مونث	امیر	ناز اٹھوا کے ہتھاروں نہیں کہا بس چلدو	تم تو بیگاری ہو بیگار میں اُجرت کیسی
اجل[3]	ع	۳۴	وقت مقررہ موت۔ قضا	مونث	رند	بنائی جدائی نے تیری وہ شکل	اجل دیکھکر مجکو ڈر جائیگی
اجلاس	ع	۹۵	بالکسر کچہری کرنے کو بیٹھنا۔ کچہری میں انصاف کیلیے حاکم کا بیٹھنا	مذکر	ذوق	حشر میں اجلاس کسکا ہے کہ آج	لیکے سب اعمال کا دفتر چلے
				مذکر	نوازش	بیٹھ گوشے میں نہ تو چھوڑ کے ہر جلسے کو	دیکھ زنداں خرابات نشیں کا اجلاس
اجلال	ع	۶۵	بکسر اول بزرگی۔ شان و شوکت	مذکر	صبا	دلوں پر نہ ظاہر ہو کچھ حال ان کا	زباں سے بیاں ہو نہ اجلال انکا
اجماع	ع	۱۱۵	بالکسر کسی کام پر متفق ہونا۔ جمع ہونا۔ بھیڑ	مذکر	صبا	ہے اجماع اسی سر زمیں پر ہوا	کہ لشکر ستاروں کا لشکر ہوا
اجمال	ع	۶۵	بالکسر اول مجمل بیان۔ تفصیل کے ساتھ یا کچھ کر بیان کرنا	مذکر	تسلیم	گفتگو سے نہ کھلا ان کا دہن	ساری تقریر میں اجمال رہا
اجودھیا	ھ	۲۱۵	راجہ رام چندر کی پیدائش کی جگہ ضلع فیض آباد میں	مونث	افسر	افسردگی ملال کی بنیاد پڑ گئی	بن کو چلے جو رام اجودھیا اجڑ گئی
اُجورہ	ع	۲۱۵	بالضم اول و دوم سکون ثالث از معروف اجرت۔ مزدوری۔ بھاڑا۔ کرایہ	مذکر	سجاد	پیوست گلشن میں نکلا منہ سے جسکے چمن	باغباں کو کی ریاضت کا اجورہ ہو گیا
اچار	ھ	۳۰۵	مشہور ترشی ہے	مذکر	جان صاحب	دوگانا جان تمہیں انگتا مہینا ہے	نہ کھاؤ گرم نگوڑا اچار ہوتا ہے
اچپلاہٹ	ھ	۴۴۲	شوخی۔ چلبلا پن۔ بیقراری۔	مونث	وزیر	ہے یاد آتی ہے کسکی اچپلاہٹ	جو گر پڑتی ہے بجلی تلملا کر
اچکن	ھ	۷۴	بالفتح اول و سیوم۔ لو تام دار انگا۔ انگرکھا	مونث	تسلیم	اسنے جب زیب بدن کی اچکن	ہوگئی پرزے پرزے چکن کی اچکن
اچکا	ھ	۲۵	بدمعاش۔ شاطر۔ جو چیز سب کے سامنے مال اڑا کر لیجائے	مذکر	امیر	امیر ابھرا جو وہ جوبن ملا دل کا پتہ مجکو	یہی دونوں اچکے تھے جو رستے چوری ہوگئی

[1] نجومیوں کی اصطلاح میں آفتاب و ماہ کا ایک برج میں جمع ہونا۔ [2] (صبا) نہ ہو زاہد لا حاصل ہے۔ بیگاری کو اجرت کیسی۔ [3] (آتش) موسم گل نہیں آتا ہے اجل آتی ہے گر رستے ننگ ہوا جاتا ہے زنداں مجکو۔

چنبھا	ھ	۶۲	تعجب حیرت۔	مذکر	نواب مرزا شوق	آہ و زاری جو کوئی کرتا تھا	اک اچنبھا مجھے گزرتا تھا
چھل کود	ھ	۶۹	کھیل کود پھاندنا	مونث	جان صاحب	نچلے کہیں بیٹھو نہ اُدھم اتنا مچاؤ	بھاتی نہیں اتنی یہ اچھل کود تمہاری
چھو	ھ	۱۵	ناگھن چڑھنا۔	مذکر	صبا	بادہ نوشی میں جو زلفِ یار کا ذکر آ گیا	حلق میں اپنا پڑا پھندا کہ اچھو ہو گیا
حاطہ	ع	۲۴	گھیرا۔ چہار دیواری	مذکر	فائز	ہوئی ہیں قید صحرا میں بھی وحشی خاک اُڑنے کو	احاطہ تن کے چار سمت سے دیوارِ زنداں کا
	″	″	″	مذکر	اسیر	پری رخسار کوئی اس سے باہر ہو نہیں سکتا	احاطہ قاف سے تا قاف ہے اپنے تصور کا
حبّا	ع	۱۲	بالفتح اول و کسر دوم و تشدید سیوم جمع حبیب کی بہت سے دوست	مذکر	جلال	عدو کیسے احبا بھی ہمارے	بنے دشمن تمہاری دوستی میں
حباب	ع	۱۴	احباب بھی حبیب کی جمع ہے دوست آشنا	مذکر	جلال	آپکو تم کہ جنازہ مرا اُٹھ جائے کہیں	جتنے احباب ہیں گھر آئے ہوئے بیٹھے ہیں
حتباس	ع	۴۷۲	بالکسر اول و سیوم روکنا۔ بخل کرنا۔ حبس	مذکر	نوازش	یار جب دم نہ میرے پاس ہوا	جی گھٹا دم کا احتباس ہوا
حتراز	ع	۶۱۷	بالکسر اول و سیوم پرہیز کرنا بچنا کنارہ کشی	مذکر	ناظم	بھلا کیا توڑنے سے دل کے ہوگا احتراز اسکو	بنائے کعبہ کی جنکو ہو عادت ڈھانی کی
حتراق	ع	۷۱۰	بالکسر اول و سیوم جلجانا۔ جلانا۔ پھونکنا	مذکر	تسلیم	اللہ اللہ گرمی سوزِ فراق	تپ چڑھ آئی احتراق خوں ہوا
				مذکر	ذوق	ہو گیا موقوف یہ سودا کا بالکل احتراق	لالہ یہ داغ سیہ پانے لگا نشو و نما
حترام	″	۶۵۰	بکسر اول و سیوم عزت و توقیر	مذکر	رضا	حریم کعبہ ہو یا بتکدہ ہو یا گرجا	کہاں یہ اُس بت بیباک کا احترام نہیں
				مذکر	رشک	مزا ہے دیکھیے گا شیخ جی رک کے اٹھے	جو انکا بزم میں کل احترام ہم نے کیا
حتساب	ع	۴۷۲	بالکسر اول و سیوم جانچنا۔ حساب کرنا۔ حساب لینا	مذکر	مسرور	مرے گناہ ہیں شمار و حساب سے باہر	دمِ حساب بھلا احتساب کیا ہوگا
حتشام	ع	۵۵۰	بالکسر اول و سیوم حشمت۔ نوکر چاکر	مذکر	سودا	تو وہ وزیرِ ہند کہ حیران ہو رہیں	شاہانِ عصر دیکھ کے تیرا یہ احتشام
حتضار	ع	۱۴۱۰	بالکسر اول و سیوم نزع کا عالم۔ موت کا حاضر ہونا	مذکر	مصحفی	وہ اُٹھے اور میں بیقرار ہوا	تنگئ دم یہ احتضار ہوا
حتقان	ع	۵۶۰	بالکسر اول و سیوم عمل دینا۔	مذکر	جان صاحب	اُنکی بیماریوں کا کیا کہنا	لیے دن احتقان ہوتا ہے
حتلام	ع	۴۸۰	بالکسر اول و سیوم خواب میں ناپاک ہونا۔ خواب میں انزال ہو جانا	مذکر	منیر	تیغ کی سی ہی شکل ہے شیطان	جیسے شب احتلام ہوتا ہے
حتمال	ع	۴۸۰	بالکسر اول و سیوم برداشت سہنا۔ شک گمان	مونث	اختر مینائی	رات اک مہ لقا کے پہلو میں	مجکو اختر کا احتمال ہوا
حتیاج	ع	۴۲۳	بالکسر اول و سیوم حاجت ضرورت۔ غرض	مونث	اسیر	پھیلی ہے روشنی تری حسن شباب کی	عالم میں احتیاج نہیں آفتاب کی
حتیاط	ع	۴۲۶	بالکسر اول و سیوم بچنا حفاظت پرہیز ہوشیاری	مونث	درد	کرتا رہا میں دیدہ گریاں کی احتیاط	پر ہو سکی نہ اشک کے طوفاں کی احتیاط
حرام	ع	۲۶۰	بالکسر اول حج کی نیت کرنا۔ نواح حرم میں آ جانا	مذکر	انشا	ہم کو بھی پہ دلدار کے ہوتے ہیں تصدق	اے شیخ حرم ہے یہی احرام ہمارا
حساس	ع	۱۳۰	بالکسر اول حواسِ خمسہ میں سے کسی حس کے ذریعہ کچھ معلوم کرنا	مذکر	نوح	مجھکو احساس لطف جب نہ رہا	کی نوازش بھی اُسنے تو کب کی
حسان	ع	۱۲۰	بالکسر کسی کے ساتھ نیکی کرنا بھلائی سے پیش آنا۔ نیکی اچھا سلوک۔	مذکر	عندلیب	اُٹھنے نہ دیا کسی کے در سے	احسان ہے مجھ پہ لاغری کا
حکام	ع	۷۰	حکم کی جمع	مذکر	محسن	یہ ہے کار سے جلدی مچانے لگے	کہ احکام بے دستخط آنے لگے
حوال	ع	۴۶	حال کی جمع حالتیں۔ واقعات۔ ماجرے۔	مذکر	جرأت	جرأت اب کے آئے سو بالکل ہوئی جواب	احوال کیا کہوں دلِ امیدوار کا

برا عدم میں فراقِ احبا کا غم کیا۔ یہیں آئیں گے سبکی منزل یہی ہے۔ ۵۲ (نواب) جب وہ بدمست محو ناز ہوا صبر سے دلکو احتراز ہوا۔ ۵۳ احتراق۔ اطبا کی اصطلاح میں احتراق اخلاط۔ اسکو کہتے

رت کے باعث کسی خلط کے اجزائے لطیف کا خالی ہو جانا۔ منجموں کی اصطلاح میں مشتری زہرہ مریخ ۵۴ (رشک) بغل میں بیٹھ کے دل لیگئے کوئی صاحب کسیکو اُنکی طرف احتمال بھی نہوا۔ ۵۵ (ناسخ)

ل ایسے ہونٹھ کہ اُس خوش مذاق کو۔ شربت کیواسطے نہیں شکر کی احتیاج۔

جمع مذکر کے ساتھ مستعمل ہے۔ عورتوں کی زبان میں مفرد بھی بولتے ہیں جیسے جانصاحب نے کہا ہے۔ رنڈی نہ کربلا میں کوئی جائے لے بوا۔ حاکم کا لکھنؤ کے یہ احکام ہو گیا۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
اخبار	ع	۸۰۴	بالفتح وہ پرچہ جسمیں مختلف مقامات کی مختلف خبریں چھپتی ہیں۔ اسجگہ بطور واحد مستعمل ہے۔	ذکر	منیر	بیکسی میں تو نہ تھے کاتب اعمال بھی ساتھ	کسنے اخبار لکھا عالم تنہائی کا
اختتام[1]	ع	۱۴۴۲	بالکسر اول و سیوم ختم کرنا۔ خاتمہ۔	ذکر	مومن	زانوی بت پہ جان دی دیکھا	مومن انجام و اختتام مرا
اختر	ف	۱۲۰۱	بالفتح اول و سیوم ستارہ۔ طالع۔ شگون	ذکر	جاہ	راضی ہوئے وہ وصل پہ تقدیر جاگ اٹھی	اختر چمک گیا مرے بخت سعید کا
اختراع[2]	ع	۱۲۷۲	بالکسر اول و سوم۔ نئی بات پیدا کرنا۔ نئی چیز نکالنا۔ ایجاد کرنا۔ ایسی چیز کا جسکا مثل پہلے نہوا ہو۔	ذکر	منیر	چلن سینہ سنگافی کا بتایا سوگواروں کو	لحد نے اختراع اوّل کیا چاک گریباں کا
اختصار	ع	۱۲۹۲	بالکسر اول و سیوم مختصر۔ مطلب کو تھوڑے لفظوں میں ظاہر کرنا۔ گھٹانا۔	ذکر	اسیر	گوش سامع کو گراں طول سخن ہوا اسیر	اختصار اچھا ہے بیتوں کا بڑھانا کیا ضرور
"	"	"	"	ذکر	تسلیم	جب کہا مرتے ہیں۔ بولے اور بھی کچھ کم کہو	اختصار مدعا رکھنا ہے طولانی سخن
اختصاص	ع	۱۱۸۲	بالکسر اول و سیوم خصوصیت رکھنا۔	ذکر	افسر	کیا تعجب ہے اگر پائی ہو میں نے شان خاص	ظلم سے بڑھکر وہاں پیدا کیا ہے اختصاص
اختلاج	ع	۱۰۳۵	بالکسر اول و سیوم دل کا دھڑکنا۔	ذکر	نایف	زور اسکا خوف کیا ہو اے اسیرا	قلب کو اختلاج کیسا ہے
اختلاط	ع	۱۰۳۵	بالکسر اول و سیوم میل جول۔ دوستی۔ محبت ربط ضبط۔ بے تکلفی۔	ذکر	رند	اب پسند آنے لگا اسکو ہمارا اختلاط	وصل کا دینے لگا کچھ کچھ سہارا اختلاط
اختلاف	ع	۱۱۱۲	بالکسر اول و سیوم فرق تفاوت۔ نااتفاقی	ذکر	داغ	ہر کوئی اپنی اپنی کہتا ہے	راستے میں اختلاف رہتا ہے
اختلال		۱۰۶۲	خلل۔ حواس میں فتور آنا۔ بالکسر اول و سیوم	ذکر	سخن	کوئی ہے شاد کوئی مبتلا کوئی ناخوش	مزاج دہر میں کیسا یہ اختلال آیا
اختیار[3]	ع	۱۲۱۲	بالکسر اول و سیوم قابو۔ بس۔ قبول و منظور۔ قدرت۔ امکان۔ زور۔	ذکر	جلیل	جان تم پر تو میں ابھی دیدوں	موت پر اختیار کس کا ہے
اخذ	ع	۱۳۰۱	بالفتح پکڑ لینا۔ اختیار۔ حاصل کرنا۔	ذکر	ناصر	فیض صحبت کا ہوا ہے کیا ظہور	مہر سے مہ نے کیا ہے اخذ نور
اخراج	ع	۸۰۵	بالکسر نکالنا۔ خارج کرنا۔	ذکر	تسلیم	صبر ہو یا قرار و تسکیں ہو	سب کا اخراج ایک دل سے ہوا
اخگر	ف	۸۲۱	بالفتح انگارا۔ چنگاری۔	ذکر	جرات	جرات ہے غزل وہ گرم سی کہہ تو کہ سب کہیں	ہر حرف اسکا اخگر سوزاں ہے آگ کا
اخفا	ع	۷۸۲	بالکسر چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔	ذکر	مصحفی	مشک بھی کوئی چھپا سکتا ہے	راز گیسو کا ہے اخفا کیسا
"	"	"	"	ذکر	رضا	مرض عشق کا منظور ہے اخفا سب سے	نبض کیوں حال بتلائے ترے بیمار کا
اخلاص	ع	۷۲۲	بالکسر پیار۔ محبت۔	ذکر	ناظم	بڑھتا گیا جو رنج تو اخلاص کم ہوا	چھٹنا عدو سے دوست کو یہ کیا ستم ہوا
اخلاق	ع	۷۳۲	خلق کی جمع نیک عادت۔ تہذیب۔ اچھی خصلت۔	ذکر	ناصر	ہم کیا ابھی دم بھرتا تھا آشنائی تمہارا	اے جان نہیں یاد ہے اخلاق تمہارا
اخیر	ع	۸۱۱	پچھلا حصہ۔ بفتح اول و کسر دوم و سکون یائے معروف	مونث	ذوق	نہ ہے تنہا کسیلئے تیری اختتام و تمام	نہ ہو دعا کسیلئے تیری انتہا و اخیر

[1] (ناصر) بڑھاپا آتے ہی جبر چھٹے جوانی کے ہوئی جو صبح تو قصہ کا اختتام ہوا [2] اختراع مشتق ہے خرع کا جسکے معنی کھودنے کے ہیں اختراعی جی سے بنائی ہوئی بات۔ گڑھی ہوئی بات۔ مصنوعی (اسیر) نامہ بر کچھ نہیں کہا اس نے تیری باتیں سب اختراعی ہیں [3] (شوق) وہ چھٹے ہم سے جسکو پیار کریں۔ جبر کیونکر نہ اختیار کریں۔

ع	۲	پورا کرنا۔ چوچلا۔ ناز معشوقانہ۔	مونث	امیر	مرتے تھے جو ادا پہ وہ سب اٹھکے رہ گئے	قربان اس ادا کے یہ اچھی ادا ہوئی
ف	۲۷	بضم افسردگی۔ سناٹا۔ بیمزدگی۔ غمگیں	مونث	امیر	ہوں وہ بلبل جب مرے دل کی کلی مرجھا گئی	اک سرے سے سارے پھولوں پر اداسی چھا گئی
ف	۲۱۱	اوداپن۔	مونث	اختر پیا (کذا)	اگل سوسن میں رنگت ہے غضب کی	اداہٹ ہو مسی آلودہ لب کی
ع	۷	تعظیم سلام	مذکر	امیر	لیتی ہو بوسے عارض محبوب کے وہ زلف	کافر کو اب ادب ہے کلام مجید کا
ع	۷	علم زبان۔	مذکر	حالی	ادب اُن سے سیکھا صفاہانیوں نے	کہا بڑھ کے لبیک یزدانیوں نے
ع	۲۰۸	بالکسر بدنصیبی۔ بدبختی۔	مذکر	حالی	ادبار مال و دولت نے یاں منہ دکھایا	اُدھر ساتھ ساتھ اسکے ادبار آیا
ف	۲۳۶	بالکسر داخلہ۔	مذکر	ناصر	او پر او پر کام اسکا ہو گیا	قیس کا ادخال ہوتا ہی رہا
ع	۲۲۶	بالکسر عقل۔ سمجھ۔ فہم۔	مذکر	سخن	کسیکو علم قیافہ میں ایسا تھا ادراک	کہ ایک شکل ہو بتلا دی خصلتیں وہ ہزار
ف	۲۶۶	بالفتح۔ ایک قسم کا سوتی کپڑا جسکی بناوٹ میں جھجھری پن ہوتا ہے۔	مذکر	میرحسن	نہیں ملبوس کوئی بہتر اس کپڑے سے سنا	یہی ہے اپنی محبوبی بھی اپنا ادرسا ہے
ف	۲۲۵	گیلی سونٹھ۔ مسالہ کی ایک مشہور شئے ہے	مونث	امیر	کیا کہوں مرچ تھی نہ ادرک تھی	اس نگوڑے میں کچھ نہ بھڑک تھی
ع	۶۷	بالکسر اول وتشدید دوم مکسور۔ دعوےٰ کرنا خواہش کرنا۔	مذکر	قلق	تو نہ اتنی وہ التجا کرتا	دوستی کا نہ ادعا کرتا
ف	۱۱۴	قسم ایک فرش کی ہے جو چارپائی پر بچھاتے ہیں اور حاشیہ چاروطرف لٹکا رہتا ہے۔	مذکر	میرحسن	سراسر ادیتے زری بافت کے	کہ تھے رشک آئینہ صاف کے
ف	۷۳	ایک چیز شئے کے دوسری چیز لینا۔ اول بدل۔ تغیر وتبدل۔	مذکر	مسرور	ہم نے اک بوسہ جاناں سے دل اپنا بدلا	دونوں اچھے رہے اچھا ہوا ادلا بدلا
ف	۲۱۱	قرض۔	مذکر	مسرور	بولے وہ بوسے کے تقاضے پر	کچھ تمھارا ادھار آتا ہے
ف	۲۵۰	بضم شور وغل مچانا۔	مذکر	منتظر	جائیں کیا سیر کو ہم باغ میں کیا رکھا ہے	واں اُدھم نالۂ بلبل نے مچا رکھا ہے
ع	۵۰	بالفتح اول وسیوم۔ گھوڑا کالے رنگ کا و نام پدر حضرت ابراہیم بلخی جو والی کابل تھے۔	مذکر	مونس	پہنچا نہیں شاہ دنکو بھی ادہم سہم ایسا	ہوئیگا عرب میں بھی نہ شبرا جم ایسا
ف	۶۰	بفتح اول وسیوم وہ پانی جو کھانا پکانے کو دیگ یا ہانڈی وغیرہ میں گرم کرتے ہیں	مذکر	نوازش	سودائے خام ہمکو پکانا ضرور ہے	گرم اشک کا ادہن نہ چڑھایا تو کچھ نہیں
[illegible]	[illegible]	بیائے مجہول ویائے مضموم۔ تردد۔ فکر۔ سچار۔ منصوبہ۔	مونث	مسرور	دل سے ہیں تمام رات باتیں	رہتی ہے ادھیڑ بن غضب کی
ع	۱۷	علم ادب جاننے والا۔ ادب سکھلانے والا انشاپرداز	مذکر	ناسخ	کیوں نہوں طفل اشک آوارہ	کہ معلم نہیں ادیب نہیں

پر کیا اداسی چھا گئی ہے۔ خدا بلخ میں خدائی ہے۔ ۳ (اشرف) لب جان بخش پہ مسی کی اداہٹ ہے غضب۔ باغ میں بھی نہ پڑی آنکھ گل سوسن پر ۳ (مسرور) مرا ادا ر تو ہے عدو یا رتیرا۔

۵ (امیر) غیر ادراک جائے جان بازی۔ کیا مر یگا مرے ہوے دل سے ۵ اول بدل بھی اسی معنی میں بولتے ہیں (ظفر) ہمارے دل کے جو بدلے ہمیں وہ دے بوسے۔ نہیں ہے کوئی بھی ایسے

ادرشک (م) ادھیڑ بن میں اسی کی رہا کئے خیاط۔ رہیگا اُسکے انگرکھے میں کیا بجائے کمر ۱۲۔

اذان	ع	۷۵۲	نماز کیلئے پکارنا۔ بلانا	مونث	تسلیم	شب وصلت میں نئی طرح سے ترساتے ہیں	مجھے کہتے ہیں کہ لو اٹھو اذاں ہوتی ہے
اِذن	ع	۷۵۱	بالکسر اول حکم اجازت	مذکر	امیر	خدا کے گھر میں کروں جا کے شکر کے سجدے	ملے جو اذن در تربت پہ جبہ سائی کا
اذیّت	ع	۱۱۱۱	بفتح اول و کسر دوم و سیوم مشدد مفتوح تکلیف دکھ۔	مونث	جلال	مرے پہلو سے یہ کہکر کوئی اٹھ جاتا ہے	مجھ سے دیکھی نہیں جاتی ہے اذیت دل کی
اِرابہ	ت	۲۰۹	گاڑی چھکڑا۔	مذکر	میر	حکمت ہے کچھ جو گردوں یکساں پھرا کرے ہے	چلتا نہیں وگرنہ شام و سحر ارابا
اِرادت	ع	۶۰۶	بکسر اول و فتح چہارم۔ اعتقاد۔ ارادہ۔ خواہش۔ قصد۔	مونث	تسلیم	نسبت ہے پیر مغاں اب کیوں ہے شیخ	وہ عقیدت وہ ارادت کیا ہوئی
اِرادہ[1]	ع	۲۱۱	بالکسر عزم قصد۔ خواہش نیت۔	مذکر	جلیل	یہ مدح شاہ وہ مضموں ہے جسکے نظم کرنیکا	ارادہ میں نہیں کرتا ارادہ ہو ہی جاتا ہے
ارتباط	ع	۶۱۳	بالکسر اول و سیوم میل جول محبت۔ ربط	مذکر	مومن	یوں ہی اک چند ارتباط رہا	دورۂ عشرت و نشاط رہا
ارتداد	ع	۶۱۰	بالکسر اول و سیوم۔ مذہب سے پھر جانا۔ مرتد ہونا۔	مذکر	افسر	میں منکر ہی سہی لیکن خدا سے کام ہے مجھکو	جناب شیخ رہنے دیں گھر اپنے ارتداد اپنا
ارتعاش	ع	۹۷۲	بالکسر اول و سیوم کانپنا۔ ایک بیماری کا نام ہے جسکو رعشہ کہتے ہیں۔	مذکر	منتظر	قلب وحشی کو سکوں آتا نہیں	ارتعاش دست و پا جاتا نہیں
ارتفاع	ع	۷۵۲	بالکسر اول و سیوم بلندی رفعت	مذکر	منتظر	جھک جھک کے آسماں بھی لینے لگا قدم	اللہ رے ارتفاع مراتب جناب کا
ارتکاب	ع	۶۲۴	بالکسر اول و سیوم گناہ کرنا اختیار کرنا شروع کرنا ناجایز کام کی ابتدا۔	مذکر	عزیز	روک سکی خواہشوں کو اک ذرا ہو دیدہ ور	دیکھے تو ہوتا ہے کن فعلوں کا تجھ سے ارتکاب
ارث	ع	۷۰۱	بالکسر میراث۔ ترکہ۔ وراثت	مونث	تسلیم	انساں سارے حضرت آدم کی نسل ہیں	جنت ملی تو جانئے ارث پدر ملی
اردلی	انگریزی	۲۴۵	بفتح وہ چپراسی جو حکام کے اجلاس پر حکم پہونچانے کو ہوتا ہے سواری کے ساتھ رہنے والے سپاہی۔	مونث	سحر	اڑتا ہے عاشقوں کا تری اردلی میں رنگ	ہولی کا جیسے کھیلتے ہیں ہر گلی میں رنگ
اُردو	ت	۲۱۱	بضم اول لشکر لشکرگاہ۔ ہندوستانی زبان۔	مونث	مصحفی	خدا رکھے زباں ہم نے سنی ہے میر و مرزا کی	کہیں کس منہ سے ہم اے مصحفی اردو ہماری ہے
ارزانی	ف	۲۶۹	سستا پن۔ سستی۔	مونث	منیر	اگرچہ گندمی رنگوں کو [illegible]	نہ پائی ایکدن بھی آرزو گندم کی ارزانی
ارژنگ	ف	۲۷۸	تصویرخانہ مانی۔ نگارخانہ۔	مذکر	قلق	مٹایا یار کی تصویر نے رنگ اسقدر اسکا	قلق تقویم پارینہ ہوا ارژنگ مانی کا
ارسال[2]	ع	۲۹۲	بھیجنا۔ روانہ کرنا۔	مونث	منتظر	جمع ہو جائیگا دو دن میں خزانہ تیرے پاس	دل یہ آتے ہیں کہ ارسال چلی آتی ہے
ارشاد	ع	۵۰۶	بکسر اول حکم۔ کہنا۔	مذکر	منیر	لے رہا ہے قول وعدہ مجھے یاد ہے تیرا	ادعونی استجب لکم۔ ارشاد ہے تیرا
ارض	ع	۱۰۰۱	بفتح زمین۔ دھرتی۔	مونث	انیس	سب ارض پاک غیرت باغ جناں ہوئی	ایسا کہیں ملا کہ رفیع المکاں ہوئی

[1] (قلق) تیور اسوقت ہیں تیری بیڈول۔ اور ارادہ ہو کچھ تو پڑھ لاحول۔ (مومن) دیتا جو ہوا کچھ اور ارادہ۔ جی چاہا کچھ اس سے بھی زیادہ۔ [2] اردو میں وہ روپیہ جو علاقوں سے وصول کر کے علاقہ دار کے خزانہ میں بھیجا جاتا ہے یا زمیندار خزانہ سرکار میں داخل کرتا ہے۔

اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ع	۱۲۵۸	نارنجی رنگ - ایک درخت کا نام جو موسم گرما میں پھولوں سے سرخ ہو جاتا ہے -	مذکر	آتش	ترے شہید کا دہوکا تھا دیکھ لے ترک	جو کربلائے معلے ایں رغوان ہوتا
ع	۱۳۰۷	بفتح اول نام باجے کا ہے - ارگن جسکو فلاطون نے ایجاد کیا ہے -	مذکر	آتش	مجھ صوفی سے کہ جو نعرہ سو حال اسکو آ گیا	مطرب نے ٹکڑے سے میرے ارغنون کیا
ت	۲۷۱	بفتح نام ایک باجے کا ہے -	مذکر	صبا	چھیڑ کر دل کو وہ سن لیتے ہیں شیون کیسا	کوک دیتے ہیں تو بجتا ہے یہ ارگن کیسا
ع	۲۴۱	بکسر اول و فتح دوم نام شہر کا ہے جہاں قوم عاد آباد تھی - پدر عاد کا نام تھا - بہشت شداد - بہشت -	مذکر	سالک	شداد نے جب ارم بنایا یارب	ایسا تو نہ تھا کہ تجکو بھایا یارب
ت	۲۹۲	برونزن فرمان - آرزو - امید - تمنا - حسرت - حوصلہ -	مذکر	جلیل	ناوک ناز سے کتنے ہوی روزن دلمیں	وائے تقدیر کہ ہم سے بھی نہ ارمان نکلا
ت	۱۲۹۲	بفتح - تحفہ - سوغات	مذکر	تسلیم	جگر کو داغ - کلیجے کو زخم - دلکو ملال	جناب عشق نے بھیجے ہیں ارمغان کیا کیا
ع	۲۶۱	باری تعالے سے درخواست کرنا کہ اپنا جلوہ مجھے دکھا -	مونث	امیر	کیسی ارنی ولن ترانی	تھی ایک صدا ادہر ادہر کی
ع	۲۱۶	بہت سی روحیں یعنے روح کی جمع ہے مگر واحد بھی تانیث کے ساتھ مستعمل ہے خواہ مخواہ عورتوں میں زیادہ بجائے روح مستعمل ہے	مونث	انیس	ارواح رسول ان زمین روئینگی اسکو	سر پیٹ کے زینب سی بہن دیکھیگی اسکو
				حافظ صاحب	نوج تجھ سی بھی مدبری ہو کوئی اسے بتو	تیری ارواح مٹھائی ہیں پڑی رہتی ہے
ت	۲۰۶	مشہور آلہ لکڑی چیرنے کا -	مذکر	آتش	دریا ہے حسن چہرہ ہے اس شوخ و شنگ کا	مژگاں نہیں ہے آرہ ہے کشتی نہنگ کا
ه	۲۰۶	برونزن کنیز - ایک غلہ کا نام ہے جسکی دال پکتی ہے -	مونث	انشا	گھاس میں ارہریں سی بھول گئیں	ہرنیاں اپنے ہوش بھول گئیں
ه	۲۵۲	بضم پروانہ	مونث	نواب اوش	خط انکو لکھا ہے پریوں کو جو اڑاتا ہے	کبوتر ایسے ہوں جنکی اڑان اچھی ہو
ت	۲۰۹	پاجامہ	مونث	حالی	نہیں پڑھ رہی ہوں نہ ڈاڑھی چڑھتی ہے	ازار اپنی حد سے نہ آگے بڑھی ہو
ت	۳۰۵	بالکسر وہ نارہ جس سے پاجامہ سر باندھتے ہیں	مذکر	انشا	ہے تو سہی اچھی یہ تو کیسا ازار بند	لیکن کسیکا نوج ہو ڈھیلا ازار بند
ع	۴۴	بالکسر کھو دینا - زائل کرنا - دور کرنا -	مذکر	آتش	صفا ہوا نہ ریاضت سے نفس امارہ	کوئی نجاست سگ کا ازالہ کیا کرتا
ت	۳۰	تاتاری ترکوں میں ایک قبیلے کا نام -	مذکر	سودا	ڈھیٹ وہ تیز کہ عالم میں نہیں جسکی پناہ	چشم وہ ترک کہ ہو قوم جنہوں کی ازبک
ع	۶۱	بھیڑ - ہجوم - انبوہ - اژدہام ہے ہونا اسے لکھنا غلط ہے -	مذکر	اسیر	جب قیامت میں اژدہام ہوا	ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا

اول وکسر دوم صحیح ہے سلہ وحشی - بدسلیقہ بیوقوف بدقطع کے معنوں میں اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں - وجہ یہ ہے کہ جس وقت ترک ہندوستان میں آئے انکی وضع وقطع وحشت اور دہشت ہوتی تھی - اور انکی زبان سمجھ میں نہ آتی تھی اسی وجہ سے یہ لفظ ایسے لوگوں کی شان میں مستعمل ہونے لگا - عوام اسکو ابتک استعمال

اژدر	ف	۲۱۲	بفتح بڑا سانپ	مذکر	اسیر	شام فرقت کی سیاہی جو فلک پر دوڑی	میں یہ سمجھا کہ کسی کوہ سے اژدر اترا
ازدواج	ع	۲۲	بیاہ۔ نکاح۔	"	فائز	گھر میں اُس گل کے ہے عروس بہار	واہ یہ ازدواج کیسا ہے
اژدہا	ف	۱۸	بڑا سانپ	"	مونس	تلوار تھی کہ فوج پہ قہر خدا چلا	گویا زباں نکالے ہوئے اژدہا چلا
ازدیاد	ع	۲۷	بالکسر زیادتی	"	تسلیم	اُنکے رک رک کے پہنچنے سے اپنا اور ہی عالم ہوا	کم ہوئی جتنی عنایت ازدیاد غم ہوا
اسامی[1]	ع	۲۱۲	کاشتکار۔ کسان۔ رعایا	مونث	غالب	حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی	دل جوش گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی
				مونث	سرور	با قیدا زروں میں سب سے نامی ہے	یہ بڑھی زاد ہند اسامی ہے
اسباب	ع	۶۶	بالفتح سبب کی جمع۔ وجوہ۔ ذریعہ	"	نسیم لکھنوی	اسباب نہ جمع کر صفر کے	رکھ پنبہ نہ داغ پر شرر کے
			سامان۔ اثاثہ	"	مصحفی	رہزن قافلۂ دل ہوئیں جب زلف و نگاہ	پہلے اسباب لٹا صبر و شکیبائی کا
اسپ	ف	۶۳	گھوڑا۔	مذکر	انیس	جنگل میں شور نالہ فریاد و آہ تھا	حضرت کے پیچھے اسپ علمدار شاہ تھا
اسپتال	انگریزی	۴۹۴	ڈاکٹر خانہ	مذکر	سرور	گلی میں بستر مریضان عشق کی دیکھی	ہمارے یار نے کھولا ہے اسپتال نیا
اسپغول	ف	۱۱۰۰	ایک دوا کا نام ہے۔ بالفتح	مذکر	جان صاحب	مجھے تو سہل یہ نسخہ ملا ہے تحسیں کا	ذرا جو پیچ ہوا اسپغول پھانک لیا
اسپند	ف	۱۱۸	پنجابی ہرمل۔ ایک تخم ہے۔	مذکر	منیر	کوتاہ سوز دل کے سبب سے صلہ ہوا	اسپند کیوں نہ آگ سے ہو بے جلا ہوا
			نظر بد کیلئے اسپند کرتے ہیں۔	"	رند	اللہ اللہ آج تو اسپند کیجئے	پوشاک صندلی ہمیں کیا خوش نما لگی
اسپیچ	انگریزی	۷۶	لیکچر۔ تقریر۔	مونث	اکبر	نہایت حکمت آگیں آپکی اسپیچ ہوتی ہے	مزا شربت کا دیتی ہے گو وہ پیچ ہوتی ہے
اِستاد	ف	۴۶۶	بالکسر چوب خیمہ	مونث	محسن	جڑاؤ وہ استادیں الماس کی	ڈھلی ایک سانچے کی اک راس کی
اُستاد	ف	۴۶۶	تعلیم دینے والا۔ سکھلانے والا۔	مذکر	اسیر	آنکھ کس طفل نے کی گرم کہ کتب اسیر	گھر میں اللہ کے فریاد کو استاد آیا
اُستُت	سنسکرت	۸۶۱	چھوٹے کی زبان سے بڑے کی تعریف۔ گانیکی وہ چیز جو ابتدا میں گائی جائے اور جس میں خدا یا کسی دیوتا کی صفت ہو	مذکر	ناصر	گیا دل ٹوٹ استت ایسے گائے	نکیسا باربد[2] کو رشک آئے
استتار	ع	۱۰۶۲	بالکسر اول و سیوم چھپانا۔	مذکر	نوازش	عشق میں سے ہے ہو ضبط اسکا ممکن نہیں	چشم تر سے استتار اس راز کا ممکن نہیں
استحالہ[3]	ع	۵۰۱	بالکسر اول و سیوم ایک حال سے دوسرے حال میں ہو جانا	"	ناسخ	باعث گریہ ہوئی فرقت میں مجھکو میکشی	ساقیا اشکوں سے مے کا استحالہ ہو گیا
استحسان	ع	۵۸۰	بالکسر نیک کام۔ نیکی۔ بھلائی۔	"	منتظر	ذبح کر کے خاک کی جھلکی بھی اسنے ڈال دی	اور بھی احساں میں استحسان پیدا ہو گیا
استحقاق	ع	۶۷۰	بالکسر حق۔ حقداری۔	"	مصحفی	غضب ہے اک تو لے دل مفت ظالم	جتائے آپ استحقاق اپنا
استحکام	ع	۵۳۰	بالکسر مضبوطی۔	"	منتظر	گری از خود عمارت قصر تن کی	ذرا سی بھی نہ استحکام دیکھا

[1] الف ممدودہ ثنائے مثلثہ سے (آثامی) جو لوگ صحیح جانتے ہیں یہ انکی غلطی ہے۔ اردو میں بجائے واحد مستعمل ہے اسی وجہ سے اسکی جمع اسامیاں لاتے ہیں = ۱۲ نور اللغات۔

[2] ۔ باربد ایک مطرب کا نام ہے جو خسرو پرویز کا مصاحب اور فن موسیقی میں استاد کامل تھا۔ (غالب) خامہ میرا کہ وہ ہے باربد بزم سخن۔ شاہ کی مدح میں یوں نغمہ سرا ہوتا ہے۔

[3] ۔ اصطلاح علم کیمیا میں جب کئی چیزیں کیمیائی طور پر ترکیب پاکر ایک اور ہی مختلف الخواص چیز پیدا کر دیں تو اس تبدیلی کو استحالۂ کیمیائی کہتے ہیں۔ (۲) ایک ماہیت سے دوسری ماہیت ہو جانا۔ محال ہونا کسی چیز کا ناممکن ہونا۔ محال و دشوار جاننا۔ حیلہ۔ بہانہ۔ حالت بدلنی۔ حال سے پھرنا۔

ع	۱۲۶۷	بالکسر غیب کی کسی بات سے آگاہی چاہنا۔ شگون فال۔	مذکر	اسیر	ہمیں بوسہ بت دلخواہ دیتا	اگر کچھ استخارہ راہ دیتا
ع	۱۲۶۵	بالکسر نکالنا۔ ایک بات کا نکالنا۔	مذکر	ناصر	سیکھ لینا رمل ہے بس کام کا	کام استخراج ہے احکام کا
ف	۱۱۱۸	بالضم ہڈی۔	مذکر	تسلیم	ضبط کرنا آہ آتشبار کا اچھا نہیں	استخواں مانند شمع انجمن جل جائیگا
ع	۶۶۹	خرق عادت جو کافر سے ظہور میں آئے	مذکر	نوازش	تم پری بنکر اڑے بھی تو کرامت کیا ہوئی	اے بتو مقبول استدراج ہو سکتا نہیں
ع	۵۳۶	چاہنا۔ خواہش کرنا۔	مونث	تسلیم	جنازے سے پردہ بت آیا پس مرگ	ہوئی مقبول استدعا ہماری
ع	۵۲۲	دلیل لانا۔ راہ نمائی چاہنا۔	مذکر	مسرور	میں وہ ہوں اہل سخن میں جو کبھی بحث ہوئی	میرے اشعار سے لوگوں نے کیا استدلال
ف	۶۶۱	دوہرے کپڑے کا نچلا پرت۔	مذکر	جانثار حسین	بڑھیا تو دھوپ ہو گئی چلتی نہیں ہوا	سوکھے گا کیا یہ شام کو استر رضائی کا
ع	۱۰۷۰	بالکسر۔ آرام سکھ۔ چین۔ راحت آرام	مونث	اختر مینائی	عاشق شیدا کا دم نکلا ہے قد کی یاد میں	استراحت کی ہے برسوں سایہ شمشاد میں
ف	۶۶۶	بضم اول بال مونڈنے کا اوزار چھرا۔	مذکر	ناسخ	استرہ اسکے ذقن پر جب پھرایا بت ہوا	دور ہو جاتے ہیں تنکے حلقہ گرداب سے
ع	۹۶۷	بالکسر مشورہ۔ صلاح رائے۔	مذکر	رند	جو اسکا استشارہ ہے بے شبہ [illegible]	اپنی رضا وہی ہے کہ جو ہے رضائے دل
ع	۵۷۰	بالکسر رائے لینا۔ مشورہ دریافت کرنا	مذکر	تسلیم	کر لیا تھا پہلے استصواب رائے	اب بلا میری خوشامد کرنے جائے
ع	۹۴۱	بالکسر مقدرت قدرت	مونث	اختر مینائی	دیا سخت جگر کھانے کو پینے کو لہو اپنا	تواضع کی غم جاناں کی جتنی استطاعت تھی
ع	۷۳۷	بالکسر کسی چیز کا عاریتاً مانگنا۔	مذکر	عاشق	موشگافی کی جو مضمون دہان تنگ میں	یار کے موئے کمر سے استعارہ ہو گیا
ع	۵۳۷	بالکسر تعجب اچنبھا	مذکر	اختر مینائی	بیقراری کی سبب پارہ جو سمجھے تھی مجھے	میرے مر جانے پہ گھڑیوں انکو استعجاب تھا
ع	۵۷۵	عجلت کرنا۔ جلدی کرنا۔	مذکر	مصحفی	دیکھو میرا حال کچھ اچھا نہیں	ایسا استعجال کچھ اچھا نہیں
ع	۵۴۰	بالکسر مادہ۔ ملکہ۔ علمی طاقت۔ لیاقت قابلیت۔	مونث	ناصر	کھا کے خون دل کہی ناصر غزل	صرف کر دی جتنی استعداد تھی
ع	۶۰۲	بالکسر اول وسیوم۔ عمل میں لانا۔	مذکر	ذوق	زخم دل پر میرے کیوں مرہم کا استعمال ہے	مشک گر مہنگا ہے تو کیا اون کا بھی کال ہے
			مذکر	داغ	بولتے ہو موت کے معنی پہ تم لفظ وصال	اور کبھی تو اک محل پر اسکا استعمال ہے
ع	۱۹۶۷	بالکسر اول وسیوم۔ فریاد رسی۔ دادخواہی نالش کی درخواست۔	مذکر	مسرور	بتوں کے ظلم کی ہرگز ہوئی نہ شنوائی	خدا کے گھر میں بہت میں نے استغاثہ کیا

ر لیتے ہیں بعض لوگ کچھ دعائیں پڑھکر اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کرتے ہیں پس اگر وہ کام اُنکے حق میں مفید ہوتا ہے تو اسپر عزم مصمم ہو جاتا ہے ورنہ ارادہ پلٹ
قران شریف سے فال نکالتے ہیں جو آیت پہلے نکلتی ہے اُس کے مفہوم کے موافق کام کرنے و نکرنے کی رائے قایم کرتے ہیں بعض لوگ اسطرح پر استخارہ کرتے ہیں کہ تسبیح
پڑھکر تسبیح کے دانے علیحدہ کرکے شمار کرتے ہیں اگر دانے طاق ہیں تو کامیابی ورنہ ناکامی تصور کرتے ہیں۔ ۴؎ خلاف قیاس باتیں اگر نبی سے ظاہر ہوں تو اُسکو معجزہ
ر و خدا پرستوں سے ظاہر ہوں تو اُسکو کرامت کہتے ہیں اور اگر کافر سے خلاف قیاس باتیں ظاہر ہوں تو اُسکو استدراج کہتے ہیں۔ ۵؎ علم بیان کی اصطلاح میں حقیقی اور
بیان تشبیہ کا علاقہ ہونا یعنے حقیقی معنوں کا لباس عاریتاً مانگ کر مجازی معنوں کو پہنانا۔ مثلاً "شیر" کہکر مرد بہادر مراد لیں یا چاند کہکر معشوق مراد لیں یا ع دل کے زخم
ہیں۔ مژگاں سے۔ سوئی مراد لیا ہو یا اس مصرع میں ع آج ہم موت کے پنجے سے بمشکل چھوٹے۔ لفظ موت سے درندہ جانور مراد لیں۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
استغراق	ع	۱۷۶۲	بالکسر اول و سیوم و سکون چہارم کسی خیال یا کسی فکر میں ڈوبنا محویت۔	مذکر	تسلیم	ہوش اپنے بھی سر و پا کا نہیں یارب ہمیں	کسکی دھن میں ہمکو استغراق ایسا ہو گیا
استغفار[۵۱]	ع	۱۷۴۲	بالکسر اول و سیوم ۔مغفرت مانگنا ۔گناہ بخشوانا	مونث	ذوق	مرے حسن عمل سے معصیت بھی عار کرتی ہے	مری توبہ پہ توبہ توبہ استغفار کرتی ہے
استغنا	ع	۱۵۱۲	بالکسر اول و سیوم بے پروائی ۔بے نیازی	مونث	ناسخ	شکل انکی دیکھکر ہوتی ہے استغنا مجھے	یہ تجمل اس عہد کے ناسخ کم از حاتم نہیں
استفاده	ع	۵۵۱	بالکسر اول و سیوم ۔فائدہ حاصل کرنا نفع اٹھانا۔	مذکر	رشک	پوچھتے ہی پوچھتے پہونچے مکان یار تک	استشارہ کرتے کرتے استفادہ ہو گیا
استفاضه	ع	۱۳۴۷	بالکسر اول و سیوم ۔فیض حاصل کرنا نفع پانا۔	مذکر	مسرور	اللہ اللہ رے فیض حضرت عشق	مجھ سے مجنوں نے استفاضہ کیا
استفتا	ع	۹۴۲	بالکسر اول و سیوم ۔فتویٰ چاہنا ۔مسئلہ پوچھنا۔	مذکر	ناصر	نذر عشق ایمان و دل کرنا ہے جائز یا نہیں	بارہا اس مسئلہ میں میں نے استفتا کیا
استفراغ[۵۲]	ع	۱۷۴۲	بالکسر اول و سیوم ۔فراغت پانا ۔بدن کا فضلوں سے خالی ہونا ۔قے کرنا۔	مذکر	ناسخ	ہجر میں کیا سے ہیوں میں ساقیا	جام مے شیشے کا استفراغ ہے
استفسار	ع	۸۱۲	بالکسر اول و سیوم دریافت کرنا ۔پوچھنا	مذکر	قلق	کچھ کسی نے کیا جو استفسار	خفقان کا مرض کیا اظہار
استفهام	”	۵۸۷	بالکسر اول و سیوم و سکون چہارم ۔کسی بات کا پوچھنا ۔سمجھنے کی خواہش جیسے تم کون ہو۔	مذکر	تسلیم	رہی ہے گفتگو برسوں گروہ ایسی کچھ بولے	نہ استفسار ہی سمجھے نہ استفہام ہی جانا
استقامت	ع	۱۰۰۲	بالکسر اول و سیوم قرار سکون کسی بات پر مضبوط رہنا۔	مونث	حسرت	استقامت نہ ہوئی شوق کو زنہار نصیب	جب تک اس بت کے نہ زیر خم ابرو آیا
استقبال	ع	۵۹۴	پیشوائی۔	مذکر	جلال	وہ آتے ہیں کہ گھر کیوں نہ ہوں میں آپ سے باہر	کہ صاحب خانہ کو لازم ہے استقبال مہماں کا
	۰	۰	آیندہ زمانہ۔	”	اسیر	دھیان ماضی کا نہیں گزری تو گزری ہے اسیر	حال ابتر ہے ہمارا فکر استقبال میں
استقلال	ع	۶۶۲	قرار ۔مضبوطی ۔صبر ۔ثابت قدمی ضبط ۔تحمل۔	مذکر	سودا	روز میدان قدم اپنا تو جہاں گاڑے ہے	کوہ کا سینہ پھٹے دیکھ ترا استقلال
استماع	ع	۵۷۲	بالکسر اول و سیوم ۔سننا۔	مذکر	سرور	کہتے ہیں بس بس مجھے ہے درد سر	استماع حال ہو سکتا نہیں
استمداد	ع	۵۱۰	مدد چاہنا۔	مونث	تسلیم	جھوٹی باتیں ہیں خوشامد کی ہمیں عادت نہیں	کس نے استمداد کی جو آپ نے امداد کی
استمزاج	ع	۵۱۲	بالکسر اول و سیوم عندیہ لینا ۔مرضی دریافت کرنا۔	مذکر	قلق	پہلے دونوں کا لے لو استمزاج	دیکھو مایل ادھر ہے کسکا مزاج
استناد	ع	۵۱۶	بالکسر اول و سیوم بھروسہ کرنا ۔سند پکڑنا	مونث	تسلیم	نہ غیر کی پے تصدیق یاد کی ہوتی	ہمارے حال ہی سے استناد کی ہوتی

۵۱ (تسلیم) سلسلہ چھوٹا نہ جیتے جی بتوں کے عشق کا ۔توبہ کی سو بار اور سو بار استغفار کی۔ استغفر اللہ ۔ع ۔مغفرت چاہتا ہوں میں اللہ سے (اسیر) استغفر اللہ استغفر اللہ توبہ کرو دل یہ کیا ہوا ہے ۔نفرت و انکار کی جگہ بھی بولتے ہیں۔ ۵۲ (داغ) رقیب روسیہ کے حسن کی تعریف کیا کہنا ۔بس اب جانے بھی دو سننے سے استفراغ ہوتا ہے۔

سنسکرت	۵۱۷	بالکسر اول سکن۔ جای قیام۔ اکثر زبانوں پر بالفتح زیادہ سنا جاتا ہے۔	مذکر	مصحفی	جسجا ہوئی شام انکو کردینا قیام انکو	پوچھو نہ فقیروں سے استھان فقیروں کا
ع	۵۹۲	بالکسر اول وسیوم۔ اکھڑنا۔ معدوم کرنا۔ دور کرنا۔	″	تسلیم	عشق کے ہاتھوں گیا دل سے مری صبر و قرار	ہوگیا دو دن میں استیصال اس اقلیم کا
ع	۶۵۰	بالفتح اول و دوم شیر۔ آسمان کے برجوں میں سے ایک برج کا نام ہے۔	مذکر	مونس	کس قہر کی ندی کو جری جھیلے ہاتھا	ہرنوں سے ترائی میں اسد کھیلے ہاتھا
ع	۴۶۲	بفتح اول سر کی جمع راز بھید۔	مذکر	تسلیم	یاخدا تھا اسجگہ یا احمد مختار تھے	عاشق و معشوق میں کیا جانے کیا اسرار تھے
ع	۴۰۲	سایہ آسیب جن پری بھوت وغیرہ کا	مذکر	شوق	کوئی کہتا تھا ہے کوئی آزار	کوئی بولا نظر کا ہے اسرار
ع	۳۴۲	بالکسر حد اعتدال سے بڑھنا۔	مذکر	نوازش	فضول اشک بہا کر ہوئیں خراب آنکھیں	لٹا وہ جسنے کہ اسراف اختیار کیا
ع	۱۶۲	بالفتح بزرگ اگلے لوگ۔	مذکر	حالی	بڑا فخر ہے جنکو سے دہر کے اسیر	کہ تھے ان کے اسلاف مقبول داور
ع	۱۳۲	بکسر اول مسلمانوں کا مذہب۔ دین اسلام گردن جھکانا ماننا۔ اطاعت کرنا۔	مذکر	اکبر آبادی	خوف حق۔ الفت احمد کو نہ چھوڑ اے اکبر	منحصر ہے انہیں دو لفظوں پہ سارا اسلام
ع	۹۹	بالضم راہ صورت طور طریقہ طرز روش	مذکر	نوح	الفت بھی کبھی کی تو رہزن سے دل چھین دیا تو قاتل کو	لٹ جانے کے اسباب ہیں مٹ جانے کا اسلوب ہوا
ع	۱۰۴	بالفتح اول و کسر سیوم و فتح چہارم سلاح کی جمع لڑائی کے ہتھیار تلوار بندوق وغیرہ۔	مذکر	شمیم	نیزہ پہ سر حسین کا ہوگا نشان بتول کا	لٹ جائیگا یہ اسلحہ سارا رسول کا
ع	۱۰۱	نام۔	مذکر	ظفر	اسکے دندان پر نہیں مسی کی دکھتا	سبے قلم کیا جا بجا لکھا ہے اسم اللہ کا
ع	۱۱۲	خدائے تعالیٰ کا بزرگ نام۔	مذکر	آتش	دہن اس بت کا کتابی میں ہے نا پید	اسم اعظم وہی قرآں میں نہاں ہے کہ جو تھا
ف	۷۳۲	گواہوں کی فہرست جو درخواست کے ساتھ عدالت میں پیش کیجاتی ہے۔	مونث	سحر	خط جبیں کو پڑھ کے پکارا وہ ہمارا نام	یہ عاشقوں کی اسم نویسی کا بند ہے
ف	۲۶۸	سوار۔	مذکر	انیس	اسوار جو بے پیاس بجھائے ہوئے نکلا	منہ پانی سے گھوڑا بھی اٹھائے ہوئے نکلا
ع	۵۰۷	بالکسر اول۔ اشارہ کنایہ آنکھ یا ہاتھ کی جنبش سے کوئی منشا ظاہر کرنا۔	مذکر	جلیل	دریے آزار ہیں پہلے تمہاں تہا نہ تھا	پا گیا شاید اشارہ اس ستم ایجاد کا
ع	۷۷۲	شایع کرنا مشہور کرنا پھیلانا ظاہر کرنا آشکارا۔	مونث	سخن	کوئی ہے علم کا شایق کوئی ہے اہل فن	کیکو اسکی اشاعت کی فکر لیل و نہار
ف	۷۰۹	شک شبہ۔ گمان۔	مذکر	امیر	اس روضے پر ہے گنبد انضر کا اشتباہ	اس شمع پر ہے مہر منور کا اشتباہ
ع		شدت۔ سختی۔ زیادتی۔	مذکر	اصر یہ	مرض عشق کی دوا اگر کی !!!!	اور بھی اسمیں اشتداد ہوا !!!!

ا۔ صورت پیدا ہونا۔ راہ نکلنا۔ (شوق) پوچھا جو وقت سے تیر کتنو سے زندگی کا بند ہا ہے کچھ اسلوب سات عربی میں اشارہ تھا فارسی والوں نے اشارہ بنالیا وہ اشارات " یا اشارتیں کہا ہے اب بول چال میں نہیں ہے متروک ہے شعرائے متقدمین میں رائج تھا۔ میر حسن نے اشارات کو واحد مونث لکھا ہے۔ سے نظر نہیں اسنے مجھسے اشارات آج کی۔ آتش نے نقش پہ مشتبہ ہے مگر کوچہ یار کا۔ چاروں طرف سے ہوتی ہیں ہم پر اشارتیں۔ مگر اب شعرائے حال اسکو پسند نہیں کرتے۔

اُشتر	ف	۹۰۱	بضم اول ونٹ	مذکر	داغ	غیر کو دیکھکر کے مشیطان	ہے یہ اُشتر مری سواری کا
اشتراک	ع	۹۲۲	بالکسر اول وسیوم شرکت ساجھا میل۔	مذکر	نوازش	یا تمھیں دلمیں رہو یا غم رہے	بندہ پرور اشتراک اچھا نہیں
اشتعال	ع	۸۰۲	بالکسر شعلہ مارنا بھڑکانا۔ طبیعت میں برہمی وجوش پیدا ہونا۔	مذکر	نوازش	سنی جو آہ تو غصہ بڑھا ستمگر کا	ہوا جو یا گئی آگ اور اشتعال ہوا
اشتعالک	ع	۸۷۲	بھڑکانا۔ چراغ کی بتی اکسانا۔	مونث	صبا	خیال نوک مژہ نے وہ اشتعالک دی	شب فراق میں کھینچے رہا کٹار چراغ
اشتغال	ع	۱۷۳۲	بالکسر اول وسیوم مشغول ہونا مشغولیت	مذکر	ناصر	لاکھ واعظ بیٹھے سرمار اکریں	اشتغال سے تو اب جاتا نہیں
اشتقاق	ع	۹۰۲	بالکسر اول وسیوم چیرنا۔ نکالنا۔ ایک لفظ سے دوسرا لفظ بنانا۔	مذکر	محسن	کھینچی پہلے تری تصویر ازل میں قدرت نے	ہوا لفظ خدا سے اشتقاق اول تیرے قد کا
اشتہا[1]	ع	۷۰۷	بالکسر اول وسیوم بھوکھ۔ خواہش	مونث	اسیر	کہا یا اگرچہ سارے زمانے کا غم مگر	موقوف ابتلک نہوئی اشتہا ئے حرص
				〃	ذوق	صبح صادق کی ہر گو سر میں سپیدی آگئی	لیکن اس پیری میں بھی باقی ہے اسی اشتہا
اشتہار[2]	ع	۹۰۷	بالکسر سیوم اعلان، نوٹس مشتہر کرنا۔	مونث	اسیر	مجمع ہوا اسیر کی لحد پر	میلے کا ہے اشتہار تعویذ
اشتیاق[3]	ع	۸۱۲	بالکسر اول وسیوم شوق چاہت آرزو	مذکر	اسیر	ہے عیاں خط اسکے رخ پر اب تماشائی کہاں	اشتیاق باغ ہنگام خزاں ہوتا نہیں
اشراق	ع	۷۰۲	بالکسر روشنی دینا۔ طلوع کرنا۔ طلوع آفتاب کے بعد جو نماز پڑھتے ہیں	مذکر	اسیر	گھر بیٹھے وہ سب جانتے ہیں حال ہمارا	الہام ہوا ہے انہیں اشراق ہوا ہے
اشرفی	ف	۵۹۱	[illegible]	مونث	اسیر	دو دن پھرے فروش کو قیمت شراب کی	ہاتھ آئے اشرفی جو زر آفتاب کی
اشعار	ع	۸۷۲	بالکسر آگاہ کرنا مشہور کرنا کسی کے دل پر چوٹ لگانا چبھتی بات کہنا	مذکر	تسلیم	عاشقانہ شعر کیوں محفل میں پڑھتے تھے وہ آج	کسکی جانب تھا اشارہ کسطرف اشعار تھا
اشغلہ[4]	ھ	۱۳۳۲	بضم فتنہ وفساد۔ فساد والی بات	مذکر	داغ	کھد یا تجھ سے دوست ہے دشمن	خوب ناصح نے اشغلہ چھوڑا
اشفاق	ع	۳۸۲	مہربانیاں۔ عنایتیں شفقتیں۔	مذکر	داغ	سلطان دکن کے ہوئے اشفاق بہت	اشخاص نے مجھ سے کیے اخلاق بہت
اشک	ف	۳۲۱	آنسو۔	مذکر	داغ	ہنگام ضبط سینے میں سو گردشیں رہیں	اچھا رہا وہ اشک جو آنکھوں سے گر گیا
اشکال	ع	۳۵۲	بالکسر اول مشکل وقت و بالفتح شکل کی جمع۔	مذکر	ناصر	رحمت خدا کی ہم پر کیا کہیے کس قدر تھی	آسان ہو گیا جو اشکال پیش آیا
اُشلک	ت	۳۵۱	بضم اول تہمت۔ بہتان۔ الزام۔	مونث	جان صاحب	گر میاں مجھسے تمھاری یہ نہیں بے تعلیم	شعلہ بیگم کی لگائی ہوئی اشلک ہو گی
اشنان	ھ	۳۰۲	غسل نہانا۔	مذکر	محسن	گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل	جاکے جمنا پہ نہانا تو ہے اک طول عمل
اشہب	ف	۳۰۸	گھوڑا۔ اشہب و اشہپ دونوں صحیح ہیں	مذکر	اسیر	کا شمیں بجلیوں سے حسن دو بالا ہوتا	اشہب ناز کو چمکا کے نکالا ہوتا
اصالت	ع	۵۲۲	اصلی ہونا۔ جڑ بنیاد۔ نطفے کی تاثیر ذات اور خاندان کا اثر۔	مونث	جان صاحب	بس بس سب ہنڈ دی سخنی نہ بہت مجھے کھا	مرد و سے مجکو ہے معلوم اصالت تیری

[1] (مصحفی) کھا گئی مردے ہزاروں ہی زمیں پہ اشتہا لیکن نہ اسکی کم ہوئی۔ [2] (ظفر) داغ کیا دل کو اے نگار لگا عشق کے گھر پہ اشتہار لگا [3] (سالک) بھری ہیں دلمیں خدا جانے دعا کیا کیا بھرا ہوا ہے بہت اشتیاق کہنے کا۔

[4] (رقلق) ستیاناس جائے ان سب کا۔ ذات سے جنکی اشغلہ یہ اٹھا۔

ع	۴۹۲	بالکسر ضد ہٹ	مذکر	امیر	حرمت میں دختِ رز کی اصرار ہے جو اتنا	یہ بات کیا ہے رند و واعظ لیے ہوئے ہے
ع	۱۳۳	بالفتح گھوڑے کا تھان	مذکر	دبیر	اصطبل وہاں تھا دوش نبی کے سوار کا	جھولا پڑا ہوا تھا یہاں شیرخوار کا
ع	۱۳۹	بالکسر کسی گروہ کا کسی بات پر اتفاق کرلینا۔	مونث	تسلیم	خدا نے دی ہے عجب تازگی سخن کو مرے	محاورے ہیں نئے اور اصطلاح نئی
ع	۱۲۱	جڑ بنیاد۔ ماخذ۔	مونث	رشک	اصل کو بھی غور کرے آدمی	کون تھا کس چیز سے کیا ہو گیا
.	.	بساط۔ کائنات۔ ہستی۔	"	جان صاحب	اب اسکی نگاہ ہو نہیں رہی قدر یہ میری	ہر بات یہ کہتا ہے کہ کیا اصل ہے تیری
.	.	حیثیت۔ گذشتہ حالت۔	"	بحر	اصل کو اپنی نہ بھولا کسی عالم میں نیاز	جب مخلع ہوا ملبوس کہن یاد آیا
.	۲۷۹	خلاصہ۔ لب لباب۔	"	نوازش	اب مانو یا نہ مانو تمھیں اختیار ہے	اصل الاصول جو کہ تھا سب میں کہہ گیا
ع	۱۳۰	درستی سدھارنا غلطی درست کرنا۔ صحت کرنا۔	مونث	آتش	شاعر ہوں بوئے سیب زنخداں ہوں سونگھتا	اصلاح رہتی ہے مجھے اپنے دماغ کی
ع	۱۵۳۱	واقعیت۔ بنیاد۔	مونث	ناصر	بات اسکی قابل وقعت نہ تھی	مہرباں کچھ اسکی اصلیت نہ تھی
ع	۱۲۷	جڑیں۔ قاعدے۔ دستور بالضم	مذکر	تسلیم	ہمارا ہیچ چلنے کا نہیں ہے	اصول انکا بدلنے کا نہیں ہے
ع	۱۲۸۴	نسبت کرنا ایک دوسرے کے ساتھ	مونث	فائز	برا کہتے ہیں سب صاحب کو غیروں سے علاقے ہے	فصاحت گھٹتی جاتی ہے اضافت بڑھتی جاتی ہے
ع	۸۸۷	زیادتی۔ بڑھاؤ۔	مذکر	جان صاحب	دوا سے مرض میں اضافہ ہوا	بڑھا قبض بیکار شافہ ہوا
ع	۱۳۱۳	بیقراری۔ گھبراہٹ۔	مذکر	درد	ہر چند کیے ہزار نالے	پر دل سے نہ اضطراب نکلا
ع	۱۲۱۱	بے اختیاری۔ بیقراری۔	مذکر	فائز	پھرتی تھی تنگ نائے گلو میں نفس شتاب	بسمل کی طرح تیغ کو بھی اضطرار تھا
ع	۹۱۰	بالکسر اول و سیوم پژمردگی سستی۔ مرجھانا۔	مذکر	ناصر	کچھ طبیعت کو جو اضمحلال تھا	کیا کہوں اس جور کا کیا حال تھا
ع	۱۴۸۱	بالکسر تابعداری۔ فرمانبرداری۔ حکم ماننا۔	مونث	ناظم	خلافت کی بنا اجماع پر ہے واقعی ناظم	اسی رو سے ہوئی لازم اطاعت ہم کو تینوں کی
ع	۱۱۱	آگاہی۔ خبر۔	مونث	جلیل	درد جگر کی جب نہ ہوئی دل کو اطلاع	پھر خاک ہو گی اس بت قاتل کو اطلاع
ع	۱۴۱	بالکسر کہا جانا۔ ایک چیز کا دوسری چیز پر حوالہ کرنا بے قید کرنا چھوڑنا	مذکر	قلق	سہ سکے جو نہ غم جدائی کا	اس پہ اطلاق ہو فدائی کا
ع	۱۰۰	سادہ ریشمی کپڑا۔ نام نویں آسمان کا جسمیں ستارے نہیں ہیں۔	مونث	سرور	اس ستمگر کو قبا کی خاطر	اطلس چرخ پسند آئی ہے
ع	۱۶۱	بالکسر اول و سیوم تسلی تشفی بسواس	مذکر	نسیم	مدتیں گذریں کہ اطمینان آنکا کر دیا	نالۂ بے سوز نے فریاد بے تاثیر نے
ع	۱۱۰۷	بالکسر ظاہر کرنا۔ کھولنا۔	مذکر	جلیل	بگڑنے میں بناوٹ کا اگر اظہار ہو جاتا	یہ کافی لطف دیجاتی یہ غصہ پیار ہو جاتا

یسہ اک لٹا تھا مجکو آج اسنے دو دئے۔ شکر ہے تنخواہ میں میری اضافہ ہو گیا۔ ۳۵ (داغ) زور و زر سے بھی کہیں داغ حسیں ملتے ہیں۔ اپنے نزدیک تو ہے سب سے اطاعت

ن" جیسے تم پر آدمی کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ (سالک) تو بھی گر لب سے خوشی میں نہ نکلے گا ہے مجبور آہ نہ اطلاق ہو گویائی کا۔ ۳۶ (شوق) جیسے اظہار تھا کہ مرتے ہیں۔

لے ہیں۔

اظہار	ع	۱۱۰۷	مجازاً بیان جور و بروحاکم کی قلمبند کیا جائے	مذکر	جلیل	لازم ہی پوچھنا تمھیں حال تباہ کا	اظہار سُن لو مدعیوں کے گواہ کا
اعادہ	ع	۸۱	بالکسر اول و فتح چہارم پلٹانا۔ پھر کہنا کسی کام یا بات کا دُہرانا۔	مذکر	ناسخ	قبر پردہ آئے ہم زندہ ہوئے اے فلسفی	دیکھنا معدوم کا کیونکر اعادہ ہوگیا
اعانت	ع	۵۲۲	بالکسر اول و فتح چہارم مدد سہارا	مونث	حالی	یہی سلطنت کی ہی کافی اعانت	کہ ہو ملک میں امن اسکی بدولت
اعتبار	ع	۶۷۴	بالکسر اول و سیوم بھروسہ اطمینان بسواس۔	مذکر	ناظم	آنے کو کہا ہے اُسنے ناظم	کچھ تمکو بھی اعتبار ہوگا
اعتبار	ع	۶۷۴	بالکسر اول و سیوم ساکھ اعتماد۔	مذکر	تسلیم	سیکڑوں کھاتا ہی قسمیں اعتبار آتا نہیں	وعدۂ محبوب بھی زاہد کا ایماں ہوگیا
اعتبار	ع	۶۷۴	بالکسر اول و سیوم یقین۔	مذکر	غالب	تری وعدہ پہ جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا	کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا
اعتدال	ع	۵۰۶	بالکسر برابری یکساں۔ گرمی سردی خشکی تری میں میانہ ہونا۔	مذکر	اسیر	عجب نادان ہی جو مغرور ہے عمر دو روزہ پہ	بدن میں چار دن ہی اعتدال اس چار عنصر کا
اعتراض	ع	۱۲۷۲	بالکسر نکتہ چینی کرنا عیب نکالنا نقص نکالنا۔	مذکر	ناصر	ہوئی کلام کی اصلاح نکتہ چینی سے	بڑا سلوک کیا جسنے اعتراض کیا
اعتراف	ع	۷۵۲	بالکسر اول و سیوم اقرار کرنا۔	مذکر	حسرت	دو شوق سے جو چاہو سزا جرم شوق کی	خود مجکو اعتراف ہوا اپنے قصور کا
اعتزال	ع	۵۰۹	بالکسر گوشہ نشینی	مذکر	تسلیم	سعی ہر اک طور سے انساں کرے تعمیل میں	دفعتاً جاتا رہے سنگ و شجر سے اعتزال
اعتقاد	ع	۵۲۶	یقین کرنا دل سے ماننا۔ دہرم عقیدہ	مذکر	جلال	جوان ہوگیا اے شیخ پی کے تو اک جام	پھر اب تو پیر مغاں کا کچھ اعتقاد آیا
اعتکاف	ع	۵۷۲	عبادت کیلئے گوشہ نشین ہونا۔	مذکر	تسلیم	کسی حسیں کو ہی چھپ چھپ کر دیکھنا منظور	اسی غرض سے ہے یہ اعتکاف زاہد کا
اعتماد	ع	۵۱۶	بالکسر اول و سیوم یقین۔ بھروسہ۔ اعتبار۔	مذکر	آتش	پھرا ہی ہمسے رُخ اُس بادشاہ خوباں کا	کچھ اعتماد نہیں ہے مزاج طفلاں کا
اعتنا	ع	۵۲۲	غمخواری کرنا۔ غم میں شامل ہونا۔ پروا۔	مونث	اسیر	نہ اُٹھا نہ حضرت کی تعظیم کی	نہ کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی
اعجاز[1]	ع	۸۲	بالکسر معجزہ وہ ناممکن کام جو نبیوں سے ظہور میں آئے۔	مذکر	آتش	کام کرتی رہی وہ چشم فسوں ساز اپنا	لب جان بخش دکھایا کیے اعجاز اپنا
اعراب	ع	۲۷۴	بالکسر حرکات بموجب اُنکے نشان کے یعنے زیر و زبر و پیش و تشدید وغیرہ وغیرہ۔	مذکر	نوازش	موسے خط رخ نہ تھے زیر و زبر	مصحف رخسار میں اعراب تھے
اعراض	ع	۱۰۷۲	بکسر اول روگردانی منہ پھیرنا۔	مذکر	خبر بنارسی	جو دلبر نے اغماض مجھسے کیا	مرے دل نے اعراض مجھسے کیا
اعراف	ع	۳۵۲	بالفتح اول دوزخ اور بہشت کے درمیاں کا ایک مقام ہی۔	مذکر	ناصر	کچھ غم ہجر تو کچھ وصلت دلبر کی خوشی	جب تلک میں رہا میری لئے اعراف رہا
اعزاز	ع	۸۶	بالکسر عزت رتبہ۔	مذکر	منیر	طفلی سے کیا کرتے ہو اعجاز کی باتیں	بہتر ہے مسیحا سے بھی اعزاز تمہارا

[1] (منیر) کو ٹھے پہ چہرہ پر نور دکھایا سر شام۔ یار سے رجعت خورشید کا اعجاز ہوا۔

ع	۸۷۲	بالفتح جمع عضو کی۔ جوڑ بدن کے مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے رئیسہ۔ دل جگر دماغ۔	مذکر	قدر	ہجر میں ٹوٹتے ہیں سب اعضا	پر شب ہجر مومیائی ہے
ع	۱۴۲	بالکسر خبر دینا۔ جتلانا۔ نوٹس۔	مذکر	انیس	ترتیب صف فوج کا جس دم ہوا اعلام	باندھی علی اکبر نے صف لشکر اسلام
ع	۱۵۲	بالکسر ظاہر کرنا مشہور کرنا۔ خبر دینا۔	مذکر	ناصر	قتل مجھکو کیا اچھا ہوا احسان ہوا	یہ برا ہوگا ترے حق میں جو اعلان ہوا
ع	۱۴۲	بالفتح عمل کی جمع افعال۔ عمل	مذکر	امیر	عمر یہ رمضاں میں ہو یہی نیت عشق بتاں	شعبان کے کام آئے نہ اعمال رجب کے
ع	۱۳۰۲	بالکسر مبالغہ۔ ڈبو دینا۔	مذکر	رشک	لکھا ہے جو ہستی جاناں کر چوب عود	تقصیر چوب خامہ ہے اغراق گر ہوا
ع	۱۱۳۲	بالکسر مشکل کرنا۔ مغلق کرنا۔	مذکر	مصحفی	مرے روزمرہ پہ غش ہے فصاحت	سخن میں مرے کیونکر اغلاق ہوتا
ع	۱۰۴۹	بالکسر آبرو دکھانا۔ غرور و ناز کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔	مذکر	بحر	بلبلوں سے جلسا زی کرتے ہو انداز میں	گل نظر آتے ہو تم بھولی ہوئے اغماز میں
غ	۱۱۳۲	بالکسر چشم پوشی بے پروائی	مذکر	داغ	آئینہ جان کر آنہیں اغماض ہو گیا	یہ کیا کیا برا ہو ترا اے صفائے دل
ع	۱۰۰۸	بالکسر ورغلانا بہکانا	مذکر	امیر	آدمی غیروں کے اغوا سے نہ رکھا ہکو	کھیل سارا ہو بگاڑا نہیں شیطاں تو نکا
ع	۸۱	بضم کلمہ افسوس کا ہے	مونث	جلال	بجھکے دل میں کبھی آگ جلتی رہی	دھوئیں کے عوض اف نکلتی رہی
ع	۱۰۸۴	بکسر فائدہ پہونچانا۔	مونث	منیر	حل ہوتے ہیں عقدے علما و فضلا کے	ہر بات سے ہے تعلیم و افادت کی برابر
ع	۹۱	بکسر اول اصلی لفظ افادت تھا فارسی والوں نے افادہ بنا لیا فائدہ نفع۔	مذکر	رشک	جو کیا جس نے کیا اچھا برا جا دیا	دوست دشمن مجکو دونوں سے افادہ ہو گیا
ع	۱۸۷	بیماری یا تکلیف میں تخفیف ہوش میں آنا صحت پانا۔	مذکر	داغ	مرض غم سے کب افاقہ تھا	دن کو روزہ تو شب کو فاقہ تھا
ف	۴۸۶	بضم اتفاقیہ سانحہ یا حادثہ	مونث	تسلیم	افتاد محبت کی اٹھائی نہیں جاتی	یہ چوٹ تو پتھر سے بھی کھائی نہیں جاتی
ف	۵۱۶	بضم عاجزی۔ خاکساری۔	مونث	امیر	عاجزی کس دن مرے گھر سے گئی	ہے وہی افتادگی دیوار کی
ع	۹۰۸	بکسر اول وسیوم شروع آغاز۔ ابتدا کسی مفید عام کارخانہ کے اجرا کی رسم ادا کرنا۔	مذکر	اختر مینائی	خط کو پڑھکر وہ انشراح ہوا	کدورت دل کا افتتاح ہوا
ع	۸۸۲	بکسر اول وسیوم فخر کرنا شیخی کرنا گھمنڈ	مذکر	داغ	تھمیں ناز ہو نہ کیونکر کہ لیا ہے داغ کا دل	یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار ہوتا

[illegible]ہی کبھی جوانی تھی وہ ناصح کہ نہ تھا دور۔ قاضی کا ترے واسطے اعلام نہ آیا ۵ (ناسخ) یہ زمیں اچھی نہ تھی ناسخ۔ لیکن فکر نے حسن پیدا کر دیا ہو نون کے اعلان

[illegible]م) واہ ری شان کریمی بخشا رب نے۔ اپنے اعمال سے دیکھا جو پشیماں مجکو۔ اعمالنامہ یا نامہ اعمال۔ وہ کاغذ جس پر آدمی کے اعمال کراما کاتبین لکھا کرتے ہیں

[illegible]ے قیامت کے دن حساب کتاب ہوگا۔ (داغ) خلق کے اعمال نامے جبین ہونگا حشر میں۔ گم ہوا ہی ہاتھ سے قاصد کے دلبر کا جواب ۵۲ (تسلیم) نہ کھینچ ار قاتل

را سے کلام میں اغماض (تنا ۵۵ خواجہ آتش نے تذکرہ بھی لکھا ہو ۵ سوزش دل سے زباں کو نہ ہوئی آگاہی۔ اف کہا منہ سے نہ ہمنے نہ کبھی راز کھلا۔

[illegible] پایا نہیں جاتا ۵ (انیس) راحت سے شب و روز نہ علاقہ نجھے ہوگا۔ فاقہ جو کرو گی تو افاقہ تجھے ہوگا۔

افترا	ع	۶۸۲	بکسر اول وسیوم تہمت بہتان	مذکر	آتش	بوی گل آتش کہیں ہوتی ہے محسوس نظر	افترا ہے روز محشر یار کے دیدار کا
افتراق	ع	۷۸۲	بکسر اول وسیوم ہجر جدائی۔	مذکر	امیر مینائی	تم جدا مجھ سے ہوئے تو جان لو	افتراق جان و تن ہو جائیگا
افراتفری[1]	ھ	۹۷۲	ہلچل۔ کھلبلی تھلکہ گھبراہٹ۔	مونث	سرور	پوچھو نہ مرے حواس کی کچھ	افراتفری سی ہو رہی ہے
افراط	ع	۷۹۱	بکسر اول زیادتی حد اعتدال سے بڑھا ہونا۔	مونث	مونس	وہ تیغ تیز دشمن جاں قاتلوں کی تھی	افراط دمیں چار طرف گھائلوں کی تھی
افزائش	ف	۵۹۹	زیادتی ترقی	مونث	اسیر	غم کی ہر چند شب ہجر میں افزائش تھی	کاش اب بھی اجل آ جاتی تو آسائش تھی
افسانہ	ف	۱۹۷	بفتح کہانی قصہ داستان	مذکر	امیر	نیند کر جھونکو چلے آتے تھے کیوں ہنگام ذبح	تیغ قاتل کی زبان پر کونسا افسانہ تھا
افسر	ف	۳۴۱	کلاہ۔ تاج	مذکر	ناسخ	سیر تری میں کی جو سکندر کی ہمنے دید	تھا سر پہ نقش آپ کے افسر حباب کا
افسر	ف	۳۴۱	سردار حاکم۔	مذکر	لطف	کفش برداری حضرت کا جو منصب ملتا	دوسرا مجھ سا نہ کونین میں افسر ہوتا
افسوس	ف	۲۰۷	بفتح رنج۔ یہ لفظ رنج و غم کو ظاہر کرتا ہے جیسے آہ۔ اور ہائے کے مثل یہ لفظ بھی ہے۔ اظہار قلق۔	مذکر	امیر	قلق ہوا مجھے صیاد کی جدائی کا	یہ چہچہے نہیں افسوس ہے رہائی کا
افسوں	ف	۱۹۷	بفتح جادو منتر۔	مذکر	تسلیم	سنتے ہی حال پریشان اڑ گئی آنکھوں کی نیند	میرا افسانہ نہیں افسوں ہے کوئی خواب کا
افشاں[2]	ف	۴۳۲	بفتح منقش یا گوٹے کی کترن بار یک کتر کر ا تھے اور بالوں پہ چھڑکتے ہیں	مونث	جلال	لے لیتے ہیں جنی ہوئی افشاں کو بوسہ ہم	سنتے نہیں کیا کرے چین جبیں نہیں
افضال	ع	۹۱۲	بکسر مہربانی بخشش فضل	مذکر	اختر مینائی	نام مہ سے تابہ ماہی ہو گیا	مجھپر افضال الہی ہو گیا
افطار	ع	۲۹۱	روزہ کھولنا۔	مذکر	رند	بوسہ لب شیریں کا لیا وصل کی شب تیں	افطار کیا عمر کی روزہ رمضان کا
افعی	ف	۱۶۱	کالا زہریلا سانپ۔	مذکر	اسیر	خاک میں یہ افعی چرخ کہن ملجائیگا	جب جدا اس زلف سے زندان تنگ ملجائیگا
افغاں[3]	ع	۱۱۱۲۲	بفتح شور و فریاد	مذکر	مومن	بے سبب کیوں کہ لب زخم پہ افغاں ہوگا	شور محشر سے بھرا انکا نمکداں ہوگا
	ف		فارسی میں قوم پٹھان کو بھی کہتے ہیں۔				
افق	ع	۱۸۱	بضم اول و دوم کنارہ آسمان جو زمین سے ملا ہوا معلوم ہوتا ہے۔	مذکر	نواب	بحر اشک آج جو چڑھتا ہوا آتا ہے نظر	افق چرخ بھی ڈوبا ہوا آتا ہے نظر
افلاس	ع	۱۷۲	مفلسی۔ کنگالی۔ غریبی محتاجی	مذکر	حالی	اور اب کہ نہ دولت ہے نہ ثروت ہے نہ اقبال	گھر گھر یہ ہے چھایا ہوا افلاس کہ خلاکت
افلاطون فلاطوں	ع	۱۷۷	یونان کے ایک مشہور حکیم کا نام ہے جو ارسطو کا استاد اور سقراط کا شاگرد تھا	مذکر	ناسخ	چلین کی جا کوئی دنیا میں نہیں خم کرو	کیا ہی دانا ہے کہ ساکن خم میں افلاطوں ہوا
افواہ	ع	۹۳	بفتح اڑتی ہوئی خبر۔ شہرت چرچا ایسی خبر جسکی اصلیت نہو اردو میں	مونث	تسلیم	وہ نہ آئے ہیں اور نہ آئینگے	یوں ہی افواہ روز اڑتی ہے

[1] یہ لفظ زیادہ تر عورتوں کی زبان پر آتا ہے۔ اصل لفظ افراط تفریط سے بگڑ کر افراتفری بنجانا معلوم ہوتا ہے۔ [2] ردیبر یلی شب کے حسن کی دولت جو لٹ گئی۔ افشاں جبیں سے مہر درخشاں کی چھٹ گئی۔ [3] جلال و مولوی شہید الدین احمد نے اپنے رسالوں میں اسکو مونث کی تحت میں لکھا ہے۔ اور یہی فیصلہ امیر اللغات کا بھی ہے۔ اس معنی میں مونث ہی انسب ہے۔

اقلیم[1]	ع	۱۸۱	بالکسر صحیح ہے وبالفتح غلط ساتواں حصہ ربع مسکوں ولایت۔ ملک۔ دیس۔	مونث	نسیر	کس شہرت سے شال ہے دل اقلیم عشق کو	جتنی یہ اُجڑی اور بھی بستی چلی گئی
			ولایت۔ ملک۔ دیس۔	مونث	ذوق	ہے مزاج اہل عالم میں حد اعتدال	ساتوں اقلیمیں ہیں گویا ایک خط استوا
اِکّا	ھ	۲۲	عورتوں کے ایک زیور کا نام ہے۔	مذکر	برق	وہ جداں ہوگیا زیور سے عالم میں پر کا	گل خورشید ٹیکا ہے قمر اکّا ہے بازو کا
اِکّا	ھ	۲۲	ایک بتی کا کنول۔ شمعدان۔	مذکر	امیر	کس تزک سے وہ یہاں آیا ہے رخ پر نور کا	آگے آگے سیکڑوں اکّا تھا شمع طور کا
اِکّا	ھ	۲۲	ایک مگدر جو پہلوان افزائش قوت کے لیے ہلاتے ہیں۔	مذکر	رشک	ورزش تیرہ دکھانیکو ہے فلک نے رات	رستم کے زور کرنے کا اکّا اٹھا لیا
اِکّا	ھ	۲۲	تاش یا گنجفے کا دکّا۔	مذکر	رشک	گردوں کو گنجفے میں مرا دل کی جیت ہے	سرتاج آفتاب ہے اکّا غلام کا
اُکت	ھ	۲۲۱	بضم ذہن کی تیزی۔ ایجاد کی قوت۔ نئی بات۔ انوکھی بات۔	مونث	جرات	تم آ کے برسے تو دل بیٹھ گیا	بیٹھے بیٹھے یہ اُکت کیسی کی
اکتساب	ع	۳۸۴	بکسر اول وسیوم۔ کوشش حاصل کرنا۔ کمانا۔	مذکر	اختر مینائی	آدمی بنتے ہیں انساں کے لیے	اکتساب علم لازم ہوگیا
اکتفا	ع	۵۰۲	بکسر اول وسیوم کفایت کرنا۔ بس کرنا	مونث	تسلیم	شام غم بھی سیاہ پیدا کی	اکتفا میرے بخت پر نہ ہوئی
اکرام	ع	۲۹۲	بکسر بزرگی۔ عزت۔ توقیر۔	مذکر	رشک	جو قدر تھی بیش خدا وہ دو جہاں میں تھی	اتنا ہی نبی کرتے تھے اکرام علی کا
اکڑ	ھ	۲۲۱	بفتح اول ودوم غرور۔ ٹیڑھا پن۔ گھمنڈ۔	مونث	اختر مینائی	دکھا دو چل کے قد رعنا چمن میں	اکڑ شمشاد کی جاتی نہیں ہے
اکسیر[2]	ع	۲۹۱	بکسر اول وسیوم۔ بفتح اول غلط ہے۔ کیمیا وہ شے جس سے ارذل دھاتیں اعلےٰ بنجاتی ہیں۔	مونث	رند	مثل عنقا اثر دیکھا نام سو ہے بے نشاں	کہتے ہیں اکسیر ہے دنیا میں پر ملتی نہیں
اکل حلال	ع	۱۱۲۰	جائز کھانا جسمیں حرام چیز شامل نہو۔	مذکر	تسلیم	فاقہ تھا میں نے کہ نہ پیا میکدہ میں شراب	واعظ مری نصیب میں اکل حلال تھا
اکل کھرا	ھ	۲۷۷	جو دوسرے کو دیکھ نہ سکے۔ جو اکیلے اپنا ہی بھلا چاہے۔	مذکر	داغ	جو اپنے دل سے آپ کریں بدمزا بیان	ایسے اکل کھرے سے بھلا کیا کوئی ملے
اکل وشرب	ع	۵۵۹	کھانا پینا۔	مذکر	تسلیم	گزک کے ساتھ منہ لادہ خام اڑتی ہے	بہت دنوں سے یہی اکل وشرب اپنا ہے
اکھاڑا[3]	ھ	۲۲۸	دنگل۔ کشتی کا مقام۔ جمگھٹ	″	رند	حسن کا جویا ہوں مدت سے ہیں پریوں سے مزاج	مجکو پریوں کے اکھاڑے میں سلیماں چھوڑ دے
اُکھاڑ پچھاڑ	ھ	۴۱۸	اُلٹ پلٹ۔ موقوفی بحالی۔ تغیر تبدل درہمی برہمی۔	مونث	اختر مینائی	کبھی ہے رنگ جاگیر کا کبھی میرا	وہاں اکھاڑ پچھاڑ آٹھوں دن یہ رہتی ہے
اکھو مکھو[4]	ھ	۱۱۳	چھوٹے بچوں کو کھلاتے ہیں۔	مونث	نواب مرزا شوق	دیکھ منہ تک ہتھیلی آتی ہے	اکھو مکھو تمھیں کو بھاتی ہے
اُگال	ھ	۵۲	بضم اول پان کا فضلہ۔	مذکر	امیر	دہن زخم میں ہر قطرۂ خوں ہے یاقوت	تیری تلوار کے بیڑے کا اُگال اچھا ہے

[1] آتش نے خلاف جمہور کے مذکر بھی لکھا ہے مگر اسکا اتباع پایا نہیں جاتا۔ سے اقلیم فرسائی نے اسکے کیا خراب۔ منحوس جنید سے کبھی ہما کا قدم ہوا۔ [2] اوس بوٹی کو بھی کہتے ہیں جس سے کیمیا گر تانبے کو سونا اور قلعی کو چاندی بناتے ہیں۔ [3] (عاشق) ترے دیوانے کا ہے عرس کیا جلسے ہیں مرقد پر۔ اکھاڑا راجہ اندر کا پریزادیکا دنگل ہے۔ (قدیم) بدریا ہے چمنستان میں اکھاڑا کب سے۔ دونوں جانب سے وہ خم ٹھوک کے آئے بادل۔ [4] عورتیں اکثر رات کو بچوں کو کھلانے اور بہلانے کیلئے اپنا ہاتھ چراغ کی لوکیطرف لیجاتی ہیں اور وہی ہاتھ بچوں کے منہ پر یہ کہکر پھیرتی ہیں دو اکھو مکھو میاں کو اللہ رکھو۔

			مذکر	داغ	سمجھیں اُسے ہم تو لعل دیا قوت	لمجائے اگر اد گال تیرا
ھ	۲۱۹	پیچھواڑے کی ضد ۔ مکان کا اگلا حصہ سامنے کا ۔	مذکر	داغ	مکاں منحوس ہے ڈھنگا ہے دشمن کا نہ تم لینا	نہ اگواڑا ہی اچھا ہے نہ پیچھواڑا ہی اچھا ہے
ھ	۳۴	گانے میں آواز کا اُتار چڑھاؤ	مونث	اختر شاہ اودھ	طبلوں پہ لگیں وہ پڑنے تھا ہیں	پہونچیں گردوں پہ وہ الا پیں
ث	۱۰۵	ایک قسم کی مٹھائی ۔	مذکر	بحر	خریداری ہے مُس خال لب شیریں کی دنیا میں	الاچی دانے حلوائی بھریں شکر کی بوریں
ث	۳۸	جاڑوں میں کوڑہ و گھاس جلاکر تاپتے ہیں ۔	مذکر	نسیر	دروازے پر بتوں کے لگایا کئے الاؤ	ہوئی جلائی ہمنے شنواؤں کے سامنے
ع	۹۶	خداوند عالم ۔	مذکر	انیس	یہ شیر مددگاری شبیر کریگا	اللہ سے صاحب تو قیر کریگا
ع	۴۹۴	بالکسر اول و سیوم شبہ شک	مذکر	نوازش	جو رکھا جو آپ کو تمنے	جو رکا اسپہ التباس ہوا
ع	۴۲۵	بکسر آرزو منت سماجت خوشامد ۔	مونث	رند	حضور قلب سے کس دن دعا نہیں ہوتی	تری جناب میں کب التجا نہیں ہوتی
ع	۴۷۹	بکسر اول و سیوم ۔ کسی امر کا اپنے اوپر لازم کرلینا ۔	مذکر	غالب	بزم کا التزام گر کیجے	ہے قلم میرا ابر گوہر بار
ع	۹۱۲	بکسر اول و سیوم توجہ ۔	مذکر	امیر	کنجیاں بھیجے گا انگور و جنت کی خدا	انتہا کا التفات رب اکبر دیکھنا
ع	۹۱۲	بکسر اول و سیوم مہربانی ۔	مذکر	جلیل	دو دن کی ہے بہار حسینوں کا التفات	نظروں پہ جو چڑھا وہ نظر سے اتر گیا
			مونث	میر	پژمردہ اس کلی کے تئیں بہ اشد ہے کیا	آہ سحر نے دل پہ عبث التفات کی
ا	۵۰۲	بکسر اول و سیوم عرض کرنا چاہنا ۔ ارزو کرنا مانگنا ۔	مونث	تسلیم	ادا ہر طرح رسم آبرو کی	ادب سے التماس گفتگو کی
			مونث	رشک	صنم پرست ملیں یا خدا شناس مجھے	دعا ہے وصل کی رہتی ہے التماس مجھے
ا	۴۳۹	بکسر اول و سیوم ۔ شعلۂ آتش ۔ آگ بھڑکنا ۔ آنچ ۔	مذکر	تسلیم	ہاتھ سینے پر مرے رکھئے تو کچھ معلوم ہو	التہاب شعلۂ عشق آپنے دیکھا نہیں
ا	۴۵۲	بکسر زخم کا بھرنا ۔ برابر ہونا ۔ ملنا آپس میں	مذکر	بحر	کبھی نہ اُن سے ملے ہم جدا ہوئے جب سے	پھٹا دل ایسا کہ پھر التیام ہو نہ سکا
	۸۶۳	زیر و زبر ہونا ۔ گڑبڑ ہونا ۔ ردوبدل کردینا اوپر سے نیچے کرنا اور نیچے سے اوپر کرنا ۔	مونث	جان صاحب	بُرا ہو عشق کا کاہیکو زندگی ہوگی	اُلٹ پلٹ جو رہیگی یہی طبیعت کی
	۴۴۸	برگشتگی رد و بدل ۔	مذکر	تسلیم	ابھی رقیب کے شکوے ۔ ابھی رقیب کا وصف	یہ کون سمجھے الٹ پھیر تیری باتوں کا
	۴۶	سلجھاؤ کی ضد ۔ پھنساؤ ۔ پھندا ۔	مذکر	ظفر	سلجھے گا کیسے دیکھئے دل زلف یار کا	بیطرح اسمیں آ سمیں ہے الجھاؤ پڑ گیا
	۸۸	گھبراہٹ ۔ تشویش ۔ خلش ۔ پھنساؤ	مونث	جلیل	نہیں معلوم سلجھاتا ہے کون آج انکی گفتگو کو	جلال الجھن تی رہی ہم شگفتہ حالوں کی
	۴۸	بالکسر گڑگڑانا ۔ منت کے ساتھ مانگنا ۔	مونث	نوازش	خوشامد کی منت کی الحاح کی	جب اُسنے کہیں جا کے اصلاح کی

ں سے یا رجسدم ۔ تو پھر کیا کیا اصل کی التجا کی ۔ درخواست گذارش ۔ التماس دعا ناسخ الہی یہ ناسخ کی ہے التجا ۔ مردم سی ہوشاد ماں لکھنو ۔ ۵ دنبیرا التزام ایک

ے ۔ جن شرائط میں حریفوں سے بمشکل ہو غزل ۔ دہر سینا گانے والے شروع گانے میں جو سُروں کا اُتار چڑھاؤ کرتے ہیں اُسے الاپ کہتے ہیں عموماً شر بھرنے کو بھی الاپ کہتے ہیں

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
			التجا۔ خوشامد۔				
الحاد	ع	۴۴	بکسر دین سے پھرنا۔ ملحد ہونا۔	مذکر	منتظر	غیر کے دل سے نہیں جاتا مری جانب سے بغض	جسطرح الحاد ملحد سے جدا ہوتا نہیں
الحاق	ع	۱۴۰	بکسر جوڑنا ملانا۔ ایک کو دوسرے سے ملا دینا پیوند کرنا۔	مذکر	اسیر	تل مشک کا وہ روے کتابی پہ بنا کر	کہتے ہیں کہ مصحف میں یہ الحاق ہوا ہے
الحان	ع	۹۰	بکسر راگ کی آواز۔ اچھی آواز۔ خوشنوائی	مذکر	مصحفی	جو یادِ مصحفِ رخ میں مرا دل نالے کرتا ہے	وہ کہتے ہیں مزہ دیتا ہے کیا الحان قاری کا
الحمد	ع	۸۳	قران شریف کی سب سے پہلی صورت	مونث	مصحفی	دم کرکے پلایا ہے مجھے تیغ کا پانی	قاتل نے مری ذبح پہ الحمد پڑھی ہے
الزام	ع	۷۹	بکسر قصور وار ٹھہرانا۔ کسی پر کسی بات کا لگا دینا۔	مذکر	جلیل	بیوفا کہتے ہو دل کو مرے دلبر ہوکر	یہ تو سمجھو کہ یہ الزام کدھر جاتا ہے
اُلش[۱]	ت	۱۳۳	بضم اول و دوم کھانے پینے کی چیزیں جو بزرگوں یا امیروں کے آگے سے بچی ہوں	مذکر	سودا	صفت مجلس کو گر دیکھو تو گویا	اُلش ہے تاجدار قادری کا
الطاف	ع	۱۲۲	بالفتح مہربانیاں۔ عنایتیں۔	مذکر	سودا	جوش ہے اہل ہوس کا مگر الطاف ترا	ابھی سب تجھ سے ہے ابھی شعبدہ گر کچھ بھی نہیں
الغیاث	ع	۱۵۴۲	بفتح اول و دوم و سیوم مصیبت و رنج و غم کی زیادتی پر اس لفظ کو کہتے ہیں۔	مونث	مصحفی	بلا ئیں آتی ہیں گردوں سے تیر بن بن کر	تمام رات یہاں الغیاث رہتی ہے
الفاظ	ع	۱۰۱۲	لفظ کی جمع۔	مذکر	ناظم	کبھی خیر مقدم کبھی مرحبا	زباں پر یہ الفاظ آتے گئے
الف بے	ع	۱۲۳	حروف تہجی۔	مونث	مصحفی	قیس و فرہاد کو طفل دبستاں سمجھے	یاد کب تھی ہمکو الف بے جو قد و ابرو کی
الفت[۲]	ع	۵۱۱	بضم دوستی محبت۔	مونث	رند	دیکھتے بھی نہیں تم چشم عنایت کیسی	پیار کیسا ہے مری جاں یہ الفت کیسی
القاب[۳]	ع	۱۳۴	بالفتح خطاب۔ وہ الفاظ جو خط میں مکتوب الیہ کا رتبہ ظاہر کرنے کو لکھا جاے۔	مذکر	آتش	یار کو کیسے محبت نہیں تو اے آتش	خط میں القاب یہ پھر مشفق من کیسا ہے
الم	ع	۷۱	بفتح اول و دوم رنج و غم۔	مذکر	انیس	اللہ دکھاے نہ الم نور نظر کا	بہ جاتا ہے آنکھوں سے لہو قلب و جگر کا
الماس	ت	۱۳۲	بفتح ہیرا۔ رتن۔	مذکر	مونس	رنگ ایسا کہ میلا ہو جسے دیکھ کے الماس	ابر ایسا کہ پی لے شط خوں اور نہ بجھے پیاس
النگ	ھ	۱۰۱	بفتح اول و دوم۔ طرف۔ سمت۔ پہلو۔ اب یہ لفظ فصحا نہیں بولتے۔	مونث	ناسخ	آئینہ خانۂ دل حیراں ہے کیسا وسیع	سدِ سکندر ایک اُسی کی النگ ہے
الو	س	۴۷	فارسی میں جغد اور بوم کہتے ہیں۔ اسکا گذر آبادی میں منحوس سمجھا جاتا ہے۔	مذکر	میاں صاحب	جس دن سے کہ پیچھے مرا گھر ہوا تباہ	برسوں کے بعد پھر وہی الو نظر پڑا
الوان	ھ	۸۸	پشمینہ جسپر کام بناکے دوشالہ رومال تیار کرتے ہیں۔	مونث	ناصر	قیمتی اُسکا دوشالا واہ وا	اور پھر الوان اُسکا واہ وا
الوداع	ع	۱۱۲	بفتح اول و سیوم کلمات رخصت۔ رخصت	مونث	دبیر	ناگاہ الوداع بھی آغاز ہوگئی	آکر بتول اپنے نواسے کو رو گئی

۱ اداغ) چھوڑا جو ہمنے کھاکے تو کھایا عدو نے غم۔ تھوڑا سا دہ اُلش تھا ہمارا بجا ہوا۔ ۲ الفت اور محبت کا فرق۔ محبت عموماً ناجائز و خودغرضی سے پاک و صاف ہے اور اُسکا اثر دل میں ہوتا ہے وہ دلمیں خود بخود جگہ کرتی ہے۔ الفت میں ایک قسم کی خودغرضی ہوا کرتی ہے۔ (صبا) حال دل کہئے تو کسطرح سے وہ کہتے ہیں۔ تم سلامت رہو الفت کے جتانے والے۔ ۳ (رشک) بدنام دہر و دشمنِ ناموس و عار خلق۔ القاب یہ ہیں آپکے بے نام و ننگ کے ۱۲۔

املا سلہ	ع	۷۲	بکسر رسم الخط کے موافق لکھنا۔	مذکر	تسلیم	عالم وحشت میں جب لکھا کوئی خط فراق	رابطہ بگڑا میری انشا کا غلط املا ہوا
املاک	ع	۹۳	بکسر ملکیت۔	مونث	انیس	واں کی املاک و زراعت کا ہو کیا مجکو خیال	یاں ہوئی جاتی ہے سادات کی کھیتی پامال
امن	ع	۹۱	بفتح اول پناہ۔ حفاظت۔ بیخوف ہونا	مذکر	جاہ	دیر کیسا کہ ہے قیامت کہیں آ جائے	امن ہو جائیگا اک روز وہ غوغا ہو کر
اُمنگ	ھ	۱۱۱	بضم اول جوش۔ شوق۔ ترنگ۔ ولولہ	مونث	امیر	عبرت یہ کہہ رہی ہے جوانوں کی قبر پہ	یارو کہو امنگ جوانی کی کیا ہوئی
امید سلہ	ف	۵۵	میم مشدد و غیر مشدد و یائے مجہول و معروف ہر طرح مستعمل ہے۔ آس۔ توقع	مونث	امیر	شام شب ہجر و عمر آخر ہو	امید امیر کیا سحر کی ہو
امیدوار	ف	۲۶۲	آسرے والا۔ امید رکھنے والا۔	مذکر	امیر	اک نظر دل کو دیکھ لو۔ دیکھو	کب سے امیدوار آیا ہے
امیر	ع	۲۵۱	سردار۔ بڑا آدمی رئیس و دولتمند	مذکر	ناسخ	ہر چند کہ اک امیر مومن ہے بڑا	پر حق یہ ہے امیر محسن ہے بڑا
امین	ع	۱۰۱	امانت دار معتمد۔	مذکر	آتش	کیا دجال کو پیوند خاک قبال مہدی نے	خدا کے فضل سے خاین گیا آتش امین آیا
انا الحق سلہ	ع	۱۶۱	میں خدا ہوں۔	مذکر	امیر	دیکھیں منصور کو سولی ادب ترک ہوا	تھا انا الحق حق۔ مگر اک حرف گستاخانہ تھا
انار	ف	۲۵۲	ایک مشہور میوہ ہے۔	مذکر	ناسخ	لب یاقوتی پستہ ذقن سیب آنکھیں ہیں بادام	کھلے جو دانت ہنسی میں نظر انار آیا
انار	ھ	۲۵۲	ایک آتشبازی کا نام ہے۔	مذکر	منیر	ہر اک شرارہ بنا خال چہرہ رنگین	چھڑا جو آہ نے ہر چند انار آتش بار
انبار	ف	۲۵۴	بفتح ذخیرہ ڈھیر۔ انبار خانہ گودام	مذکر	اسیر	آمد کس کی ہے یہ گل افشاں چراغ گور	پھولوں کا میری قبر پہ انبار ہو گیا
انبساط سلہ	ع	۱۲۳	بالکسر اول وسوم۔ خوشی۔	مذکر	اکبر	فرقت جاناں میں کیسی خوشدلی اے ہمنشین	انبساط طبع نذر رنج ہجراں ہو گیا
اَن بن	ھ	۱۰۳	بفتح بگاڑ۔ رنجش۔ مخالفت۔	مونث	داغ	ان بن ہوئی ہو غیر سے اُسکی خدا کرے	سنتے ہیں لاگ ڈانٹ کسی کی کسی سے ہے
انبوہ	ف	۴۴	بفتح۔ ہجوم۔ بھیڑ۔	مذکر	جرات	گرمئے بازار یوسف جسکے آگے سرد ہو	آجکل انبوہ یہ تیرے خریداروں کا ہے
انتباہ	ع	۴۵۹	بکسر اول وسوم خبرداری آگاہی۔ اطلاع۔	مذکر	افسر	گناہگار نے ہر طور سے گناہ کیا	ہزار دور مصیبت نے انتباہ کیا
انتخاب	ع	۱۰۵۴	بالکسر اول وسوم چننا۔ نیک و بد کو الگ الگ کرنا	مذکر	بحر	چنے ہوئے ہیں جو دیوان کائنات میں بحر	مزاولت میں ہماری وہ انتخاب ہا
انتساب	ع	۵۱۴	بالکسر اول وسوم منسوب کرنا نسبت کرنا جوڑنا۔ پیوند کرنا۔	مذکر	داغ	زاہد کا وحشت زدوں سے جو انتساب ہوتا	وہ بھی ہماری صورت آج انقلاب ہوتا
انتشار	ع	۹۵۲	بکسر اول وسوم پراگندہ ہونا گھبراہٹ۔	مذکر	مونس	ہیں اس میں دیکھ دکھ کے لشکر کا انتشار	تھا سخت مضطرب پسر سعد نابکار
انتظار	ع	۵۵۴	بکسر اول وسوم راہ دیکھنا	مذکر	جلیل	آ گئی پیری سے جوانی بھی	اب تمہیں انتظار کس کا ہے
انتظام	ع	۱۳۹۴	بکسر اول وسوم بندوبست۔ ترتیب	مذکر	صبا	سفر کا جو منظور تھا انتظام	کیا ایک دن اُس جگہ پر قیام
انتعاش	ع	۸۲۲	کھڑا ہونا بلند ہونا فارسی میں عشق سے نشاط	مذکر	سیر	چھڑکتا رہوں منہ میں میرا آب آتش	کہ ہوتا رہے روح کو انتعاش

سلہ رشک نے مونث بھی لکھا ہے مگر مذکر کو ترجیح ہے۔ سلہ نامہ جاناں ہے یا لکھا ہوا تقدیر کا۔ خط کی انشا اور ہے پڑھنے کی املا اور ہے۔ سلہ (داغ) تم حرف دلشکن نہ نکالو زبان سے۔ امید ٹوٹ جائیگی امیدوار کی۔ سلہ ایک کلمہ تھا جسکو منصور بحالت محویت وکیفیت میں کہہ اٹھے تھے اسلیئے علما کے فتوے سے وہ سولی پر چڑھا دیے گئے۔ سلہ انبساط کی تانیث و تذکیر میں اختلاف ہے۔ حالی نے مذکر بھی لکھا ہے۔ یہ دن ایدل منقبض رہنے کے ہیں۔ ہو چکا ہونا تھا جو کچھ انبساط۔ لیکن اکثر مونث بھی دیکھا جاتا ہے ناصر نے تانیث کے ساتھ بھی لکھا ہے۔ ہر طرف سے یاس کے آثار ہیں۔ انبساط طبع بھی جاتی رہی ۔۱۲

حرف	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
		کے معنی میں بھی آتا ہے۔				
ع	۶۰۲	بالکسر اول وسیوم فایدہ۔ نفع	مذکر	اختر مینائی	عوض دل اگر ملا بوسہ	ہم یہ سمجھے کہ انتفاع ہوا
״	۵۸۲	بالکسر اول وسیوم جگہ بدلنا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا مجازاً مرجانا۔ نقل حرکت۔	״	انیس	دنیا سے انتقال علمدار ہوگیا	سردار فوج بیکس و بے یار ہوگیا
״	۵۹۲	بالکسر اول وسیوم بدلا عوض۔	״	اسیر	کیا گلوں کو خزاں نے قتل کیا	خون بلبل کا انتقام ہوا
״	۵۷	بالکسر اول وسیوم اخیر انجام حد نہایت	مونث	جلیل	ابتدا میں ہے یہ جفا تیری	دیکھیے کیا ہو انتہا تیری
ھ	۴۰۱	عورتوں کا ایک گانے کا زیور کہ یعنی بالے کو انٹی کہتی ہیں	״	امیر	نہیں اس تیغ کے قبضے میں چھلا	دلہن کے کان میں انٹی پڑی ہے
ف	۹۵	بفتح آخر۔ انت خاتمہ۔ انتہا۔ نتیجہ یا ل۔	مذکر	سودا	تری خط آنے سے دلکو مری آرام کیا ہوگا	خدا جانے کہ اس آغاز کا انجام کیا ہوگا
״	۱۲۴	مجلس۔ محفل۔ گروہ۔	مونث	تسلیم	میں شمع طور رکھتا ہوں رخ پر نور کو لیکن	تمہاری انجمن کی انجمن کچھ اور کہتی ہے
ع	۹۴	بالکسر بمعنی مژدہ۔ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی	״	بحر	مخطوط ہوا دے جان بخش یار	مسیحا پر انجیل نازل ہوئی
ھ	۲۵۹	اکثر۔ حرف۔ جادو سحر کا فقرہ۔	مذکر	مہرالنساء	مجھ سے آ کے جو لڑتے ہیں میاں کہتا گرد	یہ تو آنکھیں ہیں پڑی ہوا ستا دو لے کے
ع	۳۴۰	بالکسر اول وسیوم۔ پھر جانا۔ سرکشی۔ رو گردانی۔	״	صبر	عشق میں غیر کی شکایت کیا	دل نے بھی مجھ سے انحراف کیا
״	۳۵۰	بالکسر اول وسیوم گھیرنا۔ احاطہ کرنا۔ منحصر ہونا۔	״	حب الصفا	کیا مرا اور کوئی یار نہ تھا	کچھ اسی پر تو انحصار نہ تھا
״	۷۸	بالکسر اول وسیوم گھٹاؤ کی۔ کم ہونا۔ نیچے اترنا۔	״	تسلیم	داغ دل مٹ چلا بڑھا ہے میں	ماہ کامل کو انحطاط ہوا
ھ	۲۶۱	بہت بڑا کنواں۔	״	دبیر	ہو نہیں عشق کمر یار میں ایسا لاغر	روزن مور مرے واسطے اندارے ہیں
ف	۶۳	ڈھنگ وضع۔ اٹکل۔ ادای معشوق	״	جلال	دلبری کی تو ادائیں تھیں انوکھی انکی	جانستانی کا بھی انداز نرالا ہوتا
״	۶۸	اٹکل۔ تخمینہ۔ قیاس۔	״	اختر مینائی	ہمیشہ دل نئے انداز سے لبھاتے ہو	تمہارے ناز کا اندازہ ہو نہیں سکتا
״	۹۶	بفتح بدن۔ مجازاً تمام بدن۔	״	آتش	رنگ طلائی رکھتا ہے اندام یار کا	موئی کمر کو رتبہ ہے سونے کے تار کا
״	۲۵۹	بکسر اول وسیوم درج کرنا۔	״	افسر	آسمان نے غم محبت کا	میری قسمت میں اندراج کیا
״	۲۰۶	بالکسر اول دفع ہونا۔ دور ہونا۔ مثلاً اندفاع مرض کی کیا تدبیر کی۔	״	افسر	صبر نے بیکسی میں ساتھ دیا	ضبط نے غم کا اندفاع کیا
״	۱۳۶	بکسر اول وسیوم زخم بھرنا۔	״	جلیل	دل بھر آیا ہے بار ہا لیکن	زخم دل کا نہ اندمال ہوا

ازفنا بھی یہی ہے جو بیقراری روح۔ بہشت سے نہ کہیں اور انتقال کریں ۵۳ رصبا م خدا کو انتہا لینی تھی ایدل جور گرد دل کی۔ وگرنہ کب عدم سے ہم سا آفت کوش آتا ہے
نفس ہو کوئی گر کبھی برا نہیں ہوتا۔ انجام برے کا کام کا اچھا نہیں ہوتا ۵۲ ربحر کیا کمی ہے برکت چاہیے ساقی تیری۔ جام سب جمع ہیں خم جلنے ہیں اندارے ہیں۔

اندوختہ	ف	۱۰۶۶	جمع کیا ہوا۔	مذکر	عزیز	کھلجائیگا جب کوئی لگا دینگے دھکو	سب خاک کے پردی میں ہیگی اندوختہ انکا
اندوہ	ف	۶۶	غم۔ الم	مذکر	مونس	جیتے نہ یہ اندوہ جو یعقوب یہ ہوتا	پھٹ جاتا جگر دکھ جو یہ ایوب پہ ہوتا
اندھا دھند	ھ	۱۲۴	بے سوچے سمجھے۔ بدانتظامی بے انصافی	مذکر	تسلیم	گیسوئے یار نے جسدن سی چڑھائی کی ہی	کشور دلمیں اندھا دھند رہا کرتا ہی
اندھیر	ھ	۲۷	تاریکی۔ بے انصافی۔ قہر۔ ستم۔	مذکر	وزیر	زلفوں نے دلکو چھین لیا رخ کی دید میں	لوٹا ہی دن دہاڑی یہ اندھیر ہو گیا
اندھیرا	ھ	۲۷۱	تاریکی۔ دھندلا۔	مذکر	جلیل	زندگی بھر جو خیال رخ روشن میں رہا	بعد مردن نہ اندھیرا مری مدفن میں رہا
اندیشہ	ف	۳۷۰	دھڑکا۔ خوف کھٹکا۔	مذکر	تعشق	دل اسے دیکھے چلے ملک عدم کو بے خوف	مال کہتے ہیں اندیشۂ رہزن کیسا
انڈا	ھ	۵۶	بیضہ۔ خصیہ۔	مذکر	منیر	اس سال دور دوڑ فنا ہو جہان میں	نوروز میں لڑائیے انڈا حباب کا
انزجار	ع	۱۶۴	بالکسر اول وسیوم۔ ہٹ جانا پلٹ جانا	مذکر	مصحفی	غیر کے ساتھ دیکھکر اسکو	کیا طبیعت کو انزجار ہوا
اُنس	ع	۱۱۱	بالضم پیار محبت۔	مذکر	امیر	نئی وحشت ہے مجکو وحشیوں سے انس آ گیا	کہ آنکھیں دشت میں ملتا ہوں نقش پائے آہو پر
اَنس	سنسکرت	۱۱۱	بالفتح توانائی۔ طاقت رست۔ جیسے بدنمیں انس نہیں رہا۔	مذکر	افسر	پھنسا دل زلف پرشکن میں گنوا رہی رنج و غم و محن میں	نہ انس باقی رہا بدنمیں آرزو خیال جانا
اِنسان	ع	۱۶۱	آدمی۔	مذکر	داغ	تو وعدہ کرکے مجھ سی مری جان پھر گیا	حق سی پھرا جو قول سی انسان پھر گیا
انسانیت	ع	۵۶۴	آدمیت۔ لایق ہونا۔	مونث	اختر مینائی	وہ نہیں ملتے کسی انسان سے	انکی بھی انسانیت جاتی رہی
انسب	ع	۱۱۳	بہت مناسب	مذکر	آتش	موقع تھا یہی قاتل بسمل جو کیا تونے	اولی تھا یہی میرے حق میں یہی انسب تھا
انسداد	ع	۱۲۰	روکنا۔ بند ہونا۔	مذکر	تسلیم	آہیں رک سکتی ہیں رونے سے مگر	انسداد اشکوں کا ہو سکتا نہیں
انشا	ع	۳۵۲	عبارت لکھنا دل سے کوئی بات پیدا کرنا طرز تحریر۔	مونث	رشک	نامہ جاناں ہے یا لکھا مری تقدیر کا	خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے
انشراح	ع	۵۶۰	کھلنا کشادہ ہونا۔	مذکر	اختر مینائی	خط کو پڑھ کر وہ انشراح ہوا	کہ در دل کا افتتاح ہوا
انصاف	ع	۲۲۲	نیاؤ۔ فیصلہ کرنا۔	مذکر	داغ	کوچے میں اسکے ہمتو قیامت اٹھائینگے	انصاف اپنا یانہو آج یا ہوا
انصباب	ع	۱۴۶	گرنا۔ پانی یا کسی رقیق چیز کا ٹپکنا	مذکر	جان نثار جب	دمبدم آرہی ہے ابکائی	ہے غضب انصباب صفرا کا
انصرام	ع	۳۶۲	انتظام۔ بندوبست۔	مذکر	سرور	کام کا خوب انصرام کیا	حق تو یہ ہے کرم نے نام کیا
انضباط	ع	۶۶۳	ضبط کرنا۔ خاص خاص کاموں کے لئے وقت معین کرنا۔	مذکر	نوازش	اشکباری دن کو ہی شب کو فغاں	ہے یہاں خوب انضباط اوقات کا
انعام	ع	۱۶۲	صلہ بدلا۔ لغت دنیا بخشش۔	مذکر	ناسخ	ناسخ کہیں جلد آکے کہے قاصد جاناں	خط لیجئے دلوائے انعام ہمارا
انعکاس	ع	۲۰۲	بالکسر اول وسیوم الثنا۔ نمودار ہونا عکس کا کسی شفاف شے مثل آئینہ یا پانی سے۔	مذکر	نوازش	رخ روشن کا پرتو دل سی غم کا داغ دھوتا ہی	فروغ مہ کا باعث انعکاس مہر ہوتا ہی
انفراغ	ع	۳۳۴	چھٹکارا۔ فراغت پانا۔	مذکر	اختر مینائی	جب تک نہ محبت میں فنا دل ہوگا	دنیا سے نہ انفراغ حاصل ہوگا
انفصال	ع	۲۵۴	بکسر اول وسیوم فیصلہ۔	مذکر	جلال	مری دلکا اور میرا دہی بس چکا تی جھگڑا	جو کچھ انفصال ہوتا وہیں انفصال ہوتا
انفعال	ع	۲۳۴	بکسر اول وسیوم شرمندگی۔	مذکر	تسلیم	منہ نہ پھیریگا دم محشر بھی انکو روبرو	مہر کو بھولا نہیں روز ازل کا انفعال

اُوپ	ھ	۹	بالضم وواو مجہول آب و تاب چمک رونق	مونث	مسرور	رونق جہانمیں اسی سے خمدار سی ہوئی	قاتل کی ساری اوپ اسی تلوار سے گئی
اوتار	س	۲۰۸	اللہ تعالیٰ کا بشکل انسان دنیا میں آنا (معاذ اللہ)۔	مذکر	افسر	ہی اسکے حکم پر موقوف نظم عالم امکاں	معاذ اللہ۔ اللہ بھی کہیں اوتار لیتا ہی
اُوٹ	ھ	۲۰۷	بروزن کھوٹ بواو مجہول آڑ پردہ چھپاؤ۔	مونث	انشا	کی جو شرما کے اوٹ تکئے کی	لگ گئی اُن کو چوٹ تکئے کی
				مذکر	رشک	ہم اگر چاہیں تصور کرکے دیکھیں بے حجاب	پھر یہ کس سی شرم کا پردہ حیا کا اوٹ ہے
اَوج[1]	ع	۱۰	بفتح بلندی۔ اونچائی۔	مذکر	انیس	گردوں سی فزوں اوج زمیں کا نظر آیا	تھا شور کہ دریائے شرف کا گہر آیا
اوجھ	ھ	۱۵	آنتیں۔ پیٹ۔ جسکو توند بھی کہتے ہیں	مذکر	جان صاحب	مردوئی ایک بلا نوش ہے تو	اوجھ کیوں اتنا بڑا رکھا ہے
اوچھڑ[2]	ھ	۲۱۵	سپر کی اوچھڑ۔ تلوار کا سپر میں پھنسنا	مذکر	سحر	ابرو کی یہ جنبش ہی کہ تلوار کی لچک	پتلی کی یہ گردش ہی کہ اوچھڑ ہی سپر کی
اوچھاپن	ھ	۶۹	ہلکائی۔ کم ظرفی۔ تھوڑی پونجی میں اترانا۔	مذکر	امیر	یہ اوچھا پن ای زخم اچھا نہیں ہے	کہ رونا ہی انجام اپنی ہنسی کا
اورچھور	ھ	۴۲۱	حد۔ کنارہ۔ انتہا۔	مذکر	اختر مینائی	زبان کھلتے ہی دریا سا بہنے لگتا ہی	کچھ اورچھور نہیں یار تیری باتوں کا
اورنگ	ف	۲۸۸	تخت۔	مذکر	فایز	نگارستان چین سے یاکہ ہی مرقوم نام اسکا	یہ کرسی حرمت کی ہی یاکہ ہی اورنگ شاہی کا
اوس	ھ	۶۷	شبنم	مونث	مونس	سایہ نصیب ہونہ ترائی فرات کی	زخموں پہ دن کی ہوئی اور اوس رات کی
اوس	ھ	۶۷	اداسی چھا جانا۔	مونث	انشا	تروتازہ دیکھ کے آپکو یہ گلوں پہ اوس سی پڑ گئی	کہ نہ بخت آج تو مجھ سی کبھی وہ چمن سے بلبل اُجڑ گئی
اوسان	ھ	۱۱۸	حواس ہمت۔	مذکر	جرات	پردہ مت منہ سے اُٹھاتا کیا ر	مجھ میں اوسان نہیں رہنے کا
اوسر	س	۲۶۷	شور زمین بنجر زمین جسمیں کچھ پیدا نہوتا ہو۔	〃	افسر	پھلتا نہیں ہی دلمیں کوئی تخم آرزو	فرقت نے اس زمین کو اوسر بنا دیا
اوقات	ف	۵۰۸	وقت کی جمع معیشت کا ذریعہ	مونث	افسر	پلائے لیکے نقد ہوش ساقی	تہید ستوں کی ہے اوقات تھوڑی
اوک	ھ	۲۷	چلّو۔ دلی کا محاورہ ہی یہ لفظ مگر اب نظم میں دیکھا نہیں جاتا۔	مونث	انشا	باچھ نکالے ہاتھ دو شالے سے کون آب	پانی پلا دی تو ہی مجھی اپنی اوک سے میں
اول	ع	۳۷	پہلا۔ ابتدا۔	مذکر	تسلیم	وہ مطلب نہیں لکھنے بیٹھا ہوں خط میں	نہ اول ہی جسکا نہ آخر ہی جسکا
اولا	ھ	۳۸	بنولی۔ جما ہوا مینہ جو اوپر سے گرتا ہی اور زراعت کو نقصان پہونچاتا ہی	مذکر	انیس	چھایا تھا ابر غم سیہ بد صفات پر	غل تھا کہ اولے پڑتے ہیں کشتِ حیات پر
اولاد	ع	۴۲	بیٹا بیٹی۔ ناتی پوتے وغیرہ وغیرہ	مونث	امیر	مضموں سی لیں مرگ مرا نام ہی زندہ	کس کام کی ہی کام جو اولاد نہ آئی

[1] (صبا) پستی سی اوج خاک میں ملکر بدل گیا۔ ذرہ سے تو نصیب کا اختر بدل گیا۔ (ناسخ) ایک ساعت بھی زمانے میں ہوا ہمکو نہ اوج۔ آسماں پر کیا ہماری بخت کا اختر نہیں۔ اوج موج بلند اقبالی شان وشوکت (ہلال) چشم دریا بار طوفاں ایک قطرہ گو متی اُوج موج اپنا دکھائیگی ہمیں کیا گومتی۔

[2] بفتح اول وسیوم و بسکون دوم و چہارم ضرب بر قبضۂ شمشیر۔ ۱۲

اینٹ[1]	ھ	۲۶۱	مشہور شی ہی جسکو عربی میں خشت کہتے ہیں	مونث	ناسخ	ہوا ہی حسرت زر میں مہوس کیا مناسب ہو	اگر لگوائیں اینٹیں میں جا بسونے کی
اینٹھن	ھ	۵۱۶	بل۔ بلکن	مونث	اختر مینائی	بل کی اینٹھن کئے جاتا ہی مرا دل مجھکو	جل گیا پھر بھی تو کمبخت کی اینٹھن نگئی
ایڑی	ھ	۲۲۱	ایڑی پاؤں کا آخری حصہ۔ ایڑیاں رگڑنا۔ تکلیف اُٹھانا۔	مونث	شوق	چار پائی پہ کون پڑ کے مرے	ایڑیاں کون یوں رگڑ کے مرے
ایوان	ع	۶۸	بلند مکان۔ محل شاہی۔ دالان۔	مذکر	ذوق	دریای اشک چشم سے جس آن بہ گیا	سُن لیجیو کہ عرش کا ایوان بہ گیا
ایہام[2]	ع	۵۷	شک۔ کیسکو وہم میں ڈالنا۔	مذکر	درد	از بسکہ ہمنے حرف دوئی کا مٹا دیا	لے درد اپنے وقت میں ایہام رہ گیا

[1] اینٹ الٹنا۔ جورو تو نکا ایک ٹوٹکا ہی۔ جانصاحب۔ رکھیں ہمسای مری مال چرا کر گھر میں۔ اینٹ الٹونگی دوگانا میں فلم اسکے گھر میں۔ اینٹ سی اینٹ بجانا۔ تباہ و برباد کرنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ (داغ) لشکر غم نے کیا کعبۂ دل کو مسمار۔ اینٹ سی اینٹ بجا دی ہی خدا کے گھر میں۔ اینٹ کیلئے مسجد ڈھانا۔ اپنے تھوڑے سے فائدہ کیلئے دوسرے کے زیادہ نقصان کا خیال نکرنا۔ آتش۔ کون جھینے بت کو توڑی برہمن سے دلکو کون۔ اینٹ کے خاطر کوئی کافر ہی مسجد ڈھائیگا۔ [2] شعرا کی اصطلاح میں اُس صنعت کو کہتے ہیں کہ شاعر شعر میں ایک ایسا لفظ لائے جسکے دو معنی ہوں ایک معنی مراد ہو اور دوسرا معنی مراد نہو لیکن مقدم و موخر الفاظ سے اُسکو مناسبت ہو۔ جیسا کہ اس مصرع سے ثابت ہے ع ایسا گنہ کیا ہی کہ کچھ جسکی حد نہیں۔ لفظ "حد" دو معنی رکھتا ہے (۱) انتہا۔ (۲) گناہ کی سزا

			معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
.	.	.	تذکرہ ۔	مونث	تسلیم	مرے قیس آ گئے مرے نام وحشت	ابھی کل کی ہی بات پیدا ہو…
.	.	.	راز ۔ بھید ۔ نکتہ ۔ تہ	"	صبا	غوطے کھلواتی ہیں رمزیں تری اے بحر سخن	تھا اک اک بات کی تہ…
.	.	.	عہد ۔ وعدہ	"	قلق	بے ثبات اُنکی بات ہے واللہ	بے مروت بے ذات ہے…
.	.	.	عزت شان ۔	"	داغ	آپکے دم ہی سے تھی بات قسم عیسیٰ کی	خضر کا را ہنما ہے کہ خدا کون…
.	.	.	نصیحت ۔ ہدایت ۔ صلاح ۔ مشورہ	"	داغ	یہ ترک راہ ورسم وفا کا سبب ہوا	ناصح کی بات پر جو گئے ہم عقد…
.	.	.	تعریف ۔ دیگر تعریف کے موقع پر "کیا"	"	غالب	زاہد نہ خود پیو نہ کسیکو پلا سکو	کیا بات ہے تمہاری شراب…
.	.	.	کے ساتھ بولتے ہیں ۔	"			
.	.	.	وقعت ۔ شہرت	"	سحر	اپنی تو ہر طرح بسر اوقات ہو گئی	وہ بات کی کہ شہر میں…
.	.	.	ساکھ ۔ آبرو ۔ اعتبار ۔	"	داغ	بات اُنکی ہے جو ہیں پختہ مزاج	لطف دیتا ہے ثمر پکا…
.	.	.	خطا ۔ قصور ۔ کھوٹ ۔	"	سودا	سودا کسیکو وہ تو سنائے نہ بے سبب	کیا جانئے کہ تجھسے ہوئی کیا بات
.	.	.	موقع ۔ محل ۔	"	منیر	ہوتی ہے صبح دیکھئے تھوڑی سی رات ہے	کروٹ ادھر کی لیجئے یہ کرنے…
.	.	.	الزام ۔ حرف	"	امانت	لائیگی ایک دن محبت میں	آبرو پہ یہ اشکبار…
.	.	.	غلط خبر ۔ جھوٹا پیغام	"	داغ	پیغامبر کی بات پر آپس میں ٹھن گئی	میری زبان کی نہ تمہاری زبا…
.	.	.	عادت ۔ خو ۔ کیفیت ۔	"	امیر	بتا میں نہ وفا کی بات پائی	بے عیب خدا کی ذات…
.	.	.	رسم ۔ رواج ۔ طریقہ ۔	"	داغ	یہ بھی ہے کوئی بات کہ محشر اٹھائیے	آتا ہے تمکو بیٹھے بٹھائے…
.	.	.	برتاؤ ۔ معاملت ۔	"	مصحفی	مانگا جو بوسہ میں نے تو کہنے لگا وہ ماہ	جاؤ جی آشنا نہیں میں ایسی…
.	.	.	سلیقہ ۔	"	داغ	کچھ اور بھی تجھے اے داغ بات آتی ہے	وہی تو شکایت ہی گلہ…
.	.	.	بات کو آنچل میں گرہ دی رکھنا کسی واقعہ کے	"	جان صاحب	سر کی چادر تلک نہ چھوڑیگا	باندھ رکھ میری بات آنچل…
.	.	.	یاد رکھنے کے موقع پر بولتے ہیں ۔				"
.	.	.	کدورت ۔ رنجش ۔	"	جلیل	میں کیوں گلہ کروں کہ وہ مجھپر برس پڑے	اچھا ہوا نہ بات کوئی دل میں…
.	.	.	وضع ۔ چلن	"	منیر	سنو داری جو بیبیاں ہیں نیک	چال اُنکی ہے ایک بات ہے…
.	.	.	میل محبت ۔ رسم وراہ	"	مومن	ہیں جو آیا تو التفات نہیں	وہ نظر وہ سخن وہ بات…
.	.	.	کھیل ۔ معمولی بات ۔ بے حقیقت بات	"	غالب	اک کھیل ہے اورنگ سلیماں مرے نزدیک	اک بات ہے اعجاز مسیحا مرے آ…
.	.	.	سخن تکیہ ۔	"	سودا	چھیڑ کی تو مدتوں سی مساوات ہو گئی	گالی کبھی نہ دی تھی سو اب با…
.	.	.	اتفاقیہ ۔ شدنی ۔	"	میر حسن	کہاں ہم کہاں تم ہوا یہ جو سا تفرقہ	یہ تھی بات سب آب و دانہ کے…
.	.	.	طرز ادا ۔ چال ڈھال ۔ سجاوٹ	"	صبا	ہے تری ہر بات کا انداز اے دلدار خوش	بند خوش گفتار خوش رفتار خوش…
.	.	.	بناوٹ ۔				
.	.	.	وجہ ۔ سبب ۔	"	امانت	آدھی رات اور ہم ترے در پر	دل لگانے کی ہے یہ ساری…
.	.	.	بد زبانی ۔	"	منیر	ساس کبھی اُسکی بات سہتی ہے	یہی مختار گھر کی رہتی…
.	.	.	عزت ۔ آبرو ۔	"	جلیل	نکلی نہ آہ منہ سے مری دل میں رہ گئی	…بات غیر کی محفل میں…

باران	ف	۲۵۴	بارش	مذکر	گویا	کون سی فصل کو برسا ہیں کہتی گویا	اشک بن ہمنے نہ دیکھا کہ ہو باراں کیسا
باربرداری	ف	۶۲۰	بوجھ اٹھانے کے جانور مثل اونٹ بیل خچر وغیرہ وغیرہ۔	مونث	رند	پابند ہوں شتابی کوئی ہو نکانہ کیونکر پیچھا	باربرداری تو ہنگام سفر ملتی نہیں
بارتنگ	ف	۶۰۳	ایک دوا کا نام ہے جو مثل گھاس کے ہوتی ہے۔	مونث	اسیر	شہید عشق ہوں کسکے دہان تنگ کا میں	بجائے سبزہ لحد پر جو بارتنگ لگا
بارش	ف	۵۰۳	پانی برسنا۔	مونث	آباد	کوچہ جاناں تک رسائی کیوں ہو اپنی محال	اشک کی بارش جدا بارش جدا برسات کا
بارعام	ف	۳۱۴	دربار عام جسمیں سب لوگ جا سکیں	مذکر	اسیر	جب قیامت میں ازدحام ہوا	ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا
بارگاہ	ف	۲۲۹	دربار۔ کچہری۔ درگاہ۔	مونث	امیر	ترے فقیر دکھائیں جو مرتبہ اپنا	نظر سے اتری جو چڑھی بارگاہ شاہ ہوتی
بارود باروت	ف	۶۰۹	ایک مرکب سفوف ہے جس سے توپ و بندوق وغیرہ چھوڑتے ہیں یا آتشبازی بناتے ہیں۔	مونث	ناسخ	ہے سوز عشق شہپر پرواز مرغ دل	باروت کب اڑی رہی جب تک شرر نہ تھا
باری	ہ	۲۱۳	دفعہ۔ مرتبہ۔ نوبت۔ ہندوں کی	مونث	امیر	کیا بیحساب حشر میں چھوٹے گنہگار	باری جو پہلے آئی ہماری حساب کی
	ہ	۲۱۸	ایک قوم ہے جو پتل بنانے اور مشعل دکھانے کا پیشہ کرتی ہے۔				
باری دار	ہ	۲۱۸	امیروں کا چوکیدار۔	مذکر	مومن	جہاں تک کہ چوکی کے تھے باریدار	ہوا جو چلی سو گئے ایکبار
باڑھ	ہ	۲۰۸	دھار[1]	مونث	امیر	مشکل آساں نہوئی تیرے گنہگار کی	حیف ہے موڑ گئی باڑھ بھی تلوار کی
باڑھ	ہ	۲۰۸	متعدد[2] بندوق یا توپ کی آواز ایک ساتھ ہونی یکے بعد دیگرے۔	مونث	حالی	توپوں کی ہے باڑھ جبکہ چلتی	چھاتی ہے زمین کی دہلتی
باڑہ	ہ	۲۰۸	بوچھار۔	مونث	ظفر	پیار سے جھڑکی کبھی دی بیٹھ کے وہ ہیں	اے ظفر یہ گالیوں کی باڑھ تھی جھڑکی تھی
باڑہ	ہ	۲۰۸	بالیدگی۔	مونث	تسلیم	کل جو فتنہ تھا قیامت آج ہے	دیدنی ہے باڑہ قد یار کی
باڑہ	ہ	۲۰۸	تلوار۔ چھری۔ چاقو وغیرہ پر باڑھ رکھنا یا دھار تیز کرانا۔	مونث	امیر	باڑھ رکھی ہے اسنے خنجر پر	ہائے اسوقت مجھ میں دم نہ ہوا
باز[3]	ت	۱۰	ایک شکاری پرند کا نام ہے شکرا	مذکر	اسیر	تری نگہ سے طیور فلک بچیں کیسے	بلند ہوکے ہوا میں یہ باز ڈوب گیا
بازار[4]	ف	۲۱۱	ہر چیز کے خرید فروخت کی جگہ	مذکر	ظفر	ظفر لکھوں غزل اک اور تبدیل قوافی میں	کرتا ہو جائے اب بازار ابے سخن ٹھنڈا
بازپرس	ف	۲۷۲	پوچھ گچھ۔ جوابدہی۔	مونث	فائز	خوابمیں دیکھا تھا ظالم کو ہوئی ہو بازپرس	منتظر بیٹھا رہا میں حشر تک تیرا
بازگشت	ف	۷۳۰	واپسی۔ پھر آنا۔ لوٹ کر اپنے پہلے	مونث	میر حسن	ہوئے پر نہیں اس سے رفت و گذشت	اسیکی طرف سب کی ہے بازگشت

[1] (داغ) پتھر ہے مرا گلا بھی قاتل تلوار کی باڑھ گر نہ جائے (صبا) وہ سخت جان ہوں کہیں کر کری نہو اہو ترک جفائے سنگ فرا باڑہ وردہ دن ہو جائے۔ دوسری باڑھ میں کاٹنے کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے [2] (داغ) جا پڑی ہے نگہ شوخ ترے قاتل پر۔ باڑھ ماری ہے صف مژگان نے ہمارے دل پر۔ (داغ) گرجتا ہے جو بادل کہتے ہیں مست پہنچتی ہے فلک پہ باڑہ کہیں تلک دائرہ آیا۔ اٹھا اٹھا۔ (داغ) اے چشم یار دیکھ تماشا ہے بازار۔ دل لوٹ جائیگا کسی بیدار کا۔ پرہیز کرنا۔ توبہ کرنا۔ احتراز۔ (مومن) گو وصف بومنون بالغیب۔ پرندہ تو اس سے باز آیا [3] (رند) میں دیوانہ ہوں بازار ہی جیسے جی مرگیا میر تم مری شہر کا بازار کھلا [4] (اشرف) سوا ہوئی بھیڑ کسی دم کم ہوئی آبرو گئی میرا سرکے بازار ہی رہا بازار دراٹ میں یہ فرق ہے کہ بازار مستقل طور پر روزانہ کھلتا ہے اور ہاٹ کبھی کبھی۔

بتاسا	ہ	۴۶۴	ایک قسم کی آتشبازی۔ ایک قسم کی مشہور مٹھائی بھی ہے	مذکر	اسیر	آئین جو وقت شب وہ تماشہ کو آب کے	چرخی چھٹے بھنور کی بتاسے حباب کے
بتخانہ	ف	۱۰۵۸	بضم مندر۔ شیوالہ۔ مورتوں کے رہنے کا گھر۔	مذکر	بلبل	مشیت ہے یونہیں ٹھہری تو میری کیا خطا ناصح	حرم کو ڈھونڈھتا ہوں سامنے بتخانہ آتا ہے
بتکدہ	ف	۴۳۱	بضم ایضاً۔	مذکر	رشک	دل حریم صنم دشمن ایمان نکلا	بتکدہ مشترک گبر و مسلمان نکلا
بتی	ہ	۴۱۲	کپڑے یا روئی کی بٹ کر بناتے ہیں جسے عربی میں فتیلہ کہتے ہیں۔	مؤنث	ناظم	مانی تھی میری مرنے کی منت گر نہ کیوں	بٹتے وہ بتی آپ چراغ مزار کی
بٹ	ہ	۴۰۲	اوجھڑی کا موٹا گوشت جسمیں خانہ نہیں ہوتے	مؤنث	اسیر	عاجز دنکو جو ملے عدل سے تیرے قوت	شیر کو در سے لگائے شکم گاؤ کی بٹ
بٹنا[۵۱]	ہ	۴۵۳	غازہ۔ اُبٹن۔ ایک خوشبودار مسالہ ہے	مذکر	منیر	ہوں سرخرو زمانے میں خوبان لکھنو	بٹنا لگائیں حضرت یوسف کے رنگ کا
بٹا	ہ	۴۰۳	عیب الزام دہبّا	مذکر	اسیر	میزان چشم غیر میں تل بیٹھتے ہیں آپ	بٹّا الیسی طرح کا نہ لگ جائے ہو ذات میں
بٹا	ہ	۴۰۳	بہتان۔	مذکر	منیر	عیب داغ جگر اے رشک مسیحا کیا	بیچ لہو اشرفی بھر کا بٹا کیا ہے
بٹیر	ہ	۶۱۲	مشہور پرند ہے۔	مؤنث	حالی	کسیکو کبوتر اڑانے کی لت ہے	کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہے
				مذکر	سحر	سحر صریر قلم ہو بیعندیت کی آواز	بٹیرا جو صفائے سب حساب کر
بجٹ	انگریزی	۴۰۵	آمدنی و خرچ کا سالانہ اندازہ یا تخمینہ	مذکر	وجاہت	پیش ہونے کے لیے بار کہ تیار ہی ہے	قوم کی یونیورسٹی کا بجٹ جاتا ہے
بجرا[۵۲]	انگریزی	۲۰۶	دریا میں سیر کرنے کی کشتی	مذکر	منیر	گذر ہر بحر میں ہوتا ہے خضر لبِ دریا نکلا	ہمارا کالبد بجرا بنا دریائے مضمون نکلا
بجلی[۵۴]	ہ	۴۵	وہ چمک جو بادلوں کے رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے	مؤنث	امیر	امیدوار بارش ابر کرم ہیں ہم	بجلی گرائیے نہ نگاہ عتاب کی
بجوگ	ہ	۲۱	حادثہ۔ صدمہ۔ بدبختی۔	مذکر	میر حسن	بڑا ظلم ہے ایسا کہو کیا بجوگ	لیا واسطے کس کے تم نے یہ جوگ
بجھاؤ	ہ	۱۷	تیزی۔	مذکر	ناصر	ابروئے قاتل بجھا ہے زہر میں	یہ جھجکتے کیا ہو بجھاؤ اس تیغ کا
بچار	ہ	۲۰۶	بالکسر اول حساب شمار۔ رائے تجویز فیصلہ خیال سوچ فکر۔	مذکر	مسرور	اے برہمن ملیگا کب وہ صنم	انسمیں کہتا ہے کیا بچار ترا
بچاؤ	ہ	۱۲	بالفتح حفاظت۔ بریت۔ نجات چھٹکارا۔	مذکر	داغ	اس سے عاجز ہو افلاطوں بھی	موت سے کب بچاؤ ہوتا ہے
بچپن[۵۳]	ہ	۵۷	لڑکپن۔ کمسنی۔	مذکر	مونس	بچپن ابھی ہی نسبت شہ مشرقین کا	بیوہ اسے نہ سمجھو مسند حسین کا
بچت[۵۵]	ہ	۴۰۵	بفتح اول و دوم جو صرف کرنے سے بچ جائے کمی خرچ کفایت۔	مؤنث	داغ	کیا آپ نے ترک اپنا سنگار	جلوہ صرف نا میں کچھ بچت ہو گئی
بچن	ہ	۵۵	گفتگو۔ قول۔ بات۔ فال شگون	مذکر	میر حسن	نکلتے ہیں تو خوشی کے بچن	نہو گر خوشی تو نہیں برہمن

۵۱ (داغ) دامن سے رنگ گل کے اڑتی ہاغبیں جو خاک۔ بٹنا وہ ملتی ہے عروس بہار کا۔ ۵۲ (شرف) لگایا جائیگا اُس بادشاہ حسن کا بجرا۔ شرف ڈھوانڈ سے تجکو کنارہ کش ہو ساحل سے۔ ۵۳ (داغ) قیامت کریگی جوانی تمہاری۔ کہ فتنہ ابھی سے ہے بچپن تمہارا۔

۵۴ بجلی بمعنی کان کا زیور مؤنث ہے (صفدر) بڑھاؤ طوق گردن کا اتارو بجلیاں میری۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
بدعت	ع	۴۷۲	بالکسر اول و بفتح سیوم نئی چیز پیدا کرنا۔ دین میں نئی بات پیدا کرنا جو خرابی کا باعث ہو	مونث	مومن	وہی مذہب ہے اپنا بھی جو قیس و کوہکن کا تھا	نئی یہ افترا ہی کب بھلا مومن نے بدعت کی
بدعت	ع	۴۷۳	ظلم و تشدد۔ سختی۔	مونث	صبا	جانتجاں ظلم ہی خاطر شکنی عاشق کی	کعبۂ دل کو جو توڑو گے تو بدعت ہوگی
بدگمانی	ف	۱۲۷	بدظنی۔	مونث	تعشق	لاش پر بھی آئے منہ ڈھانکے ہوئے	بدگمانی آپکی جاتی نہیں
بدگوئی	ف	۵۲	غیبت۔	مونث	امیر	کرتا ہی غیر یار سے بدگوئیاں مری	کچھ دوں تو منہ جو دیں گا ہوا کلام بند
بدل[1]	ع	۳۶	عوض بدلا۔ تبادلہ۔ معاوضہ	مذکر	مسرور	لب شیریں سے اُسنے دی گالی	میں نے بوسہ کا یہ بدل پایا
بدلہ[2]	ع	۳۷	عوض۔ اجر۔ صلہ۔ انجام بخشش	مذکر	رند	میخواری کی تکلیف نہ دو زہد ہو ساقی	شوال میں جائیگا بدلا رمضاں کا
بدلی	ھ	۳۶	گھٹا۔ ابر۔	مونث	امیر	رو رہے ہیں غم سے میں وہ ہیں گناہ کیا	برسی کیا جو بدلی سیاہ کیا ہوگی
بدمست	ف	۵۰۶	متوالا۔	مذکر	داغ	میں شوق میں بیخود ہوں وہ غیر سے کہتی ہے	کردیتی ہی انساں کو بدمست شراب ایسا
بدن	ف	۵۶	بفتح اول و دوم جسم۔	مذکر	امیر	کشتہ حیرت ہوں ہے ہیں جو تیغ ناز	زخم کیا کچھ لہو دیگا بدن تصویر کا
بدولت	ف	۴۴۲	طفیل۔ واسطہ۔	مونث	جلال	اقدتا ہوں متاع دل و دین و ایماں	سب یہ برباد کیا ہے بدولت آنکی
بدھ	ھ	۱۱	بالکسر اول موافقت دکا اندازہ رکھنا	مونث	[illegible]	غیر نے یہ شگوفہ چھوڑا ہے	میں سے آن سکے جو بدھ تیاں ہی
		۲۱	اصطلاح میں حساب میزان ملوانا۔				
بدھی[3]	ھ	۲۱	پھولوں کا ہار۔	مونث	امیر	تو کبھی میری وفا سے جنازہ اٹھاکہ	بدھیاں پھولوں کی اٹھتی نہیں حسن شباب سے
بدی	س	۱۶	سُدی کی ضد۔ ہندی مہینہ کا پرورش زمانہ۔ برائی نقصان۔	مونث	جلیل	لاکھ چاہو دو قسمت کی بدی ہوتی نہیں	سچ کہا ہے جو نہیں ہوتی کبھی ہوتی نہیں
بدیا	ھ	۱۷	س۔ ودیا۔ علم و ہنر۔ بہ تشدید دال زبانوں پر ہی ہندی میں صحیح لفظ ودیا ہی۔	مونث	حالی	کرو کچھ کہ کرنا ہی کچھ کیمیا ہے	مثل ہے کہ کرتے کی سب بدیا ہی
بذل	ع	۴۴۳	انعام اکرام۔ داد و دہش بخشش	مذکر	[illegible]	تم وہ باذل ہو اے شہ صفت	تمہیں خود بذل ناز کرتا ہے
بر	ف	۳۰۲	گود جسم۔	مذکر	مومن	لپٹی ہوئی تھی حسرت و برسے دوست	جیار آئینہ بھی تنگ تھا بک برسے
بر	ھ	۳۰۳	جوڑا۔ خاوند۔ منگیتر۔	مذکر	جانصاحب	بنتے بگڑی بات کیا قسمت سے تالا جانکی	دیا بر آکے دروازے پہ کیسا پھر گیا
بر	ھ	۳۰۲	جوڑا تلوار کی جوڑان۔	مذکر	رشک	ہر کسی سے تیز تھا میری لاش کو کفن	حیف جوڑا بر نہیں سفاک کی تلوار کا
برات	س	۳۰۳	بروزن نبات خوشی شادی بیاہ نوشہ کا جلوس کے ساتھ عروس کے گھر جانا۔	مونث	داغ	ساتھ حوروں سکے ہی شہید ترا	کیا عدم کو برات جاتی ہے

[1] گھر جانا۔ پھر جانا۔ (امیر) ہوچکا وعدہ کرو انکار تو دیکھئے اب نہ بدل جائیگا۔

[2] (ذوق) مجکو شب ہجر کی ہونے لگی جوں روز حشر۔ تجھسے یہ کسدن کے بدلے آسماں لینے لگا۔

[3] قیچی یا کوڑے کی مار کا نشان۔ (آتش) نزاکت ابرامی میں کیا نسبت کیکو یار سے۔ بدھیاں پڑتی ہیں اُس گل کے بدن پر ہار سے۔ کہ بارات کا غلط ہے۔ (مونس) خوشرو پتے تاروں کی طرح ماہ کے ہمراہ۔ غل تھا کہ برات آتی ہی نوشاہ کے ہمراہ۔

نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
۲۰۷	بہائی۔	مذکر	اسیر	بعد مردن نہیں ہوتا ہی کسیکا کوئی	دفن ہمراہ برادر کے برادر نہ ہوا
۲۱۲	لکڑی لوہے یا کسی دھات کا چورا جو آری و سوہن سے نکلتا ہے۔	مذکر	ناسخ	بتی اُسکے میل کی بتی اگر کی بنگئی	ریزہ ریزہ میل صندل کا برادہ ہوگیا
۳۰۳	بہشت کا گھوڑا۔ اردو میں اس صورت کہتے ہیں جسکا چہرہ انسان کا سا اور جسم گھوڑے کا بناتے ہیں۔	مذکر	مونس	آسماں سے جو براقِ شہ والا اُترا	جن یہ سمجھے کہ ملک بنکے فرشتا اُترا
۲۶۷	ایک قسم کی تیز شراب۔	مونث	جلال	یہاں اشک ڈہلتے رہے رات بہر	برانڈی وہاں خوب ڈہلتی رہی
۶۱۳	چھٹکارا۔ چھٹی۔ بری ہونا۔ علیحدگی	مونث	اختر مینائی	جرم الفت تو ہے ثابت ہمپر	کسطرح اس سے براءت ہوگی
۲۲۳	بدی۔ خرابی۔	مونث	داغ	عمر بھر تونے بھلائی کبھی چاہی میری	جیتے جی میں نے برائی کبھی چاہی تیری
۲۱۹	خرابی۔ تباہی۔	مونث	امیر	ریاض دہر میں پوچھو نہ میری بربادی	برنگ بو اودہر آیا اُدہر روانہ ہوا
۶۰۳	بالکسر اول قوت بل طاقت دسترس سہارا	مذکر	داغ	یہ نزاکت کیوں اسی بیتے پہ دعوی قتل کا	کھول دو خنجر کمر سے پھینکدو شمشیر بھی
۶۰۹	بفتح اول سلوک۔ رواج وضع ڈھنگ دستور۔	مذکر	حالی	اگر ہو مدار اسپہ تحقیق دیں کا	کہ ہے دین والوں کا برتاؤ کیسا
۶۵۲	ظروف۔ باسن بھانڈا۔	مذکر	جان صاحب	چڑہائے آدمی جب ہیں کمہارنے برتن	یہ دیکھا اُسنے کہ سوکھے ایک کچا ہے
۲۰۵	گنبد۔	مذکر	آتش	دیکھا ہے تو نے سامنے رکھکر جو اسمیں منہ	آئینہ برج بنگیا ہے آفتاب کا
۲۰۵	شہر متہرا میں ایک مقام ہے جہاں کرشن جی پیدا ہوئے اور رہتے تھے۔	مذکر	انشا	برج بے اختیار یاد آیا	اور یہاں سے درختو نکا سایا
۲۲۰	چھوٹا بھالا جسکا پھل چوڑا ہوتا ہے	مونث	جلیل	آنکھیں لڑا کے وہ جسے پڑا ہو جان نہو	ترچھی نگاہ آپکی برچھی قضا کی ہے
۶۷۱	نیزہ بازیاں۔	مونث	منیر	برچھیاں قلم سے لکھیں گے حضور کی	کاتب نکالینگے صفت نیزہ داریاں
۶۰۷	تحمل۔	مونث	رند	آخر شب فرقت میں گئی اول شب سے	برداشت نہ کی روح نے اس رنج و تعب کی
۲۱۱	غلام۔ قیدی۔ بندہ۔	مذکر	لطف	مجھے ہول قیامت سے عبث واعظ نہ توہم کا	خبر ہے بیخبر بردہ ہوں کسکا غوث الاعظم کا
۸۰۹	بفتح اول و سیوم مجازاً وضع و بیج انوکھی صورت عجیب شکل۔	مونث	سرور	دیکھکر رند لوٹے جاتے ہیں	کیا ہی برزخ ہے شیخ صاحب کی
۲۶۳	بفتح اول و دوم۔ بارہ مہینے کا زمانہ۔	مذکر	رند	ابتک وہ ایک ایک سے کرتے ہیں تذکرہ	ہر چند ترک عشق کو برسوں گذر گئے
۶۶۳	بارش کا موسم۔ پانی برسنے کا زمانہ جو ۱۵ اساڑھ سے ۱۵ اسا... دن تک	مونث	جلال	مئے نوشیوں کے کیجئے سامان جلال اب	رحمت نہیں کیا آپکی جو برسات نہو گی

...روک۔ اس حالت کو برزخ کہتے ہیں کہ جب موت سے لیکر قیامت تک رہیگی گویا زندگی اور قیامت کے بیچ میں ایک حد فاصل ہے۔ دو چیزوں کے درمیان میں
...یہ بہشت و دوزخ کے درمیان اعراف ہے مرنے کے بعد سے قیامت تک جس حالت میں روحیں رہینگی انکو برزخ کہتے ہیں۔ وضع۔ دہج۔ انوکھی صورت
...ورت۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
			مانا گیا ہے				
برش	ف	۵۰۲	تیزی۔ کاٹ	مونث	جلیل	کرتے ہیں دیکھکے وہ گرد نظر سے صیقل	برش خنجر سفاک سوا ہوتی ہے
برشکال	”	۵۵۳	بالفتح اول وشین معجمہ موقوف وفتح کاف عربی برسات	”	تسلیم	پیالے عشق کے چھلکاتی برشکال آئی	شراب خواروں کو کرتی ہوئی نہال آئی
برف[1]	ف	۲۸۲	بالفتح اول پانی جو شدت سردی سے جم جاتا ہے۔	مونث	سودا	جاڑا لگنے کا سخ تک ہے صرف	لپٹی رہتی ہے نمدوں ہی میں شا
برق[2]	ع	۳۰۲	بجلی۔ وہ روشنی جو بادلوں کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے۔	مونث	آتش	گذر ہوا جو کسی مرقد غریباں پر	گھٹائیں کھوٹ کے ہمیں برق بیقرار ہوئی
برق	ع	۳۰۲	شفاف۔ چمکیلا۔	مونث	امانت	چاندنی رات کے دن آئے تو نکھرا وہ قمر	برق پوشاک وہ بدلی کے تڑپ جائے بشر
برقع	ع	۳۷۲	بضم اول وسیوم۔ مگر اردو میں بفتح سیوم مستعمل ہے۔ نقاب۔	مذکر	دبیر	برقع جو اٹھ گیا تھا رخ آفتاب کا	پردہ تھا فاش صبح لمع نقاب کا
برکت[3]	ع	۶۶۲	بفتح اول و دوم وسیوم۔ زیادتی۔ افزونی۔	مونث	سحر	سچ تو یہ ہے کہ یہ نیت کی ہے ساری برکت	ہوگا خالی نہ کبھی خوان حسام الدولہ
برگ	ف	۲۲۲	پتا۔	مذکر	ناسخ	نہ ترک صحبت احباب کیجیو ناسخ	گرا جو برگ شجر پائمال رہتا ہے
برم راکس	ہ	۵۲۲	مرے ہوئے برہمن کی روح۔ ایک خاص قسم کا خبیث	مذکر	جان صاحب	سوم کے گھر میں میاں کی وال گلتی ہی نہیں	برم راکس جان لیگا انگ لیگی کا لگا
برن	”	۲۵۲	بروزن چمن۔ جنس۔ سراپا۔ حلیہ۔ شکل	”	تلق	گل شمع کا جو مہکے گلزار انجمن میں	بلبل ابھی جنم لے پروانے کے برن میں
بروٹ	”	۶۰۸	بفتح اول وسیوم۔ طحال۔ تلی	مونث	جان صاحب	آرام ہو جو جھاڑنے والا کوئی ملے	انا دوا علاج سے بروٹ نہ جائیگی
برودت	ع	۴۱۲	بضم اول و دوم وسکون واو معروف وفتح چہارم سردی ٹھنڈ	”	میر	برودت بہت جسم میں آ گئی	مزاجی تھی گرمی سو ٹھہرا گئی
بروگ	ہ	۲۲۸	بالکسر اول وضم دوم وسکون واو مجہول تفرقہ جدائی۔ مفارقت۔ تنہائی	مذکر	سرور	کس سے جاکر کہوں یہ روگ اپنا	کوئی سنتا نہیں بروگ اپنا
برہان	ع	۲۵۸	بضم اول دلیل۔	مونث	منیر	کہوں اک شعر میں ہجری دسی تاریخ	یہی برہان منیر اپنے تبحر کی ہے
برہمن[4]	س	۲۹۷	ہندوؤں کی ایک مشہور قوم۔ ہندوں کا پوجاری۔ بت پرست۔ جنیو باندھنے والا	مذکر	تسلیم	ان بتوں کو بیمروت ہوتا کیونکر کہوں	آگ بجھ جائیگا سنکر برہمن جلجائیگا
بڑ	س	۲۰۲	دیوانوں اور مجذوبوں کی باتیں جو بے سلسلہ ہوتی ہیں	مونث	آتش	سمجھ لیتے ہیں مطلب اپنے اپنے طور پر سامع	اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا

[1] (ناسخ) ہو کے پانی جو برف بہتی ہے۔ سیفیہ دہر میں وہ جاری ہے (داغ) کھنچتی ہیں سرد آہیں کیسے شب صل آئی۔ یہ اوس پڑ رہی ہے یا برف پڑ رہی ہے۔ برف کی قلفی۔ ٹین یا مٹی کی نوکدار لانبی ڈبیا جس میں دودھ یا شربت بھر کر ترکیب سے برف میں جماتے ہیں اور اسکو بیچتے پھرتے ہیں۔ پانی کی صراحی بھی برف میں ڈال کر پانی ٹھنڈا کرتے ہیں (انشا) لگا کے برف میں ساقی صراحی مے لا۔ [2] برق شفاف و چمکیلا کے معنی ہیں (امانت) چاندنی رات کے دن آئے تو نکھرا وہ قمر۔ برق پوشاک وہ بدلی کے تڑپ جائے بشر۔ تیز چالاک کے معنی میں بولتے ہیں۔ (داغ) قاصد میاں سے برق تھا پر نصف راہ سے۔ بیمار کی سی ہو چال قدم ناتواں کے ہیں۔ برق دم۔ دھار والی چیز کی تیزی جیسے تیز تلوار (امیر) اب چلا جاتا ہے تو مقتل میں اٹھیں خوب ترے۔ برق دم تیز ہوئی ہے مری تڑپانے کو۔ [3] (امیر) ہے غم سے کبھی جی نہیں بھرتا۔ برکت اٹھ گئی زمانے سے۔ [4] (س) میں بفتح اول و دوم وسکون سیوم وفتح چہارم ہے ہندوں کے عقیدہ میں (برہمہ) ایک بڑے مقدس فرشتے کا نام ہے جسکی پرستش ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ "ابراہام" زردشت کا نام ہے۔ بیاس حکیم ہندوستان سے ایران گیا اور ابراہام کا پیرو ہو گیا۔ پھر جب ہندوستان آیا تو اسی کی تعلیم دی جنھوں نے ان عقاید کو مانا انکو برہمن کہتے ہیں۔

ھ	۲۴۱	خودستائی۔ شیخی۔ غرور کا کلام۔ تکبر کی بات۔	مذکر	داغ	سحر کر لیا آخر کو بنگالے کے جادو نے	بڑا بول آگے آیا ہم جو بولی تھی لڑکپن میں
ھ	۲۱۱	پیری۔	مذکر	ریاض	موت سے بدتر بڑھاپا آئیگا	جان سے اچھی جوانی جائیگی
ھ	۲۶۹	بوڑھاپے میں بُری خو ہو جانا۔ بیوقوفی۔	مونث	جان صاحب	شب و روز و ہنگڑا نیاؤ ہوتی ہے	بڑھاپے میں انا کو بڑبھس لگی ہے
ف	۴۹	بفتح اول۔ مجلس۔ محفل۔ سبھا۔	مونث	جلیل	پھر ہوا حسرت و ارمان و تمنا کا ہجوم	پھر وہ بھولی ہوئی بزم رفقا یاد آئی
ہند	۶۲	قابو۔ اختیار۔ زور۔ طاقت۔	مذکر	داغ	بچے جان کسطرح تیری ادا سے	قضا پر کہیں بس چلا ہے کسیکا
ھ	۶۲	بالکسر۔ زہر۔ فساد۔ جھگڑا۔ عیب	مذکر	قلق	کیا یہ اس بیسوا نے بس بویا	اپنے ساتھ اسنے مجھکو بھی کھویا
ع	۶۲	فرش۔ بچھونا۔ بستر۔	مونث	امیر	بچھا ایسے لطف و کرم کی بساط	کہ آساں کروں طے میں راہ صراط
عف	۶۲	شطرنج کھیلنے کا کپڑا وغیرہ جسمیں خانے بنے ہوتے ہیں۔	مونث	تسلیم	شوق شطرنج کا نہ کچھ پوچھو	رات دن واں بساط بچھتی ہے
ھ	۶۲	سرمایہ۔ حوصلہ۔ حیثیت۔ ہستی۔ حقیقت۔	مونث	امیر	رحمت تری وسیع ہیں ناچیز و روسیاہ	اللہ کیا بساط ہے میرے گناہ کی
ھ	۲۶۹	خوشبو۔	مونث	بحر	ہمنے جو یار میں دیکھی ہے بساط خوبی	کوئی دولہا یہ نہ دیکھیگا دولہن میں خوشبو
ھ	۶۶۲	کثرت۔ پھیلاؤ۔ تفصیل۔ تشریح	مذکر	انشا	کروں بستار کیا اپنی دوگانا کی رکھائی کا	داغ اکرام نہیں بخشش کیا سارے شہر کا
ع	۵۱۴	پھولوں کا باغ۔ گلزار۔	مذکر	جرات	ہر آہ شعلہ بار ہے جوں آتشیں انار	یارب یہ دل مرا ہے کہ بستان ہے آگ کا
ف	۶۶۲	بالکسر اول بچھونا۔	مذکر	جلیل	زندگی اپنی بڑی لطف سے کٹتی ہے جلیل	ہمبغل کو جو قاتل میں ہے بستر اپنا
ھ	۶۶۲	بالفتح اول و سیوم کپڑا	مذکر	فائز	ہماری فکر نے خون جگر کا سو رکھا ہے	یہ رنگینی نہیں ہے گیروا بستر ہے جوگن کا
ف	۴۷۲	کاغذ کی گٹھری۔	مذکر	امیر	بستے اپنے حال ابتر کے جو محشر میں کھلے	دفتر اعمال مردم درہم و برہم ہوا
ھ	۴۷۲	بالفتح اول آبادی۔	مونث	جلیل	راحت کدہ صب دل تھا وہ اور زمانہ تھا	ہے اب تو یہ اک بستی درد و غم و حسرت کی
ف	۲۶۲	بالفتح اول و دوم گزر۔	مونث	داغ	نہ آسے محبت کے کوچے میں خضر	خدا جانے کیونکر بسر ہو گئی
ع	۱۳۲	بالکسر اول و سیوم زخمی گھایل۔ ذبح کیا ہوا جانور مجازاً عاشق۔ مبتلا۔ مضطر	مذکر	رند	ہو گیا آب دم تیغ سے بسمل ٹھنڈا	کیوں ہوا اب تو کلیجا ترا قاتل ٹھنڈا
ع	۱۶۸	آیۂ قرآنی۔	مونث	داغ	مری کشتی اگر ڈوبیگی دریائے محبت میں	تو سب سے پہلے بسم اللہ ساحل سے نکلیگی

…فارسی میں مشترک ہے۔ (مصحفی) جنزآہ کوئی کر ہو داں کیا۔ کچھ بس نہ چلے جہاں کسیکا۔ ۲ (غالب) یاں نفس کرتا تھا روشن شمع بزم بیخودی۔ جلوۂ گل واں بساط صحبت… برق) کوہ گراں اٹھائے ہیں الفت میں کاہ نے سچ ہے کہ کیا بساط بھلا کوہ کن کی ہے۔ ۳ مدح تعریف۔ بڑائی (میر) کرے ہے فخر بہت اوج پر فلک شاہا۔ (رضا) جو ہوتو… کا بستار۔ ۵ (محسن) للہ الحمد شب غم نے اٹھایا بستر۔ (آتش) مثل عنقا نام تو مشہور عالم میں ہے اگر کاس میلے سے مجھ آزاد کا بستر اٹھا ہے ترا۔ (میر) جی میں تھا عرش پہ… بستر خاک پہ ہوا اب تو بچھایا ہمنے۔ ۲ (تسلیم) اسی تنخواہ پر اب اپنی بسر ہوتی ہے۔ ۷ (قدر) مقتول تری تیغ کا ہو زندۂ جاوید۔ بسمل ترا ٹھنڈا ہو گر آب بقا کے… بہت مناسب۔ اللہ حافظ اردو میں ان موقعوں پر بھی بسم اللہ۔ بولتے ہیں۔ (داغ) جب کہا میں نے کہ لو مرتا ہوں بولے بسم اللہ بھی بات ہے۔

بسم اللہ	ع	۱۶۸	اردو میں رسم مکتب کو بھی کہتے ہیں۔	مونث	ذریہ	ہوا ہے عشق تازہ ابتدا آہ ہوتی ہے	مبارک عقل و کلی آج بسم اللہ ہوتی ہے
بسم اللہ	ع	۱۶۹	اردو میں بمعنی ابتدا۔	مونث	سالک	جو قصے کا ترے انجام ہے تیس	وہ بسم اللہ ہے یاں داستاں کی
بسنت	ھ	۵۱۲	موسم بہار۔ ہندوؤں کا ایک تیوہار ہے (مختلف فیہ)	مذکر	اختر مینائی	دھوم ہے اس سال آیا ہے بسنت	سارے عالم نے منایا ہے بسنت
				مونث	داغ	صبا یہ مژدہ شادی چمن میں لائی ہے	بہار گائیں عنادل بسنت آئی ہے
بسیرا[1]	ھ	۲۷۳	چند پرندوں کا ایک جگہ شب کو رہنا۔ ٹھکانا۔	مذکر	حالی	پہاڑ اور صحرا میں ڈیرا تھا سب کا	تلے آسماں کے بسیرا تھا سب کا
بشارت	ع	۹۰۳	خوشخبری۔ مژدہ۔	مونث	انیس	اب جیتے ہیں گلشن عنبر سرشت کی	دیتے ہیں خضر حور کو بشارت بہشت کی
بشاشت	ع	۱۰۰۳	کشادہ روئی۔ خوش ہو کر بات کرنا۔	مونث	انیس	دم ہونٹھوں پہ آئے تو شجاعت نہیں جاتی	مرنے پہ بھی چہرے کی بشاشت نہیں جاتی
بشر	ع	۵۰۲	بفتحتین۔ آدمی۔ انسان۔	مذکر	آتش	آئینے میں پری سی چہرے کو دیکھئے تو	کیونکر بھلا محبت تجھسے بشر نہ کرتا
بشرہ	ع	۵۰۷	بفتحتین چہرہ مہرہ پیشانی۔ حلیہ۔	مذکر	ناصر	نامہ بر کوئی مژدہ لایا ہے	اسکا بشرہ گواہی دیتا ہے
بشریت	ع	۹۱۲	انسانیت۔ جو کام مقتضائے آدمیت ہے	مونث	اختر مینائی	شعر کے فن سے ہے ماہر اختر	ہو جو لغزش بشریت ہوگی
بصارت	ع	۷۹۳	آنکھ کی بینائی۔	مونث	جرات	جبکہ وہ نور نظر آنکھ سے اوجھل ہوگا	پھر مری چشم میں کیا خاک بصارت ہوگی
بصیرت	ع	۷۰۶	بینائی یقین عقلمندی۔ دل کی بینائی	مونث	تسلیم	چار سو جلوہ ہے اسکا لیکن	دیکھتے ہم جو بصیرت ہوتی
بضاعت	ع	۱۱۷۳	بالکسر اول سرمایہ تجارت۔ پونجی۔	مونث	انیس	دکھلا دے مجکو لاش مری نور عین کی	کس دشت میں لٹی ہے بضاعت حسین کی
بط[2]	ع	۱۱	ایک آبی پرند ہے۔ شراب کی صراحی مگر اس معنی میں بط مے کہتے ہیں۔ خالی بط نہیں کہتے۔	مونث	انشا	میں بہانے جو نگا لیکے مئے ناب کی بط	تیج کردو ڈبکی باغ کے تالاب کی بط
بطون	ع	۶۷	بطن کی جمع۔ راز بھید اندرونی حال اردو میں مفرد کی طرح مستعمل ہے	مذکر	گلزار نسیم	ظاہر نہ کیا بطون اپنا	طالع سے لیا شگون اپنا
بعد	ع	۷۶	بضم اول و سکون دوم و فتح سیوم دوری و فاصلہ فرق مسافت۔	مذکر	امیر	عرصہ ہستی و طول شب گور و محشر	بعد ہے بندہ و رب میں ابھی میلوں کا
بعید	ع	۸۶	بالفتح اول و بالکسر دوم۔ دور۔	مذکر	اکبر	عطا ہوئی ہو اگر بصیرت تو ہے یہ حالت مقام حیرت	خدا سے اتنا بعید ہونا خودی سے اتنا قریب ہونا
بغاوت	ع	۱۲۰۹	بفتح اول و چہارم۔ سرکشی نافرمانی روگردانی۔	مونث	داغ	آنسوؤں نے ڈبو دیا دل کو	فوج نے شاہ سے بغاوت کی
بغض	ف	۱۸۰۲	بالضم۔ دشمنی عداوت۔ کینہ۔	مذکر	جلال	وہ ہم پر ہوئے مہرباں کیسے کیسے	نکالے گا بغض آسماں کیسے کیسے
بغل	ع	۱۰۳۲	بفتح اول و دوم شانے کے نیچے کا حصہ	مونث	امیر	عدل کا تیرے زمانے میں یہ بیٹھا ہے عمل	بچہ آہو کا ہے اور شیر نیستاں کی بغل
بقا	ع	۲۰۳	بفتح اول زندگی۔ قیام۔ باقی رہنا۔ پائیداری۔	مونث	امیر	بہت بقا نہ سمجھا ہے ہزار پھولوں کی	کہ چار دن ہے چمن میں بہار پھولوں کی
بقچہ	ت	۱۱۰	بضم گٹھڑی۔	مذکر	صبا	جامہ یار کی پائی نہ صبا نے خوشبو	بقچہ غنچہ و گل باغ میں کھولا باندھا

[1] (میر حسن) بسیرا گئے جا نور اپنا بھول [2] (سحر) ہے زبان موج پہ ہر دم یہ شعر آبدار۔ ساقیا تجکو مبارک ہو لب مے کا شکار۔

ت	۱۱۵	چھوٹی گٹھری	مونث	امیر	صبا اِن منہ بندھی کلیوں کو سمجھے کب کی گٹھری	کرتی صبح کو ایک ایک کی بقچی ٹٹولی ہے
ع	۱۷۷	بالضم اول و فتح سیوم گھر مکان خانقاہ مندرہ ٹکڑا زمین کا جو دوسرے ٹکڑوں سے ممتاز ہو۔	مذکر	امیر	نہیں برج قمر بقعہ ہے انوار موید کا	برابر رات دن فیضان ہے نور مجرد کا
ع	۱۰۷	باقی بچا ہوا۔	مذکر	منیر	لیگئے کوہکن و قیس تبرک کیطرح	کچھ بقیہ جو رہا تھا مری رسوائی کا
ھ	۲۲	بکواس۔	مونث	جلال	جتنا کم گو مجھے کرتی ہے مری چپ ناصح	اُتنی ہی اور زیادہ تری بک بک ہے
ھ	۴۴	بکواس۔ زیادہ گوئی۔	مونث	داغ	نہیں اچھی ہے یہ تری بک بک	سنکے افسانہ میرا کہتے ہیں
ھ	۲۳	بضم اول و تشدید کاف مٹھی مشت خاک مشت غبار لپیٹا۔ لوکا۔ بھاپ اور دھواں جو کثرت سے نکلے۔	مذکر	آتش	میرے یوسف سے زمین آسمان کا فرق ہے	خاک کا پتلا ہے یوسف۔ یار پتلا نور کا
ع	۴۳	بضم اول گریہ با آواز۔	مونث	مونس	سر سینہ سے لپٹا کے جو زینب نے بکا کی	بیہوش ہوئیں سب نے بپا نالۂ قضا کی
ف	۲۲۲	بفتح اول لوہے کا [illegible]	مذکر	دبیر	ڈوبی جو خود میں تو ہیبت سے گھن پیدا تھا	کی نہیب [illegible] ذرہ کبھی بکتر بنیں پیتا
ھ	۶۹	زیادہ باتچیت کرنا۔ بک بک کرنا۔	مونث	سخن	وہ کرونا کہ کچھ درد جو پیدا دل میں	ہاں لو ہوش نہیں آتی ہے یہ بکواس مجھے
			مونث	ذوق	میں کہتا ہی تھا جو دل ذمہ مری بکتا تھا	تو جب کر تو یہ بکرا اتنی زیادہ بکواس
ھ	۲۳۸	دنگا فساد۔ جھگڑا۔	مذکر	تسلیم	اسقدر گھبراتے کیوں ہو ٹھہر جاؤ تو جائے	اور ہے دم بھر بکھیڑا عاشق رنجور کا
ھ	۷۸	تعریف	مذکر	تسلیم	غیر کا تمنے جو بکھان کیا	میں نے کچھ اور ہی گمان کیا
ھ	۲۲۴	نااتفاقی۔ جھگڑا۔	مذکر	امیر	لے یار بات بات پہ ہوتا ہے اب بگاڑ	غصہ ہے قہر غمزہ ہے آفت غضب بگاڑ
			مذکر	داغ	کیوں بگڑ کر برا بنوں اُن سے	تو تو ناصح مرے بگاڑ میں ہے
ھ	۵۷	بالفتح اول و بضم دوم ایک آبی پرند ہے۔ عام لوگ اسکو بگولا کہتے ہیں۔	مذکر	میر حسن	صدا قرقروں کی بطوں کا وہ شور	درختوں پہ بگلے منڈیروں پہ مور
ھ	۵۹	بونڈر۔ آندھی جو خاک گول ہو کر اڑتی ہے چکر کھاتی ہوئی ہوا۔	مذکر	تسلیم	غربت میں مر کے رہ گئے بے گور بے کفن	آکر بگولا خاک میں مجکو ملا گیا
ھ	۳۲	شکن۔ ٹیڑھا پن	مذکر	جان صاحب	کرتی ہو کنگھی چوٹی بڑھاپے میں بیگما	رسی نگوڑی جلگئی لیکن نہ بل گیا
•	•	نقص۔ کجی۔ قصور۔	مذکر	جلیل	ممنون تری چشم عنایت کا ہوں جس نے	تقدیر کا بل پنجۂ مژگاں سے نکالا
•	•	طاقت اور قوت	مذکر	امیر	گردن تو کیا نہیں مری اعضا کو خوف تیغ	بل ایک ایک رگ میں ہے حبل الورید کا
•	•	کمی۔ کسر	مذکر	امیر	لکھا جو وصف گیسوے پیچان مصطفےٰ	کچھ مغفرت میں بل جو رہا تھا نکل گیا
•	•	[illegible]۔ کدورت۔	مذکر	انیس	رخ پر ہراس کچھ دم جنگ و جدال تھا	تلوار کھل رہی تھی پہ ابرو پہ بل نہ تھا
•	•	غرور گھمنڈ۔	مذکر	رند	سیدھا کرونگا گیسوے خمدار کیطرح	جس نے ز خود سے بل کبھی اغیار نے کیا

بدالاست کو خوب سیدھا کیا۔ مگر زلف کا بل نکلتا نہیں۔ (محسن) دین و دنیا میں کسیکا نہ سہارا ہو مجھے صرف تیرا ہو بھروسہ تری قوت ترا بل۔ ۵۳ زبان صاحب
نکلے کیطرح۔ ایکہی جھٹکے میں سیدھا ہوگیا۔

بل[1]	.	۱۳۲	رنجش۔ فتور۔	مذکر	نواب مرزا شوق	دلہن کسنے یہ اُسکے بل ڈالا	جو مرے عیش میں خلل ڈالا
؍؍	.	.	بلدان۔ فدیہ۔ قربانی کرنا۔ نذر چڑھانا	؍؍	رشک	زلف پیچاں کا ہے جو سودائی	دل و جان و جگر وہ بل دیگا
؍؍	.	.	تیہا۔	؍؍	جان صاحب	سوت جل ککڑی آ گئی بل میں	بھُلسی جاتی ہے اپنی ہی جھل میں
؍؍	.	.	فرق تفاوت اختلاف۔	؍؍	؍؍	مرد و عورت کے ہے بس لٹنے میں بل اتنا	میں جنیؤ کا کہوں تم کہو زنار کا خط
بِل	انگریزی	.	خزانہ سے روپیہ برآمد کرنے کا کاغذ	؍؍	؍؍	سوت چھپا مری انگاروں ہے لوٹ رہی	کیا مرے ہاتھ سوا لاکھ کا ہے بل آیا
؍؍	ھ	.	چوہے وغیرہ جو سوراخ دیوار و زمیں کر لیتے ہیں	؍؍	گلزار نسیم	بلّی جو چراغ یا تھی خاموش	بل ہوگیا موش کو فراموش
بلا	ت	.	مصیبت۔ سپت آفت۔	مونث	جلال	خیال جاتا ہے اُن گیسوؤں کا حضرِ دل	تو جانے دیجئے گھر سے بلا نکلتی ہے
؍؍	ھ	.	آسیب	؍؍	میر حسن	بلا کیطرح اُسکے پیچھے پڑی	کہا سن تو او موذی و مدعی
؍؍	.	.	صدقہ ہونا۔ قربان ہونا۔ اکثر عورتیں بلائیں لیکر دونوں ہاتھ کی انگلیاں کنپٹیوں پر رکھکر چٹخاتی ہیں اس فعل کو بھی بلا لینا کہتے ہیں۔	؍؍	جلیل	ہے نذر بغیر اجازت یہ مجھے دے ساقی	سر تری آنکھوں سے بلائیں تری پیمانے کی
؍؍	.	.	پریشانی۔	مونث	بحر	جو طلبگار ہیں بیناکے بڑی آنکھ کے داغ	اپنے سر سارے زمانے کی بلا لیتے ہیں
؍؍	.	.	روگ	؍؍	میر	گیسو سے اُسکے میں نے کیوں آنکھ ہے لگائی	جو اپنے اچھے جی کو ایسی بلا لگائی
بلا[2]	.	.	بے پروائی۔	؍؍	امیر	سودا زدوں کو قتل جو زلف رسا کرے	تم اور خوش ہو رنج تمہاری بلا کرے
؍؍	.	.	انقلاب	؍؍	آتش	نے کشش معشوق ہے نے نالہ عاشق میں ہے	کیا بلا آئی محبت کا اثر جاتا رہا
؍؍	.	.	جن بھوت پری چڑیل	؍؍	ظفر	افسونِ عشق سے دل عاشق کو بیپرواہ	ہے وہ بلائے زلف گرہ گیر بولتی
بلاغت	ع	۱۴۳۳	بفتح اول و چہارم وہ خوش گفتاری جسمیں اعلےٰ درجہ کی خوش بیانی کے قواعد برتے جائیں	؍؍	مونس	غل ہو کہ یہ لہجہ کی طلاقت نہیں دیکھی	سنیے یہ فصاحت یہ بلاغت نہیں دیکھی
بُلاق	ت	۱۳۳	بضم اول ایک زیور ہے جو عورتیں ناک میں پہنتی ہیں	مذکر	قدر	اسقدر چھوٹا ہے یہ زیور کی کچھ حاجت نہیں	ہے دہن گویا بلاق اے یار تیری ناک کا
بلال رضی	ع	۶۳	حضرت رسول اللہ صلعم کے موذن کا نام ہے	؍؍	صفدر	وہ خال زیر ابرو دیکھا تو ہم یہ سمجھے	کعبے میں یہ اذاں کو شاید بلال آیا
بلاؤ	ھ	۳۹	بالکسر۔ بلّی کا نر۔	؍؍	تسلیم	یہ بھی قدرت کا اک تماشا ہے	اپنے بچے بلاؤ کھاتا ہے
بلبل	ع	۶۴	نام ایک طایر خوش الحان کا ہے شعرا اسکو گل کا عاشق فرض کرتے ہیں	مونث	ناسخ	گل ترے دام محبت میں ہے یوں تازہ اسیر	جسطرح دام میں بلبل ہو گرفتار نئی
تخصیص قیہ	.	.		مذکر	رند	یارب بہار گلشن ہستی سدا رہے	بلبل ہزار رنگ کا آکر چہک گیا
بلبلا	ھ	۶۹	بالضم اول و سیوم حباب پانی کا بُلبُلا۔ مجازاً ناپائدار چیز جیسے زندگی۔	؍؍	امیر	زیست کا اعتبار کیا ہے امیر	آدمی بلبلا ہے پانی کا
بلچک[3]	؍؍	۵۵	بالفتح اول و سیوم و سکون دوم و چہارم تحقیق۔	مونث	مونس	بلچک وہ ہیں اک ماری کلائی پہ جو اکبار	پنجے سے ستمگر کے گرا اگر زگر ابنار

[1] (داغ) شیوۂ راستی ایسا ہی دکن میں اے داغ - بل نہیں رکھتے مسلمان سی ہندو دل میں۔ [2] (بلا) فارسی والے بہ یداور بہت ایذا۔ قہر۔ آفت مصیبت آسیب سایہ جن بھوت ڈائن چڑیل کے معنوں میں بھی مستعمل کرتے ہیں۔ قہر بھی حسن کہتے ہیں کہ۔ بلا سی وہ دیکھنا اُسکے پیچھے پڑی (رند) شب فراق کی کالک کا دم نکلتا ہے۔ الٰہی رات ہوئی یا کوئی بلا آئی۔ (مومن) بلاسے جال ہوا دھیان اُس سیہ کاکل کی چوٹی کا نہ لگتا دل تو دل کے پیچھے کاہکو بلا لگتی۔ (صبا) رخ یار پر جب چھٹی زلف یار۔ بلائے صبا ہمپہ نازل ہوئی [4] (ناسخ) تری بلائیں مری طرح یہ بھی لیتا ہے۔ سر کیونکر آگ میں اسپند کی یہ چٹ چٹ ہو۔ [5] (نواب مرزا شوق) ایسے جھگڑے مری بلا جانے۔ میں کہاں وہ کہاں خدا جانے۔ [6] (نوازش) دل سنبھل سکتا نہیں اُسکے اشارے دیکھکر۔ جنبش ابرو کو بلچک جانئے تلوار کی۔

		لکھنؤ میں قبضہ شمشیر و تلوار کی لچک و لیک کو بھی کہتے ہیں۔	مونث	سحر	ابرو کی یہ جنبش ہے کہ تلوار کی لچک	پتلی کی یہ گردش ہے کہ او جھڑ ہے سپر کی
ع	۳۱	شہر قصبہ۔	مذکر	حالی	وہ بلد کہ فخر بلاد جہاں تھا	تر و خشک میں جسکا سکہ رواں تھا
ع	۱۰۷۳	چار خلطوں میں سے ایک خلط۔ وہ غلیظ مادہ جو کھانسی میں نکلتا ہے۔	مذکر	جان صاحب	خشک کھانسی نہیں رہی نو	اب تو بلغم بھی کچھ کچھ آتا ہے
ھ	۷۲	برچھا بھالا نیزہ وہ عصا جسکی لکڑی پر چاندی کا خول چڑھا کر امیروں کی سواری کے ساتھ آگے آگے لیکر چلتے ہیں۔	مذکر	اختر شاہ اودھ	آنکھ کو دوری نے بالکل نہیں دکھایا لطف دور	[illegible] حسن کا بلم نظر آنے لگا
ف	۹۲	اونچائی۔	مونث	امیر	امیر اتنا جو تو نہیں پست قسمت وجہ ہے اسکی	بلندی بخت کے حصے کی بھی اشعار میں آئی
ف	۵۷۴	آسمان و زمین، نشیب و فراز	مونث	درد	زمانے نے ای درد جوں گرد باد	دکھائی بلندی و پستی مجھے
ع	۲۳۸	بالفتح اول و تشدید لام مضموم و نیز بالکسر اول و لام مفتوح صحیح ہے۔ فارسی والے لام کو مشدد نہیں بولتے۔ کان سے نکلا ہوا ایک چمکدار پتھر ہے۔	مذکر	شعور	عکس لب لعل جب پڑا ہے	بلور عقیق ہو گیا ہے
ع	۴۷	بالفتح اول۔ ایک قسم کا درخت ہے جو پہاڑوں میں پایا جاتا ہے	مذکر	تسلیم	لشکر جنوں کا جان کے بھاگے وہ رات کو	چاروں طرف بلوط جو دیکھے کھڑے ہوئے
ع	۴۳	بالفتح۔ بغاوت غدر۔ عدو لحکمی۔ سرتابی سرکشی غل شور۔	مذکر	داغ	اسکے کوچے میں حشر برپا تھا	سخت ہنگامہ سخت بلوہ تھا
ھ	۵۳۸	بالچھڑ۔	مذکر	جان صاحب	بلیاں لوٹتی پھرتی ہیں تماشا کیا ہے	بلی لوٹن تو نہیں تمنے لگایا باجی
ھ	۴۲	بفتح اول و سکون لام مشدد کسور۔ درخت کی لانبی شاخ جسکی تھونی لگاتے ہیں۔	مونث	رشک	ٹوٹ جائیگی یہ بلی کہکشاں کی خود بخود	دیکھ لینا ایکدن گردوں کا چھپر اڑ گیا
ھ	؍؍	پانی کا چشمہ۔ کسی جگہ سے پھوٹ کر پانی کا نکلنا۔	مونث	امیر	دل دیا میں نے تو بولے کوئی بم پھوٹی ہے	دل ہی دل روز نئے آتے ہیں سوغاتوں میں
ھ	؍؍	گاڑی کی لمبی لکڑی جسمیں گھوڑے جوتتے ہیں۔	مونث	تسلیم	اسطرف گاڑی کی بم ٹوٹ گئی	راس گھوڑے کی ادھر چھوٹ گئی
ھ	؍؍	ہندو شیو کی پوجا کے وقت گالوں کو پھلا کر بم بم بولتے ہیں۔ بم بولنا جیسے پکارنا۔	مونث	منیر	وہ حکم دو تو ہوں خاموش کفر کے باجے	سکھے نہ زیر پھر اپنے رفیق سے بم بول

بجھج	ھ	۶۴۵	شور غل ۔ ہلچل ۔ فساد جھگڑا ۔	مونث	داغ	دیکھو تو محتسب کا بھی آہی نزول کیا	کیوں میکدے میں آج ہی بجھج مچی ہوئی
بُن	ع	۵۲	بالضم ۔ قہوہ ۔	مذکر	منتظر	رقیب روسیہ کو بُن پلایا	مجھے بن آگ کے تم نے جلایا
بَن	ف	۵۲	بالفتح بائے ۔ زراعت سنسکرت میں جنگل کو کہتے ہیں صحرا ۔ بیاباں ۔	مذکر	انیس	یہ نہر علقمہ ہے یہ ہے کربلا کا بن	آئے اسی کی شوق میں ہم چھوڑ کر وطن
بنا[۱]	ع	۵۳	بالکسر اول بنیاد نیو ۔ تعمیر کی بنیاد قایم ہوئی ۔	مونث	امیر	مقدم آپکا ہے نور سارے عالم پر	ہوئی ہو عرش سے پہلے بنا جنکی
بَنا	ھ	۵۳	بالفتح دولہا ۔	مذکر	انیس	اسطرح بیاہ کیسکا نہوا ہوئیگا	ویسا نا شاد تو کوئی نہ بنا ہوئیگا
بنات النعش	ع	۳۷۹	بالفتح اول قطب شمالی کے قریب سات ستارے ہیں انہیں چار کو نعش اور تین کو بنات کہتے ہیں ۔	مونث	غالب	تھیں بنات النعش گردوں دن کو پردے میں نہاں	شب کو انکے جی میں کیا آئی کہ عریاں ہوگئیں
بناگوش[۲]	ف	۳۷۹	بالضم اول کان کی لو ۔	مونث	تسلیم	تو نے جس روز سے بالا پہنا	ہوش اڑاتی ہے بناگوش تری
بناؤ	ھ	۵۶	بفتح اول آراستگی ۔	مذکر	اختر (پیا)	بناؤ حسن کا کیا کیا شب وصال نہ تھا	سحر ہوئی تو وہ جوبن تھا جمال نہ تھا
بناوٹ	ھ	۴۵۹	بفتح اول و چہارم ۔ سخن سازی وضع سجاوٹ ۔ ساخت ۔ سنگار ۔	مونث	مصحفی	سیدھے لاگ ہیں سا ہم ہمکو لگاوٹ نہیں آتی	کیا بات بنائیں کہ بناوٹ نہیں آتی
بِنت	ع	۴۵۲	بالکسر اول بیٹی لڑکی ۔	مونث	انیس	یہ صدمہ ہوا وقت جنگ و جدل	کہ غش بنت مشکلکشا ہو گئی !
بَنت	ھ	۴۷۲	کپڑے پہ جا بندی سوتنے کا کام بنا ہو جسکو گوٹے وغیرہ ٹانکتے ہیں ۔	مونث	منیر	کل دل کے وصل میں تری محرم نکل گئی	چنگی ہوا کی پری بنت انگیا کی لگ گئی
بنت العنب	ع	۵۷۴	انگور کی شراب ۔	مونث	انیس	زہے سطوت عدل شیر خدا	کہ بنت العنب پارہ سا ہوگئی
بیَنج	ھ	۵۵	بفتح اول و دوم تجارت سوداگری	مذکر	شاد	بوسے دیدہ حسن عجب گرمی بازار ہو	دل فروشو چاہیئے ایسا بنج بیوپار ہو
بینچ	انگریزی	۵۵	تپائی بیٹھنے کی ۔	مونث	صریر	سامنے در کے اک پڑی ہے بنچ	خوشنما ہے بہت بڑی ہے بنچ
بند[۳]	ف	۵۶	قبا ۔ اچکن ۔ انگرکھے وغیرہ کا بند انگیا کا ٹھرا ۔	مذکر	آتش	غنچہ کا عقدہ اسکو کھولنا ہے صبا	ٹوٹا طلسم بند جو ٹوٹا نقاب کا
بند	.	.	مرثیہ مخمس وغیرہ کا بند ۔	”	داغ	دلمیں ہے غم و رنج والم حرص و ہوا بند	دنیا میں مخمس کا ہمارے نہ کھلا بند
بند[۴]	.	.	داؤں پیچ کشتی کا بند ۔	”	مونس	دعوے تجھے اے دیو تنومند یہی تھا	باندھا تھا جسے کیونکے وہ بند یہی تھا
بند	.	.	حبا دو سحر	”	ظفر	ہوگیا جو بند جانا اپنا کوئے یار میں	یہ نہیں کھلتا کہ باندھا کسی ایسا بند ہے
بند[۵]	.	.	اعضا کا جوڑ ہڈی کا جوڑ ۔	”	آتش	تیغ قاتل سے اڑ جائینگے ٹکڑے	بند سے ہوگا جدا بند اپنا
بند	.	.	حلقہ زنجیر		نسیم	مخلصی دیوانوں سے ہوئی حاصل ہمکو	ایک ہی جھٹکے میں ہر بند سلاسل ٹوٹا

[۱] ابتدا ۔ آغاز ہونا (شعور م) دیوار ہو بلند نہ گر دلال کی ۔ الفت کا نام آ پڑی ہے بنائے رنج [۲] بناگوش کو میر نے مذکر بھی لکھا ہے ۔ جب بناگوش نے دکھلایا ۔ صبح کا سا سماں نظر آیا مگر بالاتفاق تانیث کے ساتھ مستعمل ہے ۔ [۳] (رشک) ہو پردہ اے چشم سے نازک اگر نقاب بنا نظریں بند تمھارے نقاب کے ۔ (انیس) لڑکے بھی بند کھولے ہوئے ساتھ ساتھ تھے ۔ [۴] (میر) فن اشعار میں ہوں پہلوان میر ۔ مجھے ہے یاد اس کشتی کا ہر بند ۔ [۵] (قدر) رنج و غم کی جنتری میں ہوگا ڈھیلا بند بند ۔ میری رگ رگ سے نکالے گا مرا کس بل فراق ۔

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
بنگلہ[۱]	انگریزی	۱۰۷	مکان۔ پان کی ایک قسم۔	مذکر	منیر	روز انگیا ہوتی ہے آراستہ	کب نیا بنگلہ سجا جاتا نہیں
بنوٹ	ہ	۴۵۸	بالکسر اول و فتح سیوم۔ سپہ گری کا ایک فن ہے۔	مونث	اختر مینائی	اسمیں محنت بہت اٹھائی ہے	مدتوں میں بنوٹ آتی ہے
بنیاد	ف	۶۷	جڑ۔ نیو۔	مونث	جلیل	بے سبب اپنی جگر کاوی نہیں	عشق کی بنیاد ڈالی جائیگی
بنیاد[۲]	ف	۶۷	حقیقت۔ طاقت۔ حوصلہ۔	مونث	امیر	ہوائے عشق سر میں دلمیں رنج یاس طوفاں	بھلا بنیاد کیا ہے ایک مشت خاک آدم کی
بنیاد	ف	۶۷	سرمایہ۔ پونجی۔ مال دولت۔	مونث	گلزار نسیم	بنیاد جو کچھ تھی سب گنوائی	تب خود وہ کھلاڑ ٹھہرے آئی
بو[۳]	ف	۸	بضم مہک۔ خوشبو یا بدبو۔ ڈھنگ طرز۔ نشان آبان بان۔	مونث	ناسخ	بیان کیا ہو جو ہے جسم دلربا کی بو	زیادہ پیرہن گل سے ہے قبا کی بو
بو	ہ	۸	کونپل درخت کی	مونث	جان صاحب	ادا میں ادایوں نکالو دوگانا	کہ بیلوں میں جسطرح بو پھوٹتی ہے
بو باس	ع	۷۱	مہک۔	مونث	انشا	بو باس نکلتی ہے کچھ شعر میں انشا کے	جامی کی نظامی کی سعدی کی سحابی کی
بوتات	ع	۸۰۹	روز کا کھانا۔ روز کا خرچ۔	مونث	جان صاحب	اس گھر سے تھا ہمارا ہمیشہ کا لین دین	اب کیا ہوا جو سیٹھ نے بوتات بند کی
بوتل[۴]	انگریزی	۴۴۸	انگریزی میں باٹل ہے مگر زیادہ تر اسی تلفظ سے بوتل مستعمل ہے شراب یا عرق وغیرہ رکھنے کا برتن جو کانچ کا ہوتا ہے	مونث	امیر	اس مست کو جو کا غذ بادی کا شوق ہے	ناجنبہ بنباؤں کو ٹ کے بوتل شراب کی
بوتہ	ت	۳۱۴	اونٹ کا بچہ نر	مونث	داغ	خدا کے فضل سے گردن بڑھا کر	بنا ہے مدعی بوتہ شتر کا
بوتیمار	ف	۶۵۹	بگلا۔	مذکر	تسلیم	دیکھنا کس ادا سے بوتیمار	مچھلیوں کا شکار کرتا ہے
بوٹ[۵]	ہ	۴۰۸	کچے چنے۔ سبز چنے۔ بواؤ معروف	مذکر	منتظر	ٹوکروں میں جو بوٹ رکھے ہیں	دیکھنا سستے ہیں کہ مہنگے ہیں
بوٹ	ہ	۴۰۸	ایک پرندہ ارکر ڈ انڈا۔ بواؤ مجہول۔	مذکر	داغ	یار پر دل عدو کا یوں آیا	شمع پر جیسے بوٹ آتا ہے
بوٹ	انگریزی	۴۰۸	بواؤ معروف جوتا۔	مذکر	ایضاً	بزم میں ملبوس شان و شوکت کا	یاد نہیں بوٹ ہے ولایت کا
بوٹا	ہ	۴۰۹	بواؤ معروف گلکاری۔ پھول بوٹے	مذکر	امیر	بہار کہکشاں و انجم و افلاک کیا دیکھوں	نہ سیل اچھی نہ بوٹا خوش نما ہے اس گلستاں کا
بوٹا[۶]	ہ	۴۰۹	پھولوں کا چھوٹا درخت۔ مجازاً قد معشوق۔	مذکر	آتش	باغباں کون سی صورت مری جی لگنے کی	ایک تو مجکو قد یار سا بوٹا د کھلا
بوٹی[۷]	ہ	۴۱۰	جڑی بوٹی	مونث	امیر	چھپے گی کیمیا کیونکر تری صحرا نشینوں سے	بنیں گے جب وہ بوٹیاں بولینگی جنگل کی
بوٹی[۸]	ہ	۴۱۰	نقش و نگار۔ گلکاری	مونث	منیر	بہار تازہ تیرے قرب سے کمخواب میں آئے	ہری ہو ہو کے پھولیں بوٹیاں انگیا جھکن کی

۱ (ناسخ) نکلے چپنے لگے بہار میں ہم۔ بنگلہ شاید وہ چھا ئینگے خس کا ۔ ۲ (داغ) کسی لحاظ سے نالہ نہیں کیا میں نے۔ وگرنہ کون سی بنیاد آسمانوں کی ۔ ۳ (داغ) ممکن نہیں کہ تیری محبت کی بو نہو۔ کافر اگر ہزار برس دلمیں تو نہو رشک دشبہ کے معنی میں بھی بو آنا بولتے ہیں (شعور) سہاگ کا تو نہیں عطر سچ کہو ایجان کہ بوئے غیر مجھے آتی ہے پسینے سے ۔ انداز ۔ (امیر) ڈالی کھلو بوتی اگر میرے حضور آتی ہو ۔ بتی بتی سے مجھے بوئے غرور آتی ہو ۔ ۴ (ناسخ) وہ رند بادہ کش ہوں کہ تو کیا ہوا زاہدا ۔ قاضی نے نذر دی مجھے بوتل شراب کی ۔ ۵ بوٹ دلبوٹ ہر معنی میں مذکر ہے ۔ ۶ دستکاری میں بوٹا کاڑھنا بنانا کے معنے میں بھی بولتے ہیں (بحر) اپنی بہار خاک دکھائیں غریب لوگ ۔ بوٹی نہ چھینٹ کی ہو نہ لوٹا ہو شال کا ۔ (رشک) زخم شہید تیغ ادا ہنستے ہیں سجا پھول اسطرح کھلتے نہیں بوٹے کڑھے نہیں ۔ ۷ (بحر) عشرت کے بوستاں کا بوٹا ہے قد یار ۔ بتا ہلا جو کان کا آئی ہوا ئے عیش ۔ ۸ (بحر) داغ کی بوٹی سے کشتہ کر کے اپنے نفس کو بحر تھا مرد فقیر اب کیمیا گر ہو گیا ۔ ۹ (داغ) چرخ اطلس پر بنا دیں بوٹیاں ۔ اس مری آہ شرار فشاں نے آج ۱۲۔

لفظ	زبان	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
بہا (مختلف فیہ)	ف	۸	مول. قیمت۔	مونث	نوازش	بڑھتی جاتی ہو لب لعلیں کی قدر	گھٹتی جاتی ہو بہا یاقوت کی
				مذکر	آتش	قلب ماہیت ارباب صفا کھوتی ہو قدر	عدم آب سے ارزاں ہو بہا گوہر کا
بھاپ	ھ	۱۰	بخارات۔	مذکر	دبیر	بڑتی ہو دھوپ قہر کی لو تیز چلتی ہے	اور گرم گرم [illegible] پانیں سے نکلتی ہے
بہار[1]	ف	۲۰۸	بالفتح اول پھول کھلنے کا موسم۔ بسنت کا زمانہ۔	مونث	جلیل	صبا لیے خبر وصل یار آتی ہے	خزاں رسیدہ چمن میں بہار آتی ہے
بہار	ف	״	بالفتح اول تفریح ولطف سیر تماشا	مونث	ناسخ	جنوں پسند ہے مجھے چھاؤں ہو ببولوں کی	عجب بہار ہے ان زرد زرد پھولوں کی
بہار	ھ	״	بالکسر اول نام ایک راگنی کا ہے۔	مونث	صریر	بلبلوں میں ملار اڑتی ہے	فصل گل ہے بہار اڑتی ہے
بھاڑ	ھ	۲۱۸	بھڑ سائیں۔	مذکر	اسیر	چنے کیطرح سے بھنتے ہیں دشمنان علی	لگی ہے آگ مزار وہیں بھاڑ جلتے ہیں
بھاگ	ھ	۲۸	نصیب. قسمت	مذکر	میر حسن	ملا سر سے جوڑے سے یہ عطر سہاگ	کھلے لگے آپس میں دونوں کے بھاگ
بہاگ	ھ	۴۸	بالکسر اول ایک راگ کا نام	مذکر	[illegible]	جب نفت بہاگ وہ بجایا	زہرہ کو بھی چرخ پہ غش آیا
بھاگڑ	ھ	۲۲۸	فرار۔	مونث	مونس	بھاگڑ امیر شام کی لشکر میں پڑ گئی	غالب ہوا وہ شیر لڑائی بگڑ گئی
بھال	ھ	۳۸	تیر وغیرہ کی نوک۔	مونث	انیس	[illegible]	ان سینوں آن رکھ دی کوئی سو تیروں کی بھالیں
بھالا	ھ	۳۹	برچھا. نیزہ۔	مذکر	مونس	شاہ تڑپے صورت بسمل کلیجہ تھام کر	بار جب دم سینۂ اکبر سے بھالا ہوگیا
بھالو	ھ	۴۴	ریچھ۔	مذکر	داغ	اسطرح دشمن بد خو آیا	میں یہ سمجھا کوئی بھالو آیا
بہانہ	ف	۴۳	عذر. حیلہ	مذکر	جلیل	اے جلیل آنسو بہانے تمنے کیوں	آنکھوں [illegible] بہانا ملگیا
بھاؤ[2]	ھ	۱۴	نرخ	مذکر	داغ	مت سستی نہیں جنس دل [illegible] لو	اب بھاؤ چڑھا ہوا ہے اسکا
بھاؤ[3]	ھ	״	ناچ میں انداز بتانا. ناز و انداز کے اشارے۔	مذکر	سرور	دیکھو [illegible] کیا بزم میں گایا ایسا	لے لیا مول نہیں بھاؤ بتایا ایسا
بہاؤ[4]	ھ	״	پانی کی روانی۔	مذکر	ناظم	اس سیل کا ہی میرے ہی دل کی طرف بہاؤ	اندیشہ ناک ہوں نہ مری چشم تر سے آب
بھبھڑ	ھ	۲۱۴	آدمیوں کا ہجوم۔ اژدحام۔ مجمع کثیر۔ شور وغل۔	مذکر	سرور	شیخ جی کیا آئے آیا زلزلہ	محفل رنداں میں بھبھڑ مچ گیا
بھبھک	ھ	۳۴	مہک بدبو۔	مونث	تسلیم	یہ کیونکر کہوں پی نہیں تو نے واعظ	کہ منہ سے ترے کی بھبھک آ رہی ہے
بھبکا	ھ	۳۰	عرق کھینچنے کا آلہ۔	مذکر	حبیب [illegible]	رو رو کے آہیں کھنچتی ہیں اک مست کیلیے	کھنچ گئیں آنکھیں بنگئیں بھبکا شراب کا
بھبھوت	ھ	۴۲۰	بواو معروف وہ راکھ جو فقیر لوگ چہرے اور بدن پر ملتے ہیں۔	مذکر	قلق	موتیوں کا ملا ہوا وہ بھبوت	درد نداں کی یاد میں مبہوت
بہبود	ف	۱۹	بالکسر اول بضم سوم و واؤ معروف بھلائی بہتری۔	مونث	داغ	لڑائی ہی یاروں سے بے سود تیری	ہو بہبود اپنی وہ بہبود تیری

[1] (سحر) مرگئے ہم شرع وحشت میں۔ نہ کٹی ایک بھی بہار افسوس۔ [2] (داغ) کیوں بھیرتے ہو اسکو خریدار دیکھکر۔ کیا جنس دل کا بھاؤ الٰہی اتر گیا۔ [3] (داغ) صوفی سے کہا تھم میں یہ پیر مغاں نے۔ واللہ ہمیں بھاؤ بتانا نہیں آتا۔ [4] (صرت) بہاؤ پر کبھی رقت مری جو آجاتی۔ سمٹ سمٹ کے سمندر حباب ہو جاتا۔ (رشک) بحر طبع رواں کا قائل ہوں۔ کسی دریا میں یہ بہاؤ نہیں۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
بھڑاس[1]	ہ	۲۶۸	بروزن خراش ۔ دل کا بخار ۔ کچھ کہکر یا روکر دل کا غبار ۔ دلی عداوت ۔ غصہ کو فرو کرنا ۔	مونث	شوق	آکے رو لینا مری قبر کے پاس	تا نکلجائے تری دل کی بھڑاس
بھڑک	ہ	۲۲۷	بروزن سڑک ۔ چمک دمک[2] پیاس[3] نمود رونق جلوس ۔ گرمی[5] ۔ اشتعال ۔ آگ کا روشن ہونا ۔	مونث	جلیل	ٹھنڈے ٹھنڈے مرے سینہ پہ رکھو کوئی ہاتھ	آتش دل کی بھڑک اور سوا ہوتی ہے
بہزاد	ف	۴۹	بالکسر ایک مشہور نقاش کا نام ہے جو شاہ اسمعیل صفوی کے زمانے میں تھا ۔	مذکر	جلیل	آیا تھا شوق سے تری تصویر کھینچنے	تصویر ہو کے آپ ہی بہزاد رہ گیا
بہشت	ف	۵۰۸	بالکسر اول جنت ۔	مذکر	محسن	اُسی سے ہے کعبہ اُسی سے کنشت	اُسی کا ہے دوزخ اُسی کا بہشت
بہشتی	ف	۵۱۷	پن بھرا ۔ پانی بھرنے والا سقہ	مذکر	مومن	کچھ بس چلا اجل سے نہ اُس بے قصور کا	مجبور ہو گیا یہ بہشتی حضور کا
بھلا	ہ	۱۳۸	سیری	مذکر	ناظم	ہے طلب کی یہی روش ورنہ	ایک بوسہ میں کیا بھلا ہوگا
				مذکر	جلال	وہ بھلا ہمکو کہیں خواہ بُرا جو چاہیں	اے جلال اپنا بہر طور بھلا ہوتا ہے
بھلا	"	"	فائدہ بہتری ۔	مذکر	اسیر	صحبت احباب یا دربار یا سرکار ہو	بات وہ کہئے بھلا ہو جسمیں خلق اللہ کا
"	"	"	خیریت ۔ سلامتی ۔ اچھا ۔ نیک	مذکر	ناسخ	بُروں سے بُرا آپ کو جانیو تو	اگر اے دل اپنا بھلا چاہتا ہے
"	"	"	فقیر کی صدا ۔	مذکر	غالب	ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا !!	اور درویش کی صدا کیا ہے
بھلاوا	ہ	۴۱۵	دھوکا دینا ۔ مغالطہ ۔ دغا ۔	"	داغ	کدھر سے کدھر لیگیا وائے قسمت	بھلاوا دیا یار اہمرنے بھی ہمکو
بھلاوان	"	"	ایک پھل کا نام ہے جسکا داغ کبھی نہیں چھوٹتا اور جسم میں جہاں لگجاتا ہے وہ جگہ پھول جاتی ہے ۔	"	جان صاحب	آپکا منہ آج کیوں پھولا ہوا ہے خیر ہے	کھیوں نے کاٹ کھایا ۔ یا بھلاوان لگگیا
بھلائی	"	۵۸	نیکی ۔ بہتری ۔	مونث	داغ	عمر بھر تونے بھلائی کبھی چاہی میری	جیتے جی میں نے بُرائی کبھی چاہی تیری
بہن	"	۵۱	بالفتح اول و بالکسر ثانی معروف ہے اور لکھنؤ کی زبان میں بفتح دوم بروزن چمن بولتے ہیں	"	انیس	بھائی کیواسطے قاسم کی دلہن روتی ہے	بھڑکے دامان قبا چھوٹی بہن روتی ہے
بھنڈی	"	۲۷	ایک ترکاری کا نام ہے جسکو رام ترئی بھی کہتے ہیں	"	جان صاحب	نگوڑی بھنڈیاں ایسی خراب ہوتی ہیں	کسی متن سے پکاؤ لعاب رہتا ہے
بھنک	"	"	بفتح اول و سیوم ۔ دھیمی آواز ۔ ہلکی آواز ۔	"	داغ	سوز محشر کو بھی تو اسکے مست	بانسری کی بھنک سمجھتے ہیں
بھنک	ہ	۲۷	خبر اڑتی ہوئی ۔	مونث	اختر مینائی	اور کچھ وجہ صبا کو نہیں اترانے کی	کچھ بھنک پاگئی گلشن میں ترے آنے کی
بھنگ[7]	ہ	۲۷	مشہور نشہ کی چیز ہے جسکو سبزی بھی کہتے ہیں ۔	مونث	اسیر	ساقی کی عطا میں کوئی کیا نشاخ نکالے	گاڑھی ہے چھنی بھنگ کہ سینک اسمیں کھڑی ہے
بھنور	ہ	۲۶۳	گرداب ۔ پانی کا چکر ۔	مذکر	ذوق	بل بگریہ گل میں ہوکر قدم گرنے لگا	اور قدم اُکھڑی تو کیا دیکھا بھنور پڑنے لگا

۱ (حضرت اختر مینائی مدظلہ) جو ہر دسنے سے نہ مجھے روکتے تو اچھا تھا بھڑاس دل کی ریحان کچھ نکلجاتی ۔ ۲ (داغ) ہو گیا چاند سورج ستاروں سے ماند غضب کی بھڑک تیری افشاں میں ہے ۔ ۳ (انیس) گھر میں تھیں پانی کی بھڑک ہتی ہے دن بھر ۔ بھر کیا ہو کسی تن جو نہ پانی ہو میسر ۔ ۴ (ناسخ) ہو بھڑک جتنی زیادہ جلد ہے اتنا زوال بس ستاروں سے ہے روشن تر ستارہ صبح کا ۔ ۵ (داغ) اُٹھے رات بھر تکتے ہو یا آتش فرقت لپٹی مجھے ۔ کیا ہو آفت کی بھڑک کیا ہو قیامت کی بھڑک ۔ ۶ (محسن) بھڑک اُٹھی کہ آتش تیز تر ۔ بجھانے کو دوڑا جو دامان تر ۔ ۷ (نظیر) جسنے جہاں میں آکر اک بھی پی نہ بھنگ ۔ اُسنے سچ پوچھو تو کیا دیکھا جہان کا آب رنگ ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
بھیڑ[1]	ہ	۲۱۷	مشکل۔ مصیبت۔ آفت۔	مونث	رند	مدد عشق کی ہو تو جھیلوں گا نہ بھاڑ	اگر بھیڑ سے بھیڑا بدل پڑیگی
بھیڑ بھاڑ[2]	ہ	۲۲۵	بھاڑ لفظ مہمل ہے۔ اژدحام۔ بڑا ہجوم۔ دھوم دھام۔	مونث	امیر	ہمراہ ہے جو حسرت داراں کی بھیڑ بھاڑ	تابوت اُٹھا امیر غریب الدیار کا
بھیڑ بھڑکا	ہ	۲۲۵	بھڑکا لفظ مہمل ہے ہجوم۔ اژدحام	مذکر	داغ	کیا بھیڑ بھڑکا ہے قیامت کا الہی	اس ہجوم میں بنا بھی تیرہ کچھ نہیں لینا
بھیڑیا	ہ	۲۲۸	ایک درندہ جانور ہے جسکو فارسی میں گرگ کہتے ہیں۔	مذکر	آتش	مصر کیا ہے تجھے منہ کنعاں سے [illegible]	دست اخوان سے چھٹا تو بھیڑیا لیجائیگا
بھیس[3]	ہ	۷۷	لباس۔ پوشاک۔ وضع قطع۔ دوسری وضع تبدیل کرنا۔	مذکر	امیر	بتوں کفار میں جا کر شکست کفر کی خاطر	بتوں کو توڑنا ہے بھیس لوں میں برہمن کا
بھیک	ہ	۳۷	بالکسر اول و سکون یائے معروف۔ خیرات۔	مونث	اسیر	زلف کا بوسہ ملے کیا اس بت بے پیر سے	بھیک کب پائی کسی نے خانۂ زنجیر سے
بھینٹ[4]	ہ	۲۴۷	بالکسر اول و سکون یائے مجہول۔ قربانی نذر نیاز جو کسی دیوتا دیبی کے نام پر دیجاتی ہے۔	مذکر	بحر	کس و ناکس کو ڈبو کر ہوا پانی مشہور	بھینٹ مجکو یہ ترا چاہ زنخدان لیتا
بھینس	ہ	۱۲۷	گاؤمیش۔	مونث	جان صاحب	میں پڑی کیا امیر کے گھر میں	بھنس گئی بوڑھی بھینس دلدل میں
بھینی	ہ	۶۷	خوش گوار۔ ہلکی۔	مونث	قلق	آج کیا لطف ہم نشینی ہے	روشنی کیسی بھینی بھینی ہے
بیابان	ف	۶۶	غیر آباد جنگل۔ صحرا۔ اوسر۔ اوجاڑ	مذکر	تسلیم	کیا کہیں وحشت اندرونی کا مزہ ہے کب سے	سبز ہونے بھی نہ پایا تھا بیابان اپنا
بیاز	ہ	۲۰	بالکسر سود۔ منافع۔ بیاج بھی کہتے ہیں بروزن ریاض صحیح ہے اور بروزن نیاز غلط ہے۔	مذکر	جان صاحب	جیسے بیٹی مجھے داماد کے دم کا سہارا ہے	مثل ہے مول سے بھی جان ہوتا پیارا بیاز
بیاض	ع	۸۱۳	بالفتح سفیدی۔	مونث	انیس	ناگاہ بیاض سحر غم نظر آئی	مہتاب جلا رات بہت کم نظر آئی
بیاض	ع	"	یادداشت کی کتاب۔ چھوٹی کتاب جسمیں چیدہ مضامین یا منتخب اشعار لکھتے ہیں۔	مونث	رشک	باندھا جو خاکساری و افتادگی کا حال	تھے جن بیاض میں سب اشعار گر پڑی
بیان	ع	۹۳	قول۔ تقریر۔ گفتگو۔ ذکر۔ ظاہر کرنا کسی بات کا۔	مذکر	اسیر	کرتے ہو انکسار کی باتیں ہو آج کیا	میرا بیان ہے یہ تمھارا بیان ہے
بےادبی	ف	۲۹	ادب نکرنا۔	مونث	جلال	اے شیخ قدم چھوڑینگے ہم پیر مغاں کے	یہ بے ادبی قبلۂ حاجات نہ ہوگی
بیاہ	ہ	۱۸	سنسکرت میں واہ اور بواہ کہتے ہیں ازدواج نکاح۔	مذکر	مونس	عقد ہوتے ہی عروس گیسوے صلبیت ہوئی	بیاہ قاسم کا بھی دنیا میں عجب الا ہوگیا

[1] (آتش) گردن کو جھکا کے صف عشاق کھڑی ہے۔ اس ترک کی تلوار پہ کیا بھیڑ پڑی ہے۔ [2] (صبا) دنیا سے چلے لیکے گناہوں کی بھیڑ بھاڑ۔ دوزخ کو چلا توڑ کر دوزخ کے ساتھ [3] (آتش) کہاں کہاں تجھے ڈھونڈھا بدل کے بھیس اے دوست۔ جو شیخ کعبہ میں تو دیر میں برہمن تھا۔ [4] (داغ) شب فرقت تو کٹا جائیگی ہمکو۔ چڑھا ہے بھینٹ کسکو اس بلا پر۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
بیڑا [سلہ]	ه	۲۱۳	بالکسر اول یائے معروف - بنا ہوا پان گلوری	مذکر	بحر	بوسۂ لب کی تم سے کیا امید	ایک بیڑا بھی پان کا نہ ملا
بیڑی	ه	۲۲۲	زنجیر جو مجرم یا ہاتھی کو پہناتے ہیں	مونث	امیر	کبھی گیسو کبھی موئے کمر میں قید کر رکھا	پنہائی یار نے بیڑی کبھی بھاری کبھی ہلکی
بیزاری	ف	۲۳۰	نفرت -	مونث	آتش	ہوئی ہے مردم دنیا کی صورت سے بیزاری	گمان ہوتا ہے اپنے سایہ پر بھی ہمکو دشمن کا
بیساختہ پن	ف	۱۱۳۰	سادگی - وضع کی سادگی	مذکر	آتش	کیدن ہے بیساختہ بندے ہوں دل و جان سے ترے	قدرت اللہ کی بیساختہ پن کسکا ہے
بیسر	ه	۲۷۲	نتھنی	مونث	انشا	ایک رنڈی کا نام تھا کیسر	توڑ دی اُسکے ناک کی بیسر
بیشہ	ف	۳۱۷	بالکسر اول و سکون یائے مجہول - جنگل - بیابان -	مذکر	انیس	بس پا نہیں سکتے ہیں یہ بیشہ ہے ہمارا	تھے شیر خدا جسمیں وہ بیشہ ہے ہمارا
بیض	ع	۷۱۲	بالفتح دستخط نشان علامت -	مذکر	اسیر	نامہ کا میرے بے سر و پا لکھ دیا جواب	نے مہر کی نہ بیض مرے یار نے کیا
بیضہ	ع	۱۷۱۸	انڈا - خصیہ - فوطہ -	مذکر	ناسخ	ابھکشو لقین ہے نکلے لیے شراب	وہ مست ناز توڑے جو بیضہ حباب کا
بیعانہ	ع	۱۳۸	سائی - وہ رقم جو منجملہ قیمت کسی شے کے پہلے بیچنے والے کو دیجائے -	مذکر	اسیر	جنس دل آپکی نہ جاؤ نہیں کسی اور کے پاس	آپ بیعانہ اگر دیجئے بیکا بیکا
بیعت	ع	۴۸۲	فرمانبرداری کا عہد و پیمان کرنا - مرید ہونا -	مونث	دبیر	ہفتاد و چ ہیں ایک زیارت حسین کی	واجب ہے کائنات پہ بیعت حسین کی
بیگار	ه	۲۳۳	بغیر اجرت کے کام لینا - جبراً کسی سے کام لینا -	مونث	جلیل	یہ کہکر جسم کا پشتارہ پھینکا روح نے آخر	مرے سر مفت کی آفت ہے بیگار کیسی ہے
بیگانہ	ف	۸۸	غیر - اجنبی -	مذکر	جلیل	جھجکتے آج کیوں ہو کیا کوئی بیگانہ سمجھا	وہی ارمان ہیں دلہن جو کل تمنی نکالے ہیں
بیگانگی	ف	۱۱۳	غیریت - مغایرت	مونث	جلیل	ملگئیں آنکھوں سے آنکھیں مٹ گئی بیگانگی	دلہن جب جا ہوا اب آؤ گھر تمھارا ہو گیا
بیل	ه	۴۲	لتر - بوٹا جو کپڑے وغیرہ پر بناتے ہیں	مونث	جاہ	آہ رسا پہونچ ہی گئی بام یار تک	آخر یہ بیل اتنی بڑھی عرش تک گئی
بیل	س	۴۲	نر گاؤ	مذکر	گلزار نسیم	دانا تو کرے نہ اسطرف میل	ہارا ہے جوے کے نام سے بیل
بیم	ف	۵۲	ڈر - خوف بالکسر اول و یائے معروف	مذکر	سالک	شب وصل اسقدر ہول ہیں بیخود	بیم مرگ سحر نہیں آتا
بین	ه	۶۲	بالفتح - نوحہ - مردے کی خوبیاں بیان کرکے رونا -	مذکر	قدر بلگرامی	دیر تک یاد میں روتے رہے	بین بھی مابین میں ہوتے رہے
بین	ه	۶۲	بالکسر و یائے معروف ایک باجے کا نام	مونث	اختر شاہ اودھ	اس شب جو کچھ اُسکو دھن سمائی	بین اُسنے نکال کر لائی
بین السطور	ع	۳۶۸	وہ فاصلہ کہ جو سطروں کے درمیان رہتا ہے	مذکر	منیر	مرا خط لیکے قاصد کیوں نہ دیوانہ رہتے ہیں	کہ ہے بین السطور ان نامہ میں حال گریباں کا
بینائی	ف	۸۳	بصارت - روشنی چشم	مونث	غالب	سبزہ و گل کے دیکھنے کے لئے	چشم نرگس کو دی ہے بینائی
بینش	ف	۳۶۲	بالکسر اول و سکون یائے معروف و کسر سوم - دید بینائی - دیکھنا	مونث	شعور	یگانہ ہمنے پایا آپ کو عقل و بصیرت میں	نہ دانش ایسی ہوتی ہے نہ بینش ایسی ہوتی ہے

سلہ ”بیڑا اٹھانا“ کسی مشکل کام کے انجام دینے کی ذمہ داری لینا - ذوق سلہ گلوری پان کی غیر و نکو تم کھلاتے ہو - ہمارے قتل کا بیڑا مگر اُٹھاتے ہو -

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
پارس[۱]	س	۲۶۲	بروزن فارس[۲] وہ پتھر جسکے چھو جانے سے لوہا سونا ہوجاتا ہی۔	مذکر	سرور	وہ دل کو دیکھکر خوش ہو رہا ہی	سمجھتا ہی کہ پارس مل گیا ہی
پارہ	ف	۲۰۸	جزء۔ حصہ کتاب۔ تختہ۔ بیتک۔	مذکر	امیر	ہی سب مجمع اعجاز کب تجھے مثل خضر کے	ملا تھا اُنکو تو اک پارہ اس جلد مجلد کا
پارہ	ف	۲۰۸	ٹکڑا۔ ریزہ۔	"	تسلیم	بنیا ہی پیہم جو یہی ہے تو مقرر	سیماب بھی ہوگا کوئی پارہ مرے دل کا
پارہ	ھ	۲۰۸	مشہور ایک وزنی دھات ہے سیماب	"	اسیر	قبر میں اُترا اگر مردہ تری بیتاب کا	ہم یہی سمجھے کنویں میں بند پارہ ہوگیا
پازیب	ھ	۲۲	عورتوں کے پیر کا ایک خوبصورت زیور	مونث	امیر	یہ دم رقص وہ پازیب صدا دیتی ہی	بخت خفتہ مری جھنکار جگا دیتی ہے
پاس[۳]	ف	۲۳	پہر دن یا رات کا چوتھائی حصہ۔	مذکر	سالک	کٹتا تھا روز بھی تو ہزار آفتوں کے ساتھ	ہر پاس اسکا ہمسر روز حساب تھا
پاس[۴]	ف	۲۳	مروت۔ لحاظ۔ خیال۔ طرفداری۔	"	تعشق	ننگ لطف نہیں گو یہ غریبان کیطرف	پاس کچھ بھی تمھیں ہے اہل دیار آتا ہی
پاسا (پانسہ)	ھ	۲۴	آرزو کے خلاف ہونا۔	"	داغ	کبھی دیکھئے نہ مراد ایک کوئی رات کی	پڑ نہ جائے مری تقدیر کا پاسا اُلٹا
پاسا (پانسہ)	ھ	"	نصیب اقبال کا یاور نہ ہونا۔	"	بحر	جس دن فراق یار کا پاسا پلٹ گیا	ہم جی اُٹھیں گے نرد کی صورت مرے ہوئے
پاسا	ھ	"	قسمت کے خلاف کچھ ہونا۔	"	"	مقدر کا پاسا بدلتا نہیں	فلک سا رنگ کی نرد چلتا نہیں
پاسبان	ف	۱۱۶	دربان۔ محافظ۔ چوکیدار۔	"	جلیل	اپنے دل میں تجکو رکھکر رات بھر بیدار ہوں	کون جو سکتا ہی تیرا پاسبان میری طرح
				"	داغ	مسے ہی واسطے بیٹھا ہی پاسبان در پر	ملے جو راہ میں کہتے ہیں آئیے گھر پر
پاسبانی	ف	۱۲۶	دربانی۔ چوکیداری	مونث	آتش	مجکو بٹھلا کے یار سوتا ہے	عاشقی کی کہ پاسبانی کی
پاسخ	"	۲۶۳	جواب۔	مذکر	ناسخ	کاش آپ وہ آئین جو سنوں نازکی تاب	قاصد سے ادا پاسخ پیغام نہ ہوگا
پاسنگ	"	۱۲۳	وہ پتھر جو ترازو کا پلڑا برابر کرنے کو رکھتے ہیں۔	"	رند	کسکو ہم پلہ گنے حسن میں وہ طفل پری	سمجھے یوسف کو جو پاسنگ ترازو دانا
پاک	"	۲۳	طاہر۔ صاف۔ ستھرا۔ بے عیب	مذکر	دبیر	اُمت نے بھلایا ہی مجھے تو نہ بھلانا	تو پاک ہے دنیا سے مجھے پاک اٹھانا
پاکھر	ھ	۲۲۲	ایک قسم کی آہنی پوشاک جو میدان کارزار میں گھوڑے کو پہناتے ہیں۔	مونث	اسیر	چلنے میں کچھ درنگ نہ تلوار کو ہوئی	اسپ و سوار کٹ گئے پاکھر بھی دو ہوئی
پال	ھ	۳۲	چھوٹا خیمہ۔	"	صبا	ہزاروں سواروں کی پالیں کھڑی	کئی کوس تک پلٹنیں تھیں پڑی
پال	ھ	۳۲	آموں کی پال۔	"	انشا	سینہ پہ میرے اپنے کھلے سر کے بال ڈال	بے ریشہ ہیں یہ آم ارے انکی پال ڈال
				"	داغ	سڑتے ہیں گلتے ہیں کوچے میں پڑے	عاشقوں کی پال ڈالی جائیگی
پالا	"	۳۴	واسطہ۔ سابقہ۔ تعلق	مذکر	مومن	دل لگی جو ہے کسی زلف دوتا کیساتھ	پالا پڑا ہے مجکو خدا کس بلا کے ساتھ
پالا	"	۳۴	کشتی کا اکھاڑا۔	"	اسیر	قیس و فرہاد جو گذری تو ہوا دور مرا	نہ رہا عشق کا پالا ٹھنڈا
پالا			حد فاصل جو لڑکے کبڈی کھیلنے کے لئے بناتے ہیں	"	میر	ہم تو پامال جنوں مر کے بھی ای جان ہونگے	خاک کا پالا بنا کھیلتے طفلان ہونگے
پالا	"	۳۴	برف۔ کہرا۔	"	قلق	جو پامالی سی بچتا ہی تو پالا مار جاتا ہی	مری قسمت کا جب نشو و نما پر دانہ آتا ہی

[۱] ہوشنگ شاہ کے بیٹے کا نام ہے اُسی کے نام سے تمام ایران منسوب ہے۔ پارسی ایک فرقے کا نام ہے جو زردشت کا پیرو اور آتش پرست ہی۔ [۲] پارس ایک پتھر کو بھی کہتے ہیں جسکے چھو جانے سے لوہا سونا ہوجاتا ہی (رشک) کیونکر نہ ہوں گھر کان طلا لکھ بتیوں کے۔ ہر سنگ بنارس میں ہے پارس کے برابر۔ [۳] نزدیک قریب کے معنی میں بھی مستعمل ہے [۴] پاس انگریزی میں کامیابی جیسے میڈل پاس کیا انٹرنس پاس کرلیا۔ معنی لحاظ مروت۔ (ذوق) عہد میں تیرے ہے کافر کو بھی اسلام کا پاس۔

پائین باغ	ت	۱۰۷۶	وہ باغچہ جو مکان میں یا سطح مکان سے نشیب میں ہو۔	مذکر	اسیر	کیوں بلاتا ہی مینے سے وہاں ضوں مجھے	باغ جنت تو ہی پائین باغ اس درگاہ کا
پایہ [1]	ت	۱۸	مرتبہ۔ درجہ منزلت قدر	مذکر	آتش	بادشاہی سے فقیری کا ہی پایہ بالا	بوریا چھوڑ کے کب تخت سلیماں مانگوں
پایہ	ھ	۱۸	میز کرسی پلنگ تخت وغیرہ کا پایہ	مذکر	انشا	ساری چولوں میں یہ جو گھس آئے	صاف موسنگے سے بن گئے پائے
پپوٹا	ھ	۴۱۱	وہ کھال جو بطور غلاف کے آنکھ پر ہوتی ہے۔	مذکر	ناسخ	برگ گل کو دیکھ کر کہتے ہیں ہم عندلیب	یہ پپوٹا ہی ہمارے دیدۂ خونبار کا
پپیہا	ھ	۲۰	ایک مٹی کے کھلونے کا نام ہی جسے بنا کر لڑکے بجاتے ہیں۔	مذکر	وزیر	بس مرون بھی میں پتا ہو نالاں مجھے اٹھو تو	بجاتے ہیں پپیہا لے جنوں لڑکے مری گل کا
پپیہا	ھ	۲۰	ایک پرند کا نام ہی جو بہت خوش آواز ہوتا ہی۔	مذکر	محسن	پپیہے نے لیں دل میں سو چٹکیاں	کہاں بولتا ہی سکھی پی کہاں
پت	ھ	۴۰۲	بالفتح آبرو۔ عزت۔	مونث	جان صاحب	گالی وہ نہ سہہ لیگی تمھاری	ناحق کو ہماری پت اتاری
پتا	ھ	۴۰۳	برگ۔	مذکر	رضا	کل جو بے تیری گیا میں باغ میں اے گلعذار	مثل خنجر باغ میں ہر ایک پتا ہو گیا
پتا	ھ	۴۰۳	پتا کھڑکنا۔ آہٹ ہونا۔	مذکر	بحر	سوتا ہی یار باغ میں آہستہ چل نسیم	کو نہیں کھٹکی تیری جو پتا کھڑک گیا
پتا	ھ	۴۰۳	ایک زیور کا نام ہی جسکو عورتیں کان میں پہنتی ہیں۔	مذکر	جرأت	کافر وہ جڑاؤ تری پتے ہیں وہ کافر	ہی جنکی پھبن کان میں بالے سے بھی بالا
پتا	ھ	۴۰۳	بکسر زہرہ۔	مذکر	جلیل	چاہت کی جو تلخیاں اٹھائے	پتا پانی ہو آدمی کا
پتا	ھ	۴۰۳	بغیر تشدید بالفتح۔ نشان سراغ۔	مذکر	شعور	پتا خون جگر کا بھی نہیں ہے	کروگے حضرت دل آج کیا نوش
پت جھڑ	ھ	۶۱۰	خزاں کا موسم۔	مونث	سرور	لٹ گیا گلشن خزاں کے ہاتھ سے	زیور اترے نخل کے پت جھڑ ہوئی
پتر	ف	۶۰۲	ورق۔	مذکر	سخن	تجھ سے ہے اے مہر انور دھوپ سونے کا ورق	چاندنی چاندی کا پتر ہے دھوپ سونے کا ورق
پتنگ	س	۴۷۲	کنکوا	مذکر	رند	مستوں کیطرح جھوم رہا ہی ترا پتنگ	کیا شیشۂ شراب کا مانجھا ہی ڈور یہ
پتنگ	س	۴۷۳	پروانہ۔ پتنگا۔	مذکر	”	کھو نہ کیوں آوے موز انجمن کوتری	پتنگ شمع سے یاں دور و در ہوتا ہی
پتلا	ھ	۴۴۳	مورت۔ انسان یا حیوان کا قالب جو مٹی یا کسی دھات سے بنایا جائے۔	مذکر	جلیل	ہماری دلمیں اس کے نقش میں چلتی رہتی ہے	جو یہ پتلا ہے شوخی کا تو وہ پتلا شرر نکا
پتلی [2]	ھ	۴۴۴	مورت۔ گڑیا۔	مونث	جلیل	سمٹی ہوئی ہی ڈر سے کرلیتا نہ کوئی	تصویر ہی کیا آپکی پتلی ہی حیا کی
پتلی	ھ	۴۴۴	مردمک۔	مونث	خیر منیائی	ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں میں وہ پتلی کا قیام	وہ کھڑی پاؤں لگاتی ہی بندھا پانی ہے
پتھر	ھ	۶۰۷	سنگ۔ ہر معنی میں مذکر ہی۔	مذکر	آتش	اللہ رے شوق اپنی جبیں کو خبر نہیں	اس بت کے آستانہ کا پتھر رگڑ گیا
پتی	ھ	۴۱۴	برگ۔	مونث	امیر	رنگین بیان ہی بلبل وصف گل میں	پتی گلاب کی اب منقار ہو گئی ہے
پتی	ھ	۴۱۴	نام ایک رنگ کا ہی جسکو جلتی پتی بھی کہتے ہیں	مونث	شعور	گوری رنگت یہ قیامت ہے نکلی پتی	رشک یا قوت نکل آیا وہ ورق کیسا کیا

[1] پایہ تپنچہ بندوق وغیرہ کا گھوڑا اسکی حد تک کھینچنا جس ہاں آکی جو حرکت ہو وہ ستم ہی صاحب۔ انگلی جھکائی کہ پائے پہ تپنچہ کھنچا۔ [2] گھوڑے کے سم کے حلقہ کو بھی پتلی کہتے ہیں (منیر) ترتیب لفظوں کی گویا جنبش ابروے خوباں ہو۔ اشارے کرتی ہو اے ترک پتلی پائے توسن کی۔

پٹی[۴]	ھ	۲۱۲	کپڑے کی چٹ جو زخم پر باندھتے ہیں	مونث	امیر	نہیں ہے شرم کی جا تو ہمکو دیکھنے آؤ	کہ پٹی باندھی ہے اغیونے آنکھوں پر بھی ہم کی
پٹی	ھ	؍؍	ترغیب ۔ چارپائی کی لکڑی ۔	؍؍	جلیل	پڑھائی تھی پٹی انہیں غیر نے	مرا خط وہ کیوں نامہ بر دیکھتے
پیچ[۱]	ھ	۵	طرفداری ۔	؍؍	قلق	فقط اک اپنی بات کی پیچ تھی	ورنہ مجھکو غرض بلا سے مری
پیچ کھر	ھ	۲۰۵	مینخ ۔	؍؍	سخن	ناوک یار مرے زخم سے نکلے کیونکر	مژۂ یار کی پچّر جو چڑھی رہتی ہے
پچکار	ھ	۲۲۶	چمکار ۔ پیار ۔	؍؍	داغ	ہے سمند ناز کی شوخی بہت	کب یہ ٹھہرا آپ کی پچکار سے
پچکاری	ھ	۲۳۶	ایک آلہ ہے جس سے رنگ وغیرہ کسی پر ڈالتے ہیں ۔	؍؍	امیر	ادائیں کھیلتی ہیں رنگ تلوار اُسنے کھولی ہے	ہوا کی چلتی ہیں پچکاریاں مقتل میں ہولی ہے
پچھاڑ	؍؍	۲۱۱	زمین پر گر کر لوٹنا ۔ تڑپنا ۔	مذکر	تسلیم	آج دیکھا بت سنگیں دل کو	نعش عاشق نے پچھاڑیں کھاتے
پچھتاوا	ھ	۲۱۸ / ۲۶۱	افسوس ۔ تاسف ۔	مونث	داغ	یہ جانا تھا نہ آئینگے تو کیوں جانیں دیا انکو	یہی اے داغ پچھتاوا مجھے آتا ہے رہ رہ کر
پخت پخپتانا	ف	۱۰۰۴	کھانا پکنے کا فعل ۔ ٹھیک ٹھاک کرنا ۔ کام کی درستی ۔ پختگی ۔	مونث	؍؍	نامہ بر اُن سے پخت و پز بھی کی	یا کہے پر ہی اعتبار رکھیا
پدر	؍؍	۲۰۶	باپ ۔	مذکر	مونس	یہ حوصلہ شہ مظلوم ہی کا ہے ورنہ	پسر کو تیغ کے نیچے پدر نہیں رکھتے
پر	ھ	۲۰۲	جانور کے بازو ۔ پرند کے پر ۔	؍؍	ناسخ	کیا ہے ناسخ جواب خط کا ذکر	نہ ملا ایک پر کبوتر کا
پر	؍؍	؍؍	باریابی نہ ہو سکنا ۔	؍؍	امانت	ایسی جا سیر کو انسان نہیں جلتے ہیں	واں مری جان فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں
پر	؍؍	؍؍	تیز رفتاری ۔	؍؍	رضا	زیارت ہو گی اس رشک پری کی	خوشی سے لگ گئے پر نامہ بر کے
پر مارنا	؍؍	۲۹۴	بہت کوشش کرنا ۔	؍؍	جرأت	بہار آئی یہ صیاد نے رہا نہ کیا	اگرچہ ہم نے قفس میں ہزار پر مارا
پرا	؍؍	۲۰۳	جماعت ۔ گروہ ۔ قطار ۔ صف ۔	؍؍	ضمیر	تیار تھا ایک ایک پرا فوج لعیں کا	جولاں ہوا مرکب بھی ہر اک لشکر کیں کا
پرتلہ	؍؍	۲۳۷	وہ پیٹی جسمیں تلوار لٹکاتے ہیں	؍؍	ناسخ	موتیا کا ہار کر دیگا پسینا آپ کا	یہ معطر موتیوں کا پرتلہ ہو جائیگا
پرتو	ف	۶۰۸	عکس ۔ روشنی ۔	؍؍	اسیر	آیا نظر کلیم کو جلوہ جو طور پر	پرتو تھا ایک خسرو روشن ضمیر کا
پرچک[۲]	ھ	۲۲۵	اشتعال ۔ حمایت ۔ مدد ۔ طرفداری ۔	مونث	نخر ضیائی	بڑھ کے غمزے نے اک چھری ماری	نگہ ناز نے جو پرچک دی
پرچم	ف	۲۴۵	پھریرا ۔	مذکر	امیر	برق کو میں علم شوق کا پرچم سمجھا	رعد پر مجکو ہوا شبہہ نقارۂ عشق
پرچہ	؍؍	۲۱۰	پارہ ۔ ریزہ ۔ پرزہ ۔ چیتھڑا ۔ ٹکڑا ۔	؍؍	اسیر	کیوں نہوں جامہ سے باہر یہ شادی کے سبب	دستخط خاص سے پرچہ مزین ہو گیا
پرچہ[۳]	؍؍	۲۰۰	شاہی زمانہ میں دستور تھا کہ اخبار نویس ہرکاروں سے دریافت کر کے خبریں درج کر کے سرکار میں بھیجتے تھے اسکو پرچہ کہتے ہیں ۔	؍؍	آتش	روز و شب کے حال کا لکھتا تھا پرچہ روز و شب	کاتب اعمال میری ڈیوڑھی کا ہرکارہ تھا

[۱] (غالب) پیچ آپڑی ہے وعدہ دلدار کی مجھے ۔ وہ آئے یا نہ آئے پہ یاں انتظار ہے [۲] اشارہ ۔ اجازت ۔ ایما (انشا) ٹک بھی پرچک ہو اگر آپکی جانب سے تو پھر ابھی خم ٹھوک کے یاں تو یہ اڑ سکتے ہیں ۔ شہ دینا ۔ اکسانا یا ابھارنا ۔ بہکانا ۔ (داغ) مجھے یہ وہ برہم بھی ہیں بیزار بھی اور پرچک دیتے ہیں اغیار بھی ۔ [۳] حاکم یا بادشاہ کو کسی بات کی خبر پہنچنا ۔ (امیر) خزاں غافل نہیں ہو لے جوانان چمن تم سے ۔ نہیں اڑتے ہیں پتے یہ اُسے پرچے گذرتے ہیں ۔ کسی خفیہ امر کی خبر دینا مخبری کرنا ۔ (امیر) شاہ آپکی طرف سے وزیر آپکی طرف ۔ پرچہ تمہارے ظلم کا کیونکر لگائے ۔

[۴] چارپائی کی پٹی بھی مونث مستعمل ہے ۔ (انشا) پٹیاں بن گئیں رکت چندن ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
پرستان	ف	۶۱۳	پریوں کے رہنے کی جگہ۔ پریوں کا اکھاڑا۔ باعلان نون مستعمل ہے۔	مذکر	فایز	تخت پریوں کا سمجھتا ہے کوئے جو اُٹھے	تیرے دیوانے نے جنگل میں پرستان دیکھا
پرستش	”	۹۶۲	طاعت۔ عبادت۔ پوجا۔	مونث	بحر	ہفت اعضا سے پرستش کی ہے اُس نور کی	میری قد پہ جبیں کی سات شمعیں طور کی
پرسش	”	۵۶۲	پوچھ گچھ باز پرس۔ مواخذہ۔	”	امیر	آیا تھا سوئے حشر میں تفریح کے لیے	یاں تو شروع پرسش اعمال ہو گئی
پرسہ	”	۲۶۷	ماتم پرسی کرنا۔ تعزیت۔	مذکر	مونس	ماتم بپا تھا فاطمہ کے نور عین کا	پرسہ بھی کوئی دینے نہ آیا حسین کا
پرشاد	بھاکا	۵۰۷	تبرک۔	”	سحر	کریگا ٹیک چند اگر تری ٹیک	برہمن لائیگا پرشاد اوّل
پرکار	ف	۴۲۲	لوہے کی دو شاخہ قلم جس سے دائرہ [illegible]	مونث	ناصر	میری گردش کو دیکھکر پرکار	چال ہی اپنی بھول جاتی ہے
پرکالہ	”	۲۵۸	شعلہ۔ چنگاری۔	مذکر	امیر	بجا ہے خاک ہو جلکر جو دل اسکی نظارے سے	کہ جسکے عکس سے آئینہ پرکالہ ہے آتش کا
پرکھ	ہ	۲۲۶	بالفتح اول و دوم۔ شناخت۔ پہچان۔ کھوٹے کھرے کی تمیز۔	مونث	تسلیم	کیوں مٹھو دل پہ آنکھ دلبر کی	[illegible]
پرنالہ	”	۲۸۸	بالفتح نابدان	مذکر	آتش	بے یار بام پر جو وحشت [illegible] چڑھ گیا	پرنالے رو کے روتے میں بہا دیے ہیں
پرند	ف	۲۵۶	بالفتح پردار جانور	”	ضمیر	ناگاہ پرندوں کی ابھی [illegible]	کہتے تھے یہی اپنی زبانوں میں لیتا
پرندہ	”	۲۶۱	بالفتح طائر۔ پرندہ پر نہ مارسکے مجازاً سخت روک ٹوک نگرانی حفاظت۔	”	داغ	وہ ہے خلوت سرائے ناز اے دل کیا خبر تجکو	پرندہ پر نہ مار سکے جہاں انسان کیا پہونچے
پروا	”	۲۰۹	توجہ۔ فکر۔ التفات۔ بیم۔ اندیشہ	مونث	جلیل	عصمت کا ہے لحاظ نہ پروا حیا کی ہے	یہ سن غضب کا ہے یہ جوانی بلا کی ہے
پرواز	”	۲۱۶	بفتح اُڑان۔	”	میر	سیر گلزار مبارک ہو صبا کو ہم تو	ایک پرواز نہ کی تھی کہ گرفتار ہوئے
پروانگی	”	۲۸۹	حکم۔ اجازت۔ اگیاں	”	تسلیم	شور رسوائی ہوا میرا تماشا گاہ خلق	دفن کی پروانگی قاتل نے دی بازار میں
پروانہ	”	۲۶۴	پتنگا۔	مذکر	اسیر	لباس ظاہری پر عاشق صادق نہیں مائل	اگر فانوس میں چھپے شمع کب پروانہ آتا ہے
پروانہ	”	۲۶۴	حکمنامہ۔ فرمان شاہی۔	”	”	سمجھے جو ایک حور نے بھیجا جواب خط	پروانۂ معافی باغ جناں ملا
پرورش	”	۷۰۸	پالنا۔ مہربانی۔ عنایت۔	مونث	انشا	لگاکر گلے رفع دل کی تپش کی	بڑی آپ نے آج یہ پرورش کی
پروین	”	۲۶۸	کچھپچیا تارے ہیں۔ عربی میں ثریا کہتے ہیں۔	مذکر	تسلیم	یار کے کانوں میں جھمکا جو نظر آتا ہے	اے فلک دیکھ کے پروین سی شرماتا ہے
پرہیز	”	۲۲۴	منع کی ہوئی چیزوں سے بچنا۔ بیمار کا اُن چیزوں سے بچنا جن سے نقصان کا احتمال ہو۔	”	جلیل	وہ نہ خود دیکھے نہ کوئی دیکھنے پائے ہے	شرم کیا ہے آنکھ کی پرہیز ہے بیمار کا
پری	”	۲۱۲	قوم جن کے جنس کی عورتیں۔ مجازاً خوبصورت۔	مونث	صفدر	ترا عکس رخ آئینہ میں پڑا	پری سے پری کا مقابل ہوئی
پریشانی	”	۲۷۳	اضطراب۔ حیرانی۔ تتر بتر ہونا۔	”	تسلیم	تنگی دل سے یہی ذرہ کو آتا ہے خیال	جمع اسمیں سقدر کیونکر پریشانی ہوئی

لفظ	اصل	حوالہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
پشواز / پیشواز / پیشمہ	ف	۲۱۶ / ۲۲۶	عورتوں کے پہننے کا ایک کپڑا۔	مونث	تسیم	پشواز کنار حوض اتاری	شب کی پوشاک پہنی ساری
	״	۳۴۷	مچھر	مذکر	انیس	پیتے ہیں لہو دکھا کے پیشے ہیں بلا کے	جوہر یہ نہیں حرف اہیں سیفی کی دعا کے
پشیمانی	״	۴۱۳	نادم ہونا۔ پچھتانا۔	مونث	جلال	حشر میں شرمندہ بیداد اسی کرنا نہ تھا	دادخواہی پر ہمیں کو اک پشیمانی ہوئی
پکار	ھ	۲۲۳	آواز۔ ہانک۔	״	مونس	ہر تیرہ کو روکے پھری سو موت پکار تھی	بھاگو ہٹو بچو کی ہر اک سو پکار تھی
پکار	״	״	طلب و بانگ نالش۔	״	جلیل	توبہ ہے دل شکستہ کوئی پوچھتا نہیں	جام و سبو کی چار طرف ہے پکار آج
پکار	״	״	بڑا نام ہونا۔ شہرت	״	امیر	زمانے بھر میں پڑی ہے پکار حاتم کی	دیا ہے جسنے کہ حاتم کو اسکا نام نہیں
پکار	״	״	غل شور۔	״	جلال	بے گل گشت ہے کون آنے والا	پکار اسکی عنادل میں پڑی ہے
پکار	״	״	بلاوا۔	״	داغ	نالہ کرتا تو قیامت تھا کہ پہلی آہ میں	آسماں پر سے فرشتوں تک پکار آئی کہ ہے
پگڈنڈی	״	۹۰	وہ رستہ جو سڑک دگلی نہو ڈنڈی	״	رند	اے خضر کیسی سبیل عشق ناہموار ہے	ایک پگڈنڈی کبھی شب ہیں راہ بھری نہیں
پکڑ	״	۲۲۲	مؤاخذہ۔ گرفت کسی چیز کو مضبوطی سے تھامنا۔ حراست گرفتاری۔	مونث	داغ	گرفتار محبت ہم کہ ہیں آنکو پسند ہے	پکڑ ہے آج آزادوں کی یار سے دیکھئے کیا ہو
پکوان	״	۹	کھانا جو گھی یا تیل میں پکایا جاوے	مذکر	״	ہمراہ اسکے باغ میں کیا کیا مزی رہے	پکوان بھی تھا آج شراب و کباب بھی
پکھال	״	۵۸	بڑی مشک۔ کتا یا بڑی پیٹ دالا	مونث	״	خم کے خم پی گئے ہیں اک حضرت	پیٹ ہے یا پکھال چمڑے کی
پکھاوج	״	۱۲۷	طبلہ۔ چھوٹی ڈھولک۔	״	گلزار نسیم	اسنے جو پکھاوج اسکو دیدی	کیفیت اتفاق سے دی
پگڑی	״	۲۲۲	دستار۔	״	تسلیم	بہت سے جو بنتے ہیں شیوں کے اک دن	اتر جائیگی پگڑی شیخ جی کی
پل[1]	ف	۳۲	وہ راستہ جو دریا ندی نالے وغیرہ پر سے جانے کے لیے پاٹ کر بناتے ہیں	مذکر	نوح	اگر گرو رنگے تو گزر ینگے ہم اسکے وسیلے	خیال احمد ہے پل دریائے رحمت کا
پل	ف	״	گزرت کسی چیز کی مبالغہ۔	״	داغ	میرے پیغام پر اسنے کہا	جھوٹ کا خوب تونے پل باندھا
پل	ھ	״	آنا فانا فوراً لمحہ بھر میں۔	״	״	کوئی پل ایسا نہیں کٹتا کہ جسمیں چین ہے	دل لگاتے ہی یہ ہم پر کیا قیامت آگئی
پلٹن[2]	انگریزی	۴۸۳	فوج۔ لشکر۔	مونث	داغ	دل پہ دھاوا کر گئی یہ بیشک	لیس پلٹن ہے تیر مژگاں کی
پلک	ھ	۵۲	بردنی۔	״	اسیر	یاد قاتل میں لہو سے جو ہوئیں تر پلکیں	بنگئیں طایر بسمل کی شہپر پلکیں
پلنگ	ف	۱۰۲	تیندوا۔ چیتا۔	مذکر	اسیر	زور بخشا ہے دل جنوں سے اسیر	نیچے ہمسے پلنگ کرتا ہے
پلنگ	ھ	״	چارپائی۔	״	جان صاحب	صرف ہے نکر نوار کا۔ غارت نہ کرو جہیز	پائی بھی نے پلنگ نہ بیٹی کو بان کا
پلہ	״	۴۷	ترازو کا پلڑا۔	״	ناسخ	چڑھا ہی ہے داغ فلک انسانکی کم وزنی	کمی نہیں زمیں سنگین جو ہو پلہ ترازو کا
پلہ	ف	״	درجہ۔ رتبہ۔	״	رشک	ہوگئی رخت تکلف کی بھی سختی کر کری	ایسا پلہ بھاری ہے سادی تری پوشاک کا
پلہ	ھ	״	فاصلہ	״	داغ	تفرقہ پر وازکھی کیا آنکھ اس صیاد کی	مجھ میں اور دلمیں کہ پلہ ہے سو سو تیر کا
پلہ	״	״	دامن۔	״	فایز	دیکھ اپنے ڈوبے کا کفن عاشق کو	ٹل گئی سرکی بلا آپکا پلہ چھوٹا
پلہ	״	״	آنچل۔	״	جاہ	حسینان جہاں روز ازل سے پردہ کرتی ہیں	لیا ہے منہ سے آنکھوں نے بھی پلہ تیر مژگاں کا

[1] (ذوق) دریائے غم سے میرے گزرنے کے واسطے تیغ خمیدہ یار کی لوہے کا پل ہوا۔ (ظفر) پیدا کیا وہ اسنے بشر عوج بن عنق پل جسکی ساقی پایہ ۔ اردو دہلی ہے۔

[2] نور اللغات نے پلٹن کو فرانسیسی زبان لکھا ہے۔

پند	ف	۵۶	نصیحت۔	مونث	جلال	عشق بتاں نہیں سنتی ہیں ہم کسکی جلال	واعظ کی نہیں عظ کہ ناصح کی پند ہو
پندار	"	۲۵۷	غرور۔ تکبر۔ خود بینی۔	مذکر	امیر	کہا جو میں نے کہ میں خاک راہ ہوں تیرا	تو بولے ہے ابھی پندار خود نمائی کا
پنڈا	ھ	۵۷	بکسر۔ جسم۔ بدن۔	"	نواب مرزا شوق	کچھ عجب حال میرے جی کا ہے	دیکھو پنڈا ابھی سے پھکتا ہے
پنسوی	"	۱۳۸	چھوٹی ناؤ۔	مونث	بحر	اگر رہا یہی رونا تو رہ چکیں نہیں	ڈبو ینگی مری پنسوئیوں کو جوئے فراق
پنس / پینس	"	۱۱۲ / ۱۴۰	ڈولی۔ پالکی۔ اردو میں بالکسر اول و بفتح دوم مستعمل ہے۔	"	ناسخ	ممکن نہیں ایسی ہو کوئی تنگ پنس	اعضا ہیں شکنجے میں تو محبوس نفس
پنشن	انگریزی	۳۰۲	وظیفہ جو بعوض خدمت بڑھاپے میں مقرر کیا جائے۔	"	داغ	فلک دیتا ہے ہمکو درہم داغ	یہ پنشن ہو گئی ہے عمر بھر کی
پن کٹی	ھ	۳۸۳	پولیوں کے کھانے کے لیے پان کاٹنے کا ایک آلہ ہے۔	"	"	بوڑھے جناب شیخ ہیں کیونکر چبائیں پان	پن کٹی انکی واسطے لو ہے کی چاہیئے
پنکھا	ھ	۷۸	بادکش	مذکر	امیر	گرمی ہر گور میں جو ہو ہم عرق عرق	پنکھا نسیم خلد کا جھونکا ہلا گیا
				"	سحر	انکی خدمت میں شب وصل گذاری ہنہ	چپکی کرنے لگی بیٹھے کبھی پنکھا کھینچا
پنکھڑی	"	۲۸۷	برگ گل۔ پھولوں کی پتی۔	مونث	امیر	تمھارے لب ہیں باغ حسن کے پھول	تبسم انکی نازک پنکھڑی ہے
پو	"	۸	تڑکا۔ سپیدہ صبح کا۔	"	مصحفی	یار میرا ہے شب وصل لیا اک خنجر	کیونکہ اب پو پھٹی اور یار بھی گھر جاتا ہے
"	"	"	قمار بازوں کی اصطلاح میں یکے معنے ایک کے لیتے ہیں اصل میں کعبتین کے صفر کو کہتے ہیں۔	"	داغ	یہاں رنگ بد رنگ سب رہگیا	وہاں انکی بازی میں پو رہ گئی
پوبارہ	"	۲۱۶	قمار بازی میں جیت۔ پالنہ پڑنا۔	مذکر	ظفر	بازی لگا دے عشق کی چوسر میں شوق سے	پوبارہ ہیں ظفر جو کوئی داؤں پڑ گیا
"	"	"	فائدہ ہونا۔ مال ہاتھ آنا۔	مذکر	داغ	عشق کی بازی یہ دل جیتا مرا	اب تو پوبارے تمھارے ہوگئے
پوتھی	"	۳۲۳	کتاب۔	"	منیر	زبان موج ہے حال اس سبک کا فر کا کہتی ہے	بیاض گردن مینا بنے پوتھی برہمن کی
پوٹ	"	۳۰۸	گٹھری انبار۔	مونث	صبا	تم نہ آئے تو شب کو چادر مہ	پوٹ گرد ملال کی ہوتی
پوجا	"	۱۱	عبادت۔ پرستش۔ ہندوں کے عبادت کا طریقہ۔	مونث	سرور	ہمیں ہر دھیان اس زلف سیہ کا	یہاں کالی کی پوجا ہو رہی ہے
پوچھ گچھ	"	۴۴	استفسار۔ دریافت حال	"	تسلیم	رنگ اغیار نے کچھ ایسا جمار کھا تھا	پوچھ گچھ محفل جاناں میں ہماری نہ ہوئی
پود	"	۱۲	اولاد نسل۔	"	حالی	وہ اسلام کی پود شاید یہی ہے	کہ جسکی طرف آنکھ سبکی لگی ہے
پودہ	"	۱۷	چھوٹا درخت۔	"	میر	پودھا ستم کا جسنے اس باغ میں لگایا	اپنے کئے کا ثمرہ اسنے شتاب پایا
پوڈر	"	۲۱۴	صحیح تلفظ پاؤڈر ہے ایک سفوف ہوتا ہے جو خوبصورتی کے لیئے عورتیں چہرے پر ملتی ہیں۔	"	انشا	کوئی شبنم سے چھڑک لو آج اپنے پوڈر	کرسنی نازیہ جلوہ کی دکھائیگا جوبن
پور	ھ	۲۰۸	انگلی و بانس و گنا وغیرہ کی گرہ۔	"	ناسخ	یار کی شیریں ادائی کا جہاں میں شور رہے	پور انگلی کی ہو یا وہ نیشکر کی پور ہے

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
پھرتی	ہ	۱۱۷	چالاکی۔ تیزی۔ جلدی۔ تیز دستی۔	مونث	مونس	کل مڑ گئی ادھر سے اُدھر راہوار کی	پھرتی دکھائی بجلی نے اُسکے ذوالفقار کی
پھرکی	ہ	۲۳۷	ایک گھومنے والی چیز لڑکوں کے کھیلنے کی پھرکی۔	مذکر	داغ	وہ دم رقص گردشیں اُسکی	ایک پھرکی نظر میں پھرتی ہے
پھرہرا	"	۲۱۳	پرچم۔ جھنڈی کے اوپر کا کپڑا۔ زخم کا رُبہ صحت ہونا۔ خشک ہونا۔ [1]	مذکر	انیس	لڑنے کو فوج کیں سے سہا در تلا ہوا	سر پر نشان دیں کا پھرہرا کھلا ہوا
				"	رشک	دیدیا قاتل نے آب تیغ کا تازہ نشاں	جب سنا زخم دل عاشق پھرہرا ہو گیا
پھڑک	"	۲۲۷	تڑپن۔ بیقراری۔ اضطراب۔	مونث	جلال	رکھ لئے جب سینے کو مضطر وہ اُٹھا لیتے ہیں ہاتھ	قابل دید کلیجے کی پھڑک ہوتی ہے
پھل	"	۴۷	ثمر۔	مذکر	انیس	ہر گھڑی جو لگی نخل محبت میں پھل آیا	جان آ گئی جسوقت پیام اجل آیا
"	"	"	ہتھیار کا پھل جیسے تیغ چھری وغیرہ کا پھل۔	"	اسیر	ہمارے بعد ہوگا زخم کھانے کا مزہ کسکو	بکیگا کوڑیوں کے مول قاتل پھل کٹاری کا
"	"	"	ماحصل نتیجہ۔	"	جلیل	مزہ چکھا یہ میں نے اُن سے دعوی کرکے چاہت کا	مراد کاٹ کر لوٹے کہ یہ پھل ہے محبت کا
پہل	"	"	بالفتح اول و بالکسر دوم ابتدا۔	مونث	صریر	چھیڑ خانی کا ہے انجام مری جان بگاڑ	دیکھیو آپکی جانب سے پہل ہوتی ہے
پھلجھڑی	"	۲۵۵	ایک آتشبازی ہے جسے فارسی میں گلفشاں کہتے ہیں۔	مذکر	جلیل	پھلجھڑی سی چھوٹتی رہتی ہے فلک تا شب ہجر	ہے یہ زور دق مری آہ شرربار کا رنگ
پہلو	ف	۳۴	بغل۔	"	رند	تا سحر ہجر کی شب درد کیا کرتا ہے	دل کبھی سینہ کبھی اور کبھی پہلو اپنا
"	.	.	آغوش۔	"	ناسخ	ہو گیا ٹھنڈا سردمیں تو تیرے اُٹھ جانے کے بعد	داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہو گیا
"	.	.	کروٹ۔	"	صفدر	بیکل ہے کیوں جہان میں کیسا یہ زلزلہ ہے	کیا بیقرار کوئی پہلو بدل رہا ہے
"	.	.	حیلہ بہانہ	"	جلال	ملال ہے دل آزردہ کے منانے کا	ملا ہے خوب اُنہیں پہلو یہ روٹھ جانے کا
"	.	.	طریقہ ڈھنگ	"	جلیل	تسکین خاک دیتے ہیں رکھکر جگر پہ ہاتھ	پہلو بدل رہے ہیں مری اضطراب کا
"	.	.	ڈھنگ روش	"	جلال	کہتے ہیں نہ لینگے دل کسی کا	پہلو یہ نیا ہے دلبری کا
"	.	.	مضمون۔	"	سخن	بیشتر میں نے لکھا ہے ترا مضمون کمر	باندھ ڈالا جب کوئی پہلو نظر آیا مجھے
"	.	.	"	"	جان جاناں	بیچین ہوئی فکر بہت کر دیکھ لیں	اے جان ملا شعر کا پہلو نہیں چھپا
"	.	.	ذریعہ	"	جلال	دل کو دبے کے تسلی کوئی کرنا چاہئے	یہی شاید مری آرام کا پہلو ہوتا
"	.	.	تدبیر	"	داغ	یوں تو سو پہلو بٹھائے وصل کے	دل نہیں جمتا کسی تدبیر پر
"	.	.	سوا۔ کنارہ کنایتہً قریب بیٹھنا۔	"	جلیل	جا ہے بعد دن بھی خیال اُس فتنہ قامت کا	قیامت بیٹھی ہے پہلو دبا کے میری تربت کا
"	.	.	موقع	"	جلال	مشغلہ ہے یہی میرے دل سودائی کا	ڈھونڈھنا سینہ میں پہلو مری رسوائی کا
پھلواری	ہ	۳۵۴	باغیچہ۔ چمن۔	مونث	امیر	ساقیا کرتی ہے مستوں کو نہال	تیری پھلواری کی ہے مالی گھٹا
پہلوان	ف	۹۴	کشتی باز۔ طاقتور	مذکر	آتش	فرد غصہ کیا جسنے پچھاڑا دیو کو اُسنے	اُسی رستم کہیں گے ہم جو ایسا پہلوان ہوگا
پھن	ہ	۵۷	سانپ کا سر	"	اسیر	آگیا باغ میں جب گیسوئے جاناں کا خیال	گل سوسن نظر آیا مجھے پھن کالے کا

[1] (رشک) دیدیا قاتل نے آب تیغ کا تازہ نشاں۔ جب سنا زخم دل عاشق پھرہرا ہو گیا۔ (شہرت) جنوں ہو کے بھی صحرا میں شکوہ اپنی نہ کم ہوگی۔ پھریرے ہونگے کانٹوں پر گریبان آستین دامن

پیشگی	ف	٣٤٢	تنخواہ یا اُجرت جو رقم واجب الوصول ہونے سے پہلے لیجائے۔	مونث	داغ	بیستوں کاٹنے کی خاک پائی اُجرت	پیشگی کچھ بھی نہ فرہاد نے شیریں سے لیا
پیشوا	"	٣١٩	امام۔ مقتدا۔ سردار۔	مذکر	مونس	رہبر ملا۔ امام ملا۔ پیشوا ملا	مدت سے جستجو تھی مگر اب خدا ملا
پیشوائی	"	٣٣٩	استقبال۔	مونث	تسلیم	جنوں کے جوش میں جب ہم گھر سے نکلے	ہر اک بگولے نے جنگل بھر کے پیشوائی کی
پیشہ	"	٣١٧	حرفہ۔ کسب۔ ہنر۔ روزگار۔ کام دھندا	مذکر	انیس	بس پانی ہی تو تیغ پیشہ ہے ہمارا	بھوکا شیر خدا جس میں وہ بیشہ ہے ہمارا
پیغام	"	١٠٥٣	پیام۔ سندیسا۔	مذکر	انشا	بیتابیٔ دل کے سبب اس شوخ تک انشا	پہونچی ہے یہ بار و اسطہ پیغام ہمارا
پیک	"	٣٤٢	قاصد۔ ہرکارہ۔ سندیسیا۔ محرم میں بچے انکو پیک بناتے ہیں۔	"	دبیر	فی الفور پیک فتح کا لبیک کہہ گیا	منہ کھول کر پیام تعجب سے رہ گیا
پیکار	"	٣٣٣	جنگ۔ لڑائی۔	مونث	مونس	وہ جنگ غضب کی تھی وہ پیکار غضب کی	وہ ہاتھ غضب کا تھا وہ تلوار غضب کی
پیکاں	"	٨٢	تیر کی انی یعنی تیر و برچھی وغیرہ کے	مذکر	جلیل	اسکو کہتے ہیں رفاقت کہ مرے پہلو سے	دلکو بھی ساتھ لئے تیر کا پیکان نکلا
پیکر	"	٢٢٢	جسم۔ کالبد۔ جثہ۔ تن۔	"	برق	سوکھ کر کانٹا ہوا ایسا فراق یار میں	جب ہوا چلنے لگی بستر سے پیکر اڑ گیا
مختلف فیہ				مونث	میر	پیکر ایسی خدا نے رکھی ہے	ڈانس ایک ایک جیسے لکھی ہے
پیل	"	٤٢	ہاتھی۔	مذکر	ذوق	ملک وارستہ پھر نے دی ہے کوئی زنجیر شہ تحریر	گیا ہے آخر تو زنجیر سے پیل دمان بندھا
پیماں	"	١٠٣	عہد۔ قول۔ قرار۔	"	آتش	صادق القول نہیں دوسرا مجھ سا میکش	شیشۂ عہد تو پیمانہ سے پیماں نہ گیا
پیمانہ	"	١٠٨	ناپنے کا آلہ۔ پیوا۔ جام شراب۔ گلاس	"	امیر	کچھ اور بڑھا دیتی ہے وہ حسن کی مستی	یہ آرسی چھوٹا سا ہے پیمانہ کسی کا
"	"	"	ساغر شراب کا۔	"	ناسخ	بزم میں خالی نظر آیا جو ساقی کا مقام	شیشہ کھنچے کا دہیں لبریز پیمانہ ہوا
پیمایش	ف	٣٤٣	ناپ۔ یہ لفظ مخصوص ہے زمین کی ناپ کے لئے۔	مونث	شعور	بند و بست ایک ہستی کا یہ منشا ہے شعور	ہے جریب قلم سے پیمایش زمین گور کی
پیمبر	"	٢٥٤	خدا کیطرف سے پیام لانے والا۔	مذکر	اسیر	ہے شرع کی تکلیف فقط اہل خرد پر	حیواں کی ہدایت کو پیمبر نہیں آتا
پینک	ہ	٤٢	کلابتون کی ڈوری۔ پتلی لیس	مونث	داغ	کل تک تو سادگی تھی مگر آج کیا سبب	پینک لگائی ہے جو دلائی میں آپ نے
پینجنی	"	١٢٥	ایک جو فدار حلقہ ہے جو کبوتروں کے پاؤں میں پہناتے ہیں	"	منیر	گھنگروؤں کیطرح تیری گفتگو میں لطف ہے	پینجنی ڈالی ہے پائے طایر آواز میں
	"						
پینک	"	٩٢	افیون کی اونگھ۔ غنودگی۔	مونث	داغ	جاگے ہیں اعتکاف میں جو بہت	پینک آتی ہے شیخ صاحب کو
پینگ	"	"	جھولے کا لمبا جھونک	مذکر	بحر	بڑھا کر پینگ جھولیکا سماں برسات دکھلا دو	کمر لچکی تو بجلی ہے کھلا جوڑا تو بادل ہے
پیوند	ف	٤٢	جوڑ	"	امیر	چھپا ہے عیب عریانی سے رخت جسم نے پہنا	مراد اغ جنوں پیوند ہے میرے گریباں کا
"	"	"	قلم درخت کا۔	"	قلق	گلچیں نہال آرزو سے عندلیب	پیوند تجھکو چاہیے دینا گلاب کا
"	"	"	قرابت داری۔	"	شعور	ذات میں بٹہ لگائے گر برا پیوند ہو	جو پٹے کوڑے سے ہو بس غار کی مٹی خراب

[١] (امانت) ہوں وہ دل سوختہ طفلی میں اگر پیک بنا۔ جل اُٹھی سینہ سوزاں سے کمر کی پٹی۔

تار	ف	۶۰۱	بینائی۔ جیسے تار نظر۔	مذکر	امیر	غضب اشکباری سے عقدے پڑے	کہ کوتاہ تار نظر ہو گیا
”	انگریزی	”	ٹیلیگرام۔	”	اکبر الہ آبادی	متضاد گئے جو دو طرف سے دو تار	کیا جانئے کسکو سمجھے اچھا سمجھا
				”	وجاہت	شوق ایسا ہو کہ ہم سن لیں طلب اسکی	پہلے خط آیا تھا اک شخص کا پھر تار آیا
تارا	ف	۶۰۲	ستارہ کا مخفف ہے۔	”	اسیر	جوانی جا چکی پیری میں داغ سجدہ آیا	جو شب تی ہو آخر صبح کا تارا نکلتا ہے
تاریخ	ع	۱۲۱۱	قمری یا شمسی مہینہ کا ایکدن۔	مونث	انیس	تاریخ چھٹی تھی کہ ہوا غلغلہ اکبار	لشکر لئے آیا عمر سعد ستمگار
”	”	”	گزشتہ واقعات اور سیر کی تاریخ۔	”	اکبر	تاریخ ہم اپنی جانتے ہیں اور آپکو بھی جانتے ہو	کب آپکی باتیں مانتے ہیں کچھ فہم تو ہو گو زر نہیں
			بادشاہوں و امیروں کے حالات ہسٹری	”	عزیز	مجسم نقش عبرت ہوں سراپا داغ ہستی ہوں	مفصل دیکھ لو تاریخ دنیا کی مرے تن میں
تاریکی	ف	۶۴۱	اندھیرا۔	”	اسیر	پوچھتے کیا ہو شب فرقت کی تاریکی کا حال	اپنی آنکھوں نہیں دیکھا ہم آپ نہاں بات [illegible]
تازگی[1]	”	۴۳۹	نیاپن۔ ہراپن سرسبزی۔ فرحت۔	”	داغ	ملا دی اسمیں لعاب دہن کچھ اے ساقی	کہ تازگی بھی ذرا سی [illegible] آئے
تازی	”	۴۱۸	عربی گھوڑا۔	مذکر	انیس	بازوئے شہنشاہ حجازی نظر آیا	بجلی سا تڑپتا ہوا تازی نظر آیا
تازیانہ[2]	”	۴۴۴	کوڑا۔ چابک قمچی۔	”	درد	چٹکا عبث نہیں کوئی غنچہ چمن میں آہ	اے تو سمجھی بہار سمجھے تازیانہ تھا
تاسف	ع	۵۴۱	افسوس کرنا۔	”	صفدر	ہمیشہ مجھکو حسرت سے ستمگر یاد کرتے ہیں	تاسف خون ناحق کا مرے جلاد کرتے ہیں
تاش	ف	۷۰۱	ایک ریشمی زری کا کپڑا ہے جسکو تاش بادلا بھی کہتے ہیں۔	مذکر	بحر	پہن کے جامہ پر زر نہ پھول گل کیطرح	یہ تاش بادلا خواجہ غلام مال نہیں
تاک	ف	۴۲۱	انگور کی بیل۔	”	آتش	اینڈتا تھا تیری مستوں کیطرح سے باغ میں	صاحب کیفیت اپنے سلسلہ میں تاک تھا
				مونث	نوازش	اس چمن میں کیا ضرورت ہے گھٹا کی ساقیا	ابر رحمت جنکے سر پر تاک ہے چھائی ہوئی
”	ھ	”	تلاش جستجو۔	مونث	آباد	جان جس ظلم کے ناوک سے بچی کسکی ہے	مٹ گیا اسکا نشاں تاک لے جسکی ہے
”	”	”	نیت ٹکٹکی۔ نظر۔	”	داغ	تھوڑی نظر گذر کی ملے ہمکو ساقیا	ہے اپنی تاک جانب ساغر لگی ہوئی
”	”	”	گھات۔	”	صبا	کر دیا آخر ہدف تیر نگاہ یار کا	ایک مدت سے لگی تھی ہمت اسیری تاک میں
تاک جھانک[3]	”	۵۰۰	نظربازی۔ دیکھا بھالی۔	”	امیر	مٹا نہ دید کا لپکا نہ تاک جھانک گئی	ہزار بار اٹھائی زک اور کھائی چوٹ
تاکید	ع	۴۳۵	بار بار کسی بات کی ہدایت کر کے اسکو مضبوط کرنا۔	”	قلق	ناخنوں پہ [illegible] تھی	کہیں غواص پر یہ تھی تاکید
تاگا	ھ	۴۲۲	ڈورا۔ سوت۔ دھاگا۔	مذکر	سودا	تو رشتہ عمر اپنے سے اپنے جو مری آ	مت حرص ہوا باندھ کہ بودا ہے یہ تاگا
تال	”	۴۲۱	گانے بجانے کا وزن۔	”	خسرو شاہ اودھ	راحت کے لیے تیغ خدا نے کیا پیدا	یہ تال بنایا ہے سیاں ایک ہی سر کا
”	بھاکا	”	تالاب۔	”	شعور	فیض منعم کی امارت سے بہر حال ہوا	پل ہوا چاہ ہوا باغ ہوا تال ہوا
تالاب	ف	۴۴۴	پوکھر جھیل پانی کا بڑا حوض۔	”	راسخ	ہر پھول تیری رشک میں جب آب ہو گیا	صحن چمن بھی نظروں میں تالاب ہو گیا

[1] (شعور) عکس خط سبز سے روشن ہے چشم آئینہ۔ تازگی پائی نظر نے سبزہ شاداب سے۔ (شعور) ہو حسینو نہیں مرا یار سکندر طالع۔ آبحیواں سے کیا خضر نے حصہ تازہ [2] (صبا) بہار گلشن پہ طرہ ہوئی ہوائے بہار۔ سمند عشق پہ اک اور تازیانہ ہوا [3] (امیر) عبث ہے تاک جھانک اے شیخ تجکو دختر رز کی۔

تبرک	ع	۲۲۲	تحفہ کسی بزرگ کا۔ پرشاد۔	مذکر	امیر	زباں کاٹیں جو کم رتبی کا اب آئے گا لب	تبرک مل گیا ہمکو بھی درگاہ الٰہی سے
تبرکات	ع	۱۰۲۳	تبرک کی جمع۔ وہ چیزیں جو بزرگان دین کی نشانی ہوں اکثر فصحا نے واحد استعمال کیا ہے۔	مذکر	انیس	موقع نہیں بہن کبھی فریاد و آہ کا	لاؤ تبرکات رسالت پناہ کا
تبرید	”	۶۱۶	ٹھنڈائی۔ وہ دوا جو مسہل کے بعد حرارت دور کرنے کے لیئے دیتے ہیں یا بخار میں دیتے ہیں۔	مونث	ناسخ	دور ہو یا رو تپ غم گر بجائے خاکشی	خاک کسے یار چھڑکو تم مری تبرید پر
تبسم	”	۵۰۲	مسکرانا۔ وہ ہنسی جس میں آواز ظاہر نہیں ہوتی۔	مذکر	نوح	چرخ نے خوش دیکھکر مجھکو ہزاروں غم دیئے	میری رونیکا سبب میرا تبسم ہو گیا
تبلیغ	”	۱۴۴۲	پہونچانا۔ کسیکے پاس کچھ بھیجنا۔ خدا کا حکم پہونچانا۔	مونث	عزیز	جذبات الٰہی بھی رہتے ہیں کہیں مخفی	کچھ سوچ کے پہلے ہی تبلیغ رسالت کی
تپ	ف	۴۰۲	بخار۔ حرارت۔	”	اسیر	آئی جو بو سے زلف صنم تپ اتر گئی	سونگھا یہ نلخہ تو طبیعت ٹھہر گئی
تپاک[۱۵]	”	۴۲۳	گرمجوشی۔ آؤ بھگت۔ اظہار محبت خاطر و مدارات عشق اخلاص۔	مذکر	نواب زادہ مجنوں	اس سحر جنبے ذرا تپاک کیا	سب سے پہلے آ سے ہلاک کیا
تپش	”	۷۰۲	اضطراب جو گرمی سے ہو۔ بیتابی کا زست سوزش جلن	مونث	اسیر	کہیں صیاد خفا ہو کے نہ دے مجھکو چھری	تپش اے مرغ گرفتار نہیں اچھی ہے
تپک[۱۵]	ہ	۴۲۲	بالفتح اول درد ٹیس	”	عزیز	ہر اک قدم پہ ہے لبریز میرا پیمانہ	کہ آبلوں کی تپک سے ابھرا ٹھکی ہے جاتے
تپنچہ	”	۶۰۴	چھوٹی بندوق۔	مذکر	اسیر	پائی دولت مال لا قتل کیا مجھکو گیا	خوب گلچھرے اڑاتا ہے تپنچہ یار کا
تتبع	ع	۸۷۲	پیروی۔ تقلید۔ نقل	”	رند	ابر اکثر اس برس برسا کیا	کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا
تتق	”	۹۰۰	بضم اول و دوم۔ قناتیں۔ وہ پردہ جو بطور دیوار خیمہ کے آگے لگاتے ہیں۔	”	اسیر	جسے صحرا میں ہر گرد باد دشت کہتے ہیں	تتق باندھا ہے میری دشت گرد لشکر کا
تتو تھمبو	ہ	۱۲۵۹	روک تھام۔ بیچ بچاؤ کرنا۔ دم دلاسا	مونث	جان صاحب	نہیں ماس سے نہ بنا تھی	تتو تھمبو ہزار کی میں نے
تتمہ	ع	۸۲۵	بالکسر اول و دوم۔ بقیہ۔ بچاہوا آخر	مذکر	فخر مینائی	جنوں دیباچہ تھا اور مرگ عاشق	تتمہ ہے کتاب عاشقی کا
تثلیث	”	۱۴۴۰	بالفتح اول و بالکسر سوم تین ٹکڑے کرنا۔ عیسائیوں کا عقیدہ کو تین مانتے ہیں	مونث	نوازش	یہ دل کافر تری دو ابروؤں کو لوٹ تھا	عشق گیسو جب ہوا تثلیث پیدا ہو گئی
تجارت	”	۱۰۰۴	بالکسر اول۔ سوداگری۔ خرید و فروخت۔ بیوپار۔	مونث	حالی	ہر اک ملک میں انکی پھیلی عمارت	ہر اک قوم نے ان سے سیکھی تجارت
تجاوز	”	۴۱۷	بفتح حد سے گذرنا۔ انحراف۔ تفاوت۔	مذکر	ناصر	وہی زلف کی یاد ہے اور ہم ہیں	تجاوز سیر مو ہوا ہے نہ ہوگا

[۱۵] (ناسخ) پتھر سے جلانے کو ای سنگدل صنم پہنے۔ اک اور صاعقہ طور سے تپاک کیا۔ (داغ) جس نے کیا تپاک اسی نے کیا ہلاک۔ جو آشنا ہوا وہی ناآشنا ہوا۔ [۱۵] (جلال) چھیڑ کر خود ہی رولاتی ہے لہو آخر کار۔ نیشتر آبلۂ دل کی تپک ہوتی ہے۔

تحقیر	ع	۷۱۸	بیقدری۔ بےحرمتی۔ ذلیل کرنا۔	مونث	حالی	گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی	مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
تحقیق	″	۹۱۸	دریافت کرنا۔ کھوج لگانا۔	″	سخن	کفر اور اسلام کی تحقیق سے مطلب نہیں	قید مذہب سے صنم عاشق ترا آزاد ہے
تحقیقات	″	۱۰۱۹	حقیقت کا دریافت کرنا۔ جانچ پڑتال۔	″	تسلیم	کسی نے لے لیا تھا ایک بوسہ انکا چوری کر	ہوئے برسوں مگر اب تک اسکی تحقیقات ہوتی ہے
تحکم	″	۳۶۸	کسی پر حکومت کرنا۔ زبردستی کی حکومت۔	مذکر	اختر	محبت سے جو چاہے کوئی جان لے لے	تحکم نہ ہوگا گوارا کسی کا
تحمل	″	۴۷۸	برداشت۔ بردباری۔ حلم۔	″	آتش	انتہائے شوق ہے اب صبر کی طاقت کہاں	ابتدائے عشق میں چندے تحمل ہو گیا
تحیّر	″	۲۱۸	حیرت۔ تعجب۔ اچنبھا۔	″	تسلیم	جنوں سے کچھ ایسا تغیر ہوا	جب آئینہ دیکھا تحیر ہوا
تخت	ف	۱۴۰۰	چوکی۔ بادشاہوں کے بیٹھنے کی چوکی۔	″	مونس	پلٹیں نہ بے عوض لئے ہم شہید کا	ایوان ہمیت تخت الٹ دیں یزید کا
تختہ	″	۱۴۰۵	لوح۔ لکڑی کا چیرا ہوا چوڑا ٹکڑا۔	″	امیر	مر کر بھی ہمکو مے سے تعلق رہا وہی	تختے لحد میں پیر مغاں کی دکان کے ہیں
″	″	۱۴۰۵	کاغذ کا تاؤ۔	″	شعور	ہمسے رقم جو وصف رخ یار ہو گیا	کاغذ کا تختہ تختۂ گلزار ہو گیا
″	″	″	قطعہ زمین۔ زمین کا کوئی حصہ خصوصاً	″	امیر	فارغ ہر ایک غم سے ہے ساکن حجاز	کیا اس زمیں کا تختہ تہ آسماں نہ تھا
″	″	″	حصہ۔ خطہ۔	″	بحر	مے کدہ چھوڑ کے کیوں خم میں فلاطون بیٹھا	ایسی ہی عقل نے یونان کا تختہ الٹا
″	″	″	چمن۔ کیاری۔ کھیت۔ باغ کا چھوٹا ٹکڑا۔	″	امانت	اے اہل گل فروش تکلف میں ہے بہار	تختے لگا گلاب کے اپنی دکان میں
				مذکر	آتش	سنتا ہوں تختہ کھولا ہے نرگس کا باغ میں	آنکھیں لڑے اسیر جو ارادہ ہے جنگ کا
تختی	″	۱۴۱۰	لکڑی کا وہ ٹکڑا جس پر لڑکے حرف مشق کرتے ہیں۔	مونث	″	اسیر چلینگے مثل قلم پائے خوش خطاں	تربت ہماری تختی ہے مشق خرام کی
تخصیص	ع	۱۱۹۰	بفتح خصوصیت۔	″	نوح	اس کام کو لازم نہیں اوقات کی تخصیص	کیا بادہ کشی کیلئے برسات کی تخصیص
تخفیف	″	۱۱۸۰	بالفتح ہلکا کرنا۔ کمی۔ اختصار۔	″	امیر	چار بوسے تھے مقرر وہ بھی اب ملتے نہیں	کیا یہ وزینہ تھا جسمیں آپنے تخفیف کی
تخلص	″	۱۱۳۰	بالفتح شاعر کا مختصر نام جیسے امیر۔ داغ۔ آتش۔ ناسخ وغیرہ۔	مذکر	امیر	تخلص امیر اسلئے ہے مرا	کہ ہوں میں فقیر در مصطفےٰ
تخلف	″	۱۱۱۰	وعدہ خلافی۔	″	میر	نہ پوچھو خوب ہے بدعہدیوں کی مشق اسے	ہزاروں عہد کئے پھر وہی تخلف تھا
تخلیہ	″	۱۰۴۵	خلوت۔ تنہائی۔	″	تسلیم	دوستوں سے انہیں اب ملنے کی فرصت ہی نہیں	تخلیہ غیر سے دن رات رہا کرتا ہے
تخم	ف	۱۰۴۰	بیج۔	″	جرأت	بار لا تو نہیں باغ سبز دکھلائے جنہیں	انکی خاطر کشت دل میں تخم غم بونا پڑا
تخمہ	ع	۱۰۴۵	بدہضمی۔	″	جانصاحب	بی نزاکت جان کو سنتی ہوں آج	کھا گئیں اتنا کہ تخمہ ہو گیا
تخیل	″	۱۰۴۰	خیال کرنا۔ تخیلات جمع ہے۔	″	شہیدی	وہ خود فرمائیں ہو سکتا تخیل کیا ہے گمان	شب عشرت میں بھی سو غم ہے برا ہو بدگمانی کا
تداخل	″	۱۰۳۵	ایک دوسرے میں داخل ہونا۔	″	ناصر	ہر طرح کے غم کھاتی ہیں فرقت میں شب و روز	لیکن ہے یہ حیرت کہ تداخل نہیں ہوتا
تدارک	″	۴۲۵	ناجایز فعل کا انسداد۔ سزا کی صورت میں۔ کسی گم شدہ چیز کا پانا	″	میر	تفحص فائدہ ناصح تدارک کسی کیا ہوگا	وہی پائیگا میرا درد۔ دل جسکا دکھا ہوگا

		قبضے میں لانا۔				
ع	۶۰۶	سوچ۔ غور۔ عاقبت اندیشی۔ مآل کار پر غور کرنا۔	مذکر	افسر	کبھی اسلام کی حالت پہ دنیا کو تحیر تھا	مآل اندیشیاں تھیں دوربینی تھی تدبر تھا
”	۶۱۶	علاج۔ چارہ۔ منصوبہ۔ خیال۔	مؤنث	جلال	صحت مریض غم کو تقدیر ہی سے ہو گی	بس کر چکے اطبا تدبیر اپنی اپنی
”	۶۱۰	کبک مشہور جانور ہے۔	مذکر	صریر	جو آپ ناز سے چلتے تو دل الٹ جاتے	تدرو دیکھ کے غیرت سے دل میں کٹ جاتے
”	۵۴۳	دفن کرنا۔	مؤنث	”	باقی رہی جو دل کی تڑپ بعد مرگ بھی	تدفین ہی محال ترے بیقرار کی
”	۶۱۴	غور و فکر۔ باریک بات نکالنا۔	”	تسلیم	نہ ہاتھ ابتک کوئی مضموں آیا	بڑی تدقیق کی فکر کریں
”	۴۷۰	تیلا کرنا۔ جمع کرنا۔ تالیف کرنا۔ مرتب کرنا۔	”	اختر	اے عشق مرا یہ تنکے چننا	تدوین ہے نسخۂ جنوں کی
”	۱۸۰۴	بفتح اول و بضم چہارم دھکر پکڑ کرنا۔ شک۔ شبہ۔ تردد میں پڑنا۔	مذکر	مسرور	یقیں انکے وعدے کا آتا نہیں	تذبذب مرے دل کا جاتا نہیں
”	۱۳۲۵	ذکر کرنا۔	”	شور	کوچے کٹتے ہیں جہاں تدبیر کے	تذکرہ میرا وہاں کیوں کر چلے
”	”	سوانح عمری۔ یادگار۔ ذکر۔	”	نوح	ناز کرتے ہیں سخن پر جنکے سب اہل ہنر	چھپ گیا اُن شاعران نامور کا تذکرہ
ف	۶۱۴	وزن کرنے کا آلہ۔	مؤنث	امیر	اندازہ کچھ جو باقی ہے اب ہر گناہ کا	روز جزا تولتی ہے ترازو حساب کی
”	۹۰۱	کاٹ۔ کاٹ چھانٹ۔ کتر بیونت۔ کاٹنے کا ڈھنگ۔	”	سحر	سر کو چھانٹ کے دم میں قد موزوں کر دیں	شہسواروں کی تراش ایسی غضب ہوتی ہے
”	۳۰۰۲	نکالنا۔ نیا انداز نئی وضع نکالنا۔ زیب و زینت کا نیا طریقہ۔ صورت گھڑ ہنا۔	”	مونس	کیونکر لکھوں تراش خراش اُسکی چال کی	کٹ جائیگی زبان قلم بے مثال کی
”	۶۵۶	گیت۔ سر۔ نغمہ۔ راگ۔	مذکر	امیر	وہ ہوں جانباز مقتل میں گیا ہے مجھکو گلشن کا	ترانہ بلبلوں کا جانتا ہوں بولنا ان کا
ف	۱۰۰۷	تازگی۔ ٹھنڈک۔	مؤنث	عاشق	خط آنے سے مٹتی ہے بہار رخ خوباں	بس سبزے کی آنکھوں میں طراوت نہیں ہوتی
”	۹۰۷	ٹپکنا۔ چواؤ۔ ترشح۔	”	راقم	ہوئی تب دل کو تسکین کی تراوش ہونے والی ہے	کڑکڑا ہوا ہے خوب بارش ہونے والی ہے
ع	۱۰۰۲	مجازاً قبر۔ مقبرہ۔ مزار۔	”	جلال	کب وہ ٹھکرانے کو آئے ہیں جلال	بے نشاں جب اپنی تربت ہو گئی
ع	۱۰۱۲	پرورش۔ پرداخت۔ تعلیم۔ اخلاق۔ و ادب۔	”	اکبر	گر قومی اطبا دوا ہی کر دیں گے یہ نزلہ	تو بھی اطفال کو اردو کی خبر تربیت انکی
”	”	ہر چیز کا اسکے موقع پر رکھنا۔ آراستگی۔ درستی۔ تسلسل	”	رند	ہر بشر سے ہاں فقط اس میں خدا جیتا ہوں	نہ نماز آتی ہے نہ ترتیب وضو آتی ہے

ات نے دال مھملہ سے غلط لکھا ہے اور ذال معجمہ سے صحیح لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ایک قسم کا جنگلی مرغ ہے جو نہایت خوبصورت خوشرنگ ہوتا ہے اور یہ بیدا ستر آباد و مازندرا ہوتا ہے۔ اس لفظ کو ٹھکر رکھے معنی میں لینا اور دال مہملہ سے لکھنا غلط ہے کہ دانیرم سبب ہو جاتی تو تراد۔ شعر لکر ہم نے بکراں کر دیا

یاد رہ تو چہ متاع ہوں دست صنم تراش رہے علیحدہ ہو تری اسے صنم تراش۔ کہ رنیرم تراد بھی طبل نے رنگ باندھا ہے۔ عروس باغ کر جلد جھومتی ہے غالب بام نفی سے کرتی ہے اثبات تراوش گویا۔ دی ہے جائے دہن اسکو دم ایجاد نہیں۔

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ترجمہ	ع	۶۴۸	ایک زبان کے لغت کو دوسری زبان میں بیان کرنا۔	مذکر	انیس	کشاف امر حق ہے بیان سعید کا	یا ترجمہ ہے مصحف رب مجید کا
ترجیح	”	۶۲۱	بڑھنا۔ غالب ہونا۔ غلبہ دینا۔ فوقیت۔ فضیلت۔	مونث	انشا	مجھے ائمہ اثنا عشر کے واسطے بخش	جنہوں کو جملہ خلایق پہ تو نے دی ترجیح
ترحّم	”	۶۴۸	ترس۔ رحم کرنا۔	مذکر	امیر	دیکھتا ہوں کبھی آئینہ تو روتا ہوں امیر	اپنی صورت پہ جو آتا ہے ترحّم مجکو
تردد سلہ	”	۶۰۸	فکر۔ ڈہونڈھ کہوج اندیشہ تشویش	”	داغ	اے داغ شعر و ہل گئی نعت شریف میں	ہے فکر قافیہ نہ تردد ردیف کا
تردستی	ف	۱۰۷۴	چالاکی چستی تیزی۔	مونث	رشک	جب بہاؤں بحر اشک اٹھنی لگیں قصر حباب	ایسی تردستی نہیں ہوتی کسی معمار میں
تردید	ع	۶۱۸	پھیرنا۔ ردکرنا۔	”	عزیز	رندان قدح کش پرو مست نگہ ڈالی	تردید جو کرتے تھے ہفتاد و دو ملت کی
ترس سلہ	ھ	۶۶۰	رحم۔ خوف خدا۔	مذکر	امیر	اندہیری رات میں بجلی کو جب ترس آیا	غریب کیلئے چراغ آئی شبِ ہجر کے لیے
ترشح سلہ	ع	۹۰۸	ٹپکنا۔ تھوڑی بارش۔ ننھی ننھی بوندیاں۔	”	امیر	خدا کیواسطے لا کشتی مے جلد اے ساقی	ترشح ہو رہا ہے کچھ ہوا ہے ابر ساحل کی
ترصّد	”	۶۹۴	آس۔ امید۔ انتظار۔	”	ناسخ	بہار گلشن دین محراب دکھا یارب	ترصد بلبل دل کو ہے فصل گل کی آمد کا
ترغیب	”	۱۶۱۴	رغبت دلانا۔ لالچ دلانا۔	مونث	امیر	ترغیب دی شراب کے پینے کی کیوں اسے	حق تو یہ ہے کہ پہلے گنہگار ہو چکا
ترقب	”	۷۰۲	امید۔	مذکر	اختر مینائی	کرو گے نہ اختر کو مرنے سے یاد	ترقب ہمیں تمسے ایسا نہ تھا
ترقی	”	۷۱۰	بلندی۔ برتری۔ افزایش۔ زیادتی اضافہ۔	مونث	جلال	خود اسے دل کے تڑپنے کی خبر کی ہوتی	کچھ ترقی بھی تو اے درد جگر کی ہوتی
ترک سلہ	”	۶۲۰	چھوڑنا۔ دست برداری۔	مذکر	آتش	عاشقوں سے طلب بوسہ کہاں جاتی ہے	مور سے ہو نہ سکے ترک کبھی شکر کا
”	”	”	اوراق کا سلسلہ لگانا۔	مونث	امیر	پھر تکیں دیکھتا ہوں ہجر میں جب میں کتاب	ترک اک اک جزو کی دو دو پہر تک دیکھتی ہیں
”	ھ	۶۲۰	کڑی۔ شہتیر۔ پتلی لکڑی جسکو ڈالکر کھپریل چھاتے ہیں۔ بفتح اول و دوم۔	”	ناسخ	پر جو استاد کار ہیں بڑھئی	وہی ترکیں بنا سینگے اسکی
ترش سلہ	ت	۶۲۰	مجازاً معشوق۔ سپاہی بضم اوّل	مذکر	صبا	ایسا ہے عاشقوں سے ہی چشم یار کا	وہ ترک ہی نہیں جو نہ کھیلے شکار روز
ترکش	ف	۹۲۰	تیر رکھنے کا خانہ۔ اصل میں یہ لفظ تیر کش تھا کثرت استعمال سے ترکش ہوگیا۔	”	رضا	جلیبہ کے رہتے ہیں کبھی تیر نکلجاتا ہے	میرا سینہ ہے کہ ترکش ہے ستمگار و نکا
ترکہ	ع	۶۲۵	ورثہ۔ حصہ۔ مردے کے مال میں پانا	”	حالی	مدار اب فقط علم پر ہے ہمارا	کہ باقی ہے ترکہ یہی اک سلف کا

سلہ (ناسخ) جگر بہتا ہے اک سوا اک طرف کو زخم کہتے ہیں۔ تردد خانہ دل میں ہے غم کی میہمانی کا۔ ٹلہ (ناسخ) ہمیں ہے بے کنارہ ہمکنار اغیار سے ظالم۔ ترس آتا نہیں تجھکو ہمارا حال بھی سنتا ہے۔ سلہ دہلی میں مونث لکھنو میں مذکر بولتے ہیں

سلہ (داغ) نہ ہوتا تھا ہمسے کبھی ترک ادب۔ رہے ہم شگفتہ آب اول اول سلہ یافث بن نوح کے ایک بیٹے کا نام ہے جس سے ترکوں کا سلسلہ چلا۔ باشندگان ترکستان مسلمانوں کی وہ قوم جو تاتار خاص میں آباد ہے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
تسمہ	ت	۵۰۵	چمڑے کا لمبا ٹکڑا۔ ٹکڑا چمڑے کا۔	مذکر	جلیل	کاش احسان سے قاتل کے سبکدوش ہوتے	ایک تسمہ بھی نہ باقی مری گردن میں رہا
تسنیم	ع	۵۶۰	بہشت میں ایک نہر ہو اسکا نام ہے	مونث	سخن	جیسی تسنیم کہ فردوس میں جاری ہوگی	بلکے بازار میں وہ نہر روان دہلی
تسہیل	″	۵۰۵	آسانی۔ سہل کرنا۔	″	مصحفی	قضا سیکھ لیتی ادا گر تمہاری	بڑی جان لینے میں تسہیل ہوتی
تشابہ	″	۶۰۸	باہم مشابہت رکھنا۔	مذکر	ناصر	بلائیں شام کو ابر سیہ مژگاں سے لیتا ہے	تشابہ کچھ جو پاتا ہے تیری زلف پریشاں کا
تشبیہ	″	۶۱۸	مشابہت۔ ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا۔	مونث	آتش	باغ کو سبز باران بہار نے کیا	شاعروں کے واسطے تشبیہیں پیدا ہوگئیں
تشتت	″	۱۵۰۰	پریشانی۔ تتر بتر۔ پراگندگی۔	مذکر	میر	نہ کچھ ہوش بکھر جانے کا اسکو تھا	تشتت نہ مرجانے کا اسکو تھا
تشخیص	″	۱۴۰۰	ٹھہرانا۔ تجویز کرنا۔ جانچنا۔ قرار دینا۔	مونث	صبا	ہوئی تشخیص یہ دل کی کہ عیسیٰ ہی	عرش تک پہنچ چہارم سے مسیحا نہ گیا
تشدد	″	۶۰۸	سختی۔ زیادتی۔	مذکر	سرور	میں پہلے بھی ہر چند اچھا نہ تھا	تشدد تپ غم میں ایسا نہ تھا
تشرع	″	۹۸۰	شریعت کی پابندی۔	″	حالی	نشاں سجدہ کا ہو جبیں پہ نمایاں	تشرع میں ان کے نہ ہو کوئی نقصاں
تشریح	″	۹۱۸	مفصل شرح۔ کھولکر بیان کرنا۔ صاف بیان۔	مونث	تسلیم	آپ کے عشق نے کیا ہے وہ حال	جسکی تشریح ہو نہیں سکتی
تشریف	″	۹۹۰	خلعت قیمتی لباس یا وہ لباس جو شاہوں سے ملے۔	″	رند	خلعت شاہاں تھی بہتوں نے پہنا پر بہتوں نے	ٹھیک سا تیرے جسم پر تشریف ہر بار ہوا
″ ۵۲	″	″	تشریف لانا۔ عزت و تعظیم کرنا۔	مونث	آتش	دل اسکا ہو خیال یار اگر تشریف فرما ہو	قدم آنکھوں کے اوپر سر کے اوپر ایسے مہمان کا
″	″	″	رخصت ہونا۔	″	″	جامہ سے باہر اپنے مرا شوق ہو گیا ہے	تشریف اب تو پیرہن یار لے چلے
″	″	″	آنا۔	″	رشک	آتا نہیں جو یار تو آنے سے فایدہ	تشریف آوری اجل سود مند ہے
تشنگی	ف	۶۸۰	پیاس۔	″	مونس	وہ بولا تشنگی کیوں کیوں کہ حسین کی	اتنا بتاں ہو جو ٹھنڈی ہے با اہر حسین کی
تشنج	ع	۶۵۳	اعصاب جسم کا کھنچنے لگنا۔ بدن اینٹھنا۔	مذکر	داغ	نہیں پی ہی جو سے وردن ہے ساقی	تشنج دست و پا میں ہو رہا ہے
تشویش	″	۱۰۱۶	سوچ تردد۔ فکر۔ پریشانی گھبراہٹ	مونث	″	جور رقیب نے ظلم فلک کا نہیں خیال	تشویش ایک خاطر نامہرباں کی ہے
تشہیر	″	۹۱۵	شہرت دینا۔ مشہور کرنا۔ رسوا کرنا	″	نوح	جرم یہ ہے کہ جانتے ہوئے بھی ہم کو جان لیا	یوں ہماری لاش کی تشہیر ہونی چاہئے
تشیخ	″	۶۶۰	عزت آبرو شان۔	مذکر	تسلیم	آپ آئیں میکدہ میں خیر ہے	شیخ صاحب وہ تشیخ کیا ہوا
تصحیح	″	۵۱۶	غلطی کی صحت کرنا۔	مونث	امیر	کی آپ نے توریت کی انجیل کی تصحیح	تھے ماہر احکام خدا احمد مختار
تصحیحہ	″	۵۲۱	اصطلاح دفتر کا وہ رجسٹر جس پر ملازم کا حلیہ اور فہرست لکھی ہو۔	مذکر	شور	تصحیحہ عاشقوں کا جو وہ دیکھنے لگے	چہرہ مرا انکال کے دیوان نے رکھ دیا
تصدق	″	۵۹۴	صدقہ۔	مذکر	انیس	کوشش کرو اپنی جد امجد کا تصدق	دلواؤ ور ضا عون و محمد کا تصدق
تصدیع	″	۵۶۴	تکلیف دینا۔	مونث	میر	خواہش بہت ہے جسے دلکی دل دوانے سے اور نکلی	مینے تو اسی دل سے تصدیع بہت پائی

۵۲ (تشریف) تشریف شرفا کی ہے کم و کاست۔ اسکے قد راست پر ہوئی راست ہے ۵۲ (تشریف آوری) آنا۔ آمد۔ آمد ... تعظیم ... مثال رشک کا

وہ مصرع جو اوپر لکھا ہوں مندرج ہے (مصرع رشک) تشریف آوری اجل سود مند ہے یعنی رخصت ہونا (سیفی ندوی) تم تو تشریف لیے جاتے ہو کون نظر ہوگا ہمسایہ کا

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
تعجب	ع	۴۷۵	اچنبھا۔ انوکھاپن۔ حیرت۔	مذکر	ضمیر	یہ حال دیکھ دیکھ تعجب بڑا ہوا	وہ شخص پاس جو ہر کے آکر کھڑا ہوا
تعجیل	"	۵۱۳	جلدی۔ عجلت۔	مونث	سخن	آنکو جانے کی جو تعجیل بڑی رہتی ہے	اسلئے جیب میں ہر وقت گھڑی رہتی ہے
تعداد	"	۴۷۹	گنتی۔ شمار۔ انداز۔ تخمینہ۔	"	نوازش	روز حساب کا ہو مجھے خوف کس لئے	تعداد ہی نہیں مرے جرم و گناہ کی
تعرض	"	۱۴۷۰	روک ٹوک مزاحمت۔	مذکر	تسلیم	گلا بے خطا کاٹ کر رکھدیا	کسی نے تعرض نہ اسنے کیا
تعریف	"	۷۶۰	سراہنا۔ توصیف۔ مدح۔	مونث	جلیل	میں جو مداح نبی ہوں تو فرشتوں میں جلیل	قدر ہے دھوم ہے تعریف ہے کیا کیا میری
تعزیت	"	۸۸۷	ماتم پرسی۔ سوگواروں کی تسلی کو جانا۔ پرسا دینا۔	"	ظفر	ہجم شہید ناز کا اپنے وہ کیوں کریں	منظور تعزیت نہو گر پانچ روز تک
تعزیر	"	۶۸۷	سزا۔	"	امیر	کیا کیا شب وصال میں گستاخیاں ہوئیں	تعزیر مجکو دینگے وہ کس کس گناہ کی
تعزیہ	"	۴۹۲	ماتمداری۔ عزاداری۔ امام حسین کے تربت کی نقل بنا کر کاغذ و بانس کے ڈھانچ عشرہ محرم کو نکالتے ہیں۔	مذکر	"	فراق یار کا دن کم نہیں عاشورے سے تو	اٹھا دکھں تعزیہ میرا نہ ڈال کا تم علم لیلو
تعشق	"	۸۰۰	عشق و محبت۔	"	بحر	مقصد دارین حاصل ہے تعشق ہے اگر	بادشاہ لافتی کا۔ سید لولاک کا
تعصب	"	۵۶۲	مذہب کی طرفداری و پیچ۔	"	حالی	جہالت نہیں چھوڑتی ساتھ دم بھر	تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر
تعطیل	"	۵۱۹	بیکار رکھنا۔ چھٹی کا دن۔	مونث	اختر مینائی	دن کو ہے جامہ دری اشک فشانی شب	دفتر عشق میں تعطیل کہاں ہوتی ہے
تعظیم	"	۱۴۲۰	ادب کرنا عزت کرنا۔	"	رند	تسلیم کیا کرتا تھا جھک کر اداقیس	تعظیم کیا کرتا تھا فرہاد ہماری
تعقید	"	۵۸۴	پوشیدہ بات کہنا الجھن۔ قاعدہ کے خلاف الفاظ کا آگے پیچھے کر دینا جس سے معنی کے سمجھنے میں کسیقدر دقت ہو	"	مسرور	تعقید کلام میں جہاں ہوتی ہے	سامع کی طبیعت پہ گراں ہوتی ہے
تعلق	"	۶۰۰	لگاؤ۔ علاقہ مناسبت۔	مذکر	تسلیم	تعلق مرکے بھی باقی رہا الفت پریشاں کا	ملا قسمت سے بہر دفن تختہ سنبلستان کا
تعلیم	"	۵۵۰	سکھلانا۔	مونث	ظفر	ہمارے ہے الف سے خار صحرا و خراش پا	کہ ہمنے پہلے وحشت میں یہی تعلیم پائی ہے
تعلی	"	۵۱۰	شیخی۔ ڈینگ۔ اپنی زبان سے اپنی بھلائی بیان کرنا۔	"	انیس	ہاں سچ ہے کہ اتنی بھی تعلی نہ روا تھی	مولا یہ کلیجے کے پھپھولوں کی دوا تھی
تعمیر	"	۷۴۰	عمارت بنانا۔	"	سخن	سرا ہے عالم فانی میں تو آباد کر دل کو	ارے ناداں بنا تا کیا ہے یہ تعمیر پتھر کی
تعمیل	"	۵۵۰	حکم کو پورا کرنا عمل کرنا۔	"	امیر	آپ فرمائیں تو کسکو جان دینے میں ہے عذر	سر سے آنکھوں سے کروں تعمیل میں ارشاد کی
تعمیم	"	۵۶۰	عام کرنا۔ سب کو شامل کرنا۔	"	تسلیم	مست ہے ہر اک ترے دیدار سے	اسقدر تعمیم بھی اچھی نہیں
تعویذ	"	۱۱۹۶	[illegible]	مذکر	جلیل	جلیل شیشی میں اگر اترا نہ وہ پری رخسار	بہت عمل کئے لکھا ہزار ہا تعویذ
"	"	۱۱۸۶	قبر کا نشان۔	"	"	خدا کرے کہ چلے آئیں فاتحے کے لیئے	اور دکھائے کہیں میری قبر کا تعویذ
تعویق	"	۵۸۶	دیر۔ توقف۔ ڈھیل۔	مونث	انیس	ابتو اس فوج میں اک دم کی بھی تعویق نہیں ہے بہتر	قعر دوزخ ہے مسلماں کے لیے صحبت کفر
تعیش	"	۷۸۰	عیش کرنا۔ عیش کے سامان کی فراہمی میں کوشش کرنا۔	مذکر	حالی	تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی	غرض ہر طرح انکی حالت بری تھی

تقدیر[1]	ع	۷۱۴	قسمت۔ نصیب۔ مقسوم۔	مونث	جلال	آہ و فغاں دکھائیں تاثیر اپنی اپنی	فرقت میں آزمائیں تقدیر اپنی اپنی
تقدیس	؍؍	۵۷۴	پاکیزگی۔ پاکی کیطرف نسبت کرنا۔	؍؍	اکبر الہ آبادی	تقدیس ماسٹر کی نہ لیڈر کا فاتحہ	یعنے نہ نور دل ہے نہ شمع مزار ہے
تقدیم	؍؍	۵۵۴	آگے بھیجنا کسیکو۔ پہل۔ اولیت	؍؍	ناظم	تھا وہ ناقص منحصر ہے مجھ پہ تکمیل جنوں	جسم کم سے کیوں نہ دیکھوں قیس کی تقدیم کو
تقرب	؍؍	۷۰۲	نزدیکی۔ قربت۔	مذکر	سرور	مرادور ہی سے ہے انکو سلام	کہ اغیار کو اب تقرب ہوا ہے
تقرر	؍؍	۹۰۱	تعین۔ مقرر ہونا۔ ملازمت۔ نوکری	؍؍	نوازش	پھر میں دیکھونگا کہ کیونکر انسے ملتے ہیں رقیب	پاسبانی پہ اگر میرا تقرر ہوگیا
تقریب	؍؍	۷۱۲	نزدیکی۔ موقع۔ وجہ۔ علت۔ سبب۔ شادی بیاہ میں رشتہ دار و نکے جمع ہونے کا سبب۔	مونث	ناظم	ہوا گر نامہ بر وان قتل ہم کیونکر کریں ناظم	جلانا تھا آئی اک تقریب اسکے جے میں جانیکی
تقریر	؍؍	۹۱۰	بات چیت۔ گفتگو۔ بیان۔ تذکرہ۔ علمی بحث۔	؍؍	جلال	کہدونگا میں بھی آخر جو کچھ سمجھ چکا ہوں	ناصح تمام کرلیں تقریر اپنی اپنی
تقسیم	؍؍	۹۱۰	بانٹنا۔ حصہ کرنا۔	؍؍	جلیل	خوب کی تقسیم تو نے اے خیال زلف یار	دل کو نذر داغ۔ سر کو وقف سودا کردیا
تقصیر	؍؍	۸۰۰	قصور۔ کمی۔ کوتاہی۔ سہو۔ چوک۔	؍؍	رضا	مانا کہ دور بزم میں بیٹھوں حضور سے	یہ بھی تو کچھ بتایئے تقصیر کیا ہوئی
تقطیع	؍؍	۵۸۹	ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ کسی مصرع کو وزن پر لانا۔	؍؍	ناسخ	جنہیں تقطیع شعر آتی ہے یہ مصرع سمجھتے ہیں	ہے موزوں یہ مہ نو مطلع ابروئے قاتل کا
تقلید	؍؍	۵۴۴	پیروی کرنا۔ نقل کرنا کسیکے قدم بقدم چلنا	؍؍	جلیل	چال اٹھلائی ہوئی ناز سے اترائی ہوئی	کسکی تقلید یہ اے باد صبا ہوتی ہے
تقویٰ[؟]	؍؍	۵۱۶	پرہیزگاری۔ اللہ تعالےٰ کا خوف	مذکر	تسلیم	جو دیکھیں اس بت کافر ادا کو	دھرا رہ جائے تقویٰ شیخ جی کا
تقویت	؍؍	۹۱۶	قوت۔ مضبوطی۔ بل۔	مونث	حالی	نہ فارغ ہیں اولاد کی تربیت سے	نہ بے فکر ہیں قوم کی تقویت سے
تقویم	؍؍	۵۵۶	قسمت کرنا۔ حساب کیسالہ۔ سالانہ کتاب جسکو جنتری کہتے ہیں۔	؍؍	؍؍	وہ تقویم پارینہ یونانیوں کی	وہ حکمت کہ ہے اکمنہ ہو کے کی ٹٹی
تقید	؍؍	۵۱۴	تاکید۔ پابند کرنا۔	؍؍	مونس	حاکم کی تقید ہے کہ لادو سر شبیر	حر نے کہا کچھ فاطمہ کے لال کی تقصیر
تکّا	ہند	۴۲۱	(تکہ) ایک خاص قسم کا تیر ہے جسمیں بجائے نوک کے گھنڈی ہوتی ہے	مذکر	بحر	کسطرح سوراخ ہو سینہ کسی بےپیر کا	تیر تکا ہے ہماری آہ بےتاثیر کا
تکان	؍؍	۴۷۱	تھکاوٹ۔ کسلمندی۔ اعضا شکنی۔	مونث	جان صاحب	اب بہلی پہ میں چڑھوں گی کبھی	کیا کہوں کسقدر تکان ہوئی
تکبر	ع	۶۲۲	غرور۔ گھمنڈ۔ شیخی۔	مذکر	سالک	بندہ اللہ کو کیا جانے کیا آجائے اے اہد	مجھے شرم گنہ تجھکو تکبر ہو عبادت کا
تکبیر	؍؍	۶۳۲	اللہ اکبر کہنا۔ اللہ کی بڑائی کرنا۔	مونث	تسلیم	اس بت کافر نے وقت ذبح میرے حلق پہ	جلد میں آدھی کہی تکبیر آدھی رہ گئی
تکدر	؍؍	۶۲۴	کدورت۔ رنج۔ مکدر ہونا۔	مذکر	جلال	تکدر جوش وحشت کا بہت کیا ہو نہیں سکتا	غبار دل پریشاں ہو کے صحرا ہو نہیں سکتا
تکذیب	؍؍	۱۱۳۲	جھٹلانا۔	مونث	مونس	تکذیب کیا کرے کوئی امر صریح کی	سب مندرج کتاب میں ہے یہ مسیح کی
تکرار[2]	؍؍	۸۲۱	جھگڑا۔ بحث۔	؍؍	امیر	ہم تم چمن میں چلکر جب جا کے ترن بیٹھتے ہیں	بلبل ہیں اور گل میں تکرار ہوگئی ہے

[1] اسیر۔ اسیر منظور ہے اس راہ کو بازاروں کی اب جیک جائیگی تقدیر خریداروں کی۔ (وجاہت) اب اس سے آگے بڑھ کر درجہ ہے قومی مصیبت کا۔ جو ہو مخصوص غم اس قوم کی تقدیر کیسی ہے

[2] (عاشق) میں بیٹھا تا ہوں وہ اٹھتے ہیں کہ اپنے گھر کو جائیں۔ میرے انکے ہوتی ہو تکرار اٹھتے بیٹھتے۔

ع	۸۲۱	ڈھیرانا۔	مؤنث	جلیل	نام شبیر کی ہوتی ہی جو تکرار جلیل	لذت قند مکرر مرے اشعار میں ہے
"	۶۷۰	بزرگی۔ تعظیم۔ عزت۔ ادب۔ آؤ بھگت۔	"	اکبر	ہم نیک خصال ہیں تسلیم نہیں	دنیا میں تو اس روش کی تکریم نہیں
"	۶۹۰	توڑنا۔ حصہ حصہ کرنا۔ اعداد کو تقسیم کرکے تعویذ کے خانوں میں اسطرح بھرنا کہ ہر طرف کا مجموعہ برابر ہو۔	مؤنث	منیر	قدر شکستگی ہی کہیں مال سے سوا	اکسیر سے حساب میں تکسیر بڑھ گئی
"	۷۱۰	کافر کہنا۔ کفر کا فتویٰ دینا۔ کافر ٹھہرانا	"	داغ	خوب واعظ نے منہ کی کھائی ہے	کرکے تکفیر مے پرستوں کی
ھ	۳۵۰	کنکوا۔ ایک قسم کا پتنگ ہے۔	"	ظفر	اُڑ اکھڑے ہی تن زاریوں ظفر میرے	ہوا پہ جوں کوئی تکل خراب اڑتی ہے
ع	۵۳۰	اوپری دل سے کوئی کام کرنا۔ زیبائش ظاہرداری بناوٹ۔ مغایرت برتنا۔ کسی کام میں لحاظ کرنا۔	مذکر	رند	مطلب ہیں صفا ہو تکلف بے زباں کا	دقت ہوئی معنی میں تو کیا لطف بیاں کا
"	۳۹۰	بولنا۔ بات کرنا۔	مذکر	انیس	وہ چھپے رضواں کے وہ حوروں کا تبسم	آپس میں وہ جلسہ بہنس کے فرشتوں کا تکلم
"	۵۴۰	کسیکو اُسکی طاقت سے زیادہ کام کرنے کو کہنا دکھ مصیبت دشواری دقت	مؤنث	صفدر	انجام کیا ہو دیکھیے صفدر فراق میں	تکلیف ابتدا میں ہمیں انتہا کی ہے
ف	۳۶۵	گریباں کی گھنڈی۔	مذکر	امیر	اگر درکار ہو رنگیں تمھیں تکمہ گریباں کا	نگا دو لعل سے میں قطرۂ خون شہیداں کا
ع	۵۰۰	تمام کرنا۔ پورا کرنا۔ کمال کو پہونچانا	مؤنث	عزیز	نفس ہے جسم طبیعی کیلئے پہلا کمال	چاہیئے تکمیل اسکی اور کمالات انسانی
ف	۳۲۶	دوڑ دھوپ جستجو تلاش۔	"	امیر	پروانے کو دُھن شمع کو لو تیری ہے	عالم میں ہر اک کو تک و دو تیری ہے
ع	۳۸۶	پیدا کرنا۔ وجود میں لانا۔	"	امیر	زمین آسمان ہیں فقط زلف تیرے دم کی	تیرے ہی واسطے خالق نے تکوین دو عالم کی
ف	۳۳۵	بالش۔ سرہانے رکھنے کی چیز۔	مذکر	انشا	نیند مستوں کو کہاں اور کدھر کا تکیہ	خشت خم خانہ ہی یاں ہے تو سر کا تکیہ
"	"	قبرستان۔ فقیر کا تکیہ۔	"	امیر	مانگی جگہ لحد کو تو بولا وہ شاہ حسن	تکیہ نہیں فقیر کا یہ وہ زمیں نہیں
ف	۳۳۵	بھروسا۔ اعتماد۔	"	جلیل	بستر اپنا رہا کسی در پر	ہمکو تکیہ مگر خدا پر تھا
ف	۵۲۶	بار بار کسی لفظ کے کہنے کی عادت جیسے "کیا نام" "یا وہ جو ہے سو ہے" وغیرہ وغیرہ۔	"	مرید	ہے جو ہر بات میں نہیں لب پر	کیا یہ تکیہ کلام ہے تیرا
ف	۶۲۰	اسپ تیز گام۔	مذکر	دبیر	آیا مسیحا یا انکا وہ جناب	یا گھر گریاں کے تاروں کا وہ زین آفتاب
ف	۳۲۹	دوڑ دھوپ جلدی آمد رفت کرنا۔	مؤنث	ناسخ	یقیں ہے سنتے سنتے اسکا سر پڑ گئی ناسخ	بیاں میں سامنے جسکے کروں اپنی تگا پو کا
ھ	۳۳۰	آنکھ کا تل۔ مردمک۔	مذکر	صبا	کوٹھوں میں گردش نگہ یار سے پیسا	تل تیل ہو کے بہ گیا چشم غزال کا
"	"	خال۔	"	ناسخ	مردم چشم ملا ایک ہیں ترے خال سیاہ	روئے خورشید پہ ایسا کوئی تل ہوگا

خاطر احباب کا مکرر اس شعور قافیہ بھی ہوا گر تنگ تو تکرار نکر۔ ۵۲ مصحفی نے تکل کو مذکر لکھا ہے ۔ دل ہوا ہیں انکی میرا تکل اُڑا۔ بنگے بول اُٹھے کہ تو تکل اُڑا۔ مؤنث ہی لکھا ہے ۔ آئی قیامت آپکی تکل اگر اُڑی قرطاس صبح حشر ہی کا غذ پتنگ کا۔ مصحفی کے استعمال کا اتباع ہوا اسمیں جاتا مؤنث ہی کو ترجیح ہے۔ ۵۳ نور اللغات میں ... لکھا ہے۔ یعنے سجائے کاف عربی کے کاف فارسی صحیح بتاتے ہیں۔

تلاش	ت	۷۴۱	ڈھونڈھ، جستجو۔	مونث	جلیل	مری نظر کو ہے اک حیرتِ قمر کی تلاش	مری فغاں کو ہے اک عمرِ بے اثر کی تلاش
تلاشی	ت	۷۴۱	ڈھونڈھنا۔	؍؍	امیر	کیسی حیا کبھی نہ لیں گے اے نازنیں نکلی	ترے ہزار نے گھر بھر کی تلاشی لی کہیں نکلی
تلاطم	ع	۳۸۰	موجوں کا آپس میں ٹکرانا، ہلچل مچ جانا	مذکر	نسیم	ضبط کرنے پر بھی آیا ایک اشک قلزم ہو گیا	چار آنسو گر پڑے ہر پا تلاطم ہو گیا
تلافی	؍؍	۵۲۱	تدارک، کسی کمی کا پورا کرنا۔	مونث	مومن	اگر غفلت سے باز آیا جفا کی	تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی
تلاوت	؍؍	۸۳۷	قرآن شریف پڑھنا۔	؍؍	گویا	سر نیزے پہ بھی سورۂ یوسف پڑھا کیا	ناغہ کبھی ہوئی نہ تلاوت حسین کی
تلبیس	؍؍	۵۱۲	مکر و فریب، دغا۔	؍؍	داغ	رہے مکر سے باز کیا مدعی	کہ تلبیس ابلیس جاتی نہیں
تلچھٹ	ھ	۸۳۵	دُرد، تہ نشین۔	؍؍	امیر	ساقی کا دل ضرور مکدر ہے کچھ نہ کچھ	تلچھٹ ہوئی ہے ہم کو عنایت شراب کی
تلخی	ف	۱۰۴۰	کڑوا ہونا۔	؍؍	؍؍	عاشق پسند کیوں نہ کریں زہر چشم یار	میکش کو خوش گوار ہے تلخی شراب کی
تلطف	ع	۵۱۹	مہربانی	مذکر	میر	وفا بھی مہر بھی الطاف تھا تلطف تھا	کبھی مزاج میں اس کے نہیں تصرف تھا
تلقین	؍؍	۵۹۰	سمجھانا، نصیحت کرنا، شیعہ مذہب کے لوگ مردے کو قبر میں اتار کے وہاں تلقین پڑھتے ہیں۔ اور ایک آدمی مردہ کا شانہ ہلاتا ہے۔	مونث	شعور	کیا کام نہیں کہتا ہے اسے منہ نہ لگاؤ	بدنام کرے گی تمہیں تلقین عدو کی
تلک	ھ	۴۵۰	رسم گدی نشینی۔	مذکر	سخن	ہوتا ہے جو جہاں میں حکم سے تیری ہے وہ سب	شہ کا کہیں جلوس ہو راج کا ہو کہیں تلک
تلمذ	ع	۱۱۷۰	شاگردی۔	؍؍	تسلیم	ستم میں وہ کامل بہت ہو رہا ہے	فلک کو بھی ہر سو تلمذ رہا ہے
تلوا[1]	ھ	۴۴۷	کف پا، پنجے کے نیچے کا حصہ	؍؍	رند	کدھر لے جائے گا کشش دشت کے کانٹوں کو ارمان ہوگا	الٰہی خیر کرنا پھر مرا تلوا کھجاتا ہے
تلوار[2]	؍؍	۹۴۷	تیغ، شمشیر	مونث	جلیل	جو بسمل ہو چکے ہیں وہ بڑی تعریف کرتے ہیں	ذرا ہم بھی تو دیکھیں آپ کی تلوار کیسی ہے
تلون[3]	ع	۴۸۶	رنگا رنگ، طرح طرح کا ہونا۔ تبدیل رنگ، ایک حالت پر نہ رہنا۔	مذکر	ناسخ	تو جو خورشید ہوا اٹھتے ہی جو کھلتا نہیں نقاب	چہرۂ گل میں تلون ہو رہا ہے حربا کا
تماشا	؍؍	۷۴۲	چھچھوراپن، گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ، ہنگامہ، مجمع، ہجوم، بھیڑ، سیر، تفریح کا مقام، وہ چیز جس کو تعجب و شوق سے دیکھیں جیسے گر چہ چھوٹا تماشے جا بجا ناحق ابھی جو لا تھا	؍؍	داغ	تماشا جب سے دیکھا ہے ہوئی دل کی ترقی کا	تماشا ہے کہ وہ اپنی نظر سے آپ گرتے ہیں
تمانچہ	ت	۴۹۹	تھپیڑ	مذکر	انیس	شہ کہتے تھے ہر بار یہ دریا نہ رکے گا	اس فوج پہ آفت کا تمانچہ نہ رکیگا
تمباکو[4]	ھ	۴۶۹	ایک درخت کا پتا ہے جسے حقہ پر پیتے اور پان میں کھاتے ہیں۔	؍؍	منیر	تمباکو بھی ہوا ہے کڑوا ہے	رک رک کے بولتا ہے حقہ ہم سے
تمثال	ع	۹۸	صورت، مثال، مانند۔	مونث	سودا	کون ہے ایسا میں تشبیہ تجھے دوں جس سے	تو ہی آئینۂ ہستی میں ہے اپنی تمثال
تمثیل	؍؍	۹۸۰	مثال، تشبیہ، نظیر، مشابہت۔	؍؍	اختر مینائی	چاند میں جتنا ہے زردی ہے رخ خورشید پر	دیکھا نہیں تو نہیں تمثیل ترے دیدار کی

[1] رندم بطرح ابروئے قاتل کے اشارے ہیں اور ہر انگلی پڑتی ہے کہ تلوار خدا خیر کرے۔ [2] ا قدرم تیرے چہرے سے تلون تر انگلی جائیگا۔ [3] اس پھول کو سو رنگ بدلتے دیکھا

[4] اہل لکھنؤ پینے والے کو تمباکو اور کھانے والے کو زردہ کہتے ہیں۔

تنبیہ	ع	۲۶۷	جتلانا۔ آگاہ کرنا۔ خبردار کرنا۔ تہدید۔ ملامت	مونث	مومن	محتسب یہ ستم غریبوں پر	کبھی تنبیہ بادشاہ نہ کی
تنخواہ[۱]	ف	۱۰۶۲	مشاہرہ۔ نوکری سے جو ماہانہ روپیہ ملے	״	امانت	بوسہ جو طلب ہیں نے کیا ہنسکے وہ بولے	سرکار سے موقوف ہے تنخواہ تمھاری
تنزّل	ع	۴۸۷	تھوڑا ہونا۔ درجہ کم ہونا۔ اترنا۔	مذکر	مونس	فرق انکی صفا میں کبھی بالکل نہیں ہوتا	یاں روز ترقی ہے تنزل نہیں ہوتا
تنعّم	״	۵۶۰	ناز و نعمت سے زندگی بسر کرنا۔ آرام۔	״	ضریر	غریبوں کو نفرت سے کیا دیکھتا ہے	رہیگا نہ منعم تنعم کسی کا
تنفّر	״	۷۳۰	نفرت کرنا۔ بھاگنا۔	״	تسلیم	طبیعت ہٹ گئی شعر و سخن سے	تنفر ہو گیا اظہار فن سے
تنقیہ[۲]	ع	۵۶۵	پاک و صاف کرنا۔	مذکر	جان صاحب	جن تھا موا بخار کہ اترا نہ جھنک	سو طرح کے علاج ہوے تنقیے ہوے
تنکا[۳]	ہ	۴۷۱	سوکھی گھاس کے ٹکڑے۔ کوڑا۔ کرکٹ۔	״	منیر	تنکا جو ناک میں ہے مغرور کے پڑا	خود بینوں نے جھک کے قدم نیم کے لیے
تنگ[۴]	ف	۴۷۰	گھوڑے کی زین کسنے کی نواڑ۔	״	انیس	شیروں نے عجب شان سے گھوڑوں کے کسے تنگ	نیزے جو سنبھالے تو علمدار ہوے دنگ
تن و توش	״	۱۱۶۲	موٹاپا۔ جسامت۔	״	سخن	پہلوان قیس تھا سچ پوچھو تو ملا غم ہو	عاشقوں میں کہو کسکا یہ تن و توش ہوا
تنور	ع	۶۵۶	روٹی پکانے کی جگہ۔	״	جرات	گویا تنور دیدہ گریاں ہے آگ کا	ٹپکے ہے جو ہر اشک وہ طوفاں ہے آگ کا
تنویر	״	۶۶۶	روشنی۔ چمک۔	مونث	ناظم	شب کو مہ دو ہفتہ کی تنویر دیکھ لی	گویا تمھارے چہرے کی تصویر دیکھ لی
توا	ہ	۴۰۷	لوہے کا گول ظرف جس پر روٹی پکاتے ہیں	مذکر	رند	داغ عشق اور کو دیتا ہے فلک ہے ظالم	مجھے گل کھانے کو لوہے کا توا ملتا ہے
تواتر	ف	۱۱۰۷	پے در پے۔ لگاتار	״	تسلیم	نہ کیوں مانوں کہ تم دشمن کے ہو دوست	تواتر سے مری جاں اس خبر کا
توارد	ع	۶۱۱	باہم ایک جگہ اترنا۔ ایک ہی مضمون کا دو یا کئی شاعروں کے ذہن میں آنا۔	״	״	قد موزوں کی صفت میں ہے جو مصرع کہا	مصرع سرو گلستاں سے توارد ہو گیا
تواریخ	״	۱۲۱۷	تاریخ کی جمع۔ مہینے کے دن سنوں کا علم۔ واقعات کی یاد حالات قدیم۔ تاریخ۔	مونث	سحر	عشق کہنہ ہے حسینوں کی تواریخ ہوئیں	شعر کی بات مرے قصہ طلب ہوتی ہے
تواضع	״	۱۲۷۷	عاجزی۔ آؤ بھگت خاطر داری۔	״	امیر	صد شکر حق نے میری تواضع قبول کی	اچھی تھی شے خزانہ شاہی میں رکھی
توافق	״	۵۸۷	موافقت ہونا۔ مطابقت۔	مذکر	نوازش	انکو شوق قتل یاں شوق وصال	دو خیال و نہیں توافق ہو گیا
توام	״	۴۴۷	جوڑواں بچے جو ایک ساتھ پیدا ہوں۔ باہم ملے ہوئے۔	״	داغ	ہمارے ساتھ ہی پیدا ہوا ہے عشق اے ناصح	جدائی کسطرح سے ہو۔ جدا توام بھی ہوتے ہیں
تواں	ف	۴۵۷	طاقت۔ زور۔ بل۔ قدرت۔	مونث	تسلیم	بوقت ذبح نکلی روح لفظ مرحبا کہکر	مرے قاتل ترے ان دست و بازو ہو توانائی
توانائی	״	۴۷۸	بل۔ زور۔ طاقت۔	״	جلیل	آہ نکلی دل جگر سے اشک نکلے آنکھ سے	روک لیتے ہم نہیں تنی توانائی نہ تھی

[۱] (ناسخ) مدت سے گذری لیتی طالع تو کیا سمجھا ہوں نہیں۔ آسماں نے کچھ تاروں پر مری تنخواہ کی۔ (امیر) ہے باخوب یہ جب سے رمضان تک ساقی۔ دو نی کر دونگا میں تنخواہ سہ ماہی تیری۔

[۲] (شرف) برسوں تنقیے کئے سیکڑوں ہی فصدیں لیں۔ خاک چھانی نہ ٹھہرنا تھا سودا ٹھہرا۔ [۳] (ذوق) بہزار شوق) ناک میں نیم کا نقط تنکا شوخی جالا کی مقتضا سن کا۔ [۴] تنگ بمعنی فراخ کی ضد۔ عاجز۔ مجبور۔ غریب۔ مفلس۔ مشکل۔ دشوار۔ بیزار ہونا۔ تھک جانا۔ زچ کرنا وغیرہ کے معنی میں بولتے ہیں جیسا قدر و امیر مینائی نے فرمایا ہے۔ (قدر) تنگ آیا لاغری سے استقدر میں آجکل۔ ڈوب مرنے کو ہوا اس چاہ ذقن کی احتیاج۔ (امیر) اے شہسوار حسن زیادہ کرو نہ تنگ۔ ڈرہے سمند ناز بشوخی الف نہو۔ (ذوق) حرص کے پھیلتے ہیں پاؤں بقدر وسعت۔ تنگ ہی رہتے ہیں دنیا میں فراغت والے [۵] (منیر) گلے کے نور سے بڑھ جائیگی تنویر جوشن کی۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
توڑا	ھ	۶۰۷	تھیلی ایکہزار روپیہ یا اشرفی کی۔ پانی کا توڑ۔ بہاؤ کا زور۔	مذکر	امیر	خبر اُس سیم بدنکی کہیں لا اے قاصد	اشرفی کا تجھے ہوجائیگا حاصل توڑا
〃	〃	〃		〃	〃	محفل اہل سخن میں کہاں قلت مال	کبھی پانی کا ند کہا لب ساحل توڑا
توڑجوڑ	ھ	۸۱۵	چال۔ کاٹ چھانٹ۔ ترکیب[1] ڈھنگ۔	〃	نوح	گرچہ آپسمیں وہ اب رسم محبت نہ رہی	توڑجوڑ اسکے بدستور چلے جاتے ہیں
توسط	ع	۴۷۵	میانہ روی۔ اعتدال۔ واسطہ۔	〃	اختر مینائی	ملنا ترا دہی ہے کہ بیواسطہ ملے	ہمکو نہیں پسند توسط رقیب کا
توسل	〃	۴۹۶	وسیلہ۔ سفارش۔	〃	لطف	توسل گر نہوتا اے شفیع المذنبیں تیرا	گنہ بخشا نہ جاتا حشر تک حوا و آدم کا
〃	〃	〃	کسیکو بیچ میں ڈالنا۔ ذریعہ۔ سفارش۔	〃	میر	ہمیں شوق نے صبا جو کھو دیا	غلاموں سے اُسکے توسل کیا
توسن	ف	۵۱۶	گھوڑا جو شوخ و سرکش ہو۔	〃	تعشق	ایکدن ابلق ایام کریگا پامال	مجھ سوار کے بگڑتا ہے یہ توسن کیسا
توسیع	ع	۵۴۶	فراخی۔ کشادگی۔ وسعت	مونث	تسلیم	کیا فائدہ باتیں جو بنانے کوئی شاعر	کیا اس سے ہوئی جاتی ہے توسیع زباں کی
توشک	ف	۴۴۶	فرش۔ بچھونا۔ گدیلا۔	〃	رشک	پھولوں کی ہے جنگلے اے رشک	توشک آرام کی نہیں ہے
توشہ	ف	۷۱۱	زاد راہ۔ سفر خرچ۔	مذکر	ظفر	منزل الفت میں غم کو میں جدا کیونکر کروں	مجکو ہے اسکا سہارا ہے توشہ راہ کا
توصیف	ع	۵۸۶	تعریف خوبی بیان کرنا۔ وصف۔	مونث	مصحفی	موہوم جو شے ہو وہ بندھے نظم میں کیونکر	تعریف دہن کی ہو کہ توصیف کمر کی
توضیح	〃	۱۲۲۴	وضاحت کرنا۔ روشن کرنا۔ ظاہر کرنا۔	〃	تسلیم	نہ توضیح کی کچھ نہ تاویل کی	کسی پر کسیکو نہ تفضیل دی
توطن	〃	۴۶۵	وطن اختیار کرنا۔	مذکر	ناصر	نہ آبادیمیں جی بہلا نہ گلشن کی ہوا بھائی	کیا آخر توطن ہمنے آکر دشت مجنوں میں
توفیر	〃	۶۹۶	زیادتی بچت فائدہ۔ بڑھانا۔	مونث	وجاہت	بڑھا دی ہے مصیبت اور بھی نا اتفاقی نے	یہ ہے خود فائدہ آپسمیں پھر توفیر کیسی ہے
توفیق	〃	۵۹۶	موافق کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا اسباب نیکی عطا کرنا۔ خداوند عالم کا بندہ کے خواہش کے موافق نیک اسباب بہم پہونچانا ہدایت۔ رہنمائی۔ خدا کا فضل خدا کی مہربانی۔	〃	شوق	بولی الفت کا کیا یہی ہے طریق	نہوئی تمکو اتنی بھی توفیق
〃	〃	〃	〃 〃 〃 〃	〃	تسلیم	دی جو توفیق خدا نے تو دیا اُسنے ہمیں	سچ جو پوچھو تو کچھ احسان نہیں حاتم کا
توقع	〃	۵۸۶	امید۔ بھروسہ۔ آس۔	〃	داغ	وہاں جھوٹے وعدے پہ اب ہل گیا	توقع مجھے کسقدر ہو گئی
توقف	〃	۵۸۶	دیر۔ ڈھیل۔	مذکر	امیر	امیر عشق نہیں بازخواہ خوں رکھتے	ہمارے قتل میں اسکو عبث توقف تھا
توقیر	〃	۴۱۶	عزت۔ وقار۔	مونث	ناسخ	نظر آئی ضریح حضرت شبیر لوہے کی	زیادہ سیم و زر سے ہوگئی توقیر لوہے کی
توقیع	〃	۵۸۶	فرمان شاہی۔	مذکر	ناظم	ہمارا نامہ اعمال اُسکے فیض نسبت سے	عجب کیا ہے بنے توقیع گر خلد مخلد کا
توکل	〃	۴۵۶	خدا پر بھروسہ کرنا۔	〃	مصحفی	اے فلک تنگی افلاس و فلاکت تا کے	رنگ لائیگا کسی روز توکل اپنا

[1] (امیر) یوں نہیں آنے کا قابو میں خار رخسار یار۔ توڑجوڑ ہیں خط کے سیکھوں کا تب تقدیر سے۔

باب تائے ہندی

ٹاپ	ہ	۳۰۳	گھوڑے کے سُم۔	مونث	انیس	بجلی سے فزوں تھی تڑپ آتش نفسوں کی	اسواروں تک آجاتی تھیں ٹاپیں فرسوں کی
ٹاپو	"	۳۰۹	جزیرہ۔ وہ خشک زمین جو ہر طرف پانی سے گھری ہو۔	مذکر	جان صاحب	ہوتی تھی مجھکو شدید سمندر میں سگھڑی	ٹھہرا جہاز جب کوئی ٹاپو نظر پڑا
ٹاٹ[1]	سنسکرت	۸۰۱	سن کا بنا ہوا کپڑا۔ ساہوکاروں کے بیٹھنے کی گدی۔	"	آتش	ٹاٹ باہی مرقد میں ملنے کا نہیں کل فرش	خوش نہ ہو گو آج بند صاحب قالین ہے
ٹال	ہ	۲۳۱	لکڑی بانس وغیرہ کا ڈھیر انبار۔ لکڑیوں کی دکان۔ بہیت و لعل ٹال مٹول حیلہ حوالہ۔	مونث	مسرور	وصل منظور ہے تو ہو جائے	ٹال ہر روز کی نہیں اچھی۔
ٹانکا[2]	"	۲۷۲	سیون۔	مذکر	امیر	ہجر ادل رد ہجیت میں کھایا نہ گیا	زخم کھایا کہ ٹانکا کبھی کھایا نہ گیا
ٹانگ	"	۴۷۱	پاؤں۔	مونث	رند	بائیں جو ہیں دامن دابہ کی رہتیں	سو بالیدہ میں چلتی ہیں ٹانگیں پسار کے
ٹبر	"	۶۰۲	کنبہ اور خاندان کا خرچ۔	مذکر	جان صاحب	پنجتن پاک کی ہو آس مجھے اے باجی	جنکے صدقے میں مرا سارا ہو ٹبر جیتا
ٹپا	"	۶۰۳	خاصہ راگ کی ایک قسم بندوق کی گولی کا جا پڑنا	"	منیر	کٹار ہوگا نے سے زہر کے گانے کے لیے آہ	مری خیال میں ٹپا ہوا ایک گولی کا
ٹپکا	"	۳۲۳	آم جو پختہ ہو کر درخت سے از خود گر پڑے۔	"	آتش	نہو کسو کو کشش انہیں آم نہیں سمجھوں	ہاتھ آتے ہیں پس وہ جو بار ... ٹپکے
ٹٹو	"	۸۰۶	چھوٹے قد کا گھوڑا۔	"	اکبر	کہا پیر طریقت نے اکبر اپنی ٹم ٹم پر	یہی منزل ہے جس میں شیخ کا ٹٹو بھی چلتا
ٹٹول	"	۸۳۶	چھونا تجسس۔ تلاش ڈھونڈھ آزمانا۔	مونث	نگہت	پیکان تیر نکلا پہلو کو کھول دیکھا	دل کا پتہ نہ پایا سینہ ٹٹول دیکھا
ٹٹی	"	۸۱۰	آڑ۔	مونث	صفدر	ہوتا خیال یار سے اس دل کا سامنا	ٹٹی جو درمیاں میں نہ ہوتی غبار کی
ٹکا	"	۴۲۱	دو پیسے۔ روپیہ۔ نقدی۔	مذکر	اکبر	شیخ صاحب ہیں ہم کو لاکھ برتیں دستی	بے بھجن گائے تو مندر سے ٹکا ملتا نہیں
ٹکٹ	انگریزی	۸۴۰		"	وجاہت	کردیا فیشن نے اب اپنا لفافہ بے رنگ	ردی ہو جاتا ہے بیکار ٹکٹ جاتا ہے
				"	ظریف	پہلے انہیں دیا گیا اک سارٹیفکٹ	اول وہ جہاز میں جنکا کہ تھا ٹکٹ
ٹکٹکی	ہ	۸۵۰	بفتح اول و سوم تاک۔ انتظار۔ گھورنا۔ دیکھتے رہنا۔	مونث	امیر	اللہ رے دید چہرۂ قاتل کا اشتیاق	ہے ہمکو ٹکٹکی تہ خنجر لگی ہوئی
ٹکر	"	۶۳۰	ٹھیس۔ دھکا۔ صدمہ۔ ٹھوکر۔	"	"	مری کشتی برنگ موج ہے بحر حوادث میں	کنارے تک اگر پہنچے تو ٹکر کھائے ساحل کی
ٹکڑا[3]	"	۶۲۱	بھیک کا ٹکڑا۔	مذکر	سودا	سخاوت یاد کرتا ہے کسی کے دل کے صدقے	کہیں ٹکڑا جو سودا کو نظر آتا ہے شیشے کا
"	"	"	پارہ۔ ریزہ۔	"	امیر	رزق کی وسعت ہے منظور ہوائے دل گر جا	بھیک کا ٹکڑا گدا کو بے صدا ملتا نہیں

[1] "ٹاٹ الٹنا" دیوالیہ ہونے کی علامت۔ ساہوکاروں کا قاعدہ ہے کہ جب دیوالہ نکل جاتا ہے تو وہ اپنے بیٹھنے کے ٹاٹ یا گدی کو الٹ دیتے ہیں اور چراغ روشن کر دیتے ہیں۔

[2] (آتش) خون ہوجاتا ہے دل کیا دیدۂ تر خشک ہو۔ روز ٹانکے ٹوٹتے ہیں زخم کیونکر خشک ہو۔

[3] روٹی۔ رزق۔ روزی (داغ) ملتا ہے لخت دل مجھے سرکار عشق سے۔ اچھی جگہ نصیب نے ٹکڑا لگا دیا۔

باب جیم عربی

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
جائے	ف	۴	جگہ۔ مقام۔	مونث	امیر	وہ کون دل ہے کہ جسمیں نہیں ہے جا تیری	وہ کون سر ہے جو رکھتا نہیں ہے سودا تیرا
جادو	″	۱۴	سحر۔ افسوں۔ ٹونا۔ منتر۔	مذکر	امیر	بوالہوس دم دیکھے کیا لیگا مری تاثیر سخن	چل گیا تھا جو ہمیں پر وہ جادو اور تھا
جادوگری	″	۲۴۴	جادوگرنا۔ سحر کرنا۔	مونث	جلیل	دلکو جو چھین لیتے ہیں وہ بات بات میں	جادوگری یہ سب ہے تری فتنہ زا کی ہے
جادہ	ع	۱۳	راستہ۔ پگڈنڈی۔	مذکر	امیر	حباب سا ہیں آنکھیں شہ تیری نظاہر	کہ ہر موجہ ہے اس دریا میں جادہ [illegible]
جاروب	ف	۲۱۲	جھاڑو۔	مونث	امیر	خود جہاڑ جہانے لگے کہ در دوست کی	شعاع مہر تھی جاروب صحن [illegible]
جاروب کشی	″	۵۴۲	جھاڑو دینا۔	″	امیر	روضۂ پاک کی خاک آنکھوں سے ملتا میرا	کاش جاروب کشی ان کی میسر ہوتی
جاڑا	ھ	۲۰۵	سردی کا موسم۔ سردی۔	مذکر	سودا	ہوا جاتی نہیں عدم میں ہمیں [illegible]	جواب بھی سوکھ ہو ملکر تو جاڑا ہو دولائی کا
جاسوس	ع	۱۳۰	بھیدیا۔ مخبر۔ گوئندہ۔ خفیہ نویس	مذکر	تسلیم	کیا چھپے اللہ سے تسلیم راز نیک و بد	ہر بشر کے ساتھ اک جاسوس ہے ہمراہ کا
جاگ	ھ	۲۴	بیداری۔	مونث	افسر	دل ان سے لگا کے اے افسر [illegible]	وہ محو خواب ناز ہو وہ سماں ہماری جاگ [illegible]
جاگیر	ف	۲۲۴	وہ زمین یا علاقہ جو کسی خدمت کے عوض میں کسیکو سرکار سے عطا ہو۔ معافی۔	مونث	رضا	غیر نے بھی آنکے بستر کو ہے جانا ہے کیا	پاس ساقی خلد کی جاگیر آدمی [illegible]
جال	ھ	۳۴	دام۔ پھندا۔	مذکر	امیر	[illegible] کے دریا ہی میں تڑپ [illegible]	مچھلیاں [illegible] موجوں ہی کا جال [illegible]
″	″	″	مکر و فریب۔ چھل۔	″	جانصاحب	کوٹھے پہ چڑھکے رنڈی کرتی ہے جو تو کنگھی	میں ہیچ خوب سمجھی یہ بھی ہے جال تیرا
جالا	″	۳۵	تار عنکبوت۔ وہ چند تار جو مکڑی لعاب سے بناتی ہے۔	″	امیر	اڑ گئی گھاس مٹی ہے ڈالا	ہے جو بند میں سو مکڑی کا جالا
″	″	″	آنکھ کا ایک عارضہ یعنی وہ سفید جھلی جو مثل پردہ کے آنکھوں پر چھا جاتی ہے	″	رشک	کیا تجھے دیکھے فلک جالا ہے چشم [illegible]	دیدۂ خورشید کو فرصت نہیں [illegible]
جالی	″	۴۴	ایک قسم کا کپڑا ہے جو سوراخدار ہوتا ہے	مونث	منیر	[illegible] میں پہچانتا ہوں [illegible]	جالی بنا رہا ہوں نقوش حصیر کی
″	″	″	جھنجری۔	″	آتش	صورت عاشق ہو در پردہ [illegible] عشق	[illegible] میں جالی رہی دیوار [illegible]
جام	ف	″	پیالہ۔ ساغر۔ شراب پینے کا برتن۔	مذکر	امیر	[illegible] گنہگار جو محروم رہ گئے	ساقی گر یہ جام شراب طہور تھا
جامدانی	″	۱۰۹	صحیح جامہ دانی ہے۔ بوغبند۔ کپڑوں کی پٹی چمڑے کا صندوق جسمیں پہننے کے کپڑے رکھتے ہیں۔ ایک قسم کا پھولدار کپڑا بھی ہوتا ہے جسکو جامدانی کہتے ہیں	مونث	جانصاحب	[illegible]	چمڑے کی جامدانی میں [illegible]
جامہ	″	۳۹	پوشاک۔ پہننے کا کپڑا۔	مذکر	ناسخ	[illegible]	جامہ ہستی [illegible] ہو گیا

[illegible] اپنی آنکے گرد [illegible] - شاہی جامہ [illegible] جاگتی سوتا تھا [illegible] -

جبل	ع	۳۵	بفتح اول و دوم پہاڑ	مذکر	بحر	انسان مشت خاک ہے کیا مستقل رہے	بن بن کے آسیا پہ روزی جبل چلے
جبلت	//	۴۳۵	بفتح اول و کسر دوم و تشدید لام۔ خلقت اصل طبیعت صفت خلقی۔ پیدائشی۔ قدرتی۔ جیسے شفقت اولاد ماں باپ کی جبلت میں داخل ہے۔	مونث	اختر بیناائی	عداوت سے باز آسے کیا مدعی	جبلت کیسی بدلتی نہیں
جبہ	//	۱۰	لباس کی ایک قسم چغہ لبادہ۔	مذکر	امیر	آنے تو دو بہار یہ دونوں ہیں رہن مے	خرقہ نہ پیر کا ہے نہ جبہ مرید کا
جبہہ	//	۱۵	پیشانی۔ ماتھا۔	//	امیر	یار کی پیشانی پُر نور سے کیا دوں مثال	جبہۂ خورشید پہ ابر و نظر آیا مجھے
جبین^{۱۵}	//	۶۵	پیشانی۔ ماتھا۔	مونث	امیر	سنگ در آپ کا ملجائے تو سجدے کر لوں	سودہ ہو کر مری رہ جائے جبیں تھوڑی سی
جتن	ھ	۴۵۳	بالفتح کوشش تدبیر ڈھنگ۔ جتیا۔ اُپائے چارہ۔	مذکر	جان صاحب	تعویذ نقش چلہ کشی ٹوٹکے فسوں	ملنے کو تیرے ہمنے ہزاروں جتن کئے
جٹا	//	۴۰۴	بال کی لٹ۔ درخت کی جڑ۔ ریشے	مونث	گلزار نسیم	زنبور سیاہ خال اُسکے	برگد کی جٹائیں بال اُسکے
جحیم	ع	۶۱	دوزخ جہنم	مذکر	امیر	محشر میں لقمہ میں نہوا کی خدا نے خیر	مدت سے ورنہ کھولے ہوئے منہ جحیم تھا
جد	//	۷	دادا۔	//	مونس	رد کے مجھے کیا منہ پسر سعد نحس کا	جد کر سکا ہے یہ واسطہ تم دیتے ہو جسکا
جدال	//	۳۸	بالکسر۔ جنگ لڑائی۔	مونث	اختر بینائی	دل نہ میری سنے نہ میں دل کی	روز با ہم جدال رہتی ہے
جدائی	ف	۳۸	بضم اول دوری مفارقت علٰحدگی۔	//	امیر	وصل اگر ممکن نہیں تو ہو وصال	اب نہیں اٹھتی جدائی آ بچی
جدت	ع	۴۰۷	بالکسر۔ نیا ہونا۔ تازہ ہونا۔	//	جلیل	طرز رفتار میں ہونے لگی جدت پیدا!	روز تلوار نئی زیب کمر ہوتی ہے
جدول	//	۴۳	وہ خط یا لکیر جو کتاب کے صفحہ پر چہار طرف کھینچتے ہیں	//	ناسخ	جا بجا تعریف لکھی ہے خط رخسار کی	چاہیئے جدول مرے دیوان کو زنگار کی
جذب	//	۴۰۵	بالفتح۔ کھنچاؤ کشش۔ وہ حالت جو مجذوب فقیروں کیواسطے مخصوص ہے	مذکر	مونس	گر کشش ہے بخت شایق ہول طواف شاہ کا	کہربا کو جذب کیا مشکل ہے برگ کاہ کا
جذبہ	//	۴۱۰	کشش کھینچنا دل کا جوش۔ ولولہ	//	جلیل	کہدے اے آہ پیاس سے جو کھنچا بیٹھا ہے	کھینچ لائے گا تجھے جذبۂ کامل میرا
جرأت	//	۶۰۴	دلاوری۔ چالاکی۔ ہمت۔	مونث	داغ	جواب انکی جانب سے دینے لگا	یہ جرأت تجھے نامہ بر ہوگئی
جراحت	//	۶۱۲	زخم۔	//	جلال	خوشی سے اپنے سینہ کو بنایا ہے ہدف ہمنے	جراحت دل کی جب پڑتا ہے تیر ناز ہنستی ہے
جرس	//	۲۶۳	عربی میں بفتح اول و سکون دوم آواز نرم فارسی میں بفتح اول و دوم گھنٹہ جو قافلہ والے کوچ کے وقت بجاتے ہیں	مذکر	اسیر	نہیں رہنے کے زیر خاک تا نالہ مرد لکو	جرس خاموش ہوگا جب پہنچ جائیگا منزل کو
جرعہ	//	۲۷۸	گھونٹ۔ ایک دفعہ کا پینا۔	//	تسلیم	پلا دیتا اگر اک جرعہ صہبائے محبت کا	ترے صدقے میں میں بھی مست بیجا مثل مینو ہوتا
جرم^{۲۵}	//	۲۲۳	بضم اول۔ گناہ۔ قصور۔ پاپ۔	//	اسیر	کسی گنہ پہ کوئی قتل ہو میں کہتا ہوں	کہ اس سے جرم ہوا ہوگا آشنائی کا

۱۵ (داغ) نہ چمکتی جو حسن کی تقدیر۔ کیوں تری چاند سی جبیں بنتی۔ ۲۵ (میر) درپئے خون میر کے نہ رہو۔ ہو ہی جاتا ہے جرم آدم سے۔

		معنی				
ع	۲۲۳	بالکسر۔ جسم دھڑ بدن۔ اکثر اس لفظ کا اطلاق فلکیات معدنیات جمادات پر ہوتا ہے جیسے جرم کوہ جرم قمر جرم خاک وغیرہ۔	مذکر	انیس	عکس سپر بدنمیں بدن کا سپر میں تھا	تھی وہ سپر کہ جرم نمایاں قمر میں تھا
”	۲۰۸	نام ایک شکاری جانور کا ہے جسکو باز بھی کہتے ہیں۔	”	صبا	کئے صید سرخاب اور قرقرے	کلنگوں پہ جرّے سے اڑا سے گئے
”	۲۱۵	لاٹھی۔ چھڑی۔ ایک پیمانہ زمین ناپنے کا انگریزی پچپن گز کی زنجیر۔	مونث	ظفر	جریب کا کہکشاں تو نے ضعف پیری میں	کبھی نہ اسے فلک پہ ہاتھ سے پھینکی
ھ	۲۰۳	بیخ۔ بن بنیاد۔	مونث	منیر	منظور ہے شکست دل دادخواہ کی	جڑ کاٹتے ہیں بُت مرے سروِ آہ کی
ع	۱۱	صلہ۔ بدلا۔ انتقام نیکی و بدی کا عوض مگر فارسی والے نیکی کے لئے جزا اور بدی کے لئے سزا بولتے ہیں۔	”	امیر	بارگاہ حق سے ہر طاعت کی ملتی ہے جزا	سب بڑی سرکار حق رہتا نہیں مزدور کا
”	۲۶۰	سمندر کے پانی کا اتار چڑھاؤ جسکو جوار بھاٹا کہتے ہیں۔	مذکر	انیس	ہے قہر غضب نام ہے قہر مدّ اس کا	زرگینہ کا نہیں شام تک جزر دُر کا
ف	۱۶۲/۱۰	پارہ ریزہ ٹکڑا۔	”	ناسخ	کلمتِ کا کل بیجاں سے جو دیتے تشبیہ	عطر نیم جزو کا ہر جزو پریشاں ہوتا
			”	صبا	ہوائے وصل و آب اشک سوز ہجر گرد ام	یہ ہیں اک ایک جزو جسم ما انفسوں کے چار عنصر کا
ع	۲۲۵	ٹاپو۔ زمین کا وہ ٹکڑا جو پانی سے گھرا ہوا ہو۔	”	آتش	تیار رہتی ہیں صف مژگاں کی پشتینں	رخسار یار ہے کہ جزیرہ فرنگ کا
ف	۳۱۶	جغرافیہ کی اصطلاح میں وہ خشکی کا ٹکڑا جو تین طرف پانی سے محیط ہو۔	”	حالی	عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا	جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا
ع	۶۶۳	بکسر اول دلیری۔ ہمت۔ مردانگی۔ حد سے گزرنا۔	مونث	خنجر بنارسی	کعبۂ دل کو مٹانے کا خیال	اللہ اللہ یہ جسارت آپ کی
”	۵۰۳	بالفتح موٹاپا۔ فربہی۔ حجم کسی چیز کا۔	”	شعور	دست بازو سے نہیں مردانگی	دیکھنے کی ہے جسامت فیل کی
ف	۴۶۳	کود پھاند۔ زغند۔ قلانچ۔	”	صبا	کئی بار ڈھونڈھا اٹھ کے جست اپنی کی	جب اٹھا برابر سے گولی پڑی
”	۴۷۲	تلاش ڈھونڈھ	”	تسلیم	ز خود رفتہ ہیں دونوں آرزوئے وصل باہم ہیں	مجھے ہے جستجو انکی انہیں ہے جستجو میری
”	۱۰۸۶	بفتح اول کود پھاند۔	مونث	ناصر	شوخی دکھا کے اسنے ہیرا نیچا ل کی	آنکھوں سے جست و خیز گرا دی غزال کی
ع	۱۰۳	بالکسر۔ بدن۔ تن۔ دھڑ۔	مذکر	ناسخ	دیکھئیو کیا روز فرقت میں عالم شام تک	دوپہر میں بادہ میرا جسم آدھا رہ گیا
ف	۳۵۳	خوشی کی محفل نئی رنگ عیش و نشاط کا لطف۔	”	صبا	بہار آنے ہی ساقی کا یہ زمانہ ہوا	تمام میکدہ میں جشن خسروانہ ہوا

…اللہ" خدا تجھے نیک صلا دے۔ شاباش۔ مرحبا۔ صد رحمت۔ (امیر) پڑھا جاتا نہیں اسے دلربا خط۔ جزاک اللہ لکھا ہے نیا خط۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
جعد	ع	۷۷	جوڑا۔	مونث	نوازش	یاد جب وہ جعدِ مشکیں آ گئی	دل میں اک ناگن تھی جو لہرا گئی
جعل	″	۱۰۳	بنانا۔ ایسی نقل بنانا جو مشابہ اصل کے ہو۔ مکر۔ فریب۔ دھوکا۔	مذکر	قلق	ہمنے مانا یہ جعل اسی کا تھا	مگر ایسا یہ شخص ننہا تھا
جفا	ف	۸۴	ظلم و ستم۔ زیادتی۔	مونث	جلیل	ہم ترستے ہیں رقیبوں پہ جفا ہوتی ہے	کون سا جرم ہے جس کی یہ سزا ہوتی ہے
جفت	″	۴۸۳	جوڑا۔	مذکر	قدر	اُس بادشہ حسن کا خط لکھے ہوا گم	کیا جفت ہوا میرا کبوتر بھی ہما سے
جُختہ	″	۴۸۸	بالضم بروزن خفتہ کپڑے میں شکن پڑجانا۔	″	بحر	اُس ستمگر کے دوپٹے کی چناوٹ دیکھکر	پڑ گئے جختے گلوں کے جامۂ توقیر میں
				″	ناسخ	رات بھر تڑپے فراق یار میں ہم اسقدر	پڑ گئے جختے ہزاروں چادر مہتاب میں
جَگ	ہ	۲۴	بالفتح دنیا۔ سنسار۔	″	جرات	اُس بن کسی سے ملنے کو جی چاہتا نہیں	گویا کہ جگ سے ہم گئے اور ہمسے جگ گیا
جُگ	″	۲۳	بالضم قرن۔ مدت اہل ہنود کے مجوزہ زمانے مثلاً ست جگ وغیرہ۔ ایک خاندان میں دو تین مردوں کا اکٹھا ہونا۔	″	گلزار نسیم	ایک ایک سے رات بھر نہ چھوٹا	پو پھٹتے ہی جگ انھوں کا ٹوٹا
جگت [۵۱]	″	۴۲۴	وہ چبوترہ جو کنویں کے گرداگرد بناتے ہیں	مونث	اسیر	چاہِ ذقن دکھاؤ کہ کُشتوں کا ڈھیر ہو	گہرا اگر کنواں ہو تو اونچی جگت بنے
جگر	ف	۲۲۳	اعضائے رئیسہ میں سے ایک عضو کا نام (کلیجہ) ہمت۔	مذکر	جلیل	جان دیدے نکرے آہ بہت مشکل ہے	عشق کرنے کو جگر چاہیئے پروانے کا
۔	۔	۔	مجازاً بمعنی تاب و طاقت۔ قوت۔ زور	مذکر	امیر	ہر سرو پر نثار ہوں ہر گل پہ سینہ چاک	قمری کا دل ملا ہے جگر عندلیب کا
۔	۔	۔	صدمہ ہونا۔ جگر آب ہو جانا۔ بیتاب ہو جانا۔	مذکر	انیس	اور بسکہ اہل درد تھا بیتاب ہو گیا	پانی کے مانگنے پہ جگر آب ہو گیا
۔	۔	۔	خوف طاری ہونا۔ (جگر کانپنا)۔	مذکر	امیر	میرا جگر تو کانپ گیا اُس نگاہ سے	اُس سنگدل کا دل نہ ہلا میری آہ سے
۔	۔	۔	جگر پر چھریاں چلنی کنایہ حد سے زیادہ بےچین ہونا۔	مذکر	داغ	یاں جگر پہ چلگئیں چھریاں کسی مشتاق کے	واں خبر یہ بھی نہیں ناز و ادا نے کیا کیا
۔	۔	۔	بیحد رنج و صدمہ ہونا۔	مذکر	قدر	شمع کی صورت ہے میرا حال زار	جب جدا رہتا ہوں تو پھنکتا ہے جگر
جگنو	ہ	۷۹	ایک چمکدار کیڑا ہے جسکو فارسی میں کرم شب تاب یا کرمک شب تاب کہتے ہیں	″	اسیر	دل سوزاں ہمارا پھنس گیا جب زلف جاناں میں	کہا سب نے شب تاریک میں جگنو چمکتا ہے
″	″	″	عورتوں کے گلے میں پہننے کا ایک زیور ہے	″	رند	سرکا دوپٹہ شب کو جو گردن کے پاس سے	جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا
جگہ	″	۴۸	ٹھکانا۔ مقام۔	مونث	تعشق	نہیں کچھ خواہش جنت تری دیوار کے نیچے	جگہ ملجائیگی طوبیٰ کے نیچے ایک بستر کی
″	″	″	موقعہ۔	″	رند	صلوات اُسکے حسن پہ پڑھتی ہے کسطرح	اٹھا نہ لیجئے تو جگہ ہے درود کی
جل	″	۴۳	بضم دھوکا۔ فریب۔ و بفتح بمعنی پانی [۵۲]	مذکر	شوق	کیا فریب آپ سے کیا میں نے	کونسا تمکو جل دیا میں نے

۵۱ بضم اول سنسکرت میں جیترانی جوڑ توڑ تدبیر سازش۔ لطیفہ۔ ذو معنی بات۔ تلازمہ کے معنی میں بولتے ہیں (سحر) کسی اور ہی جگہ ہے یہ جگت۔ کہیں اور ہی چھانٹئیے یہ لغت ۵۲ جل بالفتح بھاکا زبان میں بمعنی پانی بولتے ہیں۔ (محسن) سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل۔ برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل۔ جل پان۔ ناشتہ کے معنی میں بولتے ہیں۔

جلوس	ف	۹۹	تخت نشینی۔	مذکر	سخن	ہوتا ہی جو جہاں میں علم سی تیری ہو دہ سب	شہ کا کہیں جلوس ہو راج کا ہو کہیں تلک
جلوس	"	"	ساز و سامان شاہانہ حشم۔ کروفر	"	مونس	جس کا علم جو فاتح بدر و حنین کا	دونا جلوس ہو گیا فوج حسین کا
جلوہ	ع	۴۴	بالفتح آپکو دکھانا۔ سامنے آنا۔ نظارہ۔ نمودار ہونا ظاہر ہونا۔	"	جلیل	حق یہ ہے کہ دیدار کو درکار ہیں آنکھیں	ہو سکے کور تو جلوہ کہاں ہو نہیں سکتا
جلی کٹی	ہ	۴۷۳	طعن و تشنیع کی باتیں۔	مونث	"	پروانہ کہکے دیکھلے وہ شمع رو مجھے	ہو گی جلی کٹی بھری محفل کے سامنے
جماعت	ع	۵۱۴	گروہ۔ بھیڑ۔ جتھا۔ ہجوم۔ نماز یونکی قطار صف۔	"	امیر	راحت فرحت و بہجت نے کیا دل کا طواف	حج ادا کرنے جماعت کی جماعت آئی
جمال	"	۷۴	حسن و خوبی خوبصورتی۔	مذکر	"	خوب سا دیکھا تو جوانی کا ہے سارا جوبنا	حسن پریوں کا نہ حوروں کا جمال اچھا ہے
جماؤ	ہ	۵۰	قیام۔ لوگوں کا جمع ہونا۔	"	خواجہ وزیر	یہ سپہر آکے سر بام دیکھلے تو بھی	جماؤ ہے ترے کوچے میں مرنے والوں کا
جماہی	"	۵۹	سستی غنودگی سے منہ کا کھل جانا اکثر کثرت بیداری کی وجہ سے منہ کھولکر سانس لیتے ہیں جسکو خمیازہ کہتے ہیں	مونث	ذوق	نام میرا سنکے مجنوں کو جماہی آگئی	بید مجنوں دیکھکر انگڑائیاں لینے لگا
جمع[1]	ع	۱۱۳	آمدنی محاصل۔	"	رشک	آجائے ہوا پر جو تری زلف معنبر	دم بھر میں پریشان کرے جمع ختن کی
جمع خرچ	ف	۹۱۹	آمدنی و مصارف۔ آمدنی و خرچ کا کاغذ۔	مذکر	غالب	نہ کہہ کہ گریہ بمقدار حسرت دل ہے	مری نگاہ میں ہے جمع خرچ دریا کا
جمعیت	ع	۵۲۲	اطمینان۔ تسلی۔ دلجمعی۔ مجمع انبوہ جتھا فوج لشکر۔	مونث	امیر	تنگی غم دل کو آخر باعث راحت ہوئی	اسقدر سمٹی پریشانی کہ جمعیت ہوئی
جم غفیر	"	۱۳۳۳	ہجوم عام۔ بڑا گروہ۔	مذکر	امیر	پہلے تو کوے یار میں تنہا امیر تھا	نکلا جو گھر سے یار تو جم غفیر تھا
جمگھٹ	ہ	۴۶۹	بھیڑ۔ انبوہ۔	"	"	یارب اکیلے رہنے کی عادت نہیں مجھے	جمگھٹ رہے مزار میں غلمان و حور کا
جملہ	ع	۶۸	بالضم فقرہ کلام کلموں کا مجموعہ۔	"	"	کبھی گھبرا کے دریا پر جو میں فقرتیں جاتا ہوں	زبان موج پر آتا ہے جملہ دو خیر باشد کا
جمنا	ہ	۹۴	ایک دریا کا نام ہے۔	مونث	امیر	ہوا دونوں آنکھوں سے یہ جوش اشک	کہ گنگا سے جمنا مقابل ہوئی
جن	ع	۵۴	بالکسر۔ پریوں کی قسم میں سے ایک قسم ہے وہ مخلوق جو آگ سے پیدا کی گئی ہے۔ جمع جنات	مذکر	رند	کھولدی زنجیر مجھ دیوانے کی	اسے پری سمجھیں کبھی شاید جن چڑھا
جناب	"	۵۶	بفتح اول درگاہ آستانہ	مونث	تسلیم	جو ملتجی [illegible] در اکی جناب میں	وہ التجا ہے علی خدا کی جناب میں
جنازہ	"	۶۶	تابوت۔ آدمی لاش جو [illegible]			[illegible] تمہارا تو نہیں ہے	رکھا ہے جنازہ سر بازار کسی کا
جناں				"	امیر	جناں لالہ آراستہ ہو گر	مدینے کے گلشن کو پاتا نہیں
جنبش	ف	۳۵۵	ہلنا۔ حرکت۔ لرزش۔	مونث	"	وہ جواں رعشۂ پیری کا مزا کیا جانیں	عضو تن وجد میں ہیں جنبش سر کہتی ہے

سال۔ یا جوان۔ جوان صالح۔ جوانی میں گناہ سے بچنے والا۔ جوانمرد

[illegible] اس لفظ کا استعمال فصحا میں واحد نہیں [illegible]

۱؎ کل۔ تمام۔ گروہ۔ جماعت۔ سرمایہ۔ پونجی۔ دھن۔ میزان جوڑ چند رقموں کا مجموعہ۔ ۲؎ (انیس) جمعیت اعدا کو پریشان کر آئی۔

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
جوان[1]	ف	۶۰	گبرو۔ نوخیز۔ بالغ۔ مضبوط۔ بہادر۔ دلیر۔ سیانا۔	مذکر	امیر	غمزے کا بانکپن صفت[ِ] گان میں دیکھیے	کس نوک کا جوان ہو یہ اس سپاہ میں
جوانی	ف	۷۰	گبروپن۔ شباب کا زوروں پر آنا۔	مونث	جلال	بہت یاد پیر وجوان کو رہینگے	لڑکپن تمھارا جوانی ہماری
جواہر[2]	ع	۲۱۵	قیمتی پتھر۔ جیسے لعل مروارید الماس زمرد۔ یاقوت۔ فیروزہ مرجان نیلم عقیق وغیرہ وغیرہ۔	مذکر	جان صاحب	پروانہ لاکھ لائے وہ مرزا نسیم کا	لونگی کبھی نہ مول جواہر مقیم کا
جوبن	ھ	۶۱	آغاز جوانی۔ خوبصورتی۔ حسن و جمال بہار رونق۔	//	تسلیم	ہوئی جب روح رخصت جسم بے رونق نظر آیا	گیا ہمراہ یوسف کے وہ جوبن کنج زنداں کا
//[3]	//	//	چھاتی۔ پستان۔ اب اس معنی میں متروک ہے۔	//	جاہ	کوئی کہدو کہ یہاں وسعت ہوس کے گستاخ	سر اٹھائے نہ بہت وصل میں جوبن انکا
جوت	ھ	۲۰۹	روشنی۔ چمک	مونث	داغ	مٹ گئی تاب قمر تا سب گھر کے آگئے	چاندنی رات میں جب جوت پڑی سہر کی
جوتا	ھ	۲۱۰	پاپوش	مذکر	ناسخ	ہو مناسب کیا ہی کج ہونا تری رفتار کا	پاؤں میرا سیجان جوتا بھی ہے ٹیڑھے پن کا
جود	ع	۱۳	بخشش۔ سخاوت	//	//	بخل جتنا ہو زیادہ جود اتنا کم ہوا	آج کم پیدا نہ کوئی دوسرا حاتم ہوا
جودت	ع	۲۱۳	تیزی عقل۔	مونث	سخن	اک غزل اور سخن سے دم آخر سن لے	دیکھے تو اسکی ذرا طبع کی جودت قائل
جور	ع	۲۰۹	ظلم و ستم	مذکر	//	مری جانب سے ہوگا جو کہ مجھپر جا بجا ہوگا	ستم نیرنگ ہوگا اور نہ جور آسمان ہوگا
جوڑ[4]	ھ	۲۰۹	ٹکڑا۔ اعضا کا جوڑ	مذکر	امیر	وہ ناتواں ہوں اگر نبض کو ہوئی جنبش	تو صاف جوڑ جدا ہوگیا کلائی کا
//	//	//	تال میل۔ میل جول	//	//	بہت ملتی جلتی ہے دونوں کی رنگت	سلامت رہے جوڑ سرمہ مسی کا
//	//	۲۰۹	داؤں پیچ۔ تہمت۔ افترا۔ فقرہ۔ بہتان۔	//	جان صاحب	رشتہ بہناپے کا توڑ دینگے یہ جوڑیں طوفاں	خوب ثابت ہوا اب جوڑ ہی مجھپر چلتا
//	//	//	چال بازی۔ فقرہ بازی چالاکی فریب تدبیر کارگر ہونا۔	//	//	مرزا مزاج آپکا جب سے بدل گیا	کس کس کا دیکھو جوڑ نہیں مجھپہ چلگیا
//	//	//	برابر ہونا مقابل ہونا۔ ہمسر ہونا تک ملنا	//	//	بوا جوڑ اچھا ہے کردو بیاہ	بہت جہان میں اسمیں اچھی نہیں
				//	سحر	دختر رز کہنہ تو جواں ساقی	جوڑ کچھ خوب مہرباں نہ ملا
//	//	//	تدبیریں ہونا۔ چالیں چلنا۔	//	شعور	شکر صد شکر رقیبوں کی نہ کچھ پیش گئی	جوڑ کیا کیا نہ مرے توڑ پہ ہر بار رہا ہے
//	//	//	شکایت کرنا۔ دراندازی کرنا۔ غمازی کرنا۔	//	رند	غیر کیا دوست بھی اب دشمن جاں بنا رہے	کس لیے جا جا کے واں جوڑ نہیں ہا رہے

[1] جواں بخت۔ اقبال مند جواں دولت۔ نو دولت جواں سال۔ نیا جوان۔ جوان صالح۔ جوانی میں گناہ سے بچنے والا۔ جوانمرد۔ دلیر شجاع عالی ہمت جوانمرگ یا جوانہ مرگ۔ عالم شباب میں مرنیوالا۔ جوان دنیا سے جانے والا وغیرہ وغیرہ [2] اس لفظ کا استعمال فصحا میں واحد نہیں ہے۔ بلکہ جمع کے ساتھ مستعمل ہے۔ رشک کاتب نہیں ہے مرصع نگار ہے۔ حرفوں کو کیا کہوں جو جواہر جڑے نہیں۔ [3] (جلال) دل آ ہی گیا اٹھتی جوانی ابھرے جوبن پر۔ اکیلے پن نہیں معلوم کیا ڈھائیں ستم دونوں [4] میزان حساب۔ کل تعداد۔ دو ظروف جو ہمرنگ ہوں۔ سیون بھلوانوں کا مقابل۔ اعضا کا جوڑ۔ یعنے بند کپڑے کا جوڑا یا حرفوں کا یا کسی اور چیز کا (امیر) یہ عشق خط یار میں ہے حال جسم زار۔ مفصل تمام جوڑ ہیں خط غبار کے۔

جوہر	ع	۲۱۴	آب و تاب۔ تلوار و خنجر وغیرہ کی چمک	مذکر	آتش	کس خوشی سے دوڑ کر عاشق کٹاتے ہیں گلے	نقش حُب اے ترک جوہر ہے تری شمشیر کا
″	″	۲۱۴	برائی و بھلائی معلوم ہونا۔ اصلیت معلوم ہونا۔	″	″	یہ راہ و رسم خود بینی حسینوں میں ہے مدت سے	کھلے تھے جوہر اس آئینہ کے عہد سکندر میں
″	″	۲۱۴	عیب و ہنر ظاہر کرنا۔	″	رشک	آئینہ کو دیکھکر جوہر نکالے یار نے	صاف باطن تھا یہ صحبت کا اثر ہونے لگا
جہاد	″	۱۳	بالکسر کافروں سے لڑنا۔ اس سے لڑنا جو فرائض منصبی میں حارج ہو۔	مذکر	امیر	کمال کچھ نہیں تیغ و سناں کے منہ چڑھنا	جہاد نفس کیا جس نے وہ بہادر ہے
جھاڑ[1]	ہ	۲۰۹	چھوٹے قد کے کانٹوں کے درخت جیسے جھربیری وغیرہ کے درخت۔	مذکر	رشک	جھاڑ بوٹے نخل ماتم ہوگئے وقت خزاں	باغ گویا بنگئے ماتم سرائے عندلیب
″[2]	″	۲۰۹	بلور وغیرہ کے درخت نما فانوس جو امیروں کے گھر میں روشنی اور زیبائش کیواسطے لٹکائے جاتے ہیں۔	″	اسیر	مرگیا ہوں میں صفائے جسم جاناں دیکھکر	مقبرے میں مرے روشن جھاڑ ہو بلور کا
″[3]	ہ	۲۰۹	باتوں کا سلسلہ	″	نیر	لوگ فوارۂ آب دُرِ دنداں سمجھے	جھاڑ باتوں کا جو تمنے لب دریا باندھا
جھاڑو	″	۲۱۵	فارسی میں جاروب کہتے ہیں "جھاڑو پھرنا" ایک دعا ہے لٹ جانے، برباد ہوجانے تباہ ہونے کے معنے میں بولتے ہیں۔	مونث	امیر	کھینچ کر سرمہ کا دنبالہ دکھائی مجھے آنکھ	پھر گئی کوکب دُمدار کی جھاڑو دلمیں
جہاز	ت	۱۶	بڑی کشتی اسباب تجارت لادنے اور بحری سفر کرنے کی بڑی ناؤ۔	مذکر	امیر	ہوائے مے میں موج ایسا چمن میں گھر گھر کے آیا	سیاہ مستی میں میں سمجھا جہاز ہے آب آتش کا
جھالا[4]	ہ	۴۰	لکھنؤ میں اُس بارش کو کہتے ہیں جو بہت زور شور سے برس کے جلد کھل جائے۔	مذکر	رند	فرقت میں اسکی شدت گریہ کہاں تلک	برسا برس کے ابر کا جھالا نکل گیا
″[5]	″	″	عورتوں کے کان کا ایک زیور ہے جو موتیوں کی لڑیاں ہوتی ہیں۔	مونث	سحر	نہا کے یار نے بالوں کو جب نچوڑا ہے	دکھا دیا ہے سماں موتیوں کی جھالوں کا
جہالت	ع	۴۳۹	ناواقفیت۔ اُجڈپن۔ بیخبری ناحق شناسی۔	مونث	آتش	عقل کردیتی ہے انسانکی جہالت زائل	موت سے جان چھپانے کو سپر لیتا ہے
				″	حالی	جہالت نہیں چھوڑتی ساتھ دم بھر	تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر
جھالر[6]	ہ	۲۳۹	ابریشم وغیرہ کی تار جو آرائش کیلئے دوپٹے وغیرہ کے گرد ٹانکے جاتے ہیں	″	عزیز	زہے کلک قدرت کی معجز نمائی	فلک پر ستاروں کی جھالر تو دیکھو
جہان	ف	۸۹	تمام عالم۔ دنیا	مذکر	جلیل	محبت میں یارب کریں رشک کس سے	کہ سارا جہان مبتلا ہو رہا ہے

[1] (ظفر) جنکے محلوں میں ہزاروں رنگ کے فانوس تھے۔ جھاڑ انکی قبر پر ہے اور نشاں کچھ بھی نہیں۔ [2] (آتش) دیں نہ ارباب صفا ہر گز کسیکے دلکو رنج۔ گوشۂ دامن سے الجھا جھاڑ کب بلور کا۔ [3] (محسن) نظر آنے لگی اک سرو چراغاں کی جھاڑ۔ جھاڑ میں باتوں کے گویا کہ لگائے ہیں کنول۔

[4] (بحر) دریا بھرے ہیں دیدۂ گریاں میں اے سحاب۔ یہ وہ نہیں برس کے جو جھالا نکل گیا۔ [5] (بحر) بالوں کی گھٹا نے ہیں جھالے۔ مینہ موتیوں کا برس رہا ہے [6] (خسرو) لہو کی بوندہر اوک مژہ پر لا جاتی ہے۔ ہمارے گریۂ پیہم نے اک جھالر بنائی ہے (رسیمی ندوی) پلکوں پہ ننھے ننھے قطرے ہیں آنسوؤں کے۔ جیسے کہ موتیوں کی جھالر لگی ہوئی ہے۔

جھلک	ہ	۵۹	بالفتح پرتو۔ عکس۔ کنایۃً صورت	مؤنث	ناسخ	دور سے دیکھی جھلک جو عارض پُر نور کی	بام جاناں پر نظر آئی تجلی طور کی
جھلم [۱]	"	۸۸	بالکسر اول ایک زرہ کی طرح کی نقاب جو جنگی آدمی لڑائی کے وقت منہ پر ڈال لیتے ہیں۔	مؤنث	اسیر	ہتھیار سجے اور جھلم زیب بدن کی	گھوڑے سے کوتہ ران کیا راہ لی رن کی
جھمک	"	۱۶۸	بالفتح۔ چمک۔ رونق۔	مؤنث	بحر	ماتھے پہ پسینا ہے قدرت کا تماشا ہے	تاروں کی جھمک کیا ہے افشاں کسے کہتے ہیں
جھمکڑا [۲]	"	۲۶۹	بضم اول کر و فر۔ تجمل۔ خوبصورتی۔ تجلی۔ دیدار۔	مذکر	مونس	اک اک قدم میں اسکے چلن دلبری کا تھا	آمد فرس کی تھی کہ جھمکڑا پری کا تھا
جھنجھٹ	"	۲۶۴	جھگڑا۔ فساد۔ قضیہ۔ رنج و فساد کی گفتگو۔ تکرار کی باتیں۔	"	امیر	ہے یہاں تذکرۂ معنی و تفسیر حدیث	اہل منطق سے کہو لائی کہاں کا جھنجھٹ
جھنڈ	"	۶۲	بضم اول۔ جماعت۔ غول۔ بھیڑ۔ بہت سے درخت جو نکلا ایک جگہ اُگنا	"	افسر	ہوا گرفتار دام آفت بنا ہے جھنڈ اک کبوتروں کا	ہزار کی کوشش ہائی چلا نہ کچھ زور ہی پھٹکا
جھنڈا	"	۶۳	نشان۔ علم۔	"	آتش	آیا جو سرخ لعل لب یار کا خیال	جھنڈا قلم کا اپنے بدخشاں میں گڑ گیا
جھنک	"	۶۸	بالفتح بروزن فلک۔ گھنگرو وغیرہ کی آواز جھنکار	مؤنث	ظفر	وہ گاتی تو آفت لاتی ہے ہر تان میں جی جاں نکالا	ناچ اس کا ٹھاٹھ سو فتنے گھنگھرو کی جھنک ہر اک ہے
جھنکار [۳]	"	۲۷۹	بروزن رفتار۔ برتن وغیرہ کے ٹکرانے کی آواز	"	جلال	دل وحشی تو میرا زلف میں تیری ہی نہیں لال	بتا اس کے صدا زنجیر میں جھنکار کیسی ہے
جہنم [۴]	ع	۶۸	بفتح اول و سوم دوزخ	مذکر	رضا	سرد مہری پر پریرویوں کی جو آئی رضا	میری آہ سرد سے ٹھنڈا جہنم ہو گیا
جھونپڑا	ہ	۲۱۷	چھوٹا سا پھوس کا گھر	"	تسلیم	بخت بلبل کے ہیں صیاد تو فصل گل آتی نہیں	پڑ گیا صحن چمن میں جھونپڑا صیاد کا
جھونپڑی	"	۲۲۲	ایضاً	مؤنث	امیر	امیر اپنی نظر میں قصر شاہی	فقیروں کی سی ٹوٹی جھونپڑی ہے
جھوٹ	"	۴۱۴	دروغ۔ غلط۔ کذب۔ واقعہ کے خلاف	مذکر	سرور	میرے ہوتے غیر پھل سکتا نہیں	سچ کے آگے جھوٹ چل سکتا نہیں
جھول [۵]	"	۴۴	شکن۔	"	قلق	مٹتے نہیں دیکھی ہے شکن ہم نے جبیں کی	جب فرش پر اسکے کہیں کچھ جھول رہا ہے
جھول	"	"	جانوروں کے پیٹھ پر ڈالنے کا کپڑا۔	مؤنث	منیر	اس ناتواں کا سایہ ہے بخت سیاہ پر	جلیونٹی کا پوست فیل شب غم کی جھول ہے
جھولا	"	۴۵	ہنڈولا۔	مذکر	صفدر	اکدن وہ تھا کہ آکے گلستان خلد سے	روح الامیں جھولاتے تھے جھولا حسین کا
جھولا	"	"	تھیلا۔ رعشہ۔ فالج ہو جانا	"	جان صاحب	ٹانڈی میں جھولا مار گیا سر ہی کو بی	کمبخت کو یہ کیسا لگا بیٹھا سال ہے
جھولی	"	۵۴	تھیلی	مؤنث	جلیل	دیکھو تو میری آہ شرربار کی بہار	کیا پھولوں سے بھری ہوئی جھولی صبا کی ہے
جھومر	"	۲۵۴	ایک زیور کا نام ہے	مذکر	ظفر	چرخ پر ٹھہری بُری عقد ثریا کی چمک	جبکہ ماتھے پہ ترے رات کو جھومر چمکا
جھومک / جھمکا	"	۴۷ / ۶۹	ایک زیور کا نام ہے جو عورتیں کان میں پہنتی ہیں	"	تسلیم	یار کے کان میں جھمکا جو نظر آتا ہے	اے فلک دیکھ کے پروین سے شرماتا ہے

[۱] (انیس) مغفر سے جھلم کٹ گئی گردن میں در آئی۔ [۲] (رشک) ایک موسیٰ غش ہوئے تھے اس سے لاکھوں مر گئے۔ جلوہ کو حق اور ہے تیرا جھمکڑا اور ہے۔ (قلق) کس جھمکڑے سے پھر وہ غیرت برق مہ وش بھی آئی چمک کے صورت برق [۳] (انیس) ڈھالوں کا وہ اوج اور وہ تلواروں کی جھنکار۔

[۴] (انیس) کہتی تھی تیغ بچ کے کہاں مجھ سے جائیگا۔ ٹھنڈا کرونگی میں تو جہنم جلائیگا [۵] جھول یعنی بچوں کا جننا جیسے مرغی کا جھول۔ (جان صاحب) تمنا و کو قمری کا ہیں کیا جوڑا دوں نسریں۔ تو جھول میں مادے کے سوا نر نہ نکالا۔

ھ	۸۴	دھکا۔ ہچکولا۔ بار۔ لنگر۔	مونث	جلیل	ادیکھی بنکر نکلتے ہیں خدا کی شان ہے	اس کمر پر جھونک اٹھا لیتی ہیں وہ تلوار کی
"	۸۵	ہوا کا ریلا۔ ہوا کا دھکا	مذکر	"	عہد شباب چشم زدن میں گذر گیا	جھونکا ہوا کا تھا ادھر آیا ادھر گیا
"	۲۰	شرمندگی۔	مونث	داغ	نہ کی شکایت معشوق شرم عصیاں کو	کہ او تہذیب چڑھی سامنے خدا کے بھی
ع	۲۵	وہ سامان جو لڑکیوں کو شادی کے وقت میکے سے ملتا ہے	مذکر	مونس	باہر جہیز جا چکا اب کیا ہے انتظار	[illegible] ہیں شہنشاہ نامدار
ھ	۴۸	پانی کا وہ قطعہ جو چاروں طرف خشکی سے گھرا ہو۔	مونث	میر	مسطح زمیں میل در میل تھی	نہ در [illegible] تھا کوئی نہ جھیل تھی
"	۲۸۸	ایک بڑی بڑی مونچھ کا کیڑا ہوتا ہے جو کپڑے کو چاٹ جاتا ہے۔	مذکر	"	بان جھینگر تمام چاٹ گئے	جھینگر کے بانس پھاٹ پھاٹ گئے
"	۱۳	جان۔ روح۔ زیست۔ زندگی۔ دل طبیعت خواہش	مذکر	درد	سینہ و دل حسرتوں سے چھا گیا	بس ہجوم یاس جی گھبرا گیا
س	"	فتح سلامتی نصرت جیت۔ ترقی۔ بڑھتی۔	مونث	انشا	سانولے پن پہ غضب ہے دھج بسنتی شال کی	جی میں ہے کہہ بیٹھئے اب جے کنہیا لال کی
ع	۱۵	گریباں۔ سینہ۔ پیرہن تھیلی جو اہل عرب گریباں کے نیچے لگاتے ہیں۔	مذکر	رشک	کاسہ ہے گدائی کا ہیاں کا ستو شید	[illegible] حیب ہماری لغی کا
ھ	"	تھیلی جو دامن کے چاک میں لگاتے ہیں۔ پاکٹ۔	مونث	امیر	شاید کوئی بزرگ تہجد گذار تھے	مسجد میں آکے جیب ہماری کتر گئے
"	۴۱۳	ہار کی ضد۔ فتح کامیابی نفع فائدہ بلخ کے نزدیک کے ایک دریا کا نام ہے	"	گلزار نسیم	جیت اسکی تھی ہاتھ جو کچھ آیا	اس کا کوئی ہتھکنڈہ نہ پایا
ف	"	مجازاً عام دریا۔	مذکر	آتش	پھرتے پھرتے جستجو [illegible] مقصود میں	بیٹھ کر رو یا گھڑی بھر میں جہاں جیحوں ہوا
"	۶۹۹	قیدیوں کے رہنے کا گھر۔	"	ذوق	کیوں نہ ہزار [illegible] دل ہو گرفتار زلف	جیلخانہ ہے محبت کے گرفتاروں کا

[illegible] فصحا میں مونث مستعمل ہے مگر جعفر نے ایک جگہ تذکیر کے ساتھ [illegible] جو نکہ [illegible] اب بالکل ہونے لگا۔
نیست ہی پر ہے [illegible] ہماری ہو گز [illegible] دل لگی
س نہیں۔ (ضمیر) ان [illegible] نام عشق سے [illegible] مثلاً [illegible]
رخانہ فارسی ترکیب اردو میں دو جیلخانہ۔ ایک لفظ مستعمل ہے۔

باب جیم فارسی

چابک	ف	۲۶	گھوڑا تازیانہ۔ چست و چالاک۔	مذکر	تسلیم	سختیاں ساری ہیں کاہل کیلئے	اسپ چابک نے نہ چابک کھایا
چاپ	ھ	۶	پاؤں کی آہٹ۔	مونث	ناصر	تمہاری چال سے سب فتنہ خوابیدہ جو اٹھے	صدا اچھا گل کی ہے یا چاپ ہے پائے قیامت کی
چاپلوسی	ف	۱۱۲	خوشامد۔ بیجا تعریف	مونث	افسر	اُسکی عزت نہو سکی قائم	جس نے دنیا میں چاپلوسی کی
چاٹ	ھ	۴۰۴	مزہ۔ چسکا۔ لالچ۔ عادت۔ لپکا۔	مونث	جلیل	دیکھنے پر اُنکے اب تسکین ہے بیمار کی	چاٹ سی کچھ پڑ گئی ہے شربتِ دیدار کی
چادر	ف	۲۰۸	بڑا اور چوڑا دوپٹہ	؍؍	جاہ	جو صاف دل ہیں گرد علایق سے پاک ہیں	کب ہے شوب چادر آب گھر گئی
؍؍	؍؍	؍؍	کپڑے یا پھولوں کی چادر جو کسی بزرگ کی قبر پر ڈالتے ہیں	؍؍	آتش	الٰہی طولِ عمرِ خضر دے بادِ بہاری کو	مزارِ بیکساں پر پھولوں کی چادر چڑھاتی ہے
چار آئینہ	ف	۲۷۰	ایک قسم کی زرہ جسمیں لوہے کے چار تختے بازو یا مخمل سے منڈھکر پشت کی جانب لگاتے ہیں۔	مذکر	انیس	اسپ صورتِ غربال بدن چھن گیا اُس کا	چار آئینہ تیروں سے زرہ بن گیا اس کا
چار چاند[1]	؍؍	۲۶۲	عزت و مرتبہ بڑھانا۔	مذکر	بحر	اگر چاہے آنکھ سے جو ہو تجسے دو چار چاند	چار ابروؤں نے تجکو لگائے ہیں چار چاند
چار خانہ[2]	؍؍	۸۱۰	ایک قسم کا کپڑا ہوتا ہے چار دھاری بنا ہوا شطرنج کی بساط کے چاروں خانے بیچ کے۔	؍؍	بحر	کوئی لباس بشر کے لئے نہ زیبا تھا	پسند خاص عناصر کا چار خانہ ہوا
چار دیواری	؍؍	۴۳۵	شہر پناہ۔ فصیل۔ احاطہ	مونث	اسیر	قید ہے زندانِ تن میں روح اپنی چند روز	چار دیواری پسند آئی ہے چار چند کی
چارہ	؍؍	۲۰۹	علاج۔ فکر۔ تدبیر۔	مذکر	ناسخ	کور آنکھیں ہوں کسطرح سے رو رو کے	اور چارہ ہی نہیں دید کی بیماری کا
؍؍[3]	ھ	؍؍	خوراک جانوراں علاوہ دانہ کے	؍؍	؍؍	چشم بد دور آج آتے ہیں نظر کیا گال صاف	سبزہ خط کیا غزالِ چشم کا چارہ ہوا
چارہ گر	ف	۴۲۹	معالج تدبیر کرنیوالا۔	؍؍	جلیل	درد سے مجکو ایسی الفت ہے	آگیا غش جو چارہ گر آیا
چاشنی[4]	؍؍	۳۶۴	مٹھاس وہ چیز جو چکھنے کیلئے لیجائے	مونث	آتش	آب شمشیر دوا عشق کے بیمار کی تھی	چاشنی اسمیں گر شربتِ دیدار کی تھی
چاقو	ت	۱۱۰	چھوٹی چھری۔ قلم تراش۔	مذکر	قلق	اگر تم بوسۂ سیب ذقن سے ہو گئے قاتل	گلے پر پھیرو بے پیر سے چاقو میوہ خور کا
چاک[5]	ف	۲۴	پھٹا ہوا۔ شگاف۔ آستین یا دامن وغیرہ کا کھلا ہوا حصہ	؍؍	اسیر	ازل سے سامنا ہے اس جنونِ فتنہ ساماں کا	شگافِ خامۂ کن چاک ہے میرے گریباں کا
؍؍	؍؍	۲۲۴	کمہار کا پہیہ جسپر وہ برتن بناتے ہیں	؍؍	ناسخ	خبر کلال کو سر گشتگی کی تھی ناسخ	جو میری خاک سے تیار اس نے چاک کیا
چاکر	؍؍	۲۲۴	نوکر۔ ٹہلوا۔ خدمتگار۔	؍؍	جرات	کافر ہوں گر خیال ہو کچھ عز و جاہ کا	الفت کا میں غلام ہوں چاکر ہوں چاہ کا
چال[6]	ھ	۴۱۲	رفتار۔	مونث	رند	تو خراماں ہو تو اے رشکِ چمن ساتھ چلیں	چال پیدا ہو تو اب تک میں بھی ساون کی

[1] (بحر) گر چاہے آنکھ سے جو ہو تجسے دو چار چاند۔ چار ابروؤں نے تجکو لگائے ہیں چار چاند۔ [2] (شوم) کہ جو سپہر خانہ عشق مات کا گھر ہے چار خانہ عشق [3] (ناسخ) لگانے کانٹے میں لیکر ملا کی مرغ کا بھی چارہ چاہیئے او گلعذار مچھلی کا۔ [4] چاشنی چکھنا۔ مزہ چکھنا (آتش) چاشنی دونوں کی چکھی ہے جو حق حق پوچھئے۔ اُس لب شیریں سے شیریں نیشکر کوئی نہ تھا [5] (امیر) ہو گا بند جب تک اقدر جان باقی ہے قالب میں۔ سینے کے گھر کا دروازہ ہے چاک اپنے گریباں کا [6] (صبا) انکی رفتار نازاڑا لیتی۔ کیا کئے کچھ تو چال کی ہوتی شطرنج وغیرہ کے مہرے کو ایک خانہ سے دوسرے خانہ میں رکھنے کو بھی چال کہتے ہیں (بحر) یہ جو سر عشقبازی کی ہے لے دل۔ نہ چلنا چال وہ جس سے ہو گھر بند۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
چبوترا	ھ	۶۱۶	وہ ٹکڑا زمین کا جسکو زمین سے کچھ بلند چوکور یا مستطیل بیٹھنے کے لیے بناتے ہیں	مذکر	انشا	غلام ہیں تو ہوں ان صاحبوں کی طرح کا	سیڑھی تو صاحبی اسپر چبوترہ گچ کا
چپ	//	۵	خاموشی۔ سکوت	مونث	جلال	گو دل دکھا کے دیدی اجازت نہ آہ کی	برپا کر گئی حشر یہ چپ داد خواہ کی
چپاتی	ف	۴۱۶	وہ روٹی جو خمیری نہو۔ ایک قسم کی باریک سا روٹیاں	//	نوح	کیا کیجیے محروم ہی قسمت کا گلہ	بسکٹ نہ ملا اور چپاتی بھی گئی
چپراس	//	۲۶۶	سپاہیوں کا تمغہ۔	//	افسر	فلک کو بھی ہوس ہے بار کا نوکر سمجھتا ہوں	نہیں ہے مہر اک چپراس آپ کے خدمتگذار کی
چپقلش	ت	۴۳۵	تنگی۔ مشکل۔ بھیڑ۔ ہجوم۔ بفتح اول و ضم سیوم و بکسر چہارم۔	//	اختر مینائی	ایک تم اور لاکھ غمزہ و ناز	بزم میں چپقلش بلا کی ہے
چپکن	ت	۷۵	انگرکھا۔	//	ناسخ	عاشق ہیں جو سوزن مژہ کے	اپنی چپکن بھی سوزنی ہے
چپکی[1]	ھ	۳۵	خاموشی۔	//	//	لگ گئی ہے پھر جوان وزرو نہیں چپکی مجھے	آ گیا ہو دھیان پھر اک کافر خاموش کا
چپیٹ[2]	//	۴۱۵	ہلکی چوٹ۔ ضرب۔ دھکا۔ صدمہ	//	امیر	پڑا ہوں رنج میں میں ہر زخم کے ہاتھوں	چپیٹ دیتی ہے مجھکو ہر ایک دل کی چوٹ
چتر	ت	۷۰۳	چھتری۔ چھتر	مذکر	اسیر	شاہ ملک فقر ہوں تخت زمین دیدہ ہے	پھر رہا ہے چتر سر پر گردش ایام کا
چتون	ھ	۴۵۹	نظر۔ نگاہ کا انداز۔ تیور۔	مونث	نوح	کیوں بیخودی میں آہ دہن سے نکل گئی	اتنی سی بات پر تری چتون بدل گئی
چیتھڑا	//	۴۰۹	پرانے کپڑے کا ٹکڑا۔ گودڑ۔ دھجی	مذکر	صبا	جامہ گل دیکھکر سودا ہوا	چیتھڑے اڑنے لگے پوشاک کے
چسکا	//	۴۲۴	لالچ۔ ذائقہ۔ کسی چیز کا زبان کو مزہ پڑجانا۔	//	آتش	علاج ہی نہیں کچھ تیرے نام کے رٹ کا	چھوڑا اسنے سے نہیں چھٹتا زبان کا چسکا
چٹکلا	//	۳۵۴	بفتح اول لطیفہ۔ عجیب فقرہ۔ گپ اڑانا ہنسی کرنا۔ کوئی انوکھی بات کہنا۔	//	صفدر	لڑائی ٹھن گئی ہے آج میرے دو دلبروں	بتا تو نے یہ کیسا اے ستمگر چٹکلا چھوڑا
چٹکی	//	۴۳۴	دو انگلیوں کے بجنے کی آواز	مونث	طاہر	قفل ہو گئے ہیں شاخ کے کیا ہاتھ قفس	اسیر قفس سے چٹکی بھی بجائی نہیں جاتی
//	//	//	چٹکی کاٹنا۔ انگلی سے گوشت مسلنا۔	//	جلیل	لب نازک کی آپ کے کیا بات	دل میں چٹکی بھی لی نہیں جاتی
چخ[3]	ف	۲۰۳	وہ جھگڑا تکرار جو بغیر بات کے ہو	//	افسر	یہ ادھر آشفتہ خاطر وہ ادھر پژمردہ ہے	بلبل و گل میں نہیں معلوم کیا چخ چل گئی
چراغ	//	۱۲۰۴	وہ ظرف جس میں تیل ڈالکر روشنی کریں۔ دیا	مذکر	محشر	اتنے ہیں دل کا داغ جلتا ہے	جیسے اندھا چراغ جلتا ہے
چراغان	//	۱۲۵۵	بہت سے چراغ ایک جگہ جلانا۔	//	آتش	داغ چیچک کے ہیں یہ یا ذقن یار کے گرد	لطف رکھتا ہے لب چاہ چراغان ہونا
چراغدان	//	۱۲۵۹	دیوٹ	//	جان صاحب	یہ آئینہ ہے فانوس باجی کٹ تیری	چراغدان ہوئے دیا نہ گھونگھٹ کا
چراگاہ	//	۲۳۰	چرنے کی جگہ۔ گھاس کی جگہ	//	ناسخ	بعد مردن بھی ہے باقی مجھے خوف تشنگی	سبزہ تربت چراگاہ غزالاں ہو گیا
چربا	//	۲۰۶	باریک کاغذ یا پوست آہو کسی	//	مونس	میری تصنیف کا یہ مثل ہو اک نسخہ	اس شمع کا کسی سے کبھی نہ چربا اترا

[1] (امیر) چار ہی نالے ہمارے سنکے چپکی لگ گئی ۔ تھا بہت بلبل کو اپنی خوش بیانی پر گھمنڈ [2] جیسے منشی جی کو بڑی کراری چپیٹ آگئی [3] چراغ کو مؤنث ... الفاظ کے بکسر اول ... بر ہان میں بالفتح لکھا ہے مگر زبانوں پر بالکسر ہی زیادہ پایا جاتا ہے۔ تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے (رشک) چمن سے جو وہ گلبدن بڑھ گیا چراغ بہار چمن بڑھ گیا۔ (جلال) بہلاتا تھا وہ شب وصل رکھتا تھا مجھکو۔ اس بجھے دل کا چراغ آج تو روشن رہنا۔ (چراغ کا ہنسنا) چراغ سے جلتا ہوا تیل ٹپکنے کو کہتے ہیں اور اسکو خوشی کا باعث سمجھتے ہیں۔ (داغ) ہیں جو شہید جور رشک خندہ زن یار کا کیا یہ چراغ ہنستا ہے تیر مزار کا۔ ۵ لکھنؤ میں اب چاغ بولتے ہیں۔

لفظ			معنی		شاعر	مصرع	مصرع
چکارہ	ھ	۲۲۹	خوبصورت چھوٹا ہرن چھوٹی سارنگی	مذکر	انیس	بجلی چمک کے چھپ گئی پارہ تڑپ گیا	جنگل میں یوں اڑا کہ چکارہ تڑپ گیا
چک	״	۲۲	بفتح اول جھٹکا۔ درد۔ ہوک	مونث	اسیر	کبھی اتار کے رکھا جو بار غم میں نے	اسیر چک سی کمر کو ہمارے میں آئی
چکر	״	۲۲۳	دوران سر۔ غش آنا	مذکر	امیر	پرسش کو مری کون ہے گھر میں نہیں آتا	تیور نہیں آتے ہیں کہ چکر نہیں آتا
״	״	״	گردش۔	״	آتش	بیٹھ جاتا نہ کھڑے رہنے کی طاقت رہتی	چرخ کو میری طرح سے کبھی چکر ملتا
״	״	״	پھیر۔	״	امیر	کھل گیا جب سے کہ دل بھی جلوہ گاہ یار ہے	کون چکر کھائے پھر دیر و حرم کی راہ کا
״	״	״	ایک گول ہتھیار کو کہتے ہیں جسکی کگر پر دھار ہوتی ہے۔	״	ناسخ	ہو گیا جوگی وہ قاتل یہ ہوس خونریزی کی	بدلے مندرے کے پڑے رہتے ہیں چکر کان میں
چکمہ	״	۶۸	دھوکا۔ چل۔ فریب	مذکر	نواب مرزا شوق	ہیں بڑا چکمہ کھا گئی افسوس	جو تری چل میں آگئی افسوس
چکن	ت	۶۳	سوئی سے بیل بوٹا بنا ہوا کپڑا۔	مونث	انسر	دیکھ کر داغ جنون اس نے کہا شوخی سے	جسم لاغر پہ تمہارے ہے چکن خوب بنی
چکور	ھ	۲۲۶	کبک	مذکر	صبا	ہوا کے یار میں کیا دل کو اضطراب رہا	چکور چاند کی خاطر بہت خراب رہا
چکھی	״	۳۹	لالچ	مونث	آتش	مضموں کا چور ہوتا ہے رسوا جہان میں	چکھی خراب کرتی ہے پالی حرام کی
چکی	״	۳۲	آسیا	״	امیر	وہ نرم دل ہوں میں پسے ایک کا بھی دل	چکی اگر بنے مرے سنگ مزار کی
چلبلاپن	״	۱۱۹	شوخی۔ بیقراری۔ چنچل پن۔ زندہ دلی۔	مذکر	امیر	صبا بولی ابھرا جو جوبن کسیکا	مٹا دو گی میں چلبلاپن کسیکا
چلپاسہ	ف	۱۰۱	چھپکلی	مونث	منیر	چارپائی جب اس نے بچھوائی	پہلے چلپاسہ ہی نظر آئی
چل پھر	ھ	۲۴۰	چالاکی۔ گردش	״	نفیس	خبریں جو لکھوں خسرو خورشید علم کی	تلوار کی چل پھر ہو روانی ہے قلم کی
چلم[1]	ت	۶۳	حقہ پینے کا مشہور ظرف ہے۔ یہاں خدمت کرنے سے مراد ہے	״	اسیر	سوز دل سے کس طرح نہال ہوا اپنا کوئی شعر	محنتیں کیں میں تو چلمیں بھریں استاد کی
چلمن	ھ	۱۲۳	ایک قسم کا پردہ ہے جو تیلیوں سے بناتے ہیں۔	״	״	کب ہوا نظارہ انکی گھر کا آنکھوں کو نصیب	کب صف مژگان در جاناں کی چلمن ہو گئی
چلن	״	۸۳	رفتار۔ چال۔	مذکر	برق	انداز میں وہ حور ہے نقشہ پری کا	منہ چاند ہے چلنے میں چلن کبک دری کا
״	״	״	طور۔ طرز۔ وضع	مذکر	آتش	فریب حسن سے گبرو مسلماں کا چلن بگڑا	خدا کی یاد بھولا شیخ بت سے برہمن بگڑا
״	״	״	رواج	״	״	سکہ داغ وفا اکدن مرے کام آئیگا	عشق کے بازار میں ان کا چلن ہو جائیگا
״	״	״	رسم	״	״	تعلق روح سے مجھکو جسد کا ناگوارا ہے	زمانے میں چلن ہو جابجا رندوں کی تنہائی کا
چلو	״	۳۹	ہاتھ کی انجولی۔ اوک	مذکر	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کیا ہے تردد ساقی	چاہت جام نہیں جام ہے چلو اپنا
چلہ[2]	״	۴۸	کمان کی تانت میں جو حلقہ ایک جانب لگا ہوتا ہے۔	״	ذوق	ناز سے تان کے ابرو کو لگا تیر نگاہ	چلہ چلہ اپنی کماں پہ ترے قربان چڑھا

[1] (ذوق) کیا تاب دل جلوں سے جو برق لاگ رکھے۔ دوزخ بھی ہو تو انکی چلموں پہ آگ رکھے۔

[2] (آتش) تشبیہ لٹی دو دل ترے گیسو سے رسا کو۔ اترا ہوا چلہ کہوں ابرو کی کماں کا۔

چنگاری[1]	ھ	۲۸۴	شرارہ۔ آگ کا پھول	مونث	امیر	جلا اس چنگاری کا دل کیا ہماری سوز عشق کے	گیئں جنت کو کچھ چنگاریاں اڑ کر جہنم کی
"	"	"	محاورتاً ایسی بات جس سے فساد پیدا ہو فتنہ انگیز کلمہ۔ چنگاری کی طرح چنگی بھی بولتے ہیں۔	"	بحوالہ جہاں	بجھی جا لو کیطرح ڈال کے بھڑ ؟	دوڑتی پانی کو ہو آگ لگا دیتی ہے
چنگل	ہد	۱۰۳	آدمی یا جانور کا پنجہ۔	مذکر	آتش	مرغ دل مارا ہو چشم سیاہ یار سے	پنجہ مژگاں سے شاہیں کا چنگل ہو گیا
چنگیر	"	۲۸۴	پھولوں کی دشتری۔ چنگیری۔ روٹی رکھنے کی چھوٹی ٹوکری۔	مونث	امیر	گر اک نگاہ سینہ پر داغ کیطرف	پھولوں کی تیری نذر کو حاضر چنگیر ہے
چنور	"	۲۵۹	مورچھل۔	مذکر	مونس	ہر ایک گام چنور اس پہ ہوتا آتا تھا	برہنہ سر کئے سائیس دوڑتا جاتا تھا
چوب	ف	۱۱	لکڑی۔ چھڑی۔ ڈانڈ	"	انیس	ہر اک علم کی چوب مثال الف نشان کٹی	منہ تیغ کا کٹا تو سناں کی زباں کٹی
"	"	"	وہ لکڑی جس سے نقارہ بجاتے ہیں	مونث	"	نقارہ و دنا پہ لگی چوب ناگہاں	گردوں دہل کے پارہ ہوئی طبل کی فغاں
چوبدار	"	۲۱۶	نقیب	مذکر	"	محتاج عصا ہوئے تو پیری نے کہا	چلئے اب چوبدار مرگ آ پہنچا
چوپڑ	ھ	۲۱۱	چوسر کھیلنے کی بساط	مونث	امیر	دربدر دولت سے عجب بغض کی چوپڑ کہ جہاں	کبھی پڑتا نہیں پانسہ کسی تقدیر کا ٹھیک
چوٹ	"	۲۰۹	وار	"	تسلیم	ترچھی نظر سے دونوں طرف وہ دیکھتے نہیں وہ	دل کی بچاؤں چوٹ کہ روکوں جگر کی چوٹ
"	"	"	ضرب	"	داغ	یوں کون جانے درد محبت کو ناصحا	وہ جانے جس کے چوٹ ہو دل پر لگی ہوئی
"	"	"	جوڑ۔ طنز	"	جلال	چوٹیلے جو تھے دل جگر عشق میں	تو اک چوٹ دونوں میں چلتی رہی
چوٹی	"	۳۱۹	گندھے ہوئے بال	"	ناظم	جوہر کا جال آپ کی تلوار میں نہیں	چوٹی کھلی ہوئی ہے عروس قضا کی ہے
"	"	"	پہاڑ کا سرا۔ بالائی حصہ	مونث	جلیل	بالا سے بام پہنچے جو وہ چوڑا باندھ کر	چوٹی دکھائی دینے لگی کوہ طور کی
چوچلا	"	۴۳	ناز نخرہ	مذکر	رند	بگڑو آنا ہو تو آ جیسا اسے اچھل	چوچلا تیرا سمجھ جاتا نہیں
چور	"	۲۰۹	زخم کے اندر کا سوراخ	"	جاہ	ہے بے غضب ہوا نہ چھپا راز عشق و	سنتا ہوں چور زخم جگر کا پڑ گیا
چوراسی	"	۲۸۰	چار رنگ کی رسی ہوتی ہے جو رتھ میں لگاتے ہیں۔ گھنگروؤں کا ..... ہار جو بیلوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔	مونث	شہیدی	سخت بخشش دل نے برپا کر کے سوز محشر کا شور	یاد دلوائی کسی کی رتھ کی چوراسی مجھے
چوراہا	"	۲۱۷	وہ جگہ جہاں سے چاروں طرف راستہ گیا ہو۔	مذکر	آتش	تیرے صدقے کا کہتے ہیں اسے چوراہا	چار ابرو کو یہ آزاد صفا رکھتے ہیں
چورنگ	س	۲۶۹	نشانہ	"	"	کشتہ تیر مژہ پر تیغ ابرو بھی چلے	اک شکار اندازہ ہو چورنگ اس نخچیر کا
چوڑی	"	۲۱۹	وہ حلقہ جو عورتیں کلائی میں پہنتی ہیں	مونث	امیر	چوڑیاں ٹوٹی ہوئی ؟ پہن پہن پہنے	بزم دشمن میں کہ تم مجلس ماتم میں ہے
چوسر	"	۲۶۹	چوپڑ۔ پچیسی۔	"	تسلیم	بوسے کی شرط پہ ؟ کھیلتا	میری بغل میں تھی جو چوسر لگی ہوئی
چوک	"	۲۹	غلطی۔ سہو	"	جلیل	دل تو نادان ؟ کیا چھلکو	سچ تو یہ ہے کہ ہو گئی چوک نظر سے پہلے
چوک	"	"	بڑا بازار	مذکر	برق	جس نے دیکھا مرے یوسف کو خریدار ہوا	چوک میں وہ جو گیا مصر کا بازار ہوا
چوکڑی	"	۲۳۹	چار گھوڑوں کی بگھی جس گاڑی میں چار گھوڑے جتتے ہوں۔ چوکڑی بھول جانا۔ حیران و پریشان ہونا	مونث	آتش	کھینچئے اس غزال کی تصویر	چوکڑی بھول لیتی ہے پانی کی

[1] (آتش) چنگاریاں جھڑیں جو منہ سے تبطرا کے آب۔ برسائے آگ ابر جو دل میں بخار ہو [2] (مولانا سیفی ندوی) ہو گئی ان سے عداوت کا ؟ جھڑپ ؟ میں چنگاری ؟ الدی جس میں چنگاری کی ؟ یا جس میں چنگی چھوڑنا محاورہ ہے معنی آگ لگا دینا لڑائی کرا دینا۔ چنگاری اور چنگی ہم معنی ہے

چھان بین	ہ	۱۲۱	کسی امر کی جانچ و تحقیق کرنا۔ اچھی طرح دیکھ بھال لینا۔	مونث	جان صاحب	ہوا جوڑا اچھا ہے گردو سیاہ	بہت چھان بین اسمیں اچھی نہیں
چھان پھٹک	،،	۴۸۶	ایضاً۔ صرف دہلی والے بولتے ہیں۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔	،،	نوح	عقل و خرد سے مطلب کیا حسن و عشق کے منتر کو	دل کو لینو دینو میں چھان پھٹک کب ہوتی ہے
چھاؤں	،،	۶۵	سایہ۔ چھاں۔	،،	ناسخ	تھا مجھے بال ہما ہر برکاہ دیوار	چھاؤں جب دم میں سر پر تری دیوار کی تھی
چھاونی	،،	۷۵	کیمپ۔ سپاہیوں کی بارکیں۔	،،	امیر	عاشق کے دل میں عیش جنان کا کہاں گذر	یہ چھاونی ہے فوج غم و درد و آہ کی
چھب	،،	۱۰	آرائش۔ زیبائش۔ زیب و زینت۔ ناز و انداز معشوقانہ انداز۔	،،	اختر بنبائی	نکیلی ادا دل کو برما گئی	قیامت وہ چھب تھی کہ تڑپا گئی
چھپر	،،	۲۱۰	پھوس کی چھت۔ سائبان پھوس کا	مذکر	رشک	جب ہوا میکشی میں ریش زاہد منڈ گئی	میکدے میں غل مچا آندھی میں چھپر اڑ گیا
چھپر کھٹ	،،	۶۳۵	پلنگ۔ چارپائی۔	،،	امیر	کہاں ہے قصر شاہی میں چھپر کھٹ نازنینوں کا	وہ چھپر کھٹ کا گھروندا ہے یہ گڑیوں کی کھٹولی ہے
چھت	،،	۴۰۸	سقف۔ پٹاؤ۔ سائبان۔ کوٹھا	مونث	اسیر	ہے انقلاب کا یہ تقاضا کہ میرے گھر	ہو فرش آسمان کا بنے چھت زمین کی
چھتا	،،	۴۰۹	مکھیوں و بھڑوں وغیرہ کا گھونسلا۔ کھونتا۔	مذکر	امیر	عاشق مژگاں ہوں مجکو نیش سے ہے ڈنک کو	لطف اٹھاتا ہوں میں چھتا چھیڑ کر زنبور کا
چھتری	،،	۶۱۸	چھوٹا چھاتا۔ آفتابگیر۔	مونث	منیر	میخواروں پر ہے سایہ فگن رحمت خدا	چھتری لگائے پھرتی ہے ابر مطیر کی
چھٹکارا	،،	۶۳۰	رہائی۔ آزادی۔	مذکر	گویا	شمع ساں سو بار سرکٹ کر مرا پیدا ہوا	بوجھ اترا پر نہ چھٹکارا ہوا سر دوش کا
چھٹی	،،	۴۱۸	لڑکا ہونے پر چھٹویں روز جو غسل دیا جاتا ہے	مونث	فلق	اس تکلف سے کی چھٹی اسکی	بے حقیقت تھا جشن جمشیدی
چہچہہ	،،	۲۱	خوش الحانی۔ خوش آوازی۔ پرندوں کا شوق میں آکر بولنا۔	مذکر	آتش	قوی دماغ رہے بلبل خوش الحان کا	قفس میں بھی ہے وہی چہچہہ گلستان کا
چہرہ	،،	۲۱۳	شکل صورت۔	،،	،،	خورشید حشر کا جو کسی نے کیا ذکر	دکھلا دیا ہے یار نے چہرہ عتاب کا
چہرا	،،	۲۰۹	چھوٹی چھوٹی گولیاں جو بندوق میں بھر کر چلاتے ہیں۔	،،	صبا	حال دل لکھکر جو بھیجا اس بت سفاک کو	پرزے نامہ کے ہوئے چہرے کی صورت تیر سے
چھری	،،	۲۱۸	لمبا چاقو جو بند نہ ہو سکتا ہو۔	مونث	مونس	زخموں سے تیری خون کی ندی ابل گئی	بیٹا چھری ہماری کلیجے پہ چل گئی
چھڑکاؤ	،،	۲۲۵	آبپاشی۔	مذکر	منیر	یہی کعبہ بھی قبلہ بھی مرجع ہے عالم کا	تری کوچہ میں ہو چھڑکاؤ ابر جنت سے آب زمزم کا
چھڑی	،،	۲۱۸	قمچی۔ ہاتھ میں رکھنے کی پتلی لکڑی۔	مونث	مصحفی	تھی گل گلاب کی جو تری ہاتھ میں چھڑی	کرتی تھی کار تیغ اشارات میں چھڑی
چہل	،،	۳۸	ہنسی۔ خوش مزاجی۔	،،	نواب مرزا شوق	بام سے کچھ اترتی جاتی تھیں	چہلیں آپس میں کرتی جاتی تھیں
چھلا	،،	۳۹	بے نگینہ کی انگوٹھی۔ کسی دھات کا حلقہ جو انگلیوں میں پہنتے ہیں	مذکر	رضا	نیرنگئی زمانہ سے ہرگز عجب نہیں	چھلا اتارے ورد حنا دست یار کا
چھلاوہ	،،	۵۰	دھوکا۔ شہابہ۔ چھل دینے والا۔ غول بیابانی۔	،،	انیس	نے جست نظر آئی نہ کاوہ نظر آیا	پھرتا ہوا لشکر میں چھلاوہ نظر آیا

لفظ		صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
[illegible]	ھ	۷۰	اچھل کود کر چلنا۔	مونث	تسلیم	حشر اٹھاتی دم رفتار ہے چھل بل اسکی	سوتے فتنوں کو جگا دیتی ہے چھاگل اسکی
[illegible]	"	۷۵	رونق آبادی۔ خوشی۔ خرمی کھا کھمی۔	"	منیر	چیز جو دیکھی ہے بدل دیکھی	ہر طرف اک چہل پہل دیکھی
[illegible]	ث	۷۸	چالیسواں	مذکر	دبیر	چہلم جو کربلا میں بہتر کا ہو چکا	پیوند بیکسوں کے تن و سر کا ہو چکا
[illegible]	ھ	۳۱۴	فرصت۔ چھٹکارا۔ (۲) عکس پرتو۔ چمک۔	مونث	امیر	مسی پر چھوٹ افشاں کی پڑی ہے	کنی ہیرے کی نیلم میں جڑی ہے
[illegible]	"	۲۲	سوراخ۔	مذکر	ناسخ	وہ چلا جب تیر گھر سینے میں یکبار دے گیا	چھید جو دیوار میں تھا چشم گریاں ہو گیا
[illegible]	"	۲۱۸	استعمال۔ بھڑکاؤ۔ چھیڑ خانی۔ نوک جھونک۔	مونث	آتش	ساز کیطرح رہا کرتے ہیں عاشق نالاں	چھیڑ طرفہ تھی ادی و دیدہ جو آتی ہے
[illegible]	"	۳۶۸	بوند۔ دھبہ	"	تسلیم	میں شرم سے خاک کر دوں تر ریائی کی	کوئی چھینٹ بھی نہیں زاہد تری ریائی کی
[illegible]	"	۳۶۹	پانی کی چھینٹ۔ بارش ہونا۔	مذکر	"	غش آ گیا ہو دیکھ کر گل چمن کا	چھینٹا دو عندلیب کے منہ پر گلاب کا
[illegible]	"	"	لالچ	"	جلیل	پیاسا کسی کے شربت دیدار کا ہوں میں	چھینٹا نہ دو بہشت مجھے سلسبیل کا
[illegible]	"	۲۸۰	آواز جو سردی یا کھجلی کے باعث ناک سے نکلتی ہے۔	مونث	عزیز	دل بلبل سے بھی آئی صدا کہ ہلنے کی	قریب آ کے جو دم کسی غنچہ کو چھینک آئی
[illegible]	"	۳۱۴	ایک درندہ جانور ہے	مذکر	جانثار	اے جان کبھی تھا وہ مہ حسن کا عالم	آنکھیں تو ہرن دیکھنے چیتا کمر آیا
[illegible]	"	۳۶	فارسی میں سیتلا کہتے ہیں مشہور بیماری ہے	مونث	رشک	تیزی گل گشت کی گرمی ز بگاڑ دی فصل	چیچک اوراق گل تر کے سراپا نکلی
[illegible]	"	۴۱۳	چلانا زور کی آواز	"	تسلیم	گل گراں گوش سنگدل صیاد	کون سنتا ہے چیخ بلبل کی
[illegible]	ث	۲۱۸	چیرہ۔ پگڑی	مذکر	سودا	چہرہ ترا سا کب ہو سلطان قادری کا	چیرہ ہزار باندھے سر پر جو وہ زری کا
[illegible]	"	۳۰	شئے	مونث	تسلیم	بوسہ تمہیں پیارا ہو مرا دل مجھے پیارا	یہ چیز تو یوں مفت کبھی دی نہیں جاتی
[illegible]	"	۵۲۴	پہیلی۔ عربی میں معمہ کہتے ہیں	مذکر	سودا	دل میں جو کچھ ہے دنیا صاف نہیں	کون سمجھے یہ چیستاں آنکی
[illegible]	ھ	۴۴	ایک مردار خور پرند ہے	مونث	نکہت	کہتے ہے العطش آتش میں قفس	زمیں پہ چیل انڈا چھوڑتی ہے
[illegible]	"	۳۸	شاگرد۔ مرید۔ پیرو	مذکر	سخن	جوگی جتا سنبھالے بیٹھا ہو آسن پہ	عاشق نہیں تو پوچھو چیلہ ہے کس گرو کا
[illegible]	ث	۶۴	قرار۔ آرام۔ سکھ۔ اطمینان۔	"	رند	ہجر کی شب کروٹیں کیونکر نہ لوں	کوئی پہلو دل کو چین آتا نہیں
[illegible]	"	"	شکن۔ بل۔	مونث	آتش	مجکو حیرت ہے حسینوں نے کبھی کیونکر	بادشاہوں کیلیے چین جبیں تھوڑی سی
[illegible]	"	"	دہلی میں چیں بولنا ہار ماننے کو کہتے ہیں لکھنؤ میں نہیں بولتے	"	ظفر	کہا میں نے نہ کھینچ ابرو کی تصویر کھینچ کا	نہ مانی بات مانی نے مری آخر کو چیں بولی

اچھوڑ بیٹھا جو تعلق عالم ایجاد کا۔ سر دچیلا ہو گیا ہے کیا کسی آزاد کا۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
چینڈ ملہ	ہ	۶۷	بدمعاملگی۔ بے ایمانی۔ ہٹ دھرمی کھیل میں امر واجبی کا چھپانا۔	مونث	حالی	سبب اسکا لکھا ہے یہ اصمعی نے	کہ گھوڑدوڑ میں چینڈ کی تھی کسی نے
چینی	ف	۶۳	چین کا رہنے والا۔ چین کا بنا ہوا برتن۔ شکر سفید	″	امیر	صدمۂ ہجر سے کیونکر نہو نالاں مرا دل	ٹھیس لگتی ہے تو چینی بھی صدا دیتی ہے
چیونٹی	ہ	۶۷۹	مورچہ	″	ذوق	نبض نملی ہو کہاں میری فلاطوں چلتی	ہے یہ ضعف اب تو کہ چیونٹی بھی نہیں یوں چلتی

ملہ (معروف) یاری عشق میں دل بدکے لگے لینے جان۔ خبر لیجیایئے پر چینڈ پہ سرکار سنے کی۔

باب حائے حطی

[illegible]	ع	۱۴	دربان۔ چوبدار	مذکر	آتش	عید قربان ہو قریب آئی تو کچھ دل میں سمجھ	پاؤں پر آکے مرے حاجب نے نذراں لوٹا
[illegible]	”	۲۱۴	ضرورت۔ خواہش۔	مونث	ناسخ	دولت تقدیر کو تدبیر کی حاجت نہیں	معدن زر ہے جہاں اکسیر کی حاجت نہیں
[illegible]	”	۵۱۸	واقعہ مصیبت۔ زمانہ کی گردش	مذکر	منیر	سعد نظارت کعبہ مقصد سے ہوں لب مگر	ان روزوں سنگ راہ بڑا حادثہ ہوا
[illegible]	ع	۳۲۴	کنارہ گوٹ۔ کور۔	مذکر	امیر	دو عالم کے دوشالے کو ملی ہرگز نہ پیمائش	لگا یا حاشیہ جبتک نہ اُسمیں اسکی مسند کا
[illegible]	”	”	شرح۔ تفسیر۔ کنارہ	”	انیس	مطلب کھلا ہوا ہے خط سبز رنگ کا	یہ حاشیہ لکھا ہے اُسی تن تنگ کا
[illegible]	”	۱۲۶	آمدنی ملک کی۔ خراج۔	”	رشک	آگے عزت کے حواس خمسہ کی قوت نہیں	آبرو دیکر نہ لوں حاصل کبھی پنجاب کا
[illegible]	”	”	نتیجہ۔ مطلب مجازاً فائدہ۔	”	جلال	جان مضطر ہوئی بےچین اگر دل ٹھہرا	کچھ ٹھہرنے کا نہ کمبخت کے حاصل ٹھہرا
[illegible]	”	۱۴۱۰	جن بھوت پریت وبدروحوں کے جمع کرنے و اتارنے کا جلسہ	مونث	جان صاحب	جب سے بچی کو سایہ کا ہے خیال	آئے دن حاضرات ہوتی ہے
[illegible]	”	۹۹۴	یاد رکھنے کی قوت	مذکر	ناصر	شعر کیا یاد رہیں تیری میں	حافظ کام نہیں دیتا ہے
	”	۶۶	حکم کرنے والا۔ ملک کا والی۔ مالک سردار۔	”	آتش	رکھی دولت دنیا کی خواہش نہ کسی	خدا نے کر دیا حاکم مجھے اکسیر اعظم کا
	”	۳۹	حالت۔ کیفیت۔	”	امیر	نزع میں میری وہ کہتے ہیں کہ خیریت ہے	پھر برا ہوتا ہے کیسا جو یہ حال اچھا ہے
	”	”	طاقت۔ سکت۔	”	رشک	دیکھ شب اپنے رشک لیلےٰ کو	دنگ تھا میں تو مجھ میں حال نہ تھا
	”	”	وجد	”	سخن	وہ رند ہوں کہ مرا ذکر ہے محفل میں	فقیر مست ہوئے صوفیوں کو حال آیا
	”	”	خبر	”	تسلیم	پہنچا نہیں کسی رونے کا حال نکو کا	باقی ہے آب اشک کو ہونا گہر ہنوز
	”	۴۳۶	واردات جو گزرے۔ کیفیت	”	جلیل	عالم قید میں بھی رقص رہا ہوتی ہے	کچھ عجب حالت ارباب فنا ہوتی ہے
	”	۱۰	دوستی محبت۔ یارانہ۔ انس الفت	مونث	تسلیم	تمہیں تسلیم واعظ دو رخی کہتا ہے کو نجو	کہ حب اہلبیت پنجتن کچھ اور کہتی ہے
	”	”	گولی۔ گول دانہ۔ بفتح اول تشدید دوم	”	بحر	ہم مریضوں سے کوئی پوچھے حقیقت حب کی	نام ہے حب شفا اسکی نگر ملتی نہیں
	”	۱۱	بالفتح پانی کا بلبلہ	مذکر	منیر	کثرت عیش ہے کیا اک عدم میں لب	رقص کرتا یہ دنیا سے حباب آتا ہے
[illegible]	”	۵۱۱	مضبوط رسی۔ محکم وسیلہ۔	مونث	امیر	ہر گنہ سے پاک کر دیتی ہے حب اہلبیت	اس سے بہتر خلق کو حبل المتیں ملتی نہیں
	”	۲۲	دوست۔ یار۔	مذکر	امیر	سب عشق مجازی ہیں حقیقی ہے یہ عشق	اللہ کا محبوب حبیب اپنا ہے
	”	۱۱	وقت مقررہ پر بیت اللہ شریف کی زیارت کرنا۔	”	”	حق رسی حاجے تو ہفتاد دو ملت کے لئے	منزلیں طے ہوں تو حج حاصل ہو بیت اللہ کا

[illegible] کچھ لوں یہ عجب حادثہ تقدیر نے ڈالا۔ سلہ موجودہ زمانہ موجودہ کیفیت (ناسخ) میرے تیرے رشک سے ہے حال دونوں کا جو غیر سا (آتش) مقبول مرے قول سے قوّال ہوا ہے۔
[illegible] ملنگہ مری حال ہوا ہے ۲۔ سلہ نبات بحر جہانیں نہیں کیکو امیر۔ ادھر نبود ہوا اور ادھر حباب نہ تھا سلہ (حبل الورید) جبل۔ رگ۔ ورید۔ وہ رگ جسمیں خون جاری
کے ہر ہر جز میں پہونچتا ہے۔ شہرگ جو بہت قریب ہے۔ حد درجہ قریب سے مراد ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
			گھوڑوں کو ٹٹو پکڑکے لاتے ہیں ۔ انکو حریف کہتے ہیں ۔				
حریم	ع	۲۵۸	گرد کعبہ چاروں طرف کی دیوار ۔	مذکر	تسلیم	سب دل کا طواف کرتے ہیں	یہ گھر ہے حریم ناز کس کا
حریف پیشہ	//	۲۲۸	ہم پیشہ ۔ مقابل ۔ مخالف ۔ دشمن	//	سحر	دیکھا نہ مثل تیر کسی تجکو ای فلک	ہوتا نہ تھا حریف پیشہ تجھے میری آہ کا
حزن	//	۶۵	بضم اول غم و اندوہ و رنج ۔	//	خورشید	آئی بہار باغ میں جو حزن خزاں مٹا دیا	نوکری عیش کی ہوئی حزن جو برطرف ہوا
حس	//	۶۸	بکسر اول معلوم کرنا ۔ جاننا ۔ دریافت کرنا ۔ حرکت کرنا ۔	مؤنث	تسلیم	بت بنا یا آئینہ رونے مجھے	دیکھکر صورت کو حس جاتی رہی
حساب	//	۷۱	بالکسر گنتی شمار ۔	مذکر	اسیر	ایک کے دس ہیں تیرے بوسہ وہ ہکر بولکر	شکر کی جا ہے ابھی انکو حساب آتا نہیں
//	//	//	مجازاً طور طریقہ ۔	//	صبا	آیا جو موسم گل تو یہ حساب ہوگا	ہم ہوں گے یار ہوگا جام شراب ہوگا
حسام	//	۱۰۹	بضم اول تلوار شمشیر	مؤنث	انیس	بجلی خدا کے قہر کی تھی یا حسام تھی	پہلے ہی وار میں صف اول تمام تھی
حسد	//	۴۲	ڈاہ کسی کی نعمت کا زوال چاہنا ۔	مذکر	امانت	حسد دیکھیے تو کوئی تفرقہ انداز گردوں کا	نہیں ہے تربت لیلی پہ سایہ بید مجنوں کا
حسرت	//	۴۶۸	بالفتح افسوس ۔ تمنا ۔ آرزو ۔	مؤنث	جلال	نہ ٹھکرا سکے آئے وہ تربت ہماری	ملی خاک میں بھی حسرت ہماری
حسن	//	۱۱۸	بالضم خوبی بہتری لطافت خوبصورتی دلربائی ۔	مذکر	آتش	سچ ہے جو جیسا کرے ویسا ہی آگے آتا ہے پیش	عشق کو بدنام کرکے حسن رسوا ہو گیا
حسین	//	۱۲۸	بفتح اول خوبصورت حسین الا	//	رند	مشہور اک جہاں میں عشق ہمارا ہوا	چاہا نہو جیسے کوئی ایسا حسین ہمارا
حسین بند	//	۱۴۴	دو نقرئی پٹے جنکے درمیان ایک زنجیر چاندی کی ہوتی ہے عشرہ محرم میں بطور منت پہناتے ہیں	//	منیر	ہوتا ہے گلے میں پنجہ خورشید دست تیغ	بنوا حسین بند زر آفتاب کا
حشر	//	۵۰۸	بفتح اول مجازاً قیامت درحقیقت	//	تسلیم	میرا انکا جو فیصلہ نہ ہوا	ایک ہے حشر اگر ہوا نہ ہوا
//	//	//	نتیجہ ۔ انجام	//	جلیل	منہ آفتاب حشر ہوا ہے عتاب سے	ہوتا ہے حشر دیکھئے اب کیا نقاب سے
حشم	//	۳۴۸	بفتح اول و دوم نوکر چاکر نوکر وغیرہ بھیڑ بھاڑ ۔	//	قبول	تمسے برباد ہو گیا ہیں	مجھسے سارا حشم تمہارا
حشمت	//	۴۴۸	بفتح اول و دوم نوکر چاکر خدمتگار وغیرہ و خادموں کا انبوہ ۔	مؤنث	قلق	ہو مہاراج کی فزوں حشمت	ہر گھڑی ہو ترقی دولت
حصار	//	۲۹۹	بالکسر احاطہ گھیرا ۔ چار دیواری ۔	مذکر	رند	روز ہم ناک میں کرتی ہے بلا گشت [illegible]	کھینچا ہے کچھ گرد [illegible] حصار آنکھ کی رات
حصر	//	۲۹۸	بالفتح گھیرنا ۔ منحصر ہونا	//	رعنا	گن سکے بتلا دے مرے سینے کے چھالے مجھکو	حصر ممکن ہے اگر چرخ کے سیاروں کا
حصن	//	۱۴۸	بالکسر قلعہ ۔ جائے پناہ ۔	//	ناصر	تیرا تصور ہے محافظ میرا	خوب مجھے حصن حصین مل گیا
حصول	//	۱۴۲	حاصل ہونا ۔ پیدا ہونا ۔	//	رند	اس عندلیب کو تعلق ہے قفس سے [illegible]	حصول خاک دل ناصبور ہوتا ہے

سلہ رجرأت ستم کیا کیا اسے دیکھ آئی ہے حسرت ہمیں جرأت ۔ پھر آئے ہے وہاں سے جو کوئی نامہ بر ایسا ۔ رناسخ ۔ حسرت دل نہیں دنیا میں نکلتی ناسخ ۔ ہاتھ شل ہوتے میسر جو گریباں ہوتا ۔ ۵۲ شعور ۔ بس نہیں چلتا جوان و پیر کا حصر ہے تقدیر پہ تدبیر کا ۔

حقیقت	//	۶۱۸	بفتح اول ماہیت کسی شے کی۔ کیفیت۔ ماجرا۔	مؤنث	جلال	نہ پوچھو عشق نے چھپا کر دیا کیوں	حقیقت کیا کہوں اس انکھی کی
حقیقت	//	//	اصلیت۔ بساط۔ پونجی۔	//	صفدر	جسے ہمنے دیکھے زمانے میں لاکھوں	ترے سامنے کیا حقیقت کسی کی
حقیّت	//	۵۱۸	حق داری۔ ملکیت۔ اردو میں جائداد کے معنی میں بھی بولتے ہیں	//	افسر	ہوگئے قربان سے آشام سورج جام پر	آخر [illegible] ساری حقیقت چڑھ گئی [illegible]
حکّاک	//	۴۹	بالفتح مہرکن۔ نگینہ تراشنے والا۔	مذکر	آتش	لعل لب کے [illegible]	ان نگینوں کو تراشا جسنے وہ حکاک تھا
حکایت	//	۴۳۵	بالکسر کہانی قصہ داستان۔	مونث	جاہ	ہوئی قید بلبل گئی فصل گل	گلستاں کی باقی حکایت رہی
حکم	//	۶۸	بضم اول فرمان ارشاد۔	مذکر	رند	ضبط کرتے کرتے مرغان قفس [illegible]	اب ہائی انکی ہوا حکم ہو فریاد کا
حکمت	//	۴۶۸	بکسر اول و فتح سوم عقل دانائی	مونث	بلبل	[illegible]	ہمکو دیا جو درد یہ حکمت خدا کی تھی
حکومت	//	۴۶۴	بضم اول فرمانروائی۔ سلطنت بادشاہت	//	ناظم	[illegible]	بندۂ عشق ہوئے تم تو حکومت کیسی
	//	//	حکمرانی۔ اختیار۔ جبر	//	مصحفی	[illegible]	آگے ترے کسکی حکومت کہاں رہی
حل	//	۳۸	بفتح اول و تشدید دوم کھولنا۔ آسان کرنا۔ بتخفیف دوم بھی مستعمل ہے	مذکر	وزیر	اگر عقدہ سراپا ہو بہ رنگ شمع کیا ڈر ہے	مری افتادگی کی ہاتھ حل ہونا ہے مشکل کا
حلاوت	//	۴۴۵	بالفتح مٹھاس۔ لذت۔ ذائقہ۔	مونث	آتش	میری قسمت میں لکھی تھی جو تلوار کی تھی	شیر دایہ میں حلاوت نہیں ہر ہار کی تھی
حلب	//	۴۰	نام شہر	مذکر	ذوق	وہ مست ناز لیکر [illegible] شیشۂ دل کو	ہوا خوش اسقدر گویا کہ ہاتھ اسکے حلب آیا
حلف	//	۱۱۸	قسم کھانا۔	//	تسلیم	ناصح خیال مصحف عارض کا چھوڑ دوں	اسیر حلف تو مجھسے اٹھایا نہ جائیگا
حلق	//	۱۳۸	بالفتح گلا	//	جلال	کاٹ کر پچھتاؤگے حلق اپنے تقصیر کا	دیکھ لوگے رنگ لاتا خون دامنگیر کا
حلقہ	//	۱۴۴	بالفتح گول [illegible] ہر چیز کا دور بشکل دایرہ ہونا۔ مجازاً	//	رعنا	انعکاس ساق سیمیں سے [illegible]	بدر کامل بنگیا حلقہ تری خلخال کا
حلم	//	۷۸	بالکسر بردباری۔ تحمل۔ برداشت۔	//	اسیر	حلم تھا حضرت کی گھٹی میں پڑا	تھیں حلیمہ نام دائی آپ کی
حلوا	//	۴۵	ایک لذیذ غذا ہے۔ جو گھی شکر ملاکر بنائی جاتی ہے۔	//	شوق	کبھی کہنا جو ہمکو ہاتھ لگائے	جسکو چاہے اسی کا حلوا کھائے
حلول	//	۷۴	بضم اول ایک چیز کا دوسری چیز میں رل جانا اسطرح کہ تمیز نہ ہوسکے۔	//	منیر	خالی نہیں ہے تیری محبت سے کوئی دل	اس حال کا ہر ایک محل میں حلول ہے
حُلّہ [52]	//	۴۳	جامہ۔ جبہ۔ یمن کی پوشاک	//	انیس	ایسا کسی شہید کو رتبہ نہیں ملا	مرنے سے پہلے حلۂ خلد بریں ملا
حلیہ	//	۵۳	بالضم سراپا۔ صورت۔	//	نوازش	مجمع حشر میں چھپنا ہے محال	میں نے لکھ رکھا ہے حلیہ تیرا
حماقت	//	۵۴۹	نادانی۔ کم سمجھی۔ بیعقلی۔	مونث	تسلیم	کہدیا جو یار سے کہنا نہ تھا	اور میں اپنی حماقت کیا کہوں
حمّام [53]	//	۸۹	نہانیکی جگہ۔ حمام کرنا غسل کرنا نہانا۔	مذکر	انشا	آگیا تیری رضائی میں پسینہ مجکو	گرم ایسا بھی نگوڑا کوئی حمام ہو نوج

۵۲ (اسیر) لاش [illegible] بے کفن ہو یہ کیا قہر ہے فلک۔ آتے تھے جسکے واسطے حلے بہشت کے۔

۵۳ (آتش) شربت وصل میسر ہو شفا حاصل ہو تب ہجراں سے جو صحت ہو تو حمام کریں

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
حویلی	ع	۶۴	مکان۔ عالیشان گھر	مؤنث	ناسخ	جب بگولا کوئی اٹھا تو یہ وحشی سمجھا	سیر کرنے کو حویلی ہوئی تیار نئی
حیا[1]	"	۱۹	حجاب شرم غیرت۔	"	جلیل	نماز پڑھیں گے تمہیں سمجھ کے امام بننے کو	جلیل تم کو خدا سے حیا نہیں آتی
حیات	"	۳۱۹	جان۔ زندگی	"	تسلیم	ہونگی کب خاک رہ روضۂ اقدس تسلیم	رنگ ہی اب تو حیات [illegible] میں تھوڑی کئی
حیثیت[2]	"	۹۲۸	پونجی حقیقت۔ استعداد۔	"	مسرور	جانیگی سامنے میرے شکست تیری	رقیب تجھکو ہو معلوم حیثیت تیری
حیرانی	"	۲۸۹	پریشانی۔ دنگ	"	جلال	آئینوں کو حیرتی کرتی ہے تماشہ دیکھ کے دنگ	تیری خود بینی ہوئی یا میری حیرانی ہوئی
حیرت	"	۶۱۸	تعجب۔ اچنبھا۔	"	"	تمھاری بزم میں آئینہ بنکے ہم	تماشا اپنی بھی حیرت کبھی تھی
حیف	"	۹۸	بالفتح۔ افسوس۔	مذکر	میر	کھیل لڑکوں کا سمجھتے تھے محبت کے تئیں	ہے بڑا حیف ہمیں اپنی بھی نادانی کا
حیلہ	"	۵۴	بہانہ۔ مکر و فریب	"	رند	[illegible] انا منظور تھا جو حیلے سے چلے سو دے	حیلہ معقول صاحب کا جنا کا ہو گیا
حیوان[3]	"	۶۵	بفتح اول۔ جانور۔	"	انیس	رونے لگا سوار سے یہ سنکے وہ حیوان	معلوم کی میان میں تیغ شرر فشاں

۱؎ (آتش) شراب انگور پلا کر ہوئی پشیمانی۔ وہ بیحجاب ہوئی تو مجھے حیا آئی ۲؎ (حیثیت) بفتح اول و کسر سوم و تشدید چہارم۔ مگر اردو میں بغیر تشدید یا کے استعمال کرتے ہیں اردو وضع۔ اسلوب۔ طرز۔ طور۔ ڈھنگ اردو (۲) حقیقت لیاقت قابلیت استعداد (۳) اردو حوصلہ ظرف اردو (۴) مالیت دولت مکینت جایداد۔ اردو (۵) مقدرت۔ بساط۔ آمدنی اردو (۶) عزت آبرو۔ حرمت۔ ۳؎ (جبر) عشق انسان کو حیوان بنا دیتا ہے یہ خرابی انہیں پریوں کے سبب ہوتی ہے

خال	ف	۶۳۱	تل سیاہ نقطہ جو بدن پر ہوتا ہے	مذکر	سخن	لب اس کا کیوں نہ منتخب روزگار ہو	بنتا ہے جس پہ خال مرے درد آہ کا
خامہ سلہ	//	۶۴۶	قلم	//	جرأت	لکھتے ہی سوز غم نہ فقط خامہ جل گیا	لو مرغ نامہ بر بھی مع نامہ جل گیا
خاموشی	//	۹۵۷	چپکی	//	ناسخ	کیوں نہ خاموشی خوش آئے بلبل تصویر کی	لطف کیا میری طرح جو آہ بے تاثیر کی
خامی سلہ	//	۶۵۱	کچا پن - ناتجربہ کاری	مونث	جلیل	خامی تری خیال کی ہے ورنہ اے جلیل	تجکو ترا یہ درد ہے کیا کم طبیب سے
خاندان	//	۷۰۶	گھرانا - نسل - قبیلہ - کنبہ	مذکر	اسیر	دیدہ گریاں کو طفل اشک نے چمکا دیا	خاندان یعقوب کا یوسف سے روشن ہو گیا
خانقاہ	//	۷۵۷	درویشوں اور مشایخ کے رہنے کی جگہ -	مونث	سالک	آیا نہ لطف نشہ کہ مے کچھ مگر کہیں	ہم رات جسمیں تھے وہ کوئی خانقاہ تھی
خانماں	//	۷۴۴	گھر کا اسباب - اثاث البیت - اثاثہ	مذکر	سودا	اے دیدہ خانماں تو ہمارا ڈبو چکا	لیکن غبار یار کے دل کا نہ دھو سکا
خانوادہ	//	۷۷۷	درویشوں اور مشایخ کا وہ خاندان جس سے انکو توسل ہو - فقرا کا سلسلہ	//	منیر	پیر طریقت اب ہوئی یکتائی آپکی	بے وصف اس سے پہلے ہر اک خانوادہ تھا
خانہ سلہ	//	۶۵۶	گھر - مکان -	//	داغ	خانۂ عیش لٹ گیا کیسا	مجھ سے معشوق چھٹ گیا کیسا
//	//	//	سوراخ - جال وغیرہ کا خانہ	//	رضا	عکس سے تیرے رخ انور کے اے صیاد خلق	مثل اختر بنگیا ہر ایک خانہ جال کا
خباثت	ع	۱۵۰۳	ناپاکی - گندا پن - بد باطنی - شرارت	مونث	سرور	میری آنکھوں سے مروت نہ گئی	غیر کے دل سے خباثت نہ گئی
خبث	//	۱۱۰۴	ایضاً	مذکر	ناصر	دشمن بتا رہا ہے جو مجکو حبیب کا	بندہ نواز خبث ہے یہ بھی رقیب کا
خبر	//	۸۰۴	بفتح اول و دوم آگاہی - واقفیت - اطلاع -	مونث	امیر	اک ذرا پاؤں اٹھائے ہوئے اے توسن عمر	مدتوں سے خبر آئی نہیں کچھ یاروں کی
//	//	//	پیغام - سندیسا -	//	داغ	فرشتے ہوں مخبر تو کیا کیجئے	یہاں بات کی واں خبر ہو گئی
//	//	//	خبر گیری - حفاظت	//	جلیل	کسی کی خبر کو چلا دل یہ کہکر	خبر لیتے رہئے گا حضرت ہماری
خبط	//	۶۱۱	بالفتح دیوانگی سودا - جنون	مذکر	نواب مرزا شوق	دو مہینے میں تمکو خبط ہوا	سال دو سال بھی نہ ضبط ہوا
ختن	//	۱۰۵۰	نام شہر	//	ناسخ	لب یمن رخ حلب نہیں زلفیں	آپ نے کیا کیا ختن اپنا
خجالت / خجلت	//	۱۰۳۳ / ۱۰۳۴	شرمندگی - حیا - ندامت بفتح اول و دوم خجلت ہے	مونث	امیر	بیخودی کا شیشہ نہ ٹوٹے کوئی	مجکو ساقی سے خجالت ہو گی
خدا سلہ	ف	۶۰۵	اللہ تعالیٰ -	مذکر	اسیر	ناداں ہیں فرق اسفل و اعلیٰ میں جو کریں	جو ہے خدا فقیر کا وہ بادشاہ کا
خداوند	//	۶۶۵	مالک - صاحب مجازاً اللہ تعالیٰ	//	درد	مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کا	حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا
خدائی سلہ	//	۶۲۵	صاحبی -	مونث	سخن	ذرہ بھی تو خالی نہیں قدرت سے خدا کی	ہر شے میں سخن اسکی خدائی نظر آئی
// سلہ	//	//	ساری دنیا -	//	جلیل	سیر ہوتی جو مرے دل سے بگڑتی مجھ سے	تم جدھر ہو تو ادھر ساری خدائی ہوتی

سلہ (داغ) نہ رہجائے اتنی کوئی خامی - بیاہی بات پکی کر کے آئے - سلہ - خانہ - صندوقچہ کے اندر کا گھر - شطرنج یا چوسر کا وہ مربع نشان جسمیں گوٹ بٹھاتے ہیں - کسی چیز کے رکھنے کا ڈبہ جیسے گھڑی کا خانہ - آئینہ کا خانہ - نگینہ کا خانہ - نقش کا خانہ (رشک) ہمکا ہمارا نام لکھا ایک خانہ میں عامل نے نقش حب میں ہمیں گھر بنا دیا - (منیر) ہائے ارج مقصد کیلئے دام اسیری میں - نگین مہر جم کا خانہ ہے ہر خانہ خالی کا "خانہ باغ" وہ مکان جو باغ کی چہار دیواری کے اندر ہو (صبا) دل پر داغ کی یہی ہے بہار - دیکھئے خانہ باغ کسکا ہے سلہ (آتش) خدا یاد آ گیا مجکو بتوں کی بے نیازی سے - ملا ہم حقیقت زینہ عشق مجازی سے - سلہ (مصحفی) کیا خدائی ہے کہ اب در تک نہیں ہم آ سکے بار - جسکا ہم زانو دیا کر بیٹھتے تھے محفل کے بیچ - سلہ (ذوق) کیا غرض لاکھ خدائی میں ہوں دولت والے - انکا بندہ ہوں جو بندے ہیں محبت والے ۱۲-

لفظ	زبان	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
خروش	ف	۱۱۰۶	بضم اول و دوم غل و شور۔ چلانا۔	مذکر	ناسخ	دن حشر کا غربت نے مجھے دکھلایا	نالوں نے خروش صور کا سنوایا
خرید [1]	″	۸۱۴	خریدی ہوئی مول لی ہوئی۔	مونث	″	تیرا غلام کچھ مہ کنعاں فقط نہیں	کہتی ہے مشتری بھی ہیں تیری خریدیں
خریدار	″	۱۰۱۵	گاہک مول لینے والا۔	مذکر	جلیل	کیا حسن کی ہے جنس عالی گرمی بازار	یوسف بھی خریدار ہے محبوب خدا کا
خریطہ	ع	۸۲۴	تھیلی۔ کیسہ	″	تسلیم	بھر کے ہوئے ہیں ہزاروں معانی نگیں	کتاب ہے کہ خریطہ ہے یہ جواہر کا
خزاں	ف	۶۵۸	بفتح اول و بکسر اول دونوں طرح بولتے ہیں پت جھڑ۔	″	آتش	افسوس کیا جوانی رفتہ کا کیجئے	وہ کونسی بہار تھی جسکو خزاں نہیں
خزانہ	ع	۶۶۴	روپیہ مال دولت نقد جہاں جمع کرتے ہیں	″	جلیل	غنچۂ خاطر خوشی سے کھل گیا	آپ کیا آئے خزانہ مل گیا
خزینہ	″	۶۶۲	ایضاً	″	ناسخ	جس طرح معدوم ہو تیرے پستاں ہی جسم	عہد پیری میں مرا خالی خزینہ ہو گیا
خس [2]	ف	۶۶۰	بالفتح سوکھی گھاس۔ کوڑا۔ اور ایک خوشبودار گھاس ہے گرمی میں جسکی ٹٹیاں بناتے ہیں اور عطر بھی کھینچتے ہیں	″	سودا	آنکھوں کے گرد میرے نگہ کی ہے یہ صورت	جیسے کنارہ دریا خس بہ کے آرہا ہے
خسارہ	″	۶۹۹	بکسر اول نقصان ٹوٹا۔	″	نوح	یہ مانا کوئی فرمائش کوئی کرتا نہیں ہے	مگر تھوڑا بہت اپنا خسارہ ہو ہی جاتا ہے
خساست	ع	۱۱۲۱	بکسر اول۔ بخل۔ کنجوسی کمینگی۔	مونث	افسر	جب خساست نے اپنا وار کیا کام آئی نہ دولت قارون کی	جب نکلا فسانہ ہو کے رہی دنیا میں خساست قارون کی
خست	″	۱۰۶۰	بکسر اول و تشدید دوم مفتوحہ۔ بخل کنجوسی کمینگی۔	″	قمر	منعمو دین میں اللہ کے خست کیسی	خاک میں مل گئی قارون کی دولت کیسی
خسخانہ	ف	۱۳۱۶	وہ مکان جسمیں ہر طرف خس کی ٹٹیاں لگائی گئی ہوں۔	مذکر	اسیر	الفت کے دل جلوں کو وہاں نیند آگئی	خسخانہ تھا کہ طبقۂ نار جحیم تھا
خشت	ف	۱۳۰۰	بروزن زشت اینٹ۔	مونث	تسلیم	آج مرتا ہے تکیہ پر منعم	خشت بھی کل نہ زیر سر ہوگی
خشکی [3]	″	۹۳۰	سوکھا پن	″	ناسخ	تیرے آگے خشک ہو جاتی ہیں کیا ہیں ہونٹ	دیکھا ہے ناوک فگن خشکی لب سوفار کی
خشوع	ع	۹۷۶	عاجزی گڑگڑانا	مذکر	حسرت	دنیا ہو عاشقی میں ہر دم رہے مبارک	تجھکو خشوع میرا تجھکو غرور تیرا
خصلت	″	۱۱۲۰	عادت سبھاؤ۔ خو۔	مونث	رند	اس سے کہہ عادت سے جو واقف نہ ہو	دیکھ لی خو تیری خصلت دیکھ لی
خصوصیت	″	۱۱۹۶	بضم اول و نیز بفتح اول و تشدید پنجم۔ خاص بات ذاتی تعلق۔ میل ملاپ۔ ربط ضبط۔ بغیر تشدید بھی مستعمل ہے۔	″	جلیل	جلیل پیر مغاں کی خصوصیت کیا ہے	مرید ہو نہیں سکتا جو دو شراب مجھے
خضاب	″	۱۴۰۳	بکسر اول وہ رنگ جس سے بال پر رنگ آجائے مثلاً وسمہ و حنا وغیرہ۔	مذکر	جاہ	فلک سے کہہ دو سحر قریب ہے گئی وہ ظلمت کی شب	شفق حنا لیکے پھر آب ہو کر اڑ گیا ہے خضاب

[1] (بحر) بازار عشق میں کوئی سودا نہ بن پڑا۔ ہم اسکے ہاتھ بک گئے جسکی خرید کی۔

[2] خوشبودار گھاس کی معنے میں اکثر مونث مستعمل ہے [3] خشکی پلیتھن کو بھی کہتے ہیں

ع	۱۶۰۰	بکسر اول و سکون دوم و بفتح اول و کسر دوم و بکسر اول و فتح دوم بھی مستعمل ہے۔ لکھنؤ میں بفتح اول و کسر دوم زبان پر زیادہ تر ہے بالکسر بھی ہے۔ ایک مشہور پیغمبر کا نام ہے۔	مذکر	امیر	خط سبز کے غم نے غوطے دیئے	خضر میری کشتی ڈبو پا گیا
ع	۶۰۹	لکیر۔ نشان ۔	〃	〃	لگائی تیغ پہ اُس ترک نے تیغ	نہ مطلق سخت جانی سے پڑا خط
ف	〃	نامہ۔ مکتوب۔ چھٹی	〃	ذوق	دیتا دل مضطر کو تری کچھ تو تسلی	پر خط کبھی ترے ہاتھ کا لکھا نہیں آتا
〃	〃	سبزہ جو انسان کے چہرہ پر نکلتا ہے	〃	ناسخ	روئے جاناں پہ ہوا خط معنبر پیدا	ہو گئے حسن کی پرواز کو شہپر پیدا
〃	〃	حجامت (اردو)	〃	امیر	اے سبزہ رنگ خط بھی بنا تو بوسہ دے	ہوگا نہ تھا جو سبزہ چمن سے نکل گیا
〃	〃	سواد خط۔ لکھاوٹ (اردو)	〃	〃	یاں مشق رہی ہر روز اک دن نہ کہا اُسنے	لکھوائینگے کچھ ہم بھی دیکھیں تو تمھارا خط
ع	〃	ٹوٹنے کا نشان۔ بال جو شیشہ میں پڑ جاتا ہے	〃	آتش	ہے سیہ مستی میں اپنی عالم دیوانگی	حلقۂ چشم پری خط ہے ہمارے جام کا
ع	۶۱۰	بالفتح بھول چوک سہو غلطی قصور گناہ	مونث	امیر	گھبرا رہے ہو حشر میں کیوں اتنا اے امیر	آتی ہی سی تو بات ہے کہدو خطا ہوئی
〃	۶۱۲	بکسر اول۔ لقب نام	مذکر	ناسخ	گور بھی کھد رہی ہے مہر کے ساتھ	آپ خوش ہو گئے خطاب ملا
〃	〃	کسیکی طرف متوجہ ہوکر کلام کرنا۔	〃	امیر	شکایت انسے کوئی گالیوں کی کیا کرتا	کسی کا نام کسی کی طرف خطاب تھا
〃	۶۱۶	بضم اول عبارت حمد و تعریف۔ اندیشہ۔	〃	تسلیم	تجھکو زیبا خسروی گر صفت کشور میں ہے	شرق سے تا غرب ہو سکہ ترا خطبہ ترا
〃	۸۰۹	بالفتح ڈر خوف۔ اندیشہ۔	〃	امیر	دیکھا بات وکر اُس بت کی آتا ہے خیال	رہبر راہ عدم کو بھی خطر ہے جانے کا
〃	۸۱۴	ایضاً	〃	تسلیم	دہر میں ہے حرص طوفان بلا سے اک ہمیں	کشتی درویش کو خطرہ نہیں سیلاب کا
〃	۶۱۴	قطعہ زمیں۔	〃	حالی	وہ خط جو تھا ایک ڈھور ڈنگروں کا گلہ	گراں کر دیا اس کا عالم سے پلہ
ع	۹۸۱	ہمگادر بفتح اول و تشدید دوم۔	〃	بحر	دنیا کے پیڑ نیم ہیں حنظل ہیں ان کے پھل	خفاش میوہ باغ کے کھا کر نکل چلے
〃	۱۰۸۰	بکسر اول و تشدید دوم مفتوح ذلت (تشدید کی) خجالت۔ سبکی۔ ہلکا پن۔ اوچھا پن	مونث	امیر	کیوں کہا اس کی کمر کو مثل مو	موشگافوں میں بڑی خفت ہوئی
〃	۱۰۸۰	بکسر اول و تشدید دوم مفتوح۔ تخفیف۔ کمی۔	〃	امیر	آئے مزار پہ ہوئی خفت عذاب میں	مدت کے بعد راہ چلے وہ ثواب کی
〃	۵۳۱	بفتح اول و دوم دل دھڑکنا۔ ایک مرض۔	مذکر	آتش	آتش نالۂ بلبل سے دھواں ہوتا ہے	سیر گلزار سے مجھکو خفقان ہوتا ہے

ندہ ہم ہیں کہ ہیں رہنماس خلق ای خضر۔ نہ تم کہ چور بنے عمر جاوداں کے لئے۔ (آتش) عمر خضر کی زیادہ ہو زندگی۔ دھو دن سے پہلے جو یار کی زلف دراز کا
ے مارے کیوں آج مجکو خضر ملے۔ جو راہ کو عہد جاناں کا راہبر ملجائے ۵۲ رجا نقصان سیار سینگی جو ابھی باندھ دو نہیں بگڑ سکے۔ نہ تیا ور کے برابر پڑی تلوار کا خط ۲۳۵
ال سے خفت اُٹھائی بعد مرگ۔ کیا عجب تیرا پھر ہو گر سنگ مدفن آب میں۔ شرمندگی۔ ذلت خجالت ہے عربی میں تشدید دوم ہے گر فارسی ... بغیر تشدید استعمال کرتے ہیں بمعنی نوشتہ۔
ے کا نشان۔ بال جو شیشہ کے برتنوں میں پڑ جاتا ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
خلا	ع	۶۳۱	خالی جگہ۔ پولا۔ مجوف	مذکر	سخن	نہی ہے یار سے ای ہمدمی آغوش	فلاسفہ میں خلا کسطرح محال آیا
خلا ملا	ف	۶۰۲	میل جول۔ خلط ملط۔ ربط ضبط۔	"	صفدر	پچھتائیے گا آپ یہ سمجھائے دیتے ہیں	اچھا نہیں رقیب سے اتنا خلا ملا
خلاصہ	ع	۶۲۶	چنا ہوا۔ چھانٹا ہوا۔ مختصر حاصل کلام۔	مذکر	رضا	شاد دل ہونے نہ پائے مود بیداد کا	یہ خلاصہ ہر کسی کے قول کا ارشاد کا
خلاف	"	۷۱۱	برعکس۔ مخالف۔	"	ناسخ	یوہیں مقدار میں ہوا ہی خلاف	حکما نے بہم کیا ہے خلاف
خلاق	"	۶۳۱	پیدا کرنیوالا	"	"	جان وہی ہی جسنے تمکو نان بھی بخشا وہی	جو ترا خلاق ہی خلاق وہی رزاق ہے
خلایق	"	۷۴۱	خلق کی جمع دنیا کے لوگ	مونث	رند	رلاتے ہو عاشق کو بے وجہ باعث	ہنسنے لگی مری جان تم پر خلایق
خلت	"	۱۰۳۰	دوستی۔ محبت	"	تسلیم	حضرت پہ تھی جو مہر خدائے جلیل کی	صورت ملی کلیم کی خلت خلیل کی
خلجان	"	۶۸۴	بفتح اول۔ تردد۔ تفکر۔ فکر و اندیشہ	مذکر	سرور	اسکے رک رہنے کا سبب کیا ہے	خلجان آج سے دل میں یہ رہتا ہے
خلخال	"	۱۲۶۱	بفتح اول۔ پازیب	مونث	امیر	پائے قلم نے لکھے تری گیسو کو وصف	خلخال بنی حلقۂ مار سیاہ کی
خلد	"	۶۲۴	بہشت	مذکر	[illegible]	خانۂ آل عبا ظلم سے برباد ہوا	اجڑا یہ شہر یہ مکان خلد جو آباد ہوا
خلش [1]	ف	۹۳۰	مناقشہ۔ کھٹک	مونث	جلیل	سب قتل ہو چکے ہیں تو اب مجکو دیکھکر	کہتے ہیں وہ کہ ایک خلش ہے [illegible]
				مذکر [2]	سودا	خوش ہیں شکستہ پائی سے اپنی ہم اسلیے	پرواز کا تو دل سے خلش دور ہو گیا
خلط [3]	ع	۶۲۹	بالکسر ہر چیز ملی ہوئی۔ چار خلطوں سے صفرا۔ سودا۔ خون۔ بلغم۔ انہیں سے ہر ایک ایک خلط ہے۔	"	معروف	سبزہ رنگوں کی محبت میں جو آزاری ہوا	خلط صفرا یاں تلک بگڑا کہ زنگاری ہوا
خلطہ	"	۶۴۴	میل جول۔	مذکر	میر	ترک اس بہشتی رو سے یہ خلطہ بہم کیا	جب برسوں ہمنے سورۂ یوسف کو دم کیا
خلعت [4]	"	۱۱۰۰	وہ کپڑا جو بادشاہ کسی نوکر کو بخشے	"	جلیل	ہو گئی جامہ سے باہر فرط شادی سے ادھر	پاکے خلعت آپکی اتری ہوئی پوشاک کا
خلف	"	۷۱۰	بفتح اول و دوم بیٹا۔ فرزند۔	"	انیس	کس باپ نے آفاق میں پایا خلف ایسا	خاتم یہ جہاں کے نہیں [illegible] خلف ایسا
خلق	"	۶۳۰	بالضم عادت۔ نیک سبھاؤ	"	اسیر	یار نے تیغ حسینی کا پلایا پانی	لطف کہتے ہیں اسے خلق حسن ایسا ہو
خلق	"	"	بالفتح دنیا کے لوگ۔ مخلوق	مونث	داغ	کہوں گو نہ میں حشر کو تیرے ظلم	یہ خلق خدا کیا مگر جائیگی
خلقت	"	۱۱۳۰	بالکسر۔ پیدایش	مونث	تسلیم	اول ہو ساری خلق سے خلقت رسول کی	آخر ہوئی اگرچہ ولادت رسول کی
خلقت [5]	"	"	بالکسر۔ دنیا کے لوگ	"	ناظم	رلایا چھیڑ کر تمنے جو ہمکو	ہماری حال پہ خلقت ہنسا کی
خلل	"	۶۶۰	بفتح اول و دوم۔ فتور۔ بگاڑ	مذکر	غالب	بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل	کہتے ہیں جسکو عشق خلل ہے دماغ کا
خلوت	"	۱۰۳۲	بفتح اول صحیح و بالکسر غلط تنہائی	مونث	داغ	دور بیٹھا ہوں چھپا ہو تو ہم خلوت میں	مجلس وعظ میں بیٹھے کوئی خلوت میری
خلوص	"	۶۳۶	بضمتین۔ سادہ و پاک مجازاً خالص دوستی۔ سچی محبت۔	مذکر	تسلیم	وارفتگی کا میری سبب اور کیا ہوا	یہ خلق آپ کا یہ خلوص آپکا ہوا

۱؎ (برق) کم نہیں کاوش مژگاں سے خلش خار ذکی۔ جادۂ صحرا میں نہیں بار رہے تلواروں کی۔ ۲؎ (آتش) بھولتی آنکھیں نہیں اک تم ترے اوشہ سوار۔ یاد تیری دل سے رکھتی ہو خلش [illegible]

۳؎ خلط ملط بالفتح ع آمیزش ملنا ملانا جیسے سب کاغذ خلط ملط ہو گئے۔ ۴؎ (دبیر) الٰہی کفن آقا اسے خلعت دو شفا کا۔ امیر پیاسوں کے مولا اسے شربت دو لقا کا۔ ۵؎ (داغ) ادا تیری غلط میری بھلا کب جینے دیتی ہو۔ جگر تھامے ہوئے خلقت تری محفل سے نکلیگی

خوانچہ	ف	۶۶۵	چھوٹا خوان تھال سینی۔ خوانچہ اسکو بھی کہتے ہیں جسمیں پھیری والے پکی ہوئی چیزیں یا مٹھائی وغیرہ رکھکر بیچتے ہیں۔	مذکر	امیر	تا فتا فوں کی جگہ داغ زبوں حالوں کے	کوفتے لخت جگر خوانچے تھالوں کے
خواہش	״	۹۱۲	آرزو۔ تمنا۔ ارمان۔ رغبت۔	مونث	نوح	خواہش تری نظر کو ہماری جگر کی ہے	یہ بات عمر بھر سے ہے یہ عمر بھر کی ہے
خوبو	״	۶۱۴	رنگ ڈھنگ۔ عادت۔ خصلت۔	״	جلال	طبع نازک بھی ہے رنگ گلو بھی ہے	اپنی دلبری کی ہم پاتے ہیں خو بو جس میں
خوبی	״	۶۱۸	لطف۔ بڑائی۔ جوہر۔ اچھائی۔ بہتری۔	مونث	داغ	سنکر مرا فسانۂ غم اس نے یہ کہا	ہو جائے جھوٹ سچ یہی خوبی بیاں کی ہے
خود	״	۶۱۰	بضم اول بروزن رود لوہے کی ٹوپی جو لڑائی کے وقت پہنتے ہیں۔	مذکر	دبیر	میدان سے پاؤں ہٹ گیا اور خود گر گیا	مارا طمانچہ خود نے منہ اس کا پھر گیا
خودکشی	״	۹۲۰	اپنے تئیں جان دینا۔	مونث	نوح	توبہ کے بعد اہل خرابات مر گئے	یہ ترک میکشی نہ ہوئی خودکشی ہوئی
خودی[1]	״	۶۲۰	غرور۔ نخوت۔ تکبر۔ آپے سے باہر ہوجانا۔	״	جلال	خودی میری رکھتی ہے دور اس سے مجکو	یہ سب اتفاقات اسکے ڈالے ہوئے ہیں
خوراک	״	۸۲۷	کھانا۔ غذا۔ دوا کے ایک مرتبہ کھانے کی مقدار	״	تسلیم	آپ نے غیر کو جو دی دشنام	وہ یہ سمجھا مری خوراک ملی
خوردونوش[2]	״	۱۱۶۶	کھانا۔ پینا	مذکر	ناصر	کبھی اشک پینا کبھی رنج کھانا	یہی عشق میں ہے خوردونوش اپنا
خورش[3]	״	۱۱۰۶	بروزن پرورش۔ کھانا۔ طعام۔ خوراک۔	مونث	انیس	مثل دم شمشیر ہوا اسکی خورش ہے	پنجے میں جو ہے زور تو ناخن میں تپش ہے
خورشید[4]	״	۱۱۲۰	آفتاب	مذکر	امیر	دیکھکر اس رخ و گیسو کو میں حیران ہوں امیر	شب تاریک میں خورشید کہاں سے آیا
خوشامد	״	۹۵۱	چاپلوسی۔ للو پتو کرنا۔	مذکر	صفدر	رحمت حق جو اٹھادے ابھی چہرے سے نقاب	بکنے دو طریں خوشامد کو گنہگار کی
خوشبو	״	۹۱۴	اچھی مہک۔	مونث	انیس	خوشبوئے گلستان ارم اسمیں بسی ہے	گویا ورق زر پہ کلی گل کی کھلی ہے
خوشہ	״	۹۱۱	بالی۔ گچھا۔ جیسے انگور کا خوشہ	مذکر	جرأت	یاں کیا وہ نکلے باغ کے انگور کا خوشہ	جو لٹکے ہے تاک چمن نور کا خوشہ
خوشی	״	۹۱۶	سرور۔ انبساط۔ شادی۔	مونث	داغ	آسمان پھرتا رہا ہے منتظر وعدے کی رات	کونسی ہے کہ خوشی پروردگار آنے لگی
خوف	״	۶۸۶	ڈر۔ اندیشہ۔ ہول	مذکر	ناسخ	پہونچے کیا گوشہ نشینوں کو ضرر دشمن سے	آتش سنگ کو کچھ خوف نہیں پانی کا
خون[5]	״	۶۵۶	لہو۔	״	جلیل	تیر قاتل کی پیاس کیا بجھتی	خون دل میں اب بوند بھر نکلا
״[6]	״	״	قتل خونریزی۔	״	״	شراب کا نہیں کوئی قصور اے ساقی	تری نظر نے کیا خون پارسائی کا

[1] (رشک) تم خودی جو نہ ہوتی تمہیں خدا کی طرح۔ تو وصف ذات و صفاتی بیان ہوآتے [2] "خوردونوش" یعنا کھانا پینا۔ گوارا تا کا سامان۔ (رشک) میرے معشوق وہ ہیں جنکو برائے خوردونوش۔ کھلے آیا کے فردوس کا میوہ ٹوٹا۔

[3] (سرور) غم عشق کھانے کی لذت نہ پوچھو۔ یہی ابتو اپنی خورش ہوگئی۔

[4] "خور" بروزن گور۔ عت آفتاب۔ [5] (انیس) کس سے کہیں جو خون جگر ہمنے پیا ہے۔ [6] (رسالکم) ترک قاصد یہ گلہ کیا ہے جفا کردار کا۔ خون ناحق روز ہوتا ہے ہزاروں در چار کا۔

باب دال مہملہ

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
داب	ع	۷۰	کسی کام میں محنت کرنا خصلت ڈھنگ	مذکر	نوازش	تیری محفل میں عدو کیا آئے	داب مجلس اُسے آتا ہی نہیں
	"	۱۴۴۰	طریقہ ۔ ادب ۔ گھوڑے کا دوڑانا	"			
داخلہ	ع	۱۴۰	رسائی ۔ داخل ہونا ۔		امیر	قابل دید تماشا حشم و جاہ کا ہے	داخلہ تنگ دل میں شہنشاہ کا ہے
داد	ف	۹	انصاف ۔ عدل ۔ فریادرسی ۔ بناؤ ۔	مونث	رند	مشعلیں روشن ہیں فریادی ہیں [illegible]	داد انکی کس لئے اے دادگر ملتی نہیں
داد	ف	۹	تعریف ۔ صلہ تحسین ۔ واہ وا کرنا ۔	"	قلق	واہ کیا تجھنے قدر دانی کی	داد دی خوب جانفشانی کی
دادرس	ف	۲۶۹	فریاد سننے والا ۔	مذکر	امیر	قافلہ سے ہے پیش و پس نہیں کوئی ہمنفس	کون تیرا ہے دادرس بے چیخ نالہ ای درا بس
داد و دہش	"	۳۰۸	بخشش عطا ۔	مونث	اختر مینائی	جو تہیدست نظر آتا ہے بھر دیتے ہیں	دیکھے حاتم تو ذرا داد و دہش آصف کی
داد و ستد	"	۴۴۳	لین دین ۔	"	نوح	بیہوشی کا عالم ہے یہاں مخانے میں [illegible]	ساقی سے رہیگی داد و ستد تو دینگے بیاقی
دار	ع	۴۰۵	گھر ۔ محلہ ۔ مقام مثلاً دار العمل ۔ کنایۃً دنیا دار القرار ۔ کنایۃً جنت ۔ دار البقا کنایۃً دوزخ وغیرہ	مذکر	اوج	دونوں شقی دو نیم ہوئے ایک وار میں	پہونچا دیا حسام نے دار البوار میں
دار	ف	۳۰۵	سولی ۔ پھانسی ۔	مونث	ناسخ	دل کو اس زلف چلیپا میں جو لٹکا دیکھا	نظر آیا مجھے منصور نیا دار نئی
دار الشفا	ع	۲۱۷	ہسپتال ۔	مذکر	ناظم	بن گیا ہے کوچہ جاناں مریضوں کو دار الشفا	بار ہو وہاں ہونے کا اب اچھا سہارا ہو گیا
دارو	ف	۲۱۱	دوا ۔	مونث	رند	خاک پائے غیرت منصور کی جو ہری ہے	تجھکو دارو کے لئے کیا اے قمر ملتی نہیں
دار و گیر	"	۳۴۱	حکومت ۔ ریاست ۔ پکڑ دھکڑ ۔ مواخذہ ۔ پرسش	"	اختر مینائی	چلا ہے کوچہ گیسو میں دل مرا خوش خوش	خبر نہیں کہ وہاں دار و گیر ہوتی ہے
دار و مدار	"	۳۵۶	ٹھہراؤ ۔ قرارداد ۔ انحصار ۔ خاطر ۔ تواضع ۔	مذکر	دبیر	کچھ ل ہستی کا یہ الف اعتبار تھا	اسپر ہمارے اوج کا دار و مدار تھا
داسا	ہ	۶۶	دروازہ کے اوپر کی لکڑی یا پتھر ۔ وہ ٹکڑا لکڑی یا پتھر کا جو دیوار پر رکھکر اسپر کڑیاں رکھتے ہیں	"	رشک	خنجر قاتل آئینہ خانے میں کھینچ لے	رکھ دو رگ گلے کے عکس کو اسی کے عکس پر
داستان	ف	۵۱۶	قصہ ۔ کہانی ۔ سرگذشت ۔	مونث	تسلیم	نہ پوچھو سامنے غیروں کے احباب حال دل کی	ملو گے جب کبھی تنہا کہونگا داستاں دل کی
داشت	"	۴۰۵	رکھاؤ ۔ خبرگیری ۔ نگرانی	"	میر	داشت کی ۔ کوٹھری میں لا رکھا	گھر کا غم طاق پر اٹھا رکھا
داغ	"	۱۰۰۵	دھبہ ۔ نشان	مذکر	جلیل	ہمارے خون کا دھبہ نہیں ہے ای قاتل	یہ داغ ہے ترے دامن پہ بیوفائی کا
"	.	.	صدمہ ۔ رنج ۔ غم ۔	"	انیس	تاراج نہ اسطرح سے ہوا باغ کسیکا	اب مجکو دکھائے نہ خدا داغ کسیکا
"	.	.	زخم ۔	"	جلیل	دل سے صبر و قرار سب بھاگے	مگر اک داغ دل جدا نہوا

لہ رجا نصاحب) رات دن کرتی ہوں درگاہ میں اسکی فریاد ۔ ابھی اس بندی کی وہ جلد کہیں دیوے داد ۔ ؎ (ناسخ) پہلے اپنے عہد سے افسوس سو دا اٹھ گیا ۔ کس سے مانگیں جاکے ناسخ اس غزل کی داد ہم ۔ ؎ دار تنہا نہیں بولتے ہیں مثلاً دار الآخرۃ ۔ دار البقا ۔ دار البوار ۔ دار الحرب ۔ دار الجزا ۔ دار السلام وغیرہ وغیرہ ۔ (جلیل) اب اختیار ہے تمہیں دار المحن کہو ۔ جیسا تم کہو دیکھیں تو ہمیں دار السرور تھا دارین ۔ دونوں جہان یعنی دنیا و آخرت ؎ حبیب الالم ؎ (رند) شمعیں جلتی نہیں شب غم میں داغ سے آسمان کے ہیں

اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ف	۱۰۰۵	جیب	مذکر	ناسخ	لگ گیا داغ اک غلامی کا	ورنہ یوسف برا نہیں تجھسے
″	۱۰۴۷	وہ نشان جو سطر کشا روشن بنانے کے لئے ڈالتے ہیں۔ عمارت بنانے کی حد قایم کرنی۔	مونث	محسن	لگائی فنا نے کہاں داغ بیل	عدم کو چلی آب و آتش کی ریل
ہ	۳۵	دلا ہوا غلہ ہے جیسے ارہر کی دال مونگ کی مسور کی چنے کی اور ماش کی دال۔ دال گلنا بمعنی بار پانا	″	منیر	دیکھ کے دو دو آنسو اس سے لپٹ گیا	وہ آنچو میں رقیب کی کیا دال گل گئی
ف	۹۶	گھر کا بڑا کمرہ۔	مذکر	سحر	ہم بھی رہنے کو ڈھونڈ بیٹھینگے کوئی گوشہ	آپ بھی ہمیں مبارک رہے دالان نیا
″	۳۵	قیمت۔	″	داغ	پوچھتے ہیں حضرت زاہد سے رند	دام کیا ہیں جامۂ احرام کے
٠	٠	جال۔ پھندا۔	٠	آتش	طائر بازی ایام ہے باطن سے شکار	دانہ ہوتا ہے عیاں دام نہاں ہوتا ہے
٠	٠	سکہ۔	″	اسیر	کریں مقابلہ اغیار کیا ساں ہیں	کھرے کے سامنے کب کھوٹے دام چلتے ہیں
ف	۵۰	بیٹی کا شوہر۔ مجازاً مرد نوکر خدا	٠	جرأت	مست شیخ جی گھبرائے تم دختر رز کو ہے	دیکھ پائے گے پھر داماد اس طرح کا
″	۹۶	دامن۔ انگرکھے قبا وغیرہ کا وہ حصہ جو نیچے لٹکتا رہتا ہے	″	آتش	جسم خاکی ہے دشوار رسائی مجھ تک	گرد اڑ کر نہیں چھو سکتی ہے داماں تیرا
ف	۹۵	آنچل۔ پہاڑ کے نیچے کی زمیں۔	″	امیر	خراماں ہو وہ تو بولی نزاکت	کہ مجھسے نہ سنبھلیگا دامن کسی کا
ہ	۵۵	زکواۃ۔ خیرات۔ صدقہ۔	″	انسر	غریبوں درد تھا جو کچھ احسان کرتا تھا	خدا دی تھی دولت تو تجھ سے بھی دان کرتا تھا
ف	۷۶	عقل۔ فہم۔ دانش سمجھ	مونث	جلیل	آفریں حضرت دل آپکی دانائی پر	یہ نہ سمجھے کہ محبت کا نتیجہ کیا ہے
ہ	۳۵۵	دنداں۔ نیت۔	مذکر	اسیر	ہم بنائے زیست میں سمجھے خلل	دانت میری ہیں جو کوئی ہل گیا
ف	۵۱۵	واقفیت۔ شناخت۔ عقل۔ سمجھ۔ رائے۔	مونث	داغ	جسکے پہلو میں ہو تم اسکا نصیب اچھا ہے	میری دانست میں اس سے بھی رقیب اچھا ہے
″	۴۰	اناج۔ غلہ۔ بیج۔	مذکر	اسیر	مزرع عالم میں ہم سا شستہ قسمت کہاں	جل گیا قسمت کا میری کھیت میں جو دانہ تھا
ہ	۴۱	بازی۔ کشتی کا پیچ	″	بحر	ہم جان پہ بھی کھیل کے جیتے نہ یار سے	ہمنے یہ داؤں کڑی لگایا تھا ہر گیا
ہندی	۲۵	وہ عورت جو بچہ کو دودھ پلاتی ہے اور خدمت کرتی اور بچہ جنانی ہے۔ انا	مونث	اسیر	علم تھا حضرت کی گھٹی میں پڑا	تھیں حلیمہ نام دائی آپ کی
ع	۲۲۰	گھیر۔ گولائی۔ حلقہ	مذکر	آتش	حلقہ کی ذات یار کی تعریف کیا کرو	گول ایسا دائرہ نہیں پرکار نے کیا
٠	٠	دف۔ محلہ۔ حلقہ۔ لشکر	″	نسیم	لوگوں سے بھرا وہ دائرہ تھا	پرصورت وصدا وہ دائرہ تھا
٠	٠	حروف کا دائرہ	″	اسیر	آنکھ کا حلقہ نہیں ہے دائرہ پیمانہ کا	ابرو سے خمدار خلعت ہے کسی استاد کا
ف	۲۰	انّا۔ دودھ پلائی۔ خدمت کرنیوالی عورت۔	مونث	مصحفی	کہتی تھی یہ طفلی میں دیکھ اسکو دایہ	یہ لڑکا طرحدار پیدا ہوا ہے

ہر کون تجربہ دنیا کو عقد میں - بہر فلک کا کب کوئی داماد ہو گیا - ۵۲۵ دان ، رنا سخ) خط شبنم رنگ پہ گالوں پہ نہیں و بیان کرد ، ہے ابھی چاند گہن بوسہ کوئی

دباؤ [1]	ھ	۱۳	داب۔ جبر۔ سختی۔	مذکر	امیر	پاؤں اسکے نہیں دباتے ہیں	اُسپر اپنا دباؤ ڈالتے ہیں
دبدبہ	ع	۱۷	رعب۔ شان۔ شوکت۔ طنطنا۔ تپاپ	؍؍	مونس	یہ دبدبہ جہاں میں ہلاک کسکا ہے	زہرہ حسین کا ہے کلیجا علی کا ہے
دبستان	ف	۵۱۷	مکتب۔ اصل لفظ ادبستان تھا کثرت استعمال سے دبستان رہگیا۔	؍؍	تسلیم	عہد طفلی میں تھی شور جنوں کی تعلیم	آج تک صحن قیامت ہے دبستان اپنا
دخان	ع	۶۵۵	دھواں	؍؍	شہیدی	تھیں تپیاں اگر کی سلگتی ادھر اُدھر	آتش درخت طور کی تھی پر دخان تھا
دختِ رز	ف	۱۲۱۱	انگور کی شراب۔	مونث	تسلیم	چھپی ہے خم میں کیوں ساقی کہاں کی پردہ والی ہے	پرِ دخترِ رز مری مرتبہ کی دیکھی بھالی ہے
دخترِ رز	؍؍	۱۴۱۱	؍؍	؍؍	جلیل	آکے شیشے کی گلو تک بھی پڑتی ہے شوخ	دخترِ رز بھی سیانی ہوکے متانی ہوئی
دخل [1]	ع	۶۳۴	قبضہ۔ پہونچ۔ رسائی۔ آمدنی۔ چو دخلت نیست خرچ آہستہ ترکن۔	مذکر	جاہ	ہائے لائے بھی غنا دل کو تو کب لا ہے نصیب	جبکہ گلستاں میں خزاں کا دخل بالکل ہو گیا
.	.	.	شرکت	؍؍	آتش	دستِ قدرت نے بنایا ہے خدا نے قصر تن	دخل معمار اسمیں ہے نے دخل ہے مزدور کا
دُر [2]	ع	۲۰۳	موتی۔	مذکر	جلیل	آبرو ایسی غلاموں کی بڑھانے کے لیے	آج دریائے کرم کا دُرِ غلطان آیا
در	ف	۲۰۴	دروازہ۔ ہندی میں نرخ دبھاؤ کے معنی میں آتا ہے مگر بھاؤ کے معنی میں مونث مستعمل ہے جیسے غلہ کی درکا ستا۔	؍؍	رند	غم نکھا تجھ سے سوا رزاق کو ہے فکر رزق	لاکھ در وا ہوگئے گر بند ایک در ہو جائیگا
درّاج	ع	۲۰۸	تیتر۔	؍؍	[illegible]	ہوا پامال تیری چال پر صیاد ہیں کے پر	عبث دام بلا میں تو نے یہ درّاج کھینچا ہے
دراڑ	ھ	۲۰۵	شگافت۔	مونث	ناسخ	جھانکتے کیسی ہوں جسمیں پڑ رہی شیشے	آج پری کو بھی ہے ایسی ہی دیوار پسند
دربار	ف	۲۰۷	بادشاہی کچہری۔	مذکر	امیر	جبرئیل ایسا فرش بچھاتے ہیں جس کے	کس شان کا دربار ہے محبوب خدا کا
دربارِ عام	؍؍	۵۱۸	وہ دربار جہاں کسیکے آنے جانے کی ممانعت نہ ہو۔	؍؍	داغ	آپ ہیں اور مجمع اغیار	روز دربار عام ہوتا ہے
دربان	؍؍	۲۵۷	چوکیدار۔	؍؍	سخن	حال سب اُسنے کہا اک ایک کا	آج ہمسے اُنکا دربان کھل گیا
دُرج	ع	۲۰۷	بضم اول ڈبہ	؍؍	نوازش	تیری دانتوں کے تصدق ہیں دُرِ انجم بھی	ہمسر دُرج دہن دُرج گہر کیا ہوگا
درجن	انگریزی	۲۵۷	بارہ عدد کا ایک درجن۔ صحیح تلفظ ڈزن ہے ہندستان میں درجن مستعمل ہے۔	؍؍	رند	دخل کیا میرے بہکنے کا ہوں صاحب ظرف	ایک درجن جو برانڈی کا پلا دے ساقی
درجہ	ع	۲۱۲	رتبہ۔ مرتبہ	؍؍	محشر	یہ معراج کوئی شے ہے کہ ملنے والا جدا کیسے ہیں	غرض یہی تھی کہ اہل حق میں کا درجہ بڑھے یقین کا
.	.	.	حالت۔	؍؍	منیر	دق کیا جو منزلِ ہر کبود بعض عشق کو	تیسرے درجے سے بدتر اُسکا درجہ ہو گیا

[1] ہمکان (سحر) نکلیں اس پیچ سے بے ترک محبت کیا دخل ۔ قید گیسو کی تو بیداد ہے نادرت عشق۔ بمعنی مجال (ذوق) قاتل سے دخل کیا ہے کہ جالب ہو اپنا ہوش اُڑا کے سکے مثل طایر رنگ حنا چلے۔ بمعنی دست اندازی ومزاحمت۔ (داغ) رخنہ گر یہ بہت ہے بدن اسلام میں ۔ دخل ہے کسکو خدا کے کلام میں۔ بمعنی مہارت وشد بد واقفیت (صبا) سنکے میرا حال دل کہتا ہے وہ یوسف لقا ۔ دخل بندے کو نہیں اس خواب کی تعبیر میں۔

[2] ہندی میں کلمہ تحقیر وتنفر کا ہے دور ہو نکلجا (جلال) سچ ہے کہ آبرو کوئی موتی کی آب ہے ۔ تمنے جو دُر کہا مری عزت بگڑ گئی۔ دُر دُر انا نکال دینا۔ (شعر) دیا انعام سبکو درد۔ یار نے مجھکو ۔ غضب ہے یہ سری حصہ میں آیا در تکدر ساعت (جلیل) آہ ہونگی فوج لیکے چلی ہے دعا مری ۔ اچھا ہے کچھ دباؤ پڑے آسمان پر

دلگی	ہ	۴۴	دل بستگی۔	مونث	آتش	دل لگی اپنی ترے ذکر سے کس رات نہ تھی	صبح تک شام سے دریا ہوا کے سوا بات نہ تھی
دلہن	ہ	۸۹	عروس۔بنی	"	امیر	نہیں پلکوں کی اوجھل میں وہ پتلی	دلہن چلمن میں شرمائی کھڑی ہے
دلیا[1]	"	۴۵	دلا ہوا اناج۔ایک قسم کی کھیر۔غذا	مذکر	میر	چار من کا جروں کا قلیا تھا	وہ منی دیگ بیچ دلیا تھا
دلیل	ع	۷۴	وجہ۔ثبوت	مونث	برق	ہوا کا بھی اس جا گزارہ نہیں	دلیل خلا آج باطل ہوئی
دم[2]	ف	۴۴	سانس۔	مذکر	تعشق	کہتے ہو قیامت کی ہوا بند ہوئی ہے	دم آج رکا ہے مگر اے یار کسی کا
•	•	•	دعا پڑھ کے پھونکنا۔	"	داغ	جو کہتا ہوں کہ مرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ مر جاؤ	جو غش آتا ہے تو مجھ پر ہزاروں دم بھی ہوتے ہیں
•	•	•	دھوکا۔فریب۔جھانسا۔مکر	"	تسلیم	کوچہ یار سے اٹھکر نہ گیا جنت کو	دم دیا شیخ حرم نے مجھے کیسا کیسا
•	•	•	جان۔روح۔پران۔	"	رضا	زرا آسان ہو جاتی مصیبت بس یہ مقصد تھا	نہ آئے آپ تو کیا نزع میں نکلا نہ دم میرا
•	•	•	تیزی۔کاٹ تلوار یا خنجر وغیرہ۔کسی دھاردار چیز کی تیزی	"	جلیل	سکتے ابھی اک ادا پہ کٹ جائیں	دم دیکھتے تھے فقط چھری کا
دم	"	"	وقت۔لحظہ۔پل	"	تسلیم	کون دیکھے گا اسے تاب نظارہ ہے کسے	ہمنے مانا کہ دم وعدہ فردا آیا
دُم[3]	"	"	جانوروں کی پونچھ۔پچھلا حصہ	مونث	انیس	تن سے عرق کی بوند جو ٹپکی گہر ہوئی	جب خاک اڑی ادھر تو دم اسکی چنور ہوئی
دماغ[4]	ع	۱۰۴۵	بھیجا۔مغز۔سر کا گودا۔عقل کی تیزی۔دانائی۔سمجھ	مذکر	امیر	مشتاق تو ہے زلف رسا کا دماغ ہے	تیرا ابھی ای امیر بلا کا دماغ ہے
•	ف	•	غرور۔گھمنڈ۔تکبر۔	"	تسلیم	تشبیہ دی جو ابرو جاناں سے بھول کر	ملتا نہیں دماغ فلک پر ہلال کا
•	•	•	تاب و طاقت برداشت۔	"	سودا	دوزخ مجھے قبول ہے ای منکر و نکیر	لیکن نہیں دماغ سوال و جواب کا
دمک[5]	ہ	۶۴	چمک آب و تاب۔چہرے یا سونے کی چمک۔	مونث	"	عارض پہ حسن خط سے دمک کیا ہے نور کی	یہ دود لڑ رہا ہے تجلی سے طور کی

[1] دلی۔ایک مشہور شہر کا نام ہے جسے راجہ دلیو نے بسایا تھا۔(ذوق) ان دنوں گرچہ دکن میں ہے بہت قدر سخن۔کون جائے ذوق پر دلی کی گلیاں چھوڑکر۔دلی۔مونث مستعمل ہے [2] دم لاخوین ایک سرخ گوند کا نام جو اکثر رنگنے اور دواؤں میں ڈالنے کے کام آتا ہے دم کے بہت سے معنی ہیں۔سانس۔نفس۔فریب۔دھوکا۔تکبر۔شیخی۔افسوں۔وقت۔خنجر تلوار کی دھار۔کید۔مکر۔(ذوق) ہزاروں دم ہیں اسے یاد تونے دیکھا ذوق۔گیا وہ غیر کے گھر مجکو ٹال کر کیا۔تلوار کی دھار۔جیسے دم شمشیر۔روح جان۔(ناسخ) دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا۔جھونکا نسیم کا جوں ہی صحن سے نکل گیا۔ذات۔نفس (جلیل) اشکوں کے دم سے داغ جگر کی بہار ہے۔پانی نہ پائیں پھول تو کیا رنگ و بو رہے۔حقے کا کش۔لحظہ۔منٹ۔وقت۔(مومن) دم بسمل یہ سکتے خون کے ہم پی گئے آنسو۔کہ زخم جگر سے خون کا دریا نکل آیا۔ہاں شاید دم زینت دم سحر۔وغیرہ۔''دمباز'' حقے کا دم لگانیوالا۔(جرات) دیتا تو فلک کاش مجھے رتبہ قلیاں۔تو مجکو وہ دمباز ذرا منہ تو لگاتا۔دم بڑھ جانا۔(انیس) جب ہاتھ اٹھا چرخ پہ سر چڑھ گیا اسکا۔پی پی کے ہوا اور بھی دم بڑھ گیا اسکا [3] (راسخ) یوں دم جنور کے ہو کر رن سے نکلگیا۔طاؤس تھا کہ صحن چمن سے نکلگیا۔دمدار تارا۔(ذوق) ظلمت عصیاں سے میری بنگیا شب روز حشر۔آفتاب اک نیزہ پر دمدار تارا ہو گیا [4] یہ لفظ بکسر اول ہے مگر فارسی والوں نے بفتح اول بھی جائز کر لیا ہے۔بمعنی بھیجا۔سر کا گودا۔مغز مستعمل ہے۔ناسخ کنایتہً غرور تکبر گھمنڈ (امیر) ہر ذرہ آفتاب سے کرتا ہے ہمسری اللہ رے دماغ ترے پایمال کا۔عقل و سمجھ و دانائی کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے عالی دماغ۔اردو میں تاب تراوت کے معنی میں۔غالب۔فہم فراق میں تکلیف سیر باغ نہ دو مجھے دماغ نہیں خندہ ہای بیجا کا۔بمعنی ہوش و حواس اوسان (رشک) لینگے خدا سے عشق سے اجر بلا عمل۔رندوں کو کب دماغ صیام و نماز کا۔دماغ ادھر ہونا۔کنایتہً مغرور ہونا۔(داغ) عشاق کی کثرت سے دماغ اور ہے اسکا۔ہے جنس گراں جوش خریدار کے باعث۔خلل دماغ۔اختلال حواس۔مالیخولیا۔جنون۔سودا۔

[5] چمک دمک کا فرق ——— چمک کے لیے نور لازمی ہے اور نور سپیدی دینے والی چیز ہے۔دمک کے لئے نور کی سپیدی لازمی نہیں ہے بلکہ سرخی ہونی چاہئے جیسے سونے کی دمک کندن کی دمک بظاہر سونے کا رنگ زرد ہے مگر دراصل سرخ ہے۔غرض کہ دمک۔چمکدار سرخی کو کہتے ہیں۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
دُور	ھ	۲۱۰	بضم اول فاصلہ	مونث	امیر	ناقے کی پاؤں تھک گئے قسمت سے دیکھئے	جب تک وطن دور ہے نجد کا میدان رہ گیا
دوران	ف	۲۶۱	چکر۔ سر گھومنے کی بیماری	مذکر	رند	گوش زد جبکے ہوا سرگشتگی کا میری حال	انگلیاں کانوں میں دیں دوران سر ہونے لگا
دوراہہ	ھ	۲۲۱	جہاں پر دو راستے ملے ہوں	"	بحر	اے خضر راہ رست ہدایت کا وقت ہے	در پیش ہے دوراہہ ثواب و عذاب کا
دوربین	ف	۲۴۲	ایک آلہ ہے جس سے دور کی چیز نزدیک دکھائی دیتی ہے۔	مونث	امیر	کیونکر نہ حال غیب ہو مستوں پہ آئینہ	ہے دوربین دیدہ ساغر لگی ہوئی
دور دورہ	ف	۴۲۵	عہد۔ زمانہ۔ عمل دخل۔ حکومت	مذکر	محشر	جہاں میں دور دورہ ہے یہ کس سلطان زماں کا	گروہ انبیا بھی منتظر ہے جسکے احسانکا
دورہ	ع	۲۱۵	چکر۔ گردش۔ حاکموں کا اپنے علاقہ میں گشت کرنا۔	"	اسیر	پھرتے پھرتے لحد میں ٹھہرے ہم	دورہ آخر ہی تمام ہوا
دوڑ[۱]	ھ	۲۱۰	تیز قدمی۔ کوشش	مونث	حالی	رہ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ انکی	فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ انکی
دوڑ دھوپ	"	۲۲۷	دوا دوش آنا جانا۔ کوشش	"	تسلیم	آندھی میں کس گل رنگیں قبا کی ہے	ہر سمت دوڑ دھوپ بہر سے صبا کی ہے
دوزخ	ف	۶۱۷	جہنم۔ نرک۔	مذکر	انیس	بھری ہے کون سی بار و بال انیس میں آگ	کہ جسکی آنچ سے دوزخ کباب رہتا ہے
"	•	•	شکم۔ پیٹ	مونث	داغ	رند میخوار ہی پیتے ہیں پلا کر ورنہ	اپنی دوزخ کو بھرا کرتے ہیں بھرنے والے
دوست[۲]	ف	۴۷۰	یار۔ پیارا۔ آشنا۔ خیر خواہ۔ محبوب	مذکر	مونس	رغبت اسی جانب کو ہے جو دوست علی کا	واللہ شقی ہے وہ جو ہے دوست شقی کا
دوش[۳]	"	۳۱۰	کندھا۔ مونڈھا۔	"	انیس	میں کیا تھا مجھے خاک سے حضرت نے کیا اب	وہ مراد دوش اور نشان شہ لولاک
دوشالہ	"	۳۴۲	پشمینہ کی دوہری چادر۔	"	اسیر	عاشق زار کا تابوت تکلف سے اٹھے	وہ گھڑی کسلیے تم دو جو دوشالہ اپنا
دوگانہ	"	۸۶	دو رکعتی نماز۔	"	میر حسن	دوگانہ غرض شکر کا کر ادا	تہیہ کیا شاہ نے جشن کا
دولاب	ع	۴۳	چرخہ جس سے کنویں سے پانی نکالتے ہیں	"	تسلیم	آبرو اہل زمیں کی چرخ سے بچتی نہیں	دیکھ سکتا ہی نہیں دولاب پانی چاہ کا
دولائی	ھ	۶۱	دوہرے کپڑے کی سلی ہوئی چادر جسمیں خفیف روئی ہوتی ہے۔	مونث	صفدر	کیا کہوں کیا کچھ مزے لوٹے نگاہ شوق نے	ہٹ گئی جب تست سینے سے دولائی آپکی
دولت[۴]	ف	۴۴۰	دھن۔ مال۔ زر نقد۔	مونث	امیر	نگہ جاے کہاں سینے سے اٹھکر	یہیں تو حسن کی دولت گڑی ہے
دولتسرا	"	۶۰۱	امرا کا مکان۔	"	جلیل	پہلو سے وہ اٹھے تو کہا دل نے ہائے دوست	آباد ہو کے لٹ گئی دولتسرائے دوست
دونا[۵]	ھ	۶۱	پتّل	مذکر	منیر	لاؤں کباب جوت فلک انکے ہیں شراب	دونا بناؤں برگ گل آفتاب کا
دوئی[۶]	ف	۳۰	وحدت کی ضد۔ دو سمجھنا۔ غیریت۔ شرکت	مونث	امیر	اٹھ گئی دل سے دوئی وحدت کے عالم میں آکے	دیر میں جلوہ نظر آتا ہے بیت اللہ کا
دھات[۷]	ھ	۴۱۰	کان کی چیزیں جیسے چاندی سونا۔ لوہا وغیرہ۔	"	حالی	پڑی کان میں دھات تھی اک نکمی	نہ کچھ قدر تھی اور نہ قیمت تھی اسکی
دھار	"	۲۱۰	باڑھ تلوار اور چھری وغیرہ کی۔	"	مصحفی	تو نے پھر اسکو سان پہ رکھا	تیری خنجر کی دھار پھر چمکی

[۱] پولیس کا مجرموں کی گرفتاری کے لیے تیزی اور عجلت سے جانا۔ [۲] یاری دوستی۔ محبت۔ یارانہ۔ دوستی کی کیفیات از اسم (محسن) دوستانہ تجھے سمجھاتے ہیں نہیں سنتا ہے تو ہم جاتے ہیں۔ [۳] گذری ہوئی رات [۴] سلطنت حکومت۔ طاقت جیسے دولت ایران۔ دولت اردم۔ [۵] بالفتح دونا مردا۔ ایک قسم کی خوشبودار گھاس۔ تلسی [۶] (نثر) یکرنگ خوب تھے دل میں کسیکے دوئی نہ تھی۔ ایسی کسی جا انیس محفل ہوئی نہ تھی [۷] ہندی زبان میں معنی منی کے بھی بولتے ہیں۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
دُہل[1]	ف	۳۹	ڈھول۔	مذکر	انیس	ہلتا تھا دشت کیس دُہل کی طرح بجتی تھے	باجو نکا تھا یہ شور کہ بادل گرجتے تھے
دہلیز	″	۵۶	چوکھٹ	مونث	رند	توبہ کبھی نہ بھول کے بھی سجدہ کیجیے	دہلیز ہو جو قبلۂ حاجات آپ کی
دھمک	ہ	۶۹	ٹھونک۔ پاؤں کی آواز	″	اختر مینائی	قیس پھر جانب نجد آتی ہے لیلیٰ بتیاب	کچھ دھمک پھر رگ سودا میں اہوتی ہے
دھمکی	″	۷۹	خوف دلانا۔ ڈرانا۔	″	تسلیم	خبر دیتا ہے کیا واعظ ہمیں روز جہنم کی	ہزاروں دیکھی ہنگامی بہت ایسی سہی دہکی
دَہن[2]	ف	۵۹	منہ	مذکر	آتش	لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب	زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا
دُہن[3]	ہ	۵۹	دھیان۔ خیال جو برابر سلسلہ وار رہے۔ شوق۔ تصور۔ گانے کی طرز کے۔	مونث	امیر	جائیگا سوئے زلف دل اک دن ضرور مہر	ظلمت کی دُہن ہے مثل سکندر لگی ہوئی
دَہندھا	ہ	۶۹	کاروبار۔ کام کاج	مونث	ناظم	خریدار ہے شہد و شیر و قصر و حور و غلمان کی	غم دیں بھی اگر پوچھو تو اک دنیا کا دہندھا ہے
دہواں	″	۶۶	بھاپ۔ بخار	مذکر	جلال	ترے دل جلے مر کے بھی پھنک رہے ہیں	وہ مرقد پہ اُنکے دہواں ہو رہا ہے
دہوپ	″	۱۷	سورج کا عکس۔ حرارت آفتاب	مونث	تسلیم	جاتے ہو عدو کے گھر غضب ہے	یہ وقت یہ دہوپ دوپہر کی
دہوکا	″	۳۶	فریب۔ دغا۔ جل دینا	مذکر	منیر	دہوکے جب دست حنائی سرخ دریا ہو گیا	ہر حباب بحر پر دہوکا ہوا سرخاب کا
دُہول	″	۴۵	خاک۔ گرد	مونث	ناسخ	جو ترا نقش قدم ہے پھول ہے	نکہت گل رہگذر کی دھول ہے
دَہول[4]	″	۴۵	چپت۔ طمانچہ۔ دہپا۔ [illegible] تھپیڑ	″	ذوق	فتنہ سرکش ہے جبھی تک کہ تری آنکھ ہے	دست مژگاں سے کوئی دہول جڑی خوب [illegible]
دھوم	″	۵۵	شہرت۔ شور مچانا۔ غل غپاڑا	″	جلیل	بڑھا رہا تھا تجھے فیض حضرت استاد	جلیل کیوں نہ تری دہوم چار سو ہوتی
دہوم دھام	″	۱۰۵	شہرت۔ ناموری	″	برق	زلفوں نے تیری آنکھ کا رتبہ بڑھا دیا	نافہ ہے دہوم دھام غزال ختن کی ہے
دہونا[5]	″	۹۶	بوا؛ معروف۔ ایک قسم کا روغن جو کشتی کے پیندے میں لگاتے ہیں تاکہ پانی اثر نہ کرے۔	مذکر	رشک	جب اُٹھا دود دل سوزاں مرا	کشتی گردوں کو دہونا ہو گیا
دہوون	″	۷۱	کسی چیز کا دھویا ہوا پانی	″	آتش	عمر خضر سے اُسکی زیادہ ہو زندگی	دہوون پئے جو یار کی زلف دراز کا
دہیان	″	۷۰	خیال۔ لحاظ۔ توجہ	″	جلیل	اسے اتنا بھی اب تو ہوش نہیں	دہیان لیل و نہار کس کا ہے
دَیا	ہ	۱۵	ہمدردی۔ ترس۔ محبت۔ مہربانی	مونث	میر حسن	کدھر سے تم آئے کہاں جاؤ گے	دیا اپنی ہمپر بھی فرماؤ گے
دِیا	″	″	چراغ۔	مذکر	جانصاحب	حاصل ہوا بتوں سے نہ عاشق کا مدعا	روشن کبھی نہ دیر میں گھی کے دیئے ہوے
دیار	ع	۲۱۵	گھر۔ ملک۔ شہر	″	درد	بارے یہ داغ عشق ہوا شہر یار دل	مدت سے بے چراغ پڑا تھا دیار دل
دیانت	″	۴۶۵	بالکسر ایمانداری۔ راستی۔ صدق [illegible]	مونث	سرور	دل دیا جسنے امانت سمجھ اُسکو	عشقبازوں میں ہے مشہور دیانت میری

[1] نور اللغات نے بضم اول و دوم لکھا ہے یعنی دُہُل۔ (رسوا مصرع) نوبت جنگ نے آئی کہ دہل ٹوٹ گیا۔ رہنمائی میں بفتح اول و دوم۔ مجھے تردد ہے۔ دیگر اہلٹ لکھا ہے (رابع) ہر صف کو روندتا ہوا کیا برمحل گیا۔ ہلچل پڑی سپاہ میں لشکر دہل گیا۔ [2] جلیل مصرع بے مزا ہی یار تجھ بن کا دہن ہو جائیگا۔ [3] رضا (م) اے داغ دُھن بندھی ہے تجھ کو دربار کی۔ کمبخت موت ہے تری سر پر سوار آج۔ گانے کی طرز (رشک) دُھن اگر راگ کی باندھ ہے اپنوں کا خیال۔ کرتا سب نہیں گاتا انھیں بیگانوں میں۔ بفتح اول ہندی میں مال دولت کے معنی میں بولتے ہیں۔ (جانصاحب) اور وہ کہتی تھی بس نہیں بنا۔ دھن بھی ہوتا ہے کتیا کا برا [4] ڈھول دہپا۔ ایک ایک دوسرے کے سر پر دہپ مارنا۔ (غالب) دہول دہپا اس سراپا ناز کا شیوہ نہ تھا۔ ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایکدن۔ ٹوٹا۔ نقصان۔ خسارے کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے ان کو ان پیسہ کی دہول بڑی۔ [5] بوا؛ مجہول۔ پانی سے پاک صاف کرنے کے معنی میں بولتے ہیں

ت	۲۵	آغاز کتاب ۔ چہرہ ۔	مذکر	امیر	کتاب لوح محفوظ اسی امیر اسکا ہی دیباچہ	سواد خامۂ کن خاتمہ ہی انہی دیوان کا
ع	۲۱۴	خونبہا ۔ خون کے عوض جو روپیہ دیا جاسے ۔	مونث	ذوق	دور انصاف میں گر تیری کو کشتہ دیا	تو بلا شبہہ پڑے دینی مخوس کو دیت
ف	۱۸	دیکھنا ۔ نگاہ کرنا ۔ نظر بازی ۔ نظارہ	”	ناسخ	آشنا تھا نہ کبھی یار نگہ کا ٹوون سے	رات دن دید مجھو گلشن بہار کی تھی
۰	۰	ملاقات	”	تسلیم	روز و شب انکی دید اے تسلیم	بار ہا چاہی میسر نہ ہوئی
ف	۲۱۹	درشن ۔ زیارت ۔ نمایش	مذکر	جلیل	رونا ہو اب یہ آٹھ پہر یار کیا ہوا	آنکھوں نکو رنگ لگ گیا دیدار کیا ہوا
”	۲۳	آنکھ ۔	”	”	انکے غم ان دیکھکے ہنستے ہو گریاں درہے	رنگ لائیگا کبھی دیدۂ گریاں اپنا
۰	۰	دلیری	”	امیر	لڑاتی ہی آنکھ اُس سے ڈرتی نہیں	ذرا دیدہ دیکھے کوئی آرسی کا
ف	۲۱۴	منادر ۔ بتخانہ	”	امیر	کعبہ میں آئے جو ہمسے دیر خالی ہوگیا	بتنا پھرے تو کیا ہوا اللہ والی ہوگیا
مہ	۲۱۴	توقف ۔ عرصہ ۔ ڈھیل ۔	مونث	انیس	حامی ہو تو دیر اکیدم اک پل نہیں تی	مشکل کوئی بے عقدہ کشا حل نہیں ہوتی
”	۲۱۹	عارضی قیام گاہ ۔	مذکر	امیر	رخ پر ہجوم ہی خط و خال سیاہ کا	دیرہ ہوا ہی روم میں زنگی سیاہ کا
”	۷۴	دشمن ۔ مات	”	مونس	دم لینے کا موقع بھی کسی جا پہ نہ پایا	سرگشتہ و حیران تھی کہ تھا دیس پرایا
”	۷۷	نظارہ ۔ ڈھونڈھنا ۔ تلاش ۔ نگرانی حفاظت	”	منیر	مدت سے تکتے ہیں مبصر تری [illegible]	آنکھوں سے دیکھ بھال ہی تیر نگاہ کی
ف	۲۴	تانبے وغیرہ کا بڑا برتن جو مثل ہانڈی کے ہوتا ہے ۔	”	برق	جارہی ہے ابتدا نام علی دلمیں جوش سے	دیگ شراب الفت حیدر اُبل گئی
ع	۷۴	ایمان ۔ دھرم ۔ تقوی ۔ دنیا کی ضد	مذکر	انیس	آغوش محمد کا مکین انکی طرف تھا	دینا تو ادھر تھی دین انکی طرف تھا
۰	۰	مذہب ۔ پنتھ	”	حالی	جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے	پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
مہ	۷۴	بالکسر یا ہے مجہول عطا بخشش ۔ دینا ۔	مونث	طاہر	دیا حسن تمکو محبت ہمیں	اسے دین کہتے ہیں اللہ کی
ع	۷۴	بفتح اول ۔ قرض ۔ اُدھار ۔	مذکر	نوح	بیہوشی کا عالم ہو جہاں ہے نہ میں شرم و کہاں	ساقی ہو مینا دست تو دین کا بیباق بھی ہے
”	۲۲۵	ایک عربی سکہ کا نام ہے جو یہاں کے سکے سے ڈھائی روپیہ کے برابر ہوتا ہے اشرفی ۔	”	جرأت	دفینہ بھی جو نکلیگا تو بدقسمت کو کیا حاصل	کہ ہر دینار اُسکے ساتھ بچھو بنکے نکلیگا
ف	۲۰	بیائے مجہول شیطان ۔ بھوت جن وغیرہ دیوتا ۔	”	آتش	میں نے لیا بغل میں پری وصال کو	دیو فراق کشتی میں سا مجھسے بکھر گیا
”	۲۲۱	زبان عوام میں دیوال ۔ بھیت ۔ اوٹ ۔ پردہ ۔	مونث	امیر	جا رانکھیں کرو آئینہ ہٹاؤ صاحب	بیچ میں شرم کی دیوار نہیں چھپی ہے
ع	۸۱	غزلوں کی کتاب ۔ رکن سلطنت ایک عہدہ	مذکر	امیر	جا بجا ہیں سفت اسکی ابرو بے نار کے	کیا مراد اپنا بھی دیوان الہی ہوگیا

ایسے آغاز جوانی ہو گا تو انتہا کیا کہ ہو جاسے نور از تکین دیباچہ گلستان کا ۔ سلـہ رائج الکدن رو تھا کہ ب گئے ستم ورگ دین سے ۔ اک دن یہ ہی کہ دین دیا ہے

سلـہ ایک دوا کا نام جسکا شربت دینار بناتے ہیں ۔ سلـہ دیس بنے ہوخش میں مذکر مستعمل ہے ۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
دیوانگی	ف	۱۰۱	جنون ۔ حماقت ۔ بے عقلی ۔ نادانی	مونث	رضا	نہ کیونکر ہر ورق دیوانگا میرے پریشاں ہو	سراسر اسمیں لکھی ہو رضا دیوانگی دلکی
دیوانہ	؍؍	۷۶	پاگل ۔ سِڑی ۔ بے عقل جو آپ سے نہ ہو	مذکر	صفدر	سرِ بازار جب جاتا ہوں تو یہ دھوم مچتی ہے	پری رو یو تماشے کو چلو دیوانہ آتا ہے
دیوانہ پن	؍؍	۱۲۸	بے عقلی ۔ نادانی ۔ جنون ۔	؍؍	جرات	جس جا سنو اُسی کا مذکور ہو رہا ہے	دیوانہ پن یہ میرا مشہور ہو رہا ہے

باب ڈال ہندی

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ڈاب	ھ	۷	پرتلہ جسمیں تلوار لٹکاتے ہیں ۔	مونث	تسلیم	کمر سے جو لپٹی ہوئی ڈاب تھی	پڑی اُسمیں اک تیغ خونریز تھی
ڈاٹ	؍؍	۳۰۵	سوراخ وغیرہ کے بند کرنے کی چیز	مونث	امیر	کیا مری تحریر کی اُس مست نے قدر واہ	ہے لفافہ ڈاٹ شیشے کی تو خط ساغر یہ ہے
ڈار	؍؍	۲۰۵	جانوروں کا جھنڈ ۔ پرندوں کا پرا	؍؍	معروف	لیگئی صحرا کو جو اس چشم وحشی نظر کی یاد	ڈار ہرنوں کی بہار آ گئے مجرائی ہوئی
ڈاڑھ	؍؍	۲۱۰	پچھلے دانت جن سے غذا چباتے ہیں	؍؍	رنگین	جھڑیاں سارے بدن میں پڑ گئیں	دانت کیا ڈاڑھیں بھی ساری جھڑ گئیں
ڈاڑھی	؍؍	۲۲۰	ٹھوڑی اور رخساروں کے بال	؍؍	صفدر	جو شعور ہی تو نہ آ دلا کبھی شدن تیخ فریب میں	جو یہ لمبی لمبی ہیں ڈاڑھیاں یہ ٹھٹھا نہیں شکار کے
ڈاک[1]	؍؍	۲۵	خط کی ڈاک ۔ پوسٹ آفس	؍؍	امیر	تمھارا کون ہے غیروں کی ہے ڈاک	امیر اُسکو سمجھکر بھیجنا خط
۔	۔	۔	گھوڑے وغیرہ کی چوکی ۔ راستہ میں جابجا سواریوں کا موجود رہنا کسی شخص یا کسی چیز کو کسی خاص جگہ پہونچانے کے لیے	؍؍	؍؍	قصد جنت جو مری روح نے دنیا سے کیا	ڈاک حوروں کی دم بازپسیں بیٹھ گئی
۔	۔	۔	قے ۔ الٹی	؍؍	ناسخ	کیا پیوں مئے ہجر ساقی ہنکو لگجا یگی ڈاک	بس گلو میرا بھی شیشے کا گلو ہو جائیگا
۔	۔	۔	سنہرا[2] روپہلا ورق جو نگینہ کے نیچے چمک بڑھانے کو رکھتے ہیں ۔	؍؍	جاہ	عشق صادق دل عدو میں نہیں	اس نگینے کی ڈاک جھوٹی ہے
ڈاکا[3]	ھ	۳۶	غارتگری ۔ لوٹ مار ۔ لوٹیروں کا حملہ ۔ دھاوا ۔	مذکر	امیر	حشر میں قفل بھی جو فصلوں نے نہ کھولا تھا کبھی	جا پڑا خلد میں ڈاکا مرے ارمانوں کا
ڈال	؍؍	۳۵	شاخ ٹہنی ۔	مونث	شوق قدوائی	بدن کا تھا لرزہ کے ارے یہ حال	ہلے جیسے آندھی میں پھولوں کی ڈال
ڈالی	؍؍	۴۵	شاخ ٹہنی	؍؍	جلیل	چمن کی سیر اور رشک ارے تجکو مبارک ہو	تصدق پتا پتا ڈالی ڈالی ہوتی جاتی ہے
۔	۔	۔	نذر ۔ پھولوں کا تحفہ	؍؍	امیر	نعت رخسار مبارک کے صلہ میں مجکو	ڈالی فردوس کے پھولوں سے بھری آتی ہے
ڈانڈ	ھ	۵۹	بانس کی وہ چھڑ جسمیں بہ جھی لگاتے ہیں ۔ ناؤ دان ۔	؍؍	اختر شاہ اودھ	لٹو ہوتا ہوں ترے حسن پہ اے شاہسوار	ڈانڈ نیزے کی عجب شان سے لٹکائی ہے
ڈانڈہ	؍؍	۶۴	سرحد ۔ کھیت کی مینڈ	مذکر	مونس	صحن اسکو سمجھو گلشن عنبر سرشت کا	ڈانڈہ ملا ہوا ہے یہیں سے بہشت کا

[1] ایک مقام سے دوسرے مقام تک اثنائے راہ میں جابجا سواری وغیرہ کا کسی شخص یا کسی شے کے پہونچانے کے لیئے موجود رہنا۔ [2] آتش نے مذکر بھی لکھا ہے ع اڑا یا پان کی تحریر نے اور رنگ دانتوں کو ۔ نگیں کا رنگ چمکا دے مقرر ڈاک کندن کا ۔ مگر اسکا اتباع پایا نہیں جاتا ۔ مونث ہی انسب ہے ۔ حضرت امیر مینائی نے بھی تانیث ہی لکھا ہے ع نہیں ہے نام کو بھی دلمیں اب تو بیکرنگی ۔ دو رنگ ڈاک ہمیشہ ترے نگیں میں رہی ۔ [3] صحیح تلفظ ڈاکا پایا جاتا ہے مگر سحر نے ڈانکا لکھا ہے ع چلا کر ٹھوکروں سے نقد دل مردوں سے لیتے ہیں ۔ سحر شہر خموشاں میں بھی اب پڑنے لگا ڈانکا ۔ اب علی العموم فصحا ڈاکا بولتے ہیں ۔

ھ	١٧	چھوٹا ڈبہ۔	مونث	قدر	کھلتے ہی ہجر میں آنکھ آنسو نکل پڑینگے	ڈبیا یہ موتیوں سے منہ تک بھری ہوئی ہے
"	٢٠٤	خوف۔ اندیشہ۔	مذکر	جرات	بھلا ہوا نہ ہوئی گل چمن کے ہم ورنہ	ہزار رنگ سے باد خزاں کا ڈر ہوتا
"	٢٢٥	معدہ کی ہوا	مونث	اسیر	ہماری بیڑیوں کے غل سے ڈر گئی وحشت	ہر ایک کو کان ہوئے۔ شیر کو ڈکار آئی
انگریزی	٢٣٤	بالکسر اول وسیوم۔ فیصلہ۔ حکم جو بغرض حاصل کرنے جائداد یا روپیہ یا زمین وغیرہ کے صادر ہوا ہو۔ مقدمہ کی جیت مقدمہ کا مدعی کے موافق فیصلہ ہونا۔	"	نوح	لوگ کہتے ہیں فلاں صاحب کے اک ڈگری ہوئی	ہم یہ کہتے ہیں فلاں صاحب کی اک ڈگر گم ہوئی
ھ	٤٤	ٹکڑہ۔ سپاری۔ چھالیا	مونث	امیر	نہ کھا اے دل فریب زینت دہر	ڈلی اس پان میں ہے سنکھیا کی
"	٥٩	ایک قسم کی ورزش جسے ڈنڈ کرنا کہتے ہیں۔	مذکر	رند	شیروں نے خوب ڈنڈ پیلے	ہونے لگے اک دگر میں ریلے
"	"	بازو۔ تاوان۔	"	افسر	دل لگا کر اک ستمگر سے ہمیں ناحق پڑا	کی خطا ایسی کہ اسکا ڈنڈ ہی بھرنا پڑا
"	٤٣	نیش۔ زہریلا کانٹا بچھو وغیرہ کا	"	فائز	ہمارے حق میں دشمن نیش زن ہے خط نہیں لکھتا	کیا نوک قلم کو موذیوں نے ڈنک بچھو کا
"	٤٥	نقارہ جو امرا و سلاطین کی سواری کے آگے ... ظاہر۔ عروج۔	"	امیر	خدا جانے کب آنا ہو چمن میں اس سہی قد کا	بچا رکھا ہے کیوں غنچوں نے ڈنکا آمد آمد کا
"	١٢	بدن ترکرنا۔ پسینا آنا۔ روشنائی میں ایک بار قلم ڈبونا۔ کپڑا رنگ کے پانی میں ڈالنا۔ غوطہ۔ ڈبکی۔ بواد مجہول	"	ذوق	پڑ گئے لالے پھر تو جینے کے	ڈوبا بہ ڈوب تھے پسینے کے
"	٢١٠	سوت کی باریک رسی۔ بٹا ہوا سوت تاگا۔ مچھلی کا شکار کھیلنے یا پتنگ اڑانے کی ڈور۔ بواد مجہول	مونث	ناسخ	دم اسکو کوٹ کر باندھا تو اپنی ڈور کو	تسبیح دل ہے ہر پہلو میں جو حلقہ جوڑے
"	٢١١	تاگا۔ تلوار کی دھار۔ بواد مجہول۔	مذکر	داغ	پوری اتری یہ قیامت سے نہیں مجھکو امید	ایک ڈورا ہیں تری قد کے برابر نکلا
"	٤٠	بفتح اول۔ ڈھنگ۔ وضع۔ ڈھانچہ تخمینہ بنیاد۔ صورت	"	افسر	رشتہ شکم پری کا انسان نے نکالا	برسات آگئی تو کھیتی کا ڈول ڈالا
"	"	کنوئیں سے پانی نکالنے کا چرمی یا آہنی ظرف۔ بواد مجہول۔	"	منیر	کنوئیں دیکھی تو سقائے شوق نے ادھر بھی	نہ چھپا اسکو چاہ زنخدان حور میں پھر ڈول
"	٣١	ایک قسم کی زنانی سواری۔	"	جان صاحب	خالی میں تو کیا نکلے گا مہتاب کا ڈولا	جب عید ہی کے چاند میں باہر نہ نکالا
"	٥٠	کھٹولی کو بشکل پالکی بناتے ہیں جسے صرف دو کہار اٹھاتے ہیں۔	مونث	امیر	گو کنارو رنگ ہوا سے نہیں بلتی ہیں درخت	ڈولیاں ہیں تری خال کے بیماروں کی

زخم دینا بخیہ کرنا دونوں ہاتھ قاتل کے ہاتھ۔ دھار ادھر تلوار کی ڈورا ادھر تلوار کا۔ کے ڈولا دینا۔ بغیر نکاح و رسوم کتخدائی حسب رواج نہ بیٹی کو داماد کے گھر بار (جان صاحب) وہ جسکو ڈولا دینا کر تو بہار دیتے ہیں۔ اسی نگوڑی کی خاطر یہ اٹھا لیتی ہیں۔ یا امید اضد زور مراتب کسی امیر یا بادشاہ کو دینا (جان صاحب) ڈولا گئی سرکار ہماری۔

لفظ		صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
ڈھارس	ہ	۲۷	تسلی۔ ہمت۔ دلاسا تسکین	مونث	انیس	ڈھارس بھی بڑی آپکی اے سید ذیجاہ	چھوڑا مجھے جنگل میں کیا قہر کیا آہ
ڈھاک	״	۳۰	ایکدرخت کا نام ہے جسکی ہر ٹہنی میں تین ہی پتے ہوتے ہیں۔	مذکر	آتش	صحرا کو بھی نہ پایا بغض و حسد سے خالی	کیا کیا جلا ہے ساکھو پھولا جو ڈھاک بن میں
ڈھال	״	۴۰	سپر۔	مونث	اسیر	سیاہ بخت کو ہوتا نہیں فروغ نصیب	وہ چار چاند نہیں ہے جو ڈھال رکھتی ہے
۰	۰	۰	نشیب۔ ڈھلاؤ۔ نیچان	مذکر	جرات	ہوا میں بھی اجل کشتگان تو عبث ہوتا ہے گزران	کدہر کو گئی کیفیت میان ترے ہے آب تیغ کا ڈھال آہ
ڈھب	״	۱۱	ڈھنگ۔ طور۔ طریقہ۔ طرز	״	امیر	فلک ہم تو تیرا ابھی شکوہ نہ کرتے	مگر تجکو ڈھب ہی نہ آیا جفا کا
ڈھٹائی	״	۴۳۵	بیخوفی نڈرپن۔ شوخی۔ بے شرمی گھمنڈ۔	مونث	تسلیم	دیکھی ہوئی باتوں سے مکرتا ہے ستمگر	پھر آنکھیں ملاتا ہے ڈھٹائی نہیں جاتی
ڈھنڈورا	״	۲۷۰	منادی۔ ڈہل کی وہ آواز جو کسی حکم شاہی کی اطلاع کے لئے ہو۔	مذکر	امیر	شوق سے تیغ لگا تو مجھے لیکن ہے ڈر یہ	خندۂ زخم ڈھنڈورا نہو رسوائی کا
ڈھنگ	״	۷۹	طور۔ طریقہ۔ رویہ۔ چال چلن۔ سجاوٹ۔	״	مونس	جسپر گری وہ خاک سیہ وقت جنگ تھا	اس شعلہ رو کے سایہ میں بجلی کا ڈھنگ تھا
ڈھول[۱]	״	۴۵	ایک باجے کا نام۔ ڈھولک	״	برق	ایسی کبھی نہ ہونگے فرشتے بھی نور کے	حوروں کے شور کو ڈھول سمجھتے ہیں دور کے
ڈھولی	״	۵۵	دو سو پانوں کا گٹھا۔ دو سو پانوں کی ایک ڈھولی ہوتی ہے۔	مونث	مصحفی	خوبان سبز رنگ کی پورب میں کیا ہو قدر	جب دو دو پیسے بکتی ہوں پانوں کی ڈھولیاں
ڈھیر	״	۲۱۹	انبار۔ اٹالہ۔ بہت	مذکر	جرات	کیا حال پوچھتا ہے تو اس خستہ جان کا	اک ڈھیر رہگیا ہے یہاں استخوان کا
۰	۰	۰	قبر۔ مزار۔	״	آتش	قاتل رہا کریگی شب جمعہ روشنی	کوچے میں تیری ڈھیر ہے تیرے شہید کا
ڈھیل	״	۴۹	سستی۔ تاخیر۔ دیر۔ توقف	مونث	مصحفی	چل دلا وہ پتنگ اڑاتا ہے	ابھی آئے ہیں اسکے ڈھیل سی ہے
ڈھیلا	״	۵۰	کلوخ۔ مٹی وغیرہ کا ڈلا۔ ٹکڑا	مذکر	جان صاحب	ان خواصوں کو دوا دھنگڑوں نے پتھراؤ ستم	پھر اسی صورت سے ڈھیلے رات بھر آنے لگے
״	״	״	آنکھ کی پتلی۔	״	سحر	پتلیاں آنکھوں کی نچائیگی بت ایسے حق ہیں	ایکدن ڈھیلے نظر آئینگے پتھرائے ہوئے
ڈینگ[۲]	״	۸۴	شیخی لاف۔ اترا کر بات کرنا۔	مونث	گلزار نسیم	ڈینگ آپکی سب فضول ہے یہ	وہ گل یہ نہیں وہ پھول ہے یہ
ڈیوڑھی	״	۲۳۵	آستانہ۔ بارگاہ۔ دروازہ۔ دہلیز۔	״	رند	صبح لیجاتا ہے رقعہ شام کو لاتا ہے پھیر	یار کی ڈیوڑھی تجھے کیا نامہ بر ملتی نہیں
״	۰	۰		״	امیر	ہنگامہ حشر کو جو دیکھا	ڈیوڑھی ہی سمجھا میں تیرے در کی

[۱] ڈھول کو مونث بھی بولتے ہیں زیادہ تر زبانوں پر تانیث ہی ہے (مولف) دربار اکسا طرف سے مکلف سجا ہوا جنت بھی جسکے سامنے ہے ڈھول در کی اس شعر میں تانیث ہی کے ساتھ سنا و فصیح ہے

[۲] (رضا) میری گھر وہ پھر اگر آنے لگیں۔ بھول جائیں شیخ ڈینگیں مارنی۔

باب راے مہملہ

رابطہ [1]	ع	۲۱۷	میل جول ربط ضبط۔ قرابت۔ رشتہ۔	مذکر	رند	پھر دلکو رابطہ ہوا اک طفل شوخ سے	بار دگر ہیں رند جواں پیر سے ہوا
رات	ھ	۲۰۱	شب۔ رین۔ شام کے بعد کا حصہ	مونث	تسلیم	میری پہلو میں ہے وہ رشک قمر آ جکی رات	چاند ل غیر ملا و درد جگر آ جکی رات
راج [2]	״	۲۰۴	ہندوؤں کی حکومت۔ بادشاہت۔ ریاست۔ دور دورہ معمار۔ راجگیر عورتونکا سہاگ۔	مذکر	انیس	مرجاؤنگی میں ساتھ جو وارث کا چھٹ گیا	آگے قدم بڑھا تو مرا راج لٹ گیا
راحت	ع	۶۰۹	بفتح سیوم آسایش۔ آرام۔ سکھ۔	مونث	جلال	چٹکیاں بیٹھ کے لو عاشقوں کے پہلو میں	دو کچھ آزار جو منظور ہے راحت انکی
راحلہ	״	۲۴۴	سواری کا جانور نر ہو یا مادہ۔ لدو جانور۔	مذکر	مونس	وافر تھے راحلہ متعدد ہر ایک شے	دس دن کی راہ ہوتی تھی ایک ایک دن میں طے
راز	ف	۲۰۸	پوشیدہ بات۔ بھید۔	״	آتش	سوزش دل کی زباں کو نہوئی آگاہی	اُف کیا منہ سے نہ نکلا راز نہاں اپنا
راس [3]	ھ	۲۱۱	طالع۔ آسمان کے بارہ برجوں کے نام۔ اصطلاح جغرافیہ میں وہ قطعہ خشکی کا جو دور تک پانی میں چلا گیا ہو۔ سزاوار ہونا۔	مونث	قلق	کچھ بلائے گئے ستارہ شناس	ماہ رویہ جبیں کی ملائی راس
راس البضاعت	ع	۱۵۱۵	اصل سرمایہ۔ پونجی۔	مذکر	حالی	وہ آسودہ حالوں کا راس البضاعت	وہ دولت کہ ہے وقت جس سے عبارت
راستہ [4]	ف	۶۶۶	مجازاً [5]۔ راہ۔ سڑک۔	״	جلیل	بیخودی جا کہ یہ دم بھر مجھے منظور نہیں	ہوش آیا کہ لیا راستہ بہکانے کا
״ [5]	״	۰	انتظار۔	״	تسلیم	چھوڑ دنیا کو سبک ملک عدم چل تسلیم	راستہ دیکھتی ہے گور غریباں تیرا
راستی	״	۶۹۱	سچائی۔ دیانتداری۔ سدھائی	مونث	سحر	زلف پیچاں ہے کجی ترو تفتار ٹیڑھی ہے	راستی یہ ہے مگر ہم سے قد یار بہت
راغ	״	۱۲۰۱	سبزہ زار۔ چراگاہ مویشیاں۔ پہاڑ کے نیچے کا میدان۔	مذکر	داغ	ہرزہ گردی میں کٹے گردوں سے مری	چاک دامان کوہ و راغ ہوا
راکب	ع	۲۲۳	سوار۔	״	انیس	فرمایا کہ امت کا بھلا ہوتا ہے گھوڑے سے	راکب ترا اب تجھ سے جدا ہوتا ہے گھوڑے
راکھ	ھ	۲۲۶	خاکستر کسی جلی ہوئی چیز کی خاک۔	مونث	خیر شاہ اودھ	موتی کی وہ راکھ چہرہ پر تھی	یا گرد یتیم گھر پہ تھی۔

له (امیر) زن و شو میں اخلاص باہم ہوا۔ اس آشفتہ سے رابطہ کم ہوا۔ ٹه۔ راج ہنس۔ راجہ کا خاندان۔ راجپوت چھتری۔ راج تلک گدی نشینی کی رسم۔ رواج ڈالا را۔ ناز پروردہ راج کرنا۔ برباد ہونا۔ بھاڑ میں جانا یعنے یہ لفظ کسی نفرت کے مقام پر بولتے ہیں (انشا) کردیا تونے خفا مجھ سے مری انشا کو۔ یہ تری راج کرے شوخ مزاجی باجی۔ (راجع) ع پھرنے والا۔ رجوع کرنیوالا (محسن) ہیں کس سے مضاف یہ عجائب۔ راجع ہو کہ ہر ضمیر غایب۔ سه دگلزار نسیم) کہتا تھی غرض کہ راس آئی۔ سزاوار۔ موافق۔ (داغ) دیا ہے زہر مرے چارہ گر نے تنگ آکر دوا تو خوب ملی ہے جو آئے راس مجھے سه (شعور) ہماری گھر کی طرف بھول کر جو آ نکلے۔ وہ سر جھکا کے چلے راستہ بچا کے چلے۔ شه (آتش) ناز معشوق سے غمزے میں بھی یاد نکلی۔ آئی جب راستہ برسوں ہی قضا کا دیکھا۔ ٨ه فارسی میں راستہ بروزن خاستہ صف۔ دکانہائے بازار۔ از برہان۔ ۱۲۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ربڑ[1]	ہ	۴۰۲	مسافت ۔ دوڑ دھوپ ۔ تھکاوٹ بے فائدہ مسافت بعیدہ طے کرنا ۔ بے ثمرہ محنت ۔ بلا وجہ تھکانا ۔	مونث	انشا	چلیے آہ اگلوں کے قافلے رہے اب جنوں کے ہم آگے	پڑ دا بہیر یاد کہیں آ بلی تو بھلا ہوا کہ ربڑ گئی
ربط[2]	ع	۲۱۱	بالفتح میل جول تعلق ۔ بندش لگاؤ ۔ علاقہ ۔	مذکر	صفدر	وصل ہوتے ہی یہاں ہستی کا قصہ پاک تھا	ربط حسن و عشق سے ربط شعلہ و خاشاک تھا
ربع مسکون	؍؍	۲۴۸	بالضم چوتھائی حصہ دنیا کا جو انسان سے آباد ہے ۔ مراد ہے تمام جہان سے ۔	؍؍	ناسخ	کل تھا اک گز زمیں ہم کو بعد از قبض روح	آج گو قبضے میں سارا ربع مسکوں ہو گیا
رپٹ[3]	انگریزی	۶۰۲	اہل کچہری کی اصطلاح میں اطلاع ۔ ہندی میں بمعنی پھسلن بولتے ہیں	مونث	امیر	کون وہ ۔ کلب علی خان بہادر جمجاہ	دیتے ہیں جسکو ملک عالم بالا کی رپٹ
رُت	ہ	۶۰۰	فصل ۔ موسم	؍؍	؍؍	زاہدوں کی توبہ ٹوٹی لڑکھڑایا پائے شیخ	کچھ عجب مستانہ رُت ہے ساقیا برسات کی
رتبہ	ع	۶۰۰	مرتبہ ۔ درجہ ۔	مذکر	تسلیم	آنکھوں نہیں گھر کیا صفت سے ہم ہوئے خاک	رتبہ ملا زوال سے ہمکو کمال کا
رتجگا	ہ	۶۲۳	شب بیداری	؍؍	امیر	نیند تیرے وحشیوں کو رات بھر آتی نہیں	رتجگا رہتا ہے شب بھر خانۂ زنجیر میں
رتی	؍؍	۶۱۰	بکسر اول و تشدید دوم رونق نصیب قسمت جاگنا ۔ و بالفتح ماشہ کا آٹھواں حصہ	مونث	جاہ	مضمون اشک پڑ گئے کانوں میں پٹ رکی	ان موتیوں کی آج سے رتی چمک گئی
رٹ	؍؍	۶۰۰	بالفتح ایک بات کو بار بار کہنا ۔ دہرانا ۔ اعادہ ۔	؍؍	امیر	غضب ہے نزع میں سب کہتے ہیں پڑھو کلمہ	لگی ہے رٹ مجھے اس بیوفا کے آنے کی
رجز	ع	۲۱۱	بفتح اول و دوم ۔ وہ کلمات جو پہلوان میدان جنگ میں فخریہ کہتے ہیں ۔ اصطلاح شعرا میں ایک بحر کا نام ہے ۔	مذکر	مونس	سیف براں ہے رجز سبط رسول اللہ کا	شیر بسمل ہوئے نعرہ جو بسم اللہ کا
رجعت[4]	؍؍	۶۰۳	واپس آنا ۔ پھر آنا ۔ لوٹ آنا ۔ عورت کو طلاق کے بعد پھر زوجیت میں لانا ۔ اردو میں جنون و سودا کے معنی میں بھی بولتے ہیں ۔	مونث	ناسخ	کھینچتے ہیں جذب دل سے ہم بھی اپنے محبوب کو	رجعت خورشید مولا نے جو کی اعجاز سے
رجوع[5]	؍؍	۲۷۹	بضم اول و دوم و سکون واؤ معروف مائل ہونا ۔ جھکنا ۔ متوجہ ہونا ۔ لوٹنا	؍؍	برق	دل اس صنم سے دم نزع پھر گیا اے برق	رجوع اور سے کی جب مرض کو طول ہوا

[1] انگریزی میں صحیح ربر ہے بگڑ کر ربڑ ہو گیا ۔ ایک درخت کا رس جسکو پکا کر جما لیتے ہیں اور مذکر بولتے ہیں ۔ [2] (برق) میسر ہے وصال آنکھوں سے محبوب و دلبر کا ۔ تعجب کی جگہ ہے ربط شوہر با زو کبوتر کا ۔ [3] مستغیث تھانہ پر جو اطلاع لکھاتے ہیں اسکو رپٹ کہتے ہیں ۔ [4] کسی جلالی دعا کا عمل بگڑ جانے سے پاگل ہو جانا ۔ [5] ناسخ نے مذکر لکھا ہے ۔ ؎ ایسا طبیب کون ہے اے گل کہ بارہا ۔ تجھ سے رجوع نرگس بیمار نے کیا ۔ لیکن تانیث کو ترجیح ہے ۔ ؎ (ذوق) کبھی تھا دیکھتا مریخ و زحل کی رجعت ۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ردلہ	ع	۲۰۴	بفتح اول وتشدید دوم ۔ مگر اردو میں بغیر تشدید کے مستعمل ہے نہ ماننا پھیر دینا ۔ لوٹا دینا ۔ تردید ۔	مونث	جلال	تو جو کچھ تری پاتا تو کہتا خوا ہشیں اپنی	یہ اک منہ پھیر لینا ردہی میرے سوالوں کی
ردا	″	۲۰۵	بکسر اول وہمزہ در آخر مگر فارسی والوں نے بہ تخفیف ہمزہ استعمال کیا ہے چادر ۔	″	انیس	سر پہ ردا نہ ہوگی کہ بھائی کو دو کفن	خیمہ جلا کے لوٹیں گے اسباب پنجتن
ردّا	ت	۲۰۵	بفتح اول وتشدید دوم ۔ اینٹ یا مٹی کی تہ در تہ جو دیوار اٹھاتے ہیں ۔ یعنی ایک تہ کے بعد دوسری تہ رکھتے ہیں کنایۃً الزام رکھنا ۔	مذکر	داغ	وہ کریں عذر وفا اچھی کہی	مجھپہ ردّے رکھتے ہیں الزام کے
ردّوبدل	ع	۲۴۲	بحث ۔ ہیر پھیر ۔ لڑائی ۔ حجت تکرار ۔	مونث	انیس	ہاں بعد علی ؓ کم ہوی جنگ وجدل ایسی	غل تھا کبھی دیکھی نہیں ردوبدل ایسی
ردیف	″	۲۹۴	وہ لفظ جو غزل یا قصیدے وغیرہ میں قافیہ کے بعد بار بار ہر مصرع میں آئے ۔ وہ شخص جو ایک گھوڑے یا اونٹ پر کسی دوسرے شخص کے پیچھے سوار ہو ۔	″	اسیر	رنگ دیتی ہے ردیفیں بولتے ہیں قافیے	دم بھر رکتا ہی نوای بلبل شیراز پر
رزّاق	″	۳۰۸	رزق دینے والا ۔ خداوند تعالیٰ ۔	مذکر	ناسخ	کہیں ہم رند ہوں پر ہمکو ہو بخشی ہر شرر	کیا ہی رزاق لطف کو بھی پردیتا ہے
رزق	″	۳۰۷	روزی ۔	″	اسیر	واہ کیا رحمت رزاق ہے سبحان اللہ	بہشتی جرم سے کم رزق مقدر نہوا
رس	ہ	۲۶۰	عرق ۔ شیرہ ۔ مزہ ۔ گنے کا عرق و ہلکے کشتہ کو بھی رس کہتے ہیں	″	داغ	گلشن میں تر ذ لبوں نے گرایا	رس چوس لیا کلی کلی کا
رسالت	ع	۲۹۱	بکسر اول و فتح چہارم ۔ پیام پہنچانا پیغمبری ۔ سفارت ۔	مونث	اسیر	سورۂ خلق قرآن ہی مکتوب خالق	ہوی ختم سب پہ رسالت تمہاری
رسالہ	″	۲۹۶	سوار دنکا دستہ ۔ فوج ۔	مذکر	انیس	یہ سنکے تھلکہ صف اعدا میں پڑگیا	ٹوٹا پرا مورچہ وہ رسالہ بگڑگیا
۰	۰	۰	چھوٹی کتاب	″	جلیل	بات مطلب کی نہیں کوئی فقط باتیں ہیں	نامہ یار ہے کہ منطق کے رسالے نکلے
رسائی	ت	۲۸۱	بفتح اول ۔ پہونچ ۔ بار یابی ۔ دخل ۔	مونث	اسیر	خلد میں داوا ہے مجکو مکان	لامکاں تک ہی رسائی آپکی
رستگاری	″	۲۹۱	خلاصی سبکدوشی ۔ رہائی ۔	″	″	ہوا جو قایل توحید باری	مقرر ہوگئی اسکی رستگاری
رستہ	″	۲۶۵	راہ ۔ راستہ ۔	مذکر	″	کوچۂ قاتل میں اپنا دل گیا	خاک میں ملنے کا رستہ ملگیا

لہ اردو میں بمعنی تردید ۔ جھٹلانا ۔ باطل کرنا مستعمل ہے (انیس) قفل سراپنے ستمگار توکدکرتے تھے ۔ پر یہ کس خوبی سے ہر بار رکورد کرتے تھے ۔ ردّ خلق بمعنی مردود (صبا) وہ ردّ خلق ہوں نہیں گر ڈوب کر مرونگا ۔ مردہ مراد بال و پر حباب ہوگا ۔

لفظ			معنی		شاعر		
رُطَب	ع	۲۱۱	تر خرما۔ تازہ چھوہارا۔	مذکر	بحر	لیتے ہی بوسہ میوۂ لب کا ہوا مین بحر	شاید کہ حلق کی گرہ تھی رطب تھا
رطل	"	۲۳۹	ایک رطل کا وزن چھتیس روپیہ کے برابر ہوتا ہے۔ شراب کا پیمانہ۔	مذکر	ظفر	ساقی ہے نشہ آنکھو نہیں معمول سے ہلکا	نظروں نہیں ہے اب رطل گراں بھی سبک ہلکا
رطوبت	"	۶۱۷	بضم اول و دوم وسکون واو معروف و فتح چہارم۔ تری۔ نمی وہ تری جو خلقی طور پر عضو میں نہیں ہوتی ہے۔	مونث	قبول	جب آہیں سرد کیں اشک نکلے قبول	یبوست گئی تو رطوبت ہوئی
رعایا	"	۳۸۲	بکسر اول رعیت۔ محکومان بادشاہ وقت۔ جمع ہے مگر بطور واحد مستعمل ہے	"	قلق	شاد و آباد سب رعایا تھی	محو عشرت تمام دنیا تھی
رعایت	"	۶۸۱	بکسر اول و بفتح چہارم طرفداری۔ کسیکے حق میں رعایت کرنا۔ توجہ۔ مہربانی۔ لحاظ۔ خیال۔ نگاہ رکھنا	"	جلیل	ہمیں کرنی پڑی آخر رعایت ناتوانوں کی	کئی دن سے کلیجہ تھام کر فریاد کرتے ہیں
رُعب	"	۲۷۲	بالضم دھاک۔ ڈر۔ خوف۔	مذکر	"	کٹ گئے ہاتھ جو عباس کے وقت پیکار	رعب اُس شیر کا کھینچے ہوئے تلوار رہا
رعد	"	۲۷۴	بالفتح ایک ابر جب دوسرے سے ٹکرا جاتا ہے تو ایک آواز پیدا ہوتی ہے بادل کی گرج۔ پانی برستے وقت آسمان سے جو ایک خوفناک آواز ہوتی ہے	"	ناسخ	ابر کو دیکھا جو ساقی نے نگاہ مست سے	رعد بولا اب گلرنگ برساتا ہوں میں
				"	دبیر	زیر فلک تڑپنے سے اس راہوار کے	بجلی کے سر پہ رعد گرا چیخ مار کے
رعشہ	"	۵۷۵	کپکپی۔ ایک بیماری ہے جسمیں ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں	"	تسلیم	کامل سحر ہے مریض ازل کی وہ حال	رعشہ مسیح سے نہ گیا آفتاب کا
رعنائی	"	۳۴۱	زیبائش۔ نمود آرائی	مونث	آتش	مصرع سرو میں لکھوں جو نکالو شاخیں	باندھو مضمون جو قدِ یار کی رعنائی کا
رعونت	"	۶۲۶	غرور۔ تکبر۔	"	جان صاحب	نوج مجکو ہو محبت اُسکی	زہر لگتی ہے رعونت اُسکی
رعیت	"	۶۸۰	بفتح اول و بکسر دوم پرجا۔ رعایا۔	"	امیر	جانتا ہے مجکو رضوان ہوں رعیت آپکی	کیوں نہ لکھدے گرد [illegible]
رغبت	"	۱۶۰۳	خواہش۔ میل۔ رجحان۔	"	قبول	رہا ہجر جسطرح عاشق مرا	کبھی وصل کو یوں [illegible]
رفاقت	"	۶۸۱	بفتح اول میل جول۔ رفیق ہونا۔ دوستی کرنا۔ ساتھ دینا۔	"	رند	کیوں نہوں مستحق لطف و سزاوار کرم	کی ہے سرکار میں مدت سے رفاقت کیسی
رفاہ	"	۲۰۶	بھلائی نیکی۔ آرام۔ فراخی عیش کی آسانی۔	"	امیر	خدا نے آپکو پیدا کیا سمجھ کر یہ بات	رفاہ خلق کی بربادشاہ کیا ہوگی
رفتار	ف	۳۸۱	بالفتح چال روش جیسے رفتار زمانہ	"	ناسخ	کرتی ہے ہجو قتل مرے یار کی رفتار	تلوار کی تلوار ہے رفتار کی رفتار
رفتگی[۱]	"	۶۱۰	بیخودی۔	"	رشک	جسمیں ہیں جبتیں ہے کیا [illegible]	ہماری رفتگی سے ہوشوں کی خوشخرامی

[۱] رفتہ رفتہ بیخود۔ مجازاً عاشق (جلال) وہ جنبش کیونکر مری میت کے ساتھ۔ جانتے ہیں رفتہ ہے رفتار کا۔ رفتہ رفتہ۔ آہستہ آہستہ۔ بتدریج۔ (جلال) رفتہ رفتہ قیدی زلف بتاں آزاد ہوں۔ چھوٹ جو دوچار کو دوچار رہنے دیجیو رفتگاں۔ گذرے ہوئے مرے ہوئے۔ (تعشق) اسواسطے کرتے ہیں یاد رفتگاں۔

ع	٥٢٠	وہ سواری جس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں سوار ہوئے تھے۔ اڑنے کیواسطے جانور دنکا پر بازو پھڑپھڑانا۔	مذکر	دبیر	رفرف بھی اس انداز سے فرفر نہیں جاتا	یوں تخت سلیماں بھی ہوا پر نہیں جاتا
"	٧٥٠	بکسر اول و فتح سیوم بلندی اونچائی مرتبہ کی بلندی۔	مونث	انیس	دیکھا جو علم رفعت طوبا نظر آئی	پنجہ میں ضیا ید بیضا نظر آئی
انگریزی	٣١٠	ایک قسم بندوق کی ہے جو رائفل سے بگڑ کر رفل ہو گیا	مذکر	آتش	اپنی شکارگاہ جہاں میں ہے آرزو	ہم سامنے ہوں اور تمھارا رفل چلے
			مونث	سحر	صبح ہو کی ہاتھ میں کیا حیران سی ہوئی	غنچوں کی رفلیں لپیٹ آتی ہے چڑیا کے
ع	٢٨٦	بفتح اول پھٹے ہوئے کپڑے میں سوئی وغیرہ سے بھر کر درست کرنا۔ ایک قسم کی سلائی	مذکر	جلال	سی دیا چاک گریباں تو اتر گیا رفو گرد	کچھ بھٹو دل بھی عاشق کے رفو آتا ہے
فا	٥٠٦	رفوگری کا پیشہ کرنیوالا۔	"	رند	جو زخم کو سینے کے لیے ٹانکے جگر کو	ایسا کوئی استاد رفوگر نہیں ملتا
ع	٣٩٠	نرمی کرنے والا۔ رحمدل۔	"	امیر	ہر غم میں بڑا رفیق ہے تو	بندوں پہ بڑا شفیق ہے تو
"	٧٠٣	رقیب ہونا۔	مونث	"	ہونٹھوں کو ہونٹھ تیرے جو مس تک نہیں	یہ نئی بات اب تجھ سے رقابت ہوگی
"	٧٠٠	رونا۔ بیمار پن۔	"	"	حال بیمار محبت کا یہ آخر ہوا	ملک الموت کو بھی دیکھ کے رقت آئی
"	٣٩٠	ناچ۔ اصول موسیقی کے موافق تھرکنا	مذکر	صفدر	کیا کہوں حال ہے جو کچھ دل کا	رقص دیکھا ہے تڑپنے بسمل کا
"	٣٧٥	بضم اول و فتح سیوم۔ کاغذ کا ٹکڑا جس پر کچھ لکھیں۔ چھوٹا خط۔ کپڑے کا ٹکڑا۔ پیوند	"	آغا شاہزادہ	ٹھہرا کے یہ دلمیں اٹھے تدبیر	رقعے کئے سب کو اپنے تحریر
"	٣٤٠	نوشتہ۔ تحریر۔ ایران میں امرا و بادشاہوں کی تحریر کو رقم کہتے ہیں۔ روپیہ کے وہ نشان جو ہندسے کے عوض بنائے گئے ہوں۔ مال و دولت	مونث	منیر	ہے مرثیہ حساب غم عشق چشم کا	کس بند میں رقم نہیں مد نگاہ کی
			"	داغ	تمہیں ناز ہو نہ کیونکر کہ لیا ہے داغ دل کا	یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ انتخاب رہتا
"	٣١٢	محافظ۔ نگہبان۔ مجازاً وہ دو شخص جو ایک معشوق پر عاشق ہوں انمیں ایک دوسرے کا رقیب کہلاتا ہے۔	مذکر	داغ	نکلتا خلد سے روتا ہوا اگر آدمی ہوتا	رقیب اسکی گلی سے کیوں خوش و خرم نکلتا ہے

مدور ہیں کب ترے صفوں کی رقم کا۔ حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا۔

وہ دولت ہے جو بانکہ گھر میں رہجاتی نہیں۔ یہ رقم وہ ہے جو اپنے صرف میں آتی نہیں۔ رقم۔ روپیہ کے وہ نشانات جو اعداد کا اختصار کر کے بتائے گئے ہیں مثلاً (عـ) دو روپیہ (عہ) تین روپیہ (سے) چار روپیہ (للعہ) پانچ روپیہ (صہ) چھ روپیہ (سے) سات روپیہ (صعہ) آٹھ روپیہ (سے) نو روپیہ (لعہ) (عسہ)

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
رکاب	ع	۲۲۳	بالکسر وہ آہنی حلقہ جو پاؤں رکھنے کیلئے اونٹ گھوڑی کے سوار زین کی کاٹھی میں لگاتے ہیں۔	مونث	مونس	کاپنا بدن رکاب قدم سے نکل گئی	پر دوش جب آپ مشک سکینہ سنبھل گئی
رکابی	ف	۲۲۲	تھالی۔ چھوٹا طباق۔	”	ناسخ	چاند کو تیرے منہ سے کیا نسبت	چاندی کی چھوٹی اک رکابی ہے
رکاوٹ	ہ	۶۲۷	روک۔ توقف۔ تعرض۔ مزاحمت رنجش۔ کشیدگی۔ دیر	”	جلیل	ہیں امتحان غیر میں کیا کیا رکاوٹیں	خنجر جو لگ گیا تو ہے جلاد کی تلاش
رکعت	ع	۶۹۰	نماز میں قیام سے سجدہ تک ایک رکعت ہوتی ہے۔ ہر نماز میں دو یا تین یا چار رکعتیں ہوتی ہیں۔	”	امیر	سر جھکا کر کیجے تعظیم زلف و خط و خال	رکعتیں تین اس طرح پڑھئے نماز شام کی
رکن	”	۲۷۰	بالضم کسی چیز کا جزو اعظم۔ مکان کے پچھوت کی دیوار جس پر بنیاد رکھتے ہیں ستون۔ کھمبا۔	مذکر	”	طاعت میں رہ بیاں ہے کسی قدّ دراز کا	اعظم یہی ہے رکن ہماری نماز کا
رکوع	”	۲۹۶	بالضم نماز میں عاجزی سے جھکنا۔	”	ناسخ	نہیں نماز اگر زاہدا تو پھر کیا ہے	یہ میکدہ میں رکوع و سجود شیشے کا
رکھائی	ہ	۲۴۶	بے التفاتی۔ بے مروتی۔ بے پروائی۔ کج ادائی۔	مونث	جلیل	بھر گئی آنکھ مری پھر کے نہ دیکھا اسکو	میری آئی نہ ٹلی اسکی رکھائی نہ گئی
رکھ رکھاؤ	”	۴۶۲	دیکھ بھال۔ خاطرداری کا برتاؤ	مذکر	سخن	ہو رکھ رکھاؤ علم و عمل کا ہر اک طرح	کس کام کا وہ علم کہ ہو گرد راہ کا
رکھوالی	”	۲۷۲	نگہبانی۔ حفاظت	مونث	امیر	تاک میں ہیں تیری ہوا میخوار مست	کس سے ہوگی تیری رکھوالی گھٹا
رگ	ف	۲۲۰	بالفتح نس جسم کی وہ نالی جس میں خون رہتا ہے۔	”	جلیل	تمہارے ہاتھ میں کتنی خوشنما تلوار	یہ ہوتی اور کسی کی رگ گلو ہوتی
رگڑ	ہ	۴۴۰	گھسنا خفیف زخم وہ نشان جو دو چیزوں کے ٹکرانے سے ہو جائے۔	”	امیر	کب گور میں خنجر کی رگڑ یاد نہ آئی	کب روح سوئے کوچہ بیداد نہ آئی
رم	ف	۲۴۳	بالفتح بھاگ۔ دوڑ۔	مذکر	گویا	ساقیا ہجر میں میخانہ بیاباں ہوگا	دور ساغر بھی رم چشم غزالاں ہوگا
رمز	ع	۲۴۷	بالفتح اشارہ۔ پوشیدگی۔ آنکھ و ابرو کا اشارہ۔ کنایۃً پیچدار بات	مونث	صبا	غوطے کھلواتی ہے کیا رمز تری اے کج حسن	تھا وہ اک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہیں
رمضان	”	۱۰۹۱	بفتح اول و سیوم۔ قمری نواں مہینہ۔ روزہ صوم کا مہینہ۔	مذکر	داغ	ریل نے دو ہی دن میں پہنچایا	رمضان ایک دن کے بعد آیا
رمنہ	ف	۲۹۵	بالفتح چراگاہ۔ وہ جگہ جہاں ہرن چرتے ہیں۔	”	جلیل	شوخ چشموں کا ہے منہ سبزہ زار دل مرا	روز دو دو چار چار آہو نظر آنے لگے

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ی	ہ	۶۱۶	نان۔ رزق	مونث	تسلیم	جو دیکھا غور سے۔ دنیا میں روٹی	خدا سے کم رسولوں سے بڑی ہے
ح	ع	۲۱۴	جان۔ سنجار لطیف جو دل سے پیدا ہو	”	جلیل	قبر عاشق کی اُداسی بھی بلا ہوتی ہے	شمع کہتی ہے مری روح ہوا ہوتی ہے
القدس	”	۳۰۹	لقب حضرت جبریل علیہ السلام۔	مذکر	ناسخ	روح ناسخ ہے اُسکی روح اتالیق شاعر	بارہا جسکے لئے روح القدس نازل ہوا
و	ف	۲۱۰	نہر۔ ندی۔	”	میر	رونے کا جوش ویسا آنکھوں کو ہے ابھی نہ	جیسے ہو رود کوئی برسات میں اُبلتا
اد / اراد	”	۲۱۵ / ۲۲۵	کیفیت حال اجرا۔ سرگذشت۔ اردو میں عدالت کی کارروائی کو بھی کہتے ہیں۔	مونث	نوح	سرگذشت دلِ ناشاد نہ دیکھی نہ سنی	آج تک تم نے یہ روداد نہ دیکھی نہ سنی
ـ	”	۲۱۴	دن	مذکر	جلال	دونوں یہاں ساتھ میرے گھر ہو کے تھے فلک	وصل کی شب بھی جلدی روز ہجر آن لگا
.	.	.	روز کی مزدوری۔ جو مزدوری روز دیجاتی ہے۔	”	بحر	تنخواہ گالیوں کی نہ جب تک ملی کبھی	جب صبح کے اٹھی نوکر نہیں روز بٹ گیا
گار	ف	۴۴۴	زمانہ	”	مومن	اے چرخ چاہنے سے رہے مہرو ماہ کو	کیا جانا ہے روزگار یہ تمنا نہیں رہا
.	.	.	نوکری	”	داغ	کب میسر ہو روزگار ایسا	اور آقا سے نادار ایسا
ن	ف	۲۶۳	سوراخ	”	تعشق	کہہ دیا بسکہ تری آہ میں تاثیر نہیں	یہ نہ دیکھا کہ یہ سینے میں ہے روزن کیسا
رہ	”	۴۵۸	روز کی بات چیت۔	”	سحر	یہ عاشق کو دیتا ہے بہت سے ننے	یہ سنوا تا ہے روز مرے سنئے
ہ	”	۲۱۱	جسکو برت کہتے ہیں،	”	رند	بوسہ لب شیریں کا لیا وصل کی شب میں	افطار کیا خرمے سے روزہ رمضاں کا
ی	”	۲۲۲	بضم اول روزمرہ کی خوراک۔ رزق۔ حصہ نصیب مجازاً نوکری۔	مونث	جلیل	نکل جاتی ہے خدمت ہاتھ سے روزی نہیں جاتی	یہی وہ بات ہے دل جسپہ شیدا ہو ہی جاتا ہے
ینہ	”	۲۲۸	روز کی مزدوری۔ وظیفہ	مذکر	آتش	آمد خط پر تو بوسہ کا نکرا انکار یار	شام کو ملتا ہے روزینہ ہر اک مزدور کا
ش	”	۵۰۶	بفتح اول وکسر دوم۔ طور طریق طرز ڈھنگ وضع انداز۔	مونث	داغ	قدم قدم پہ تری چال کا نیا انداز	وگرنہ ایک روش ہے سب آسمانوں کی
ش	”	”	باغ کی پٹڑی۔ درختوں کے درمیان کا راستہ۔	”	امیر	روش باغِ جناں کی کیا کھلی معلوم ہوتی ہے	سمجھتے تو یہ سینے کی گلی معلوم ہوتی ہے
ائی	”	۵۷۷	روشنی۔ لکھنے کی سیاہی۔	”	مونس	لکھی شہ کی جب روئے انور کی مدح	سیاہی نہیں کبھی روشنائی ہوئی
نی	”	۵۶۶	تاب۔ فروغ۔ ضیا۔ نور چمک۔ بینائی	”	ناسخ	ہوتی جاتی ہے خط شبرنگ کی ہر جا نمود	روشنی ہے روی جاناں میں چراغ شام کی
ہ	ع	۱۰۱۱	بفتح اول وسیوم۔ باغ۔ باغیچہ	مذکر	امیر	مہماں جو شب معراج ہوئے دعوت میں	چشمہ کوثر کا ملا روضہ جنت پایا
”	”	”	بفتح اول وسیوم۔ مجازاً مقبرہ جسپر گنبد بنا ہوتا ہے۔	”	”	نور ایسا دیدہ و دل کو خدا بخشے امیر	سامنے روضہ نظر آئے رسول اللہ کا
ن	ف	۱۲۸۶	تیل	”	جان صاحب	جوت کیا باقی ہے آنکھوں میں آب نہیں	ان چراغوں میں تو نرگس خشک کا روغن ہو گیا
.	.	.	وارنش	”	گویا	تیرے عکس رخ سے ہے خوشبو سبز کے پھول میں	روغن گل بن گیا ہے شاید روغن ڈھال کا
ا	ہ	۲۲۶	اٹکا۔ ممانعت۔ انسداد۔	مونث	داغ	مرا خیال تو آنے دیا نہ تم نے مگر	ہوئی نہ روک دلِ مبتلا کے آنے کی

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
روک تھام	ہ	۶۶۲	کسی امر کے بابت پہلے سے انسداد کرنا۔ تنبیہ کرنا۔	مونث	داغ	اب لقا نے گرچہ بہت روک تھام کی	بیری چلی نہ خضر علیہ السلام کی
روگ	"	۲۲۶	دکھ درد بیماری۔ کنایتہً وبال جنجال خلاف طبع چیز۔ جھگڑا فتنہ فساد۔ مشکل۔ دقت۔ تکلیف عیب نقص۔	مذکر	امیر	پھر بیٹھے بیٹھے وعدۂ وصل اُسنے کرلیا	پھر اُٹھ کھڑا ہوا وہی روگ انتظار کا
رومال	ف	۲۷۷	منہ ہاتھ پونچھنے کا چھوٹا ٹکڑا کپڑے کا شال کا وہ کپڑا جو تکونا کرکے اوڑھتے ہیں	"	انیس	پہونچا دماغ عرش پر اک مشت خاک کا	رومال ہے یہ فاطمہؑ کے دست پاک کا
رونا	ہ	۲۵۷	آنسو بہانا۔ جھینکنا۔ شکایت کرنا۔ گلہ کرنا۔	مذکر	امیر	بناوٹ سمجھتے ہو رونے کو میرے	مجھے تو ہے ایجان رونا اسیکا
روند	"	۲۶۰	چوکیداروں کا گشت	"	داغ	کشت و خون اپنا ہی رہتا دور گر گانہیں	روند عزرائیل پھرتے کوچہ شمشیر ہیں
رونق	ع	۳۵۶	کسی چیز کی خوبی۔ زیبایش۔ خوبی تازگی۔ چہل پہل۔	"	داغ	گل سرکہ ہوگئے چمن میں داغ	کچھ رونق مگر نہیں آتی
رونمائی	ف	۳۱۷	منہ دکھائی۔	"	رند	بے تکلف ہو خدا کے للہ منہ دکھلائے	نقد جاں حاضر ہے یاں بھی رونمائی آپکی
روہت	ہ	۶۱۱	بضم اول و سکون دوم معروف و فتح سیوم۔ نرمی۔ تازگی۔ چہرے کی رونق	"	بحر	منہ سے منہ کسکے ملا تونے جو روہت آئی	پھر دیکھ آئینہ صورت کبھی ایسی تو نہ تھی
رویاں	"	۲۶۷	بال۔ روواں بھی کہتے ہیں	مذکر	اسیر	بدلے بالی کے اگر خاک چھپے بدلی سے	ایک رویاں نہو میلا مری بارانی کا
رویت	ع	۶۱۶	بضم اول و فتح سیوم دیکھنا۔ نظارہ نظر آنا۔ رویت ہلال چاند کا نظر آنا۔	مونث	اسیر	ابرو پہ اسکے آگئی اڑکر ہوا کی زلف	کیا رویت ہلال سیاہی میں رہگئی
رہ	ف	۲۰۵	راستہ۔	"	ظفر	زخم سینہ کی مری پٹی اگر کھلجائیگی	بند ہے جو وہ رہ خون جگر کھلجائیگی
رہائی	ہ	۲۲۶	چھٹکارا۔	"	جلیل	بیخودی خوب تھی پابند علائق کیا تھی	یہ جو ہوتی تو اسیری میں رہائی ہوتی
رہبر	"	۲۰۷	رہنما۔ ہادی۔	مذکر	تسلیم	شباب آیا نہیں ہے ناتوانی بڑھتی جاتی ہے	بنا ہے ضعف رہبر وحشت عمر گریزاں کا
رہرو	"	۲۱۱	مسافر۔ راستہ چلنے والا۔	"	ناظم	لعل لب دیکھتی ہی دیکھتی لی زلفنے کی راہ	رہرو شوق ہے ختاں سے ختن میں آیا
رہزن	"	۲۶۲	ٹھگ۔ لٹیرا۔	"	آتش	گرد رہ نے میری اڑکر اسکی آنکھیں بند کیں	ہاتھ ملتا مجھہ مسافر کے لیئے رہزن رہا
رہگزر	"	۲۲۴	راہ۔ عام رستہ۔ مختلف فیہ	مونث	بحر	جو کڑی بدلی غزالونکو ہماری وحشت میں	غول ہر شور تی میری رہگزر ملتی نہیں
				مذکر	رند	رونق افزا بام پر وہ بہشت ہونے لگا	منہ مارے ہے بہشت کے اب رہگزر ہونے لگا
رہنمائی	"	۳۱۱	رہبری۔	مونث	آتش	پہچانا حق کو چار و معصوم کے طفیل	زینہ سے رہنمائی ہوئی مجکو بام کی
رہوار	"	۳۱۲	گھوڑا۔	مذکر	انیس	لب تشنہ جو وہ حق کا شناسا نکل آیا	رہوار بھی اس نہر سے پیاسا نکل آیا
ریا	ع	۲۱۱	مکر۔ حیلہ۔ دکھاوا	مونث	رشک	طاعت میں ریا جو تجھہ سے ناشی ہوگی	پرستش میں غضب کی جان خراشی ہوگی
ریاست	"	۶۷۱	حکومت۔ عملداری	"	امیر	ظلم ہے آپ ہی مظلوم سیاست ایسی	ساری عالم میں ہے اک دھوم ریاست ایسی

بابِ زائے معجمہ

زادِ عقبیٰ[1]	ف	۱۹۴	توشۂ آخرت	مذکر	اوج	خدا تو ہر طرح سے بخشند گنہگاروں والوں کو	کہ ہرگز زادِ عقبیٰ کچھ مہیا ہو نہیں سکتا
زادِ راہ	"	۲۱۸	توشۂ راہ۔ راستہ کا خرچ	مونث	تسلیم	دی دعا یار نے جو وقتِ سفر	میں یہ سمجھا کہ زادِ راہ ملی
زادِ سفر	"	۳۵۴	سفر کا خرچ	مذکر	رشک	ہم سے عمل نیک ہو۔ وہ یار بھی ہوتے	ہنگام سفر زادِ سفر خوب نکلتا
زاغ	"	۱۰۰۸	کوا۔ زاغِ کمان۔ کمان کے گوشہ کی نوک۔	"	اسیر	جائیں گے ہم بھی ناوکِ مژگاں کو دیکھ کر	صدقہ اتارنے کو جو زاغِ کماں ملا
زانو	"	۶۴	گھٹنا۔ جانگھ۔ ران۔	"	رند	مشغلہ تھا یہ شبِ ہجر میں سرِ زانو اپنا	سینہ و سر کبھی پیٹا کبھی زانو اپنا
زاہد	ع	۱۷	عابد۔ عبادت کرنیوالا۔ پرہیزگار۔	"	امیر	مسجد میں بلاتا ہے ہمیں زاہد نافہم	ہوتا جو اگر ہوش تو میخانے نہ جاتے
زائچہ	ف	۲۶	جنم پتری۔ رمل کی شکلیں	"	اسیر	کسقدر رہے کوکب طالع بلند	زائچہ میرا کھا را ملگیا
زائر	ع	۲۱۸	زیارت کرنیوالا۔ زیارت کو جانے والا۔ جاتری	"	لطف	ملوں ہے شوقِ دل کیا کیا مری آنکھیں سکے قدموں کو	کوئی زائر جو لیجائے رسول پاک کے در کا
زبان	ف	۶۰	جیبھ	مونث	اسیر	زندگانی کا مزا وصل میں حاصل ہے اسیر	منہ میں اس گل رشمائل کے زباں ہوتی ہے
				"	آتش	لگے منہ بھی چڑھانے دیتے دیتے گالیاں صاحب	زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا
•	•	•	بولی۔ بول چال۔ روزمرہ	"	امیر	ہزار طوطی و بلبل نے مشق کی پیدا	نہ اسکو آئی نہ اسکو مری زباں آئی
				"	اوج	شہرت ہر ایک شہر میں اس گفتگو کی ہے	دہلی کا ہے مذاق زباں لکھنؤ کی ہے
زبرجد	ع	۲۱۶	ایک قسم کا زمرد ہے جو سبز مائل بزردی ہوتا ہے۔	مذکر	داغ	انکا رنگ سبزۂ رخسار گہرا ہو گیا	جو زبرجد تھا زمرد کا نمونا ہو گیا
ژٹل	ھ	۲۴۷	بیہودہ گوئی۔ بے معنی بات۔ بڑ۔ جھک	مونث	تسلیم	تسلیم آجتک ہے وہی شعر و شاعری	بڈھے ہوئے مگر نہ تمھاری ژٹل گئی
زچہ	ف	۱۵	بفتح اول و دوم اردو میں بتشدید۔ و فتح دوم بھی بولتے ہیں عورت بچہ جنی ہوئی چالیس روز تک زچہ کہلاتی ہے۔	مذکر	امیر	واہ کیا شکلیں ہیں قابل ہیں تصویر کے	دیکھو نکلی ہے زچہ سیلائیں شمشیروں کے
زحل	ع	۴۵	سنیچر ستارہ جو بہت بلند ہے اور منحوس سمجھا جاتا ہے۔	"	میر حسن	نحوست کے دن سب گئے ہیں نکل	عمل اپنا سب کر چکا ہے زحل
زحمت	"	۴۵۵	تکلیف۔ دکھ	مونث	نوح	آہوں سے اور تو کوئی زحمت ٹل گئی	اتنا ہوا کہ جان جگر سے نکل گئی
زخم	ف	۶۴۷	گھاؤ کنایتہً نقصان خسارہ۔ غم۔ الم	مذکر	مونس	کھینچا جو وہ پیکان تو کھلا زخم جبیں کا	خورشید سحر ہو گیا چہرہ شہ دیں کا

[1] اس لفظ کی تانیث و تذکیر باعتبار مضاف الیہ کے ہوتی ہے جیسے "زادِ راہ" مونث ہے اور "زادِ سفر" مذکر ہے۔

زلال	ع	۹۸	صاف میٹھا اور ٹھنڈا پانی۔ نتھرا ہوا صاف پانی۔	مذکر	محشر	شدید گرمی میں وہ سہر کی نخشن کا تھی	عرق جبین کا بہا ہوا تھا زلال صہبائے کوثر کا
زلزلہ	"	۹۵	بھونچال۔ زمین کا کانپنا۔	"	تسلیم	چونکا نہ خواب مرگ سے اکدن بھی گور میں	سو بار زلزلہ مرے شانے ہلا گیا
زلف	ف	۱۱۷	بال کی لٹ۔ گندھے ہوئے سر کے بال۔	مونث	تعشق	لوٹتی ہے شام حسن صبح پر	عارضوں پر زلف لہراتی نہیں
زمانہ	ع	۱۰۳	عالم۔ دنیا۔ جگ	مذکر	"	اب ملاقات مہینوں نہیں انسے ہوتی	یاد آتا ہے زمانہ مجھے یکجائی کا
"	"	"	وقت۔ روزگار۔	"	جلیل	اتنی صورت بھی اسکی یاد نہیں	دل کو بچھڑے ہوئے زمانہ ہوا
"	"	"	عرصہ۔ مدت۔ میعاد۔	"	جانصاحب	خورشید کیا کبھوں نہیں آنکھوں کے سامنے	گرگٹ کیطرح رنگ زمانہ بدل گیا
"	"	"	دور۔ دورہ	"	جلیل	یہی موقع ہے غریبوں کی دعا لینے کا	کشور حسن میں ہے آج زمانہ تیرا
"	"	"	مخلوق۔ دنیا کے لوگ۔ خلائق۔	"	اسیر	دیکھا ہمیشہ مور و مگس کو شکر کے گرد	دولت ہے جسکے پاس اسی کا زمانہ ہے
زمرد	ف	۲۵۱	بفتح اول و ضم دوم و تشدید [illegible] ایک سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام۔	"	آتش	رشک کے مارے زمرد خاک میں مل جائیگا	ہنارہ پراس گوش کے فیروزہ ہیرا کھائیگا
زمزمہ	ف	۹۹	راگ۔ آواز جو دور سے آئے۔ نغمہ و سرود۔	"	رند	نواسنج ہیں گوش آشنا جن کے	خوش آئیگا انہیں زمزمہ عنادل کا
زمزم	ع	۹۴	مکہ شریف کا مشہور کنواں۔ اسکے پانی کو بھی زمزم کہتے ہیں	"	امیر	دعا کرتا ہے یہ کعبے میں زمزم	خداوندا یہ طوفاں ہو کہیں کم
زمزمی	ف	۱۰۴	صراحی۔ آب زمزم رکھنے کا ظرف۔	مونث	ریاض	بھر کر حرم کے گوشے میں رکھی تھی زمزمی	پی لی چرا کے زاہد شب زندہ دار نے
زمستان	"	۵۵۸	بفتح اول و بکسر دوم جاڑا۔ موسم سرما۔	مذکر	داغ	شعلہ زن ہو تنور طوفاں بھی	کانپتا تھا یہاں زمستاں بھی
زمین	"	۱۱۴	دھرتی۔ کرۂ خاکی۔	مونث	آتش	آسماں مرکے تو راحت ملے کہیں تھوڑی سی	پانوں پھیلانے کو ہاتھ آئے زمیں تھوڑی سی
"	"	"	زمین شعر۔ غزل کی ردیف	"	اسیر	گلشن کسی نے مول لیا ہے کسی نے گھر	ہمنے زمین شعر جہاں میں خرید کی
زنار[1]	ف	۲۵۸	جنیو۔ وہ تاگا جو ہندو گلے میں ڈالتے ہیں۔	"	رند	آنکھ تجھ بن جو کسی پر پڑی عیار پڑی	جو وصف سبحہ گلے میں مرے زنار پڑی
			[illegible]	مذکر	وزیر	کافر ہوا ہوں پیکے سے عشق کی وزیر	زنار مجھکو چاہئے موج شراب کا
زنبور	"	۲۱۵	شہد کی مکھی۔ بھڑ جسکو بڑ بھی کہتے ہیں	"	انشا	ایکبا کبوتر سے نے جو دیا طنبو۔	نکلے پلٹن بنا بنا زنبور۔
زنبیل	"	۹۹	ٹوکری۔ جھولی۔ کاسۂ گدائی	مونث	ذوق	ڈر زمانے سے یہ عیار ہے ہشیار	لاکھوں ہوشیاروں سے جھکی بھری زنبیل
زنجیر	"	۲۸۰	سلسلہ جسکی جمع سلاسل ہے نیز ہاتھی کی تعداد ظاہر کرنے کو ایک زنجیر دو زنجیر ہاتھی	"	جلال	گراں ہوتا ہے اکثر خوشنما اسکو ہلانا پر	مری دیوانگی پر خود مری زنجیر ہنستی ہے

[1] کثرت استعمال سے مونث کو ترجیح ہے رشک نے بھی مونث ہی لکھا ہے۔ جو دیر تیری راہ میں تھے شیخ و برہمن۔ تسبیح گر پڑی کہیں زنار گر پڑی۔

			جسکو انگوٹھے میں پہنکر کمان کی زہ پکڑتے ہیں بالکسر بروزن دلگیر				
زیارت	ع	۶۱۸	درشن۔ کسی متبرک مقام یا چیز یا آدمی کا دیکھنا۔	مونث	اسیر	نظر آئی کعبہ میں صورت تمھاری	ہوئی عین حج میں زیارت تمھاری
زیان	ف	۶۸	نقصان۔ خسارہ۔	مذکر	گویا	موت جب آئی نزدیک آئی پھر ملی آنکھ تو کیا	فایدہ گر وہ ہوا تو یہ زیاں ہو جائیگا
زیب	″	۱۹	بروزن سیب۔ زینت۔ آرایش۔ خوشنمائی۔ رونق۔	مونث	اسیر	کہوں کیا جو زیب مکاں ہو گئی	قدم سے زمیں آسماں ہو گئی
زیبایش	″	۳۳۰	آرایش۔ زینت خوشنمائی زیبائی خوبی	″	″	سرخ ہے عکس تن سرخ سے ملبوس بدن	سادگی حسن خداداد کی زیبایش ہے
زیرپائی	ھ	۲۴۰	ایک قسم کی زنانی جوتی۔	″	ظریف	ننھی سی یہ کلیسا اور اتنی بڑی چڑھائی	پیروں سے نکلی جاتی ہے پھسلن سے زیرپائی
زیروبم	ھ	۲۶۵	آواز کا اتار چڑھاؤ۔ زیر یعنی آواز۔ بم اونچی آواز	″	قدر	راتدن سنکے تیری زیر و بم	آگیا ہے لبوں پر اپنے دم
زیرہ	ف	۲۳۲	بروزن کھیرہ ایک مسالہ کا نام زیرہ سفید۔ زیرہ سیاہ۔	مذکر	اسیر	کھا گیا ہے فایدہ مجکو فلک	اونٹ کے منہ کا ہیں زیرہ ہو گیا
زیست	″	۴۷۷	بالکسر و یائے معروف۔ زندگی حیات	مونث	مومن	تیرے بن زیست کسکو بھاتی ہے	نام مردن سے لذت آتی ہے
زین	″	۶۷	بالکسر و یائے معروف چارجامہ۔ زین پوش۔ زین پر ڈالنے کا کپڑا۔	مذکر	آتش	دم بھی اس مہاسرائے دہر میں لینے نہ پائے	آتے ہی یاں توسن عمر رواں پر زین ہوا
زینت	ع	۴۶۷	بکسر اول و یائے معروف۔ زیبایش سجاوٹ جو لباس و زیور وغیرہ سے کیجائے۔	مونث	نایز	ان کی افشاں کے ستاروں سے زینت ہوگی	بیت ابرو میں بھی منقوطا کی صنعت ہو گی
زینہ	ف	۷۲	سیڑھی۔ بکسر اول و فتح سیوم۔	مذکر	جلیل	تجھے ہے ناز کہ کاکل بڑھی پھنسا نیکو	مجھے خوشی ہے کہ زینہ ملا رسائی کا
زیور	″	۳۲۲	بالکسر و یائے مجہول و فتح سیوم۔ گہنا۔ پاتا۔	″	آتش	نالہ بلبل کا نہ سنتا یہ غرور آجاتا	گوش گل کو جو ترے کان کا زیور ملتا
ژالہ	″	۴۴	اولا جو آسمان سے برستا ہے۔ بنولی۔	″	ناسخ	اس پری کی سرد مہری نے رلایا جب مجھے	اشک جو ٹپکا مری آنکھوں سے ژالہ ہو گیا
				″	ذوق	غیر سمجھا یہ نہ کم ایسے ہو ضبط ہوس	بہ گیا ژالہ ہوا آگ کے نہ پگھلا گو ہر

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
ساغر	ع	۱۲۶۱	بروزن لاغر۔ پیالہ شراب کا جام۔	مذکر	تسلیم	مے مینو میں ساقی نہیں پروا ئی تکلف	چلو مجھے کافی ہو جو ساغر نہیں ملتا
ساق	″	۱۶۱	پنڈلی	مونث	ناسخ	رانیں نہ پریکی ہیں نہ ہیں شمع کی ساقیں	یہ نور کی رانیں ہیں یہ ہیں نور کی ساقیں
ساقی [۱]	″	۱۸۱	پانی یا شراب پلانے والا کنایتہً معشوق۔ اردو میں حقہ پلانے والے کو بھی کہتے ہیں	مذکر	جلیل	چلتا وہ مست ناز نہ کیوں جھومتا ہوا	ساقی ہمارا اور رہی نشہ میں چور تھا
ساکھ	ہ	۸۶	اعتبار۔ بھرم۔	مونث	نوح	نہ کچھ اور تو سرمایۂ آزار و غم اچھا	محبت میں یہ ساکھ اچھی یہ الفت میں بھرم اچھا
ساکھو	″	۹۲	ایک درخت ہے جسکی لکڑی عمارتوں میں کام آتی اور مضبوط ہوتی ہے۔	مذکر	آتش	صحرا کو بھی نہ پایا بغض و حسد سے خالی	کیا کیا جلا ہے ساکھو پھولا جو ڈھاک بن میں
ساگ	ہ	۸۱	بقولات۔ سبزی۔ ترکاری	″	انشا	ان لعینوں کا یہ سہاگ ہوا	تھا جہاں سبزہ لال ساگ ہوا
سال	ف	۹۱	برس۔ (سالتمام) اخیر سال	″	امیر	عمر کی جان جوانی۔ یہ جوانی کی ہے جان	بارہ سے بیس تلک جو ہے وہ سال اچھا ہے
سالار	″	۲۹۲	سردار۔ افسر	″	مونس	ہم سب کا سرپرست جہاں سے گذر گیا	ہے قافلہ کی موت جو سالار مر گیا
سالگرہ	ہ	۳۱۶	گتھہ پیدائش کی۔ ایک رسم خوشی کی ہے جو ہر سال پیدائش کے روز مناتے ہیں۔	مونث	اختر پیا	اختر کی یہ دعا ہے کہ جب تک ہے دم رہے	ہر سال یونہیں سالگرہ ہو حضور کی
سامان	ف	۱۵۲	اسباب	مذکر	جلیل	عجب عہد مبارک ہے کہ جب جا ہو جہاں جا ہو	خوشی کا عیش کا سامان مہیا ہو ہی جاتا ہے
سامری	ع	۳۱۰	حضرت موسیٰ کی قوم میں سے ایک شخص کا نام ہے جو مرتد تھا اور گوسالہ بنا کر جس نے قوم بنی اسرائیل کو گمراہ کیا تھا۔	″	آتش	چشم نے سرمہ جو دکھلائی کسی محبوب نے	سامری ناواقف جادو نظر آیا مجھے
سامنا	ہ	۱۵۲	آنکھ چار ہونی۔ روبرو ہونا۔	″	صفدر	بھلا دیکھیں رہتی ہے کس طرح بخشش	ذرا سامنا ہو تو اُنکا ہمارا
۔	۔	۔	مقابلہ۔ لڑائی۔ جنگ	″	آتش	سامنا تجھ سے جو ہوا دک فکر اُچھا جائیگا	جو کڑی کو بھول کر تو وہ ہرن ہو جائیگا
سان	ہ	۱۱۱	وہ پتھر جس پر چھری کی جا تو تیز کرتے ہیں	مونث	تسلیم	سنگدل پیار کیا کرتے ہیں خونخواروں کو	سان سینہ سے لگا لیتی ہے تلواروں کو
سانپ	″	۱۱۳	مار۔ ناگ۔	مذکر	انشا	پھر ایسے آنکھوں میں اُس زلف عنبریں کا سانپ	کہ موج اشک ہوئی اپنی آستین کا سانپ
سانچہ	″	۱۱۹	قالب۔ ڈھانچہ۔ ڈول۔	″	منیر	کمال عقل نشہ سے ملا مستوں کو اے زاہد	سبو بادہ سانچہ ہے خم فکر فلاطوں کا
سانحہ	ع	۱۲۴	ظاہر ہونیوالا۔ پیش آنے والا حادثہ۔ واقعہ رنج دینے والے واقعہ کا ظہور۔ اردو میں واقعات بد کے لیے مخصوص ہے	″	قلق	کہ یہ واں آج سانحہ گذرا	شاہزادے کا یوں لگا پرچا
سانڈ	ہ	۱۱۵	بیل یا گھوڑا جو مادہ کو گابھن کرنے کے لیئے چھوڑتے ہیں	″	جان صاحب	خدا کا قہر ٹوٹے کسبیاں لونڈوں سے لڑتی ہیں	زنا خی ذ عیش لٹ کی یہ بالی سانڈ پالا ہے
سانس	″	۱۷۱	دم نفس پھونک۔ وہ ہوا جو ہر جاندار کے منہ سے نکلتی ہے	مونث	جلال	آہ لیتی تھی آسماں کی خبر	سانس بھی اب تو لی نہیں جاتی

[۱] ساقی کوثر سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مراد ہوتی ہے مگر اہل تشیع حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ساقی کوثر کہتے ہیں اور تشنہ کم روز روز کہکر شہید کربلا کی پیاس پر۔ جانا ہے اور رشک لب ساقی تشنہ کے پاس۔

سرکہ	ف	۲۸۵	سڑا ہوا اوکھ کا رس	مذکر	ناظم	لی محتسب نے گھر کی تلاشی تو کیا ہوا	نکلا سبو کہنہ میں سرکہ بھرا ہوا
سرکی	ھ	۲۹۰	بکسر اول ایک گھاس ہے جس سے سوپ بناتے ہیں۔	مونث	رشک	جیسے سرکی لگائی کھیل میں نے سرکہ [illegible]	سر ہی ننگی تو آنچل نے لی جیب [illegible]
سرگذشت	ف	۱۱۸۰	کیفیت۔ ماجرا۔ جو کچھ حالت انسان پر گزری ہو بیتی ہوئی۔	"	جلیل	سنئے ہو تم جو خلق میں افسانہ قیس کا	کچھ کچھ وہ سرگذشت مری ابتدا کی ہے
سرمایہ	"	۳۱۶	پونجی۔ مالیت۔	مذکر	محشر	عشق کا سرمایہ جو کچھ حسن کی دنیا میں تھا	شکر کرتا ہوں مجھے میری وفا سے مل گیا
سرمہ	"	۳۰۵	انجن۔ کحل	"	امیر	بے ثباتی چمن حیرت نرگس سے کھلی	لگ گیا کور سے سرمہ ہے بینائی کا
	.	.	کنایۃً کسی چیز کو بہت باریک کرنا۔	"	ناسخ	فکر ہو بینائی عاشق کی چشم دوست	بار موسیٰ برق نے سرمہ بنایا طور کا
سرنگ	ھ	۳۳۰	نقب۔ وہ زمین دوز راستہ یا زمین کے اندر کی وہ نالی جس میں بارود بھر کر دشمن کے مکان کو اور پہاڑ کو اڑا دیتے ہیں۔	مونث	اسیر	نہیں ہے غم جو مرے ہاتھ گو سرنگ لگی	کہ باغ خلد میں اس جا سرہی سرنگ آگئی
	.	.	ایک خاص رنگ کا گھوڑا۔	مذکر	امیر	مضمون سوجھنے لگے اڑنے لگا قلم	میدان پا کے اور ہوا یہ سرنگ شوخ
سرنوشت	ف	۱۰۱۶	قسمت کا لکھا۔ نصیبہ	مونث	ناسخ	دھوئی کیوں اشک کے طوفان سے لوح محفوظ	سرنوشت اپنی ہی ناسخ نہ مٹائی ہوتی
سرو	"	۲۶۶	نام ایک درخت کا جو سیدھا ہوتا ہے اور پھل نہیں دیتا ہے۔	مذکر	انیس	مضمون بلند قد کا قیامت سے لڑ گیا	قامت کے آگے سرو خجالت سے گڑ گیا
سرور	ع	۴۶۶	خوشی۔ شادی۔ خرمی۔ بضم اول صحیح ہے	مذکر	امیر	وہ لطف انتظار وہ سامان وصل یار	دلکو غم فراق میں کیا کیا سرور تھا
	ھ	.	خفیف نشہ	"	تسلیم	دکھایا لطف دو رنگی مئے صبوحی نے	خمار دور ہوا آنکھوں میں سرور آیا
سروسامان	ف	۴۱۰	اسباب	"	جلال	یاس نے ساری امیدوں کو مٹایا دل کی	ورنہ اس گھر میں بہت کچھ سروسامان تھا
سروکار	"	۴۹۶	تعلق۔	"	جلیل	داغ دل بنکے غم سید ابرار رہا	زندگی بھر مجھے جینے سے سروکار رہا
سڑک	"	۲۸۰	شارع عام یا شاہراہ جسکو انگریزی میں روڈ کہتے ہیں	مونث	جاہ	اس مانگ نے جو چہرے کے جانب کو رخ کیا	کعبے کو شہر شام سے سیدھی سڑک گئی
سزا	ف	۶۸	برے کام کا بدلا۔	"	امیر	ہم دل جلوں کو جو جہنم پکار اٹھا	یارب سزا ملی یہ مجھکو کس گناہ کی
سزاول	ت	۱۰۴	وہ عہدہ دار جسکے تعلق علاقہ کی وصیل تحصیل کا کام ہو۔	مذکر	اسیر	کیا ہے نقد جاں لینے کو مامور [illegible]	سزاول سو بہ رہتا ہے تلنگہ خاص [illegible] کا
				"	فائز	ذکر جس بیت میں جہانگیر محبت کا ہوا	آہ کو ہمنے علاقہ کا سزاول باندھا

سلہ دہ نقش قرار کرتے ہیں صورت سے تیرے دل کے جو غم ہیں۔ نشاط و عیش ہمارا ہے تو سرور ہمارا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
سکتہ	ع	۴۸۵	بیہوش ہونے کی ایک بیماری	مذکر	صبا	دیکھکر اُس بت کو سکتا ہوگیا	میں بہت محو تماشا ہوگیا
٠	٠	٠	اصطلاح شعرا میں شعر کی ناموزونیت جو شعر وزن میں پورا نہو۔	〃	امیر	شک نہیں اسمیں کہ ہو مصرع زلف قد یار	پر کمر بیچ سے غایب ہے یہ سکتا کیسا
سکوت	ع	۴۸۶	خاموشی۔ چپ ہونا۔ خاموش رہنا	〃	جلال	وہ ذرا اُدھر میری تربت کا سکوت بعد اسکے اس حسین کا	ادھر تقاضا دل حزیں کا کہ پھر ہو مشتاق بین کا
سکون	〃	۱۳۶	ٹھہراو۔	〃	جلیل	غذا رکھو سلامت اے خیال مصطفےٰ مجکو	تجھی سے کچھ سکون خاطر بیمار ہوتا ہے
سکّہ	〃	۸۵	ڈھلا ہوا زر۔ پیسہ۔ روپیہ۔ اشرفی	〃	امیر	سر پہ تیرے ہے ہماں تاج شفاعت ہوگا	سکہ تیرا ہی رواں روز قیامت ہوگا
سُکھ	ھ	〃	بالضم آرام چین	〃	نواب مرزا شوق	ہے یہی لطف زندگانی کا	دیکھو سُکھ اپنی نوجوانی کا
سگ	ف	۸۰	بالفتح کتا۔	〃	رند	ہما کے کھانے سے اسمیں ہی سعادت تھی	سگ حبیب کی ہڈیاں چباجاتا
سِل	ع	۹۰	ایک مہلک مرض کا نام ہے جسمیں تپ رہتی ہے پھیپھڑے میں زخم پڑجاتے ہیں اور منہ سے خون آتا ہے	مونث	〃	یہ ہیں تینوں بیماریاں جانگسل	محبت ہوئی۔ دق ہوئی۔ سل ہوئی
سِلّ	ھ	۹۰	مسالہ پیسنے کا پتھر۔	مونث	جرات	جیتے جی رو کے جو اکثر میں کیا دل بھاری	تو پس مرگ بھی چھاتی پہ ہے اک سل بھاری
سلاح	ع	۹۹	بکسر اول حربہ ہتھیار۔ بالفتح غلط ہے	مذکر	ناسخ	دئے انکو سلاح بہر شکار	کہ ہے اُنکی صلاح بہر شکار
سلاح شور	ف	۶۰۵	بہادر۔ سپاہی۔ ہتیار بند میگزین کا داروغہ۔	〃	اوج	پھر اک سلاح شور بڑھا مائل پیکار	بدکیش و جفاکار و ستم پیشہ و مکار
سلاخ	〃	۶۹۱	چھڑ۔ لوہے چاندی سونے وغیرہ کا لانبا ٹکڑا	مونث	ظفر	بھرتی ہے آہ کی خون دل جگر میں سلاخ	کلال کی ہے کوئی آتش سقر میں سلاخ
سلاسل	ع	۱۸۱	بالفتح سلسلہ کی جمع اردو میں بطور مفرد بولتے ہیں۔	〃	امیر	وہاں باغ میں کی قبا گل نے چاک	یہاں ٹکڑے ٹکڑے سلاسل ہوئی
سلام	〃	۱۳۱	اطاعت کیلیے گردن جھکانا۔ ڈنڈوت بیخوفی۔ سلامتی۔	مذکر	داغ	اُسنے ہوتا ہے سامنا جسدن	دور ہی سے سلام ہوتا ہے
	ھ	٠	مدحیہ نظم۔	〃	مومن	زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن	تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا
سلسبیل	ع	۱۹۲	بہشت کی ایک نہر	مونث	سخن	عاشق ہوں مجکو شربت دیدار چاہیے	پیاسا نہیں ہوں آپکی میں سلسبیل کا
سلسلہ	〃	۱۸۵	زنجیر بیڑی۔ قطار۔ لڑی۔ خاندان نسل۔	مذکر	آتش	سودا ہی رہا گیسوئے پیچاں کا تمہارے	تھا نہ کبھی ہاتھ نہ یہ سلسلہ آیا
سلطنت	〃	۳۴۹	حکومت۔ بادشاہت	مونث	انیس	مٹی ہے سلطنت بھی کائنات کی	بیٹا نہو تو خاک ہے لذت حیات کی
سلک	〃	۱۱۰	بکسر اول رشتہ دھاگا مجازاً لڑی۔	〃	جرات	جب وقت تبسم ہوا اُسکے لب لعل	گویا کہ جھمکتی ہوئی اک سلک گہر تھی
سُلوک	〃	۱۱۶	بالضم نیکی۔ نیک روی۔	مذکر	امیر	کیا دون جواب تمکو دل کا تمہیں کہو	تمسے تو جو سلوک ہوا دل شکن ہوا
سلیقہ	〃	۶۰۵	شعور۔ انتظام کا مادہ۔ قابلیت۔	〃	رضا	ہم ایسے خاکساروں کو کیا برباد دنیا ایسا	سلیقہ جور کا تمکو نہ اے چرخ بریں آیا

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
سنبلستان	ف	۶۵۳	وہ مقام جہاں بکثرت سنبل کے درخت ہوں	مذکر	امیر	تم کھلے بالوں جو آنکلے کبھی گلگشت کو	تختۂ نرگس چمن میں سنبلستان ہو گیا
سنبلہ	ع	۱۴۷	بضم اول و سوم و فتح چہارم۔ آسمان کے چھٹے برج کا نام جو بشکل خوشہ ہے۔ جو گیہوں کی بال۔	"	اسیر	کان سے لپٹی ہوئی دیکھی جو زلف سیاہ	سنبلہ غم سے گھٹا ایسا کہ پانی ہو گیا
سنجاف	ف	۱۶۴	بکسر اول۔ حاشیہ۔ گوٹ جو زیادہ تر کپڑے سے پر ٹانکتے ہیں۔	مؤنث	منیر	پڑے ہیں نیرنگی دوراں سے [illegible] سنجاف کے	مری پگڑی میں نہیں سنجاف [illegible] دامن کی
سند	ع	۱۱۴	بفتح اول و دوم وثیقہ۔ دستاویز۔ ثبوت	"	انیس	دکھلا گئیں سند دست رسول عربی کی	یہ مہر سلیماں ہے یہ خاتم ہے نبی کی
			مجازاً اعتبار۔ بھروسہ۔ وثوق	"	جلال	سچا ہمارا خواب ہے آنکھیں کہاں کہاں	کہتا ہے دل سند نہیں جھوٹے گواہ کی
سندیسا	ہ	۱۸۵	پیغام۔ خبر	مذکر	داغ	سنکے وہ حال مرا غیر سے فرماتے ہیں	آئے ہیں آپ محبت کا سندیسا لیکر
سنکھیا	"	۱۷۶	نام ایک زہر کا ہے جسکو سم الفار کہتے ہیں اور ہر ایسی چیز کو جو کڑوی یا قاتل ہو	مؤنث	[illegible]	آپ دیں گالی مجھے ہو ناگوار	سنکھیا ہو گی تو کھا لیجائیگی
سنگ	ف	۱۳۰	بالفتح۔ پتھر۔ مجازاً وقار اور ہر چیز جو وزنی ہو۔	مذکر	جرأت	کروں جو یاد ترا آستان یار کا سنگ	تو بعد مرگ ہو ٹکڑے مرے مزار کا سنگ
سنگار	ہ	۲۳۱	آراستگی۔ بناؤ۔ آرائش۔ زینت جو زیور کنگھی چوٹی اور لباس سے ہو	"	بحر	[illegible]	دیدہ مجھکو ہوئی مبارک [illegible] سنگار آیا
سنگت	"	۵۳۰	ہمراہی۔ ساتھ۔ رسوسا [illegible] صحبت	مؤنث	قبول	بتوں پر جو مائل طبیعت ہوئی	بڑھیں سختیاں غم کی سنگت ہوئی
سنگریزہ	ف	۳۵۴	پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے۔ کنکری۔	مذکر	انیس	ذروں کا اوس زمیں کے فلک پر دماغ تھا	ہر سنگریزہ رشک در شب چراغ تھا
سنیچر	ہ	۲۴۴	نحوست۔ زحل ستارہ جو منحوس ہے۔ بدقسمتی۔	"	شعور	میری وادی میں [illegible]	اس جنگل میں بھی جنگل ہے سنیچر اترا
سواد	ع	۷۱	نواح۔ حوالی شہر۔ اطراف۔ سیاہی۔	"	جلال	مبارک اس دل [illegible] دائرہ [illegible]	دیا ہے حسن کا دلکش نظر سواد آیا
"	ہ	"	ذائقہ۔ مزہ۔ لطف۔	"	شعور	اٹھی نہ [illegible] کبھی	وہ خط پشت لب میں مزے کا سواد ہے
سوار	ف	۲۶۰	اونٹ گھوڑے وغیرہ پر چڑھا ہوا آدمی۔	"	انیس	چورنگ تھا فرس تو [illegible] سوار تھا	اڑ کر [illegible] تیغ نے جانا خیال تھا
سواری	"	۲۷۷	مرکب۔ چڑھنے کی چیز مثلاً اونٹ گھوڑا ہاتھی پالکی وغیرہ۔	مؤنث	امیر	لیکے جنت سے خبر باد بہاری آئی	اٹھو تعظیم کو حضرت کی سواری آئی

لہ [illegible] گلشن عنبر سرشت کی۔ یہ مرتبہ نہیں ہے سند ہے بہشت کی۔ سلہ (داغ) کیا کہا غیر کو تجھسے حسد [illegible] نہیں۔ سچا ہو تم گواہ تو اسکی سند نہیں۔ قابل اعتماد [illegible]
[illegible] سند ہو جو کہ ہم کہدیں عارضا۔ زبان ریختہ اپنی زبان ہے۔ سلہ (محسن) ڈوبنے جاتے ہیں گنگا میں بنارس والے۔ نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
سوسن	ف	۱۴۶	ایک نیلے رنگ کا پھول ہوتا ہے	مونث	امیر	لب جاناں پہ مسّی کی دھڑی ہے	تو سوسن کے لیے پھولی کھڑی ہے
سوغات	ت	۱۴۷	تحفہ۔ ہدیہ۔	"	رند	بڑھ کے یوسف کے سوا مصر گیا لائی تھی	اور یعقوب کے قابل کوئی سوغات نہ تھی
سوفار	ف	۳۴۷	سوفی کا ناکا تیر کا وہ منہ جسے کمان میں رکھکر چلاتے ہیں۔	مذکر	مونس	رخ مہر کا پھر الب بہرام ہلگیا	سوفار تیر گوش مبارک سے لگیا
سوگ	"	۸۶	غم۔ ماتم۔ مردے کا ماتم سنسکرت میں شوک کہتے ہیں۔	"	تسلیم	کس کے ماتم میں سیہ پوش رہا کرتی ہے	سوگ کہتی ہے شب شام غریباں کس کا
سوگند	"	۱۴۰	قسم۔ حلف۔ یہ لفظ فارسی و ہندی میں مشترک ہے۔	مونث	دبیر	سوگند سنی میں نے نبی کی نہ خدا کی	وہ منتیں کرتے رہے اور میں نے جفا کی
سولی	ه	۱۰۶	دار۔ پھانسی۔	"	جلیل	شہید زلف و مژگاں کی ہے تعظیم	کہیں پھانسی کہیں سولی کھڑی ہے
سیوم	ف	"	بکسر اول و بضم دوم و بسکون سوم اردو میں مردے کا تیجا۔	مذکر	اسیر	عاشق کا سوگ چاہیئے زینت نہ کیجیے	چہلم تو کیا سیوم بھی ابھی تک ہوا نہیں
سونا	ه	۱۱۷	زر۔ طلا۔	"	ذوق	مصحف رخ پہ ترے رنگ سنہرا اترا	واہ کیا خوب ہے سونا سر قرآن چڑھا
سونڈ	"	۱۲۰	ہاتھی کی لمبی ناک	مونث	ناسخ	سونڈ اسکو بجا ہے گردن کی	کہ اٹھایا کرے غذا اپنی
سوہان	"	۱۲۲	ریتی۔	مذکر	ظفر	ٹوٹتی دست جنون سے گر نہیں زنجیر پا	تو مری قسمت سے کیا سوہان کبھی جا ملا
سوئی	"	۸۶	سوزن جس سے کپڑا سیتے ہیں	مونث	شفق	سوئیاں سی کچھ دل وحشی میں چبھنے لگیں	ٹھیک سا ہونے کو لباس رفوانی پھر گیا
سویدا	ع	۸۱	بضم اول و فتح دوم ایک سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے۔	مذکر	جاہ	رخسارہ گلرنگ پہ یہ خال نہیں ہے	لو سے ترے لیتا ہے سویدا مرے دل کا
سویرا	ه	۳۷۷	اول۔ پہلے۔ صبح۔ تڑکا۔	"	محسن	اجالے ہیں پیدا اندھیرا ہوا	شب آرزو کا سویرا ہوا
سہارا	"	۳۷۶	آسرا۔ بھروسہ۔ ٹیک۔ امید۔ توقع	"	تسلیم	اچھا دم شمشیر بھی نہ ملا گر اچھو	توڑو نہ مری جان سہارا مرے دلکا
سہرا	"	۳۶۶	پالکی پھولوں کا سہرا جو شادی کے دن سر پر باندھتے ہیں اور وہ نظم جو سہرا باندھنے کے موقع کے لیے شعرا نظم کرتے ہیں۔	"	جلیل	آپ کا نکو ہے بس جوڑ و باندھ سہرا سر پہ سہرا	آتش حسن سے جلتا نہیں رخ پہ سہرا
سہو	ع	۷۱	بھول۔ غلطی۔	"	رند	لکھ دیتا وصل ہجر کی جا سرنوشت میں	ورنہ نہ سہو کاتب تقدیر سے ہوا
سہیل	"	۱۰۵	بضم اول و فتح دوم نام ایک ستارہ کا ہے۔	"	میر حسن	خدا وے کبھی تیری خاطر پہ میل	چمکتا رہے یہ فلک کا سہیل
سیادت	"	۴۰۵	بزرگی۔ سرداری۔	مونث	ضمیر	بس ہو چکی تمام سیادت حسین کی	سیدانی ایک بچے کو لیکر نکل پڑی
سیارہ	"	۲۷۶	ہر وہ سات ستارے جو گردش کرتے ہیں سورج۔ چاند۔ منگل۔ بدھ۔ برہسپت۔ شکر۔ سنیچر۔	مذکر	ناسخ	شب فراق کی [illegible]	[illegible]

شبستان	ف	۸۱۳	بفتح اول وبکسر سیوم خلوتخانہ۔ رات کو سونیکی جگہ۔	مذکر	ناظم	تنگی جا سے ہوں دلتنگ کہ ہے	دیدۂ مور شبستاں میرا
شبکا[1]	ہ	۳۲۳	شگاف پھٹن جو کپڑے یا دیوار وغیرہ میں ہو۔	”	شرف	ایسا پھٹا ہے دل کہ شبکے ہیں جابجا	کچھ آہیں حال بھی ہے اسے کیا رفو کریں
شبنم	ف	۳۹۲	اوس۔	مونث	آتش	گلشن دہر بھی ہے کوئی سرائے عالم	شبنم اس باغ میں جب آئی تو گریاں آئی
”	”	”	اردو میں ایک قسم کے باریک کپڑے کو کہتے ہیں	”	امانت	ٹھنڈی سانسیں تھیں عرق آلود تن نظر جاتی تھی	اوس پڑ جاتی تھی شبنم جو نظر آتی تھی
شبہہ	ع	۳۰۷	بضم اول و فتح سیوم شک۔ گمان۔ احتمال۔	مذکر	ناسخ	محو عشق ایسا ہوں کرتی ہیں اگر اعدا بھی ظلم	مشتبہ ہوتا ہے مجھے محبوب کی بیداد کا
شبیہ	”	۳۱۷	بروزن فصیح۔ مانند تصویر۔ مشابہ۔ مثال۔ ہمشکل۔	مونث	انس	دکھلا نہ مجکو یوسف یعقوب کی شبیہ	طالب ہوں وہی مجھے مرے مطلوب کی شبیہ
شپّرہ	ف	۵۰۷	بفتح اول و تشدید دوم مفتوح چمگادڑ	مذکر	اسیر	نبتے ہی آجکل نکل آتا ہے اسکا خط	عاشق پہ شپرہ ہے مگر آفتاب کا
شتر[2]	”	۹۰۰	بضم اول و دوم اونٹ۔ بضم اول و فتح دوم غلط ہے۔	”	بحر	ہر مسافر کو سبکباری سفر میں چاہیے	کیوں شتر بنتا ہے منعم خیمہ و خرگاہ کا
شجاعت	ع	۷۷۴	بفتح اول و چہارم بہادری۔ دلیری	مونث	انیس	دم ہونٹھوں پہ آئے تو شجاعت نہیں جاتی	مرنے پہ بھی چہرے کی بشاشت نہیں جاتی
شجر	”	۵۰۳	بفتح اول و دوم۔ درخت	مذکر	آتش	روی رنگیں سا ہو گل جسمیں شجر کوئی نہ تھا	باغ میں سیب زنخداں سا ثمر کوئی نہ تھا
شجرہ	”	۵۰۸	بفتح اول و سیوم۔ نسب نامہ۔ وہ کاغذ جسمیں مشایخ اپنے پیروں کا نام اور سلسلہ لکھکر مریدوں کو دیتے ہیں۔ درخت کی شکل بنانا۔	”	ناسخ	گر سلسلہ ہے گیسوئے مشکین مصطفےٰ	بے سایہ سرو شجرہ ہوا میرے پیر کا
شحنہ		۳۶۳	اردو میں بفتح زبانوں پہ ہے۔ محافظ شہر۔ کوتوال پہرہ دار اردو میں اس محافظ کو کہتے ہیں جو کھیت کی فصل اگورے۔	”	ناظم	اس در پہ آنے جانے کی صورت نہی رہی	درباں ہوا تو شحنہ شہر آشنا ہوا
شخص	”	۹۹۰	آدمی۔	”	رند	دوست و دشمن ہیں بھرے در پہ تجھ سے	کون سا شخص مستفید نہیں
شدت	”	۵۰۴	بکسر اول و تشدید دوم مفتوح سختی۔ تکلیف۔ تنگی۔ زبردستی جبر۔ زور۔ قوت۔ زیادتی۔ کثرت۔ ترقی۔ غلبہ	مونث	تعشق	تیرے ہاتھوں کو ہوا رنگ حنا بار اسقدر	نازکی سے درد کی شانوں میں شدت ہوگئی

[1] یہ خاص لکھنؤ کی زبان ہے۔ [2] شتر غمزہ۔ ناز بیجا۔ شتر بے مہار۔ آزاد آدمی۔ نڈر۔ قابو سے باہر۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرعہ اول	مصرعہ ثانی
رفی	ف	٣٧٤	اتفاقیہ ہونے والی بات۔	مونث	داغ	غیر محفوظ ہے ہر آفت سے	سُدنی بھی تو عمر بھر نہ ہوئی
ر	ع	٥٠٠	فساد۔ شرارت۔ بدی۔ برائی۔ بفتح و تشدید دوم مگر اردو میں بغیر تشدید مستعمل ہے۔	مذکر	حافظ عبا	لڑائی جھگڑا بکھیڑا کری بلا میری	رہیں وہ کبھی کے گھر مجکو شر نہیں آتا
راب	"	٥٠٣	ہر رقیق چیز جو پی جاسے۔ مے دخمر کے معنی میں خصوصًا مستعمل ہو نشہ پیدا کرنیوالا عرق ہے۔	مونث	امیر	کہاں عقل برنا کہاں عقل پیر	نئی سے ہے بہتر پرانی شراب
رار	"	٧٠١	آگ کی چنگاریاں۔	مذکر	ناسخ	کبھی نہ قطرہ دیا تو نے ساقیا مجکو	ادھر نہ آتش گل کا کوئی شرار آیا
رارت	"	١١٠١	بدی۔ جھگڑا برپا کرنا۔ بدزبانی۔ شوخی۔ بیباکی۔	مونث	جلال	دکھا کر اک جھلک بجلی گرانا اور چھپ جانا	شرارت یہ تری اے جلوۂ دیدار کیسی ہے
رہ	"	٧٠٧	چنگاری۔	مذکر	سخن	پھنکا جاتا ہوں اے ہمدم تپ ہجر بتاں میں	اُڑاتا ہے دھوئیں دل کی شرارہ داغ حسرت کا
ڑاکا	ھ	٩٠٣	زناٹا۔ ہوا کا سناٹا۔ خون یا پانی وغیرہ کی دھار زور سے نکلنا۔	"	عاشق	سلطانِ جہاں پہ غم تھا طاری	شرّاسے تھے آنسوؤں کے جاری
افت	ع	٩٨١	بزرگی۔ بھلمنسی۔ اصالت۔ بفتح اول وچہارم آبرو ذاتی۔	مونث	انیس	قارون کا خزانہ ہو تو عزت نہیں ملتی	دولت سے کمینے کو شرافت نہیں ملتی
ب	"	٥٠٢	بالضم پینا۔ نوشیدن۔	مذکر	برق	سرخ رنگت ہو گئی آیا جو نشہ آنکھ میں	شرب مے ساقی علاج نرگس بیمار تھا
بت	"	٩٠٣	وہ مقدار جو ایک دفعہ پی لی جاسے۔ ایک بار پینا۔ شکر چینی قند وغیرہ پانی میں گھولا ہوا۔	"	امیر	رفتہ رفتہ راہ پر واعظ کو لانا ہے ضرور	لے چلوں شربت بنا کر نذر کو انگور کا
ح	"	٥٠٨	بالفتح۔ بیان۔ اظہار۔ تفسیر۔ تشریح۔ کسی بات کو کھول کے کہنا۔ وضاحت سے کہنا۔	مونث	صفدر	سیماب کو سپند کو آتش کو دیکھئے	پوچھو نہ مجھ سے شرح مری اضطراب کی
-	"	٥٠٠	بفتحتین چنگاری۔	مذکر	امیر	سختی سے کر جو ساز تو حاصل ہو سوز عشق	پتھر سے کھائی چوٹ تو پیدا شرر ہوا
	"	٥٠٩	بالفتح عہد و پیمان قول و قرار وہ چیز جس پر کسی بات کا انحصار ہو۔	مونث	امیر	آب خضر ملا نہ سکندر کو اے امیر	ہر سعی میں ہے شرط مقدر لگی ہوئی
	.	.	بازی۔ ہار جیت۔	"	داغ	محشر میں توبہ توڑ کے جنت میں جاؤنگا	زاہد سے مجھ سے شرط لگی ہے شراب کی
	ع	٥٨٠	بفتح اول و دوم بزرگی۔ ترجیح۔ فوقیت۔ خوبی۔ بھلائی۔	مذکر	آتش	استخوان آتش کے ہیں رزق سگانِ کوئے یار	اس سعادت کا شرف بہرِ ہما ہوتا نہیں

الیہود۔ کنایتًہ چھپ کر شراب پینا۔ چونکہ مسلمانوں کے خوف سے یہودی چھپ کر شراب پیتے تھے اسلیئے پوشیدہ شراب پینے کے معنی میں مستعمل ہے (داغ) توبہ کا در کھلا ہے نہ کر سکتی۔ اسے شیخ یہ طریقہ شرب الیہود ہے۔ (صبا) شرب جام گل سے یاد آیا۔ ہوئی توبہ شکن بہار چمن۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
شرک	ع	۵۳۰	بالکسر خدای لاشریک کے ساتھ کیسکو شریک کرنا۔	مذکر	حالی	رہا شرک باقی نہ وہم و گمان میں	وہ بدلا گیا آ کے ہندوستان میں
شرکت	"	۹۲۰	شریک ہونا۔ ملاوٹ۔ ساجھا۔ ہمراہی۔	مؤنث	جلیل	صدآفریں ہو قاتل رنگیں مزاج کو	شرکت حنا کے رنگ میں خونِ وفا کی ہے
شرم	ف	۵۴۰	حیا۔ لاج۔	"	تعشق	آئی پیری چھوڑ عشق نوجوان	ای تعشق تجکو شرم آتی نہیں
	.	.	اردو میں عزت حرمت۔ لحاظ۔ پاس۔ خیال۔	"	جرات	قاتل نے مجھہ سی موڑ لیو منہ وقت ذبح تو	کچھ شرم کیجیو مری گردن جھکائی کی
شریعت	ع	۹۸۰	خدا کی بنائی ہوئی راہ۔ دین۔ مذہبی قانون احکام شرعی۔	مؤنث	امیر	ظاہر ہو بعد شاہ کے کوئی نبی نہیں	جاری ہو تا بحشر شریعت رسول کی
شست	ف	۷۶۰	بالفتح ہو مگر اردو میں بالکسر بولتے ہیں حلقہ زلف و زنار۔ مچھلی کے شکار کھیلنے کی ڈور۔	"	مصحفی	دل کو اپنے ہدف تیر بلا پاتا ہوں	اُس کماندار نے کیا شست اب باندھی ہے
شست وشو	"	۱۰۷۲	نہانا۔ دہونا۔ دہو کر صاف کرنا۔	"	صبا	تن کو کیا دہوتا ہو دل کو پاک کر	ای نجس یہ شست و شو اچھی نہیں
شط	ع	۳۰۹	کنارۂ دریا۔ نہر۔ نالہ۔	مذکر	مصحفی	گڑا ہیں شہید یہ کس شط زمیں کے تلے	جب آن کے خوں کا بہتا ہو شط زمیں پر
شطرنج	ف	۵۶۳	ایک بازی رکھیل کا نام ہو۔	مؤنث	اسیر	جہاں کو وضع جہاں پائمال رکھتی ہے	نئی طرح کی یہ شطرنج چال رکھتی ہو
شعار	ع	۵۷۱	طریقہ۔ ڈھنگ۔ عادت۔ روش	مذکر	صفدر	ہر صبح راہ کوچہ جاناں تھی اور ہم	زندہ تھے جب تلک یہی اپنا شعار تھا
شعاع	"	۴۴۱	چمک۔ روشنی عکس کسی روشن چیز کا۔	مؤنث	برق	شب مہتاب شب وصل میں درکار نہ تھی	دہوپ نکلی تھی شعاع رخ دلدار نہ تھی
شعبدہ	ف	۳۸۱	بازی گری جو مکر و فریب سے ہو۔ نظر بندی دہوکا۔	مذکر	امیر	تو اُسے لائے مرے گھر نہیں باور آتا	یہ نیا شعبدہ ای چرخ کہن کسکا ہو
شعبہ	ع	۳۷۷	بضم اول و فتح سیوم ٹکڑا۔ درخت کی شاخ۔ پہاڑ کی گھاٹی۔	"	"	بہت شعبۂ کوہ مشہور تھا	زبانوں پہ لوگوں کے مذکور تھا
شعر	"	۵۷۰	بالکسر جاننا۔ اصطلاحاً کلام موزوں جو بالقصد کہا جائے۔	"	جرات	جہان کچھ درد کا مذکور ہو گا	ہمارا شعر بھی مشہور ہو گا
شعروسخن	ف	۱۲۸۶	شاعری۔ کلام۔	"	"	جرات غزل اک اور بھی کہہ تا نہ خلق میں	کہنے کو ہو کہ ہند سے شعر و سخن گیا
شعلہ	ع	۴۰۵	بضم اول و بفتح سیوم روشنی آگ کی لپٹ لو آنچ۔	"	امیر	برنگ شمع جلایا یہ سوز الفت نے	کہ شعلہ آگ کا سر سے مرے بلند ہوا
شعور	"	۵۷۶	بضم اول و دوم و بواو معروف دانائی۔ سلیقہ واقفیت تمیز۔ پہچان۔	"	صفدر	سمجھا رہا ہو کسکو یہاں ترک الفت	چل بیٹھ جا کے ناصح دیکھا شعور تیرا

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ال	ف	۱۳۳۱	بفتح اول گیدڑ	مذکر	ناسخ	جنوں نے دشت دکھایا ہے ہولناک ایسا	کہ مثل شیر نظر آتے ہیں شغال مجھے
ل	"	۱۳۳۰	بالضم کام دھندا۔ کم فرصتی مصروفیت	"	آتش	دوستی نبھتی نظر آتی نہیں محبوب سے	نازیاں اٹھتا نہیں ان شغل ہو پیدا کا
ف	"	۱۳۸۰	بفتح اول و دوم۔ کمال محبت۔ انتہا۔ رغبت نہایت دلچسپی	"	نواب	کچھ تسلی ہو گی جینے سے	جسکو مرجانے سے شغف ہو گا
ا	"	۲۸۱	بکسر اول صحت تندرستی بیماری سے صحت پانا بفتح اول تلفظ غلط ہے	مونث	اسیر	مسیحا کو دیکھا دوا ہو گئی	اشاروں سے مجھ کو شفا ہو گئی
عت	"	۸۵۱	خواہش کرنا۔ سفارش۔ گنہگار کی بخشش چاہنا۔	"	دبیر	دولت ہے خوب پا کہ شفاعت رسول کی	بولا شقی کہ ہم کو تو دولت قبول کی
تالو	ف	۹۱۷	بالفتح ایک میوہ مشہور کو کہتے ہیں کبوتر کا ایک رنگ ہے۔	مذکر	آتش	طفل کے مانند سر رال ٹپکے گی مری	باغ عالم میں مجھے شفتالو کب بھائیگا
ق	ع	۴۸۰	سرخی جو صبح و شام آسمان پر ظاہر ہوتی ہے۔	مونث	داغ	پھر دعا وہ دست حنائی جو اٹھ گئے	طرفہ شفق زمیں تا روز جزا کھلی
قت	"	۹۰۱	بفتح اول و دوم و سوم مگر اردو میں بسکون دوم مستعمل ہے مہربانی۔ دیا۔ غمخواری۔ رحم۔	"	رند	نہ ہوگا دوسرا مجھ سا کوئی بیٹھا مقدر کا	نہ شفقت باپ کی دیکھی نہ ہیں آغوش مادر کا
				"	انیس	کیسی شفقت سے وہ زانو پہ بٹھاتی تھی مجھے	رو کے کہتی تھی تو محبت سے مناتے تھے مجھے
ق القمر	"	۱۶۶۱	بالفتح حضرت ختمی پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مشہور معجزہ ہے۔	مذکر	رند	تجھ میں بھی ہو سکتا ہے معجزہ ختم النبی	گر ہلی انگشت تو شق القمر ہو جائیگا
	"	۲۰۵	بضم اول و تشدید دوم مفتوح۔ پرزہ کاغذ مجازاً خط رقعہ جو بادشاہ امرا لکھتے ہیں فرمان شاہی۔	"	انیس	سفاک نے یہ چین بجبیں ہو کے سنایا	حاکم کا یہ شقہ ہے ترے نام پہ آیا
ک	"	۱۳۲۰	شبہ گمان۔ وہم۔	"	تسلیم	ثابت کیا وہان دکمر کو تمام عمر	لیکن یہ دل سے وہم ہوا کہ نہ شک گیا
ار	ف	۵۲۱	جانور کا مارنا مارا ہوا جانور	"	ناسخ	لگا جو تیر ترا سینۂ فلک میں	میں خوش ہوا کہ ہر ایک دام میں شکار آیا
ار	"	۵۷۷	وہ تسمہ جو شکار لٹکانے یا ضروری سامان لٹکانے کے لیے چار جامہ کے پیچھے گھوڑے کی دم کے قریب لگا ہوتا ہے۔	"	گویا	ہو بے خشک ہوا فون صیاد فلک سے	نہ میسر ہوا تیرا اسکا شکار بند ہوا
ایت	ع	۷۳۱	بکسر اول و فتح چہارم مگر شکوہ اردو میں دکھ مرض تکلیف کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔	مونث	جلیل	کاٹ دی کس کی بیٹا لام نے زبان شکوہ	شکر کرنے نہیں کرتے ہو شکایت میری

پھر بھی چمکے شمشیر گلے پر کہیں آتش۔ جلاد کو شک آتا ہے تقصیر میں میری۔
جلا تھا بھاگ سکے میں نے ہی اسکو گھیرا ہے۔ ادھر شکار ہے یہ شکار میرا ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
شکر	ع	۵۲۰	بضم اول۔ نعمت ملنے کے بعد منعم کا احسان ماننا۔	مذکر	جلیل	ہے لاکھ لاکھ شکر خدا سے جلیل کا	جنسِ دُرِ سخن سے بھرا منہ جلیل کا
شکر [1]	ف	״	مشہور میٹھا مادہ ہے اور بمعنی بوسہ معشوق کے بھی بولتے ہیں۔	مونث	ناسخ	کیا لبالب ہے تری تنگ دہن میں شکر	دیکھیے مجھکو بھی اے طفل حسین تھوڑی سی
شکر رنجی	״	۵۸۳	معمولی بگاڑ۔ خفیف رنجش	״	اسیر	پوچھیے کیا ہوئی شب ریخ بوسے کا مزہ	اور کیا پایا شکر رنجی نہ زیادہ ہوگئی
شکرہ	״	۵۲۵	بکسر ایک شکاری پرند کا نام ہے۔	مذکر	صبا	وہ شکرے کہ حیران ہوں ناظریں	برابر جنھیں آسمان و زمین
شکریہ	״	۵۳۸	بالضم احسان ماننا۔	״	رند	زبان قاصر ہو اسکا شکریہ کیونکر ادا ہوگا	عنایت کا توجہ کی نظر کا مہربانی کا
شکست [2]	״	۶۸۰	بالکسر ٹوٹ پھوٹ شکستگی۔ ہزیمت۔ ہار	مونث	جلیل	کچھ اور انکسار سے اپنی غرض نہیں	منظور ہے شکست تمھارے غرور کی
شکل	ع	۳۵۰	بالفتح۔ مانند۔ صورت۔ چہرہ۔ بھیس	״	ناسخ	بیکلی سے ہے مشابہ بانفادت ہیچ بتا	شکل گر دیکھی ہوا اے ہمدم کبھی آرام کی
شکم	ف	۳۶۰	بکسر اول و فتح دوم پیٹ۔	مذکر	انیس	کٹ جاتے تھے منہ دیکھ کے اہل ستم اسکا	خون پیتی تھی بھرتا تھا نہ خالی شکم اسکا
شکن [3]	״	۳۷۰	بکسر اول و فتح دوم اینٹھن۔ بل	مونث	منیر	تری محفل میں جہاں جہاں تھا رگڑتے ہیں	شکن آیا ہے جبیں آیا چاہتے ہیں فرش مخمل کی
شکنجہ	״	۳۶۸	سخت سزا کرنے یا سخت سزا دینے کا ایک آلہ۔ جلد سازی کا ایک آلہ جس میں کتابیں کاٹتے ہیں۔	مذکر	״	سزا دو اے جنوں کی ہو خطا عقل کی جس نے	شکنجہ چاہیے میرے لئے چاک گریباں کا
شکوہ	ع	۳۳۱	بضم اول و دوم شان و شوکت۔ دبدبہ	مونث	انیس	ہر جا فرس شکوہ دکھاتا تھا طور کی	بجلی قدم قدم پہ چمکتی تھی نور کی
شکوہ	ف	״	بکسر اول۔ فتح سوم گلہ۔ شکایت	مذکر	جلیل	غیر شاکی ہو تو ہو وہ غیر ہے	مجھے کس منہ سے مرا شکوہ کیا
شکیبائی	״	۳۵۴	بکسر اول و دوم صبر و تحمل۔	مونث	داغ	ضعف نے ایسا بٹھایا پاس کی بزم ناز میں	میں یہ جانا مجھ کو حاصل شکیبائی ہوگئی
شگاف	״	۳۰۱	بالکسر پھٹن۔ رخنہ	مذکر	اسیر	اگر تیری مانگ کا لکھتا ہوں وصف میں	دروازہ بہشت قلم کا شگاف ہے
				״	رند	یاد آیا یار گیسو دراز یاں میں دیکھ کر	بہشت پر کھلا اگر ناخن پہ خامہ کا شگاف
شگوفہ	״	۳۹	بکسر اول و فتح چہارم کلی۔	״	ناسخ	شگوفہ تازہ جنون داغ عشق کا پھولا	خبر کسے ہے کہ کب موسم بہار آیا
			امر عجیب انوکھی بات	״	آتش	گل پھولا سا ذرا نہیں ہوا سر یار چمن	اوٹھا یہ شگوفہ ہے نسیم سحری کا
			ہنسی مذاق کا موقع ہاتھ آنا۔	״	گلزار نسیم	عیسیٰ تو گل ارم بنا تھا	ان گوروں کو شگوفہ ہاتھ آیا
شلک	ف	۳۵۰	بکسر اول و دوم مشدد۔ کسور توپ یا بندوقوں کی آواز۔ اردو میں بغیر تشدید بھی مستعمل ہے۔	مونث	امیر	آمدِ ہر گل ہے دشت میں کہ شہ کا قدم	ہو رہی ناموں کی شلک ہے تار ہر زنجیر میں
شلوار	ف	۵۰۷	بالکسر۔ ازار۔ پاجامہ۔ جانگھیا	״	جرات	ہے تیغ و رنج ہم آپ ہم سے تیرے کھسکے ہوئے	رانیں بھری بھری اور شلوار تنگ کیا

[1] شکرانہ۔ شکر اور گھی ملا ہوا کھانا (سودا) دختر رز سے ہمارا بادہ ہو گر تو نکاح۔ خوب کھلوا سینگے اسے ملا جی شکرانہ ہم۔ شکر بروزن اگر دنیر بروزن رہبر دونوں طرح بولتے ہیں اور صحیح ہے۔ [2] رہیما ادھر شرم ادھر توبہ ٹوٹی میری شکست آج دونوں طرف آگئی۔ [3] (ریاض) لائی ہو یہ آنکھ کے شکن زلف یار کی۔ تیوری چڑھی ہوئی ہے شب انتظار کی

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
کا	ھ	۳۶۱	مثل کُرتے کے ایک پوشاک ہی۔	مذکر	انیس	چھوٹا سا شلوکا تھا بھرا خوں میں سارا	معلوم یہ ہوتا تھا کہ ہی باپ کا پیارا
	ف	۵۴۱	بضم اول گنتی۔ تعداد	〃	تعشق	مجھ سی کیا پوچھتی ہو داغ ہیں دل میں کتنے	تمکو ایام جدائی کا شمار آتا ہی
ں	ع	۳۷۱	بالکسر اُتر۔ سمت۔	〃	وجاہت	دیکھکر نقشہ مری دل کا وہ فرماتی ہیں	نہ جنوب اچھا ہی سکا نہ شمال اچھا ہی
ں	〃	۶۴۰	بالفتح سورج۔	〃	مونس	پھری کوڑ کے شمس فلک ڈھانپنے لگا	جلاد آسماں کا جگر کانپنے لگا
و	ف	۶۴۵	نام ایک درخت کا ہی	〃	سودا	جوئیں پڑی بہتی ہیں جا دیکھ گلستاں میں	تجھ قد سے خجل ہوکر شمشاد بہت رویا
م	〃	۴۰۵	تسبیح میں زینت کیلیے کلابتون و ریشم کا پھندنا و گچھا بناکر لگاتے ہیں۔ کلس۔ سونے کا قبہ۔	〃	منیر	بال انگشت حنائی سے لپیٹے تمنے	سبحۂ زلف میں یا قوت کا شمسہ باندھا
ر	〃	۸۵۰	بالفتح بروزن کچھیر۔ تلوار۔	مونث	مونس	گرمی سے لہو تن کا جلا دیتی تھی شمشیر	کیا دم تھا کہ لوہے کو گلا دیتی تھی شمشیر
	ع	۴۱۰	بفتح اول و دوم مگر فارسی والوں نے بسکون میم بمعنی اُس چیز کے جو موم یا چربی سے مثل بتی بناکر جلاتے ہیں مستعمل کیا ہے۔	〃	تسلیم	جلاؤ یا کرو سر قطع سب اسکو گوارا ہی	سحر کو شمع روتی آپکی محفل سے نکلے گی
ں	ف	۴۶۵	وہ ظرف جسمیں موم یا چربی وغیرہ کی بتی رکھکر جلاتے ہیں۔	مذکر	ناسخ	ہو گئی ہر شمع تیرے سامنے خجلت سے آب	شمعداں گویا تری محفل میں فوارہ ہوا
	〃	۳۷۵	بفتح اول و سکون سر بند۔ پگڑی کا وہ سرا جو پیٹھ پر لٹکتا ہے۔	〃	〃	ہے قبائے چرخ اطلس چست جسم پاک پر	کہکشاں بھی ایک شملہ ہی تری دستار کا
	〃	۳۴۵	بفتح اول و تشدید دوم۔ تھوڑا اندک قلیل۔ بکسر اول اس معنی میں غلط ہی۔	〃	حالی	یہ جو کچھ ہوا ایک شمہ ہے اُسکا	کہ جو وقت یاروں پہ ہی آنیوالا
	ع	۳۹۰	خوشبو۔	مونث	جلیل	تری وہ زلف ہے جسکی بلائیں لینے کو	شمیم نافہ مشک تتار آتی ہے
	ف	۱۳۵۱	پہچان۔ تمیز۔ واقفیت	〃	ذوق	کور باطن کو ہو کیا جوہر دانش کی شناخت	کہ پرکھتا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر
	〃	۴۱۲	پہچان والا۔	مذکر	صفدر	ترے غم میں بدلا یہ نقشا ہمارا	کہ کوئی نہیں اب شناسا ہمارا
ں	〃	۴۲۲	جان پہچان۔ صاحب سلامت	مونث	داغ	جان کر پہچان کر انجان جب کوئی بنے	پھر نہ ہونے کے برابر وہ شناسائی ہوئی
	〃	۵۵۷	تیراک۔ پانی پر ہاتھ پاؤں مارنے والا۔	مذکر	اسیر	بزم حیرت میں نہیں دم بھی نہنگ کا کام	بحر تصویر میں کس روز شناور اُترا
ں	〃	۳۷۷	سماعت۔ توجہ۔ التفات	مونث	ثروت	شنوائی تو رکھی ہے قیامت پہ خدا نے	کیوں داد طلب آج مری فریاد ابھی سے
	ھ	۳۲۸	مندر۔ ہندوں کی عبادت گاہ	مذکر	تسلیم	گھورتا تو میں بتوں کو نگہ حسرت سے	نہ سہی کعبہ کوئی پاس شوالا ہوتا
	ف	۳۰۸	بروزن چوب۔ دُھلائی۔ دھوبیا۔	〃	داغ	شبنم سے شب ہجر کی ظلمت نہیں جاتی	سو شوب پڑیں تو بھی یہ رنگت نہیں جاتی
	〃	۹۱۶	بیباکی۔ شرارت۔ گستاخی۔ چالاکی۔ چلبلاپن۔ تیزی بضم اول و واو مجہول	مونث	جلال	شرارت یہ اُس بت میں کچھ آگئی	کہ شوخی بھی واللہ شرما گئی

جو بات ہو مقبول بُری بھی اچھی نغمہ وہ نالہ ہے جسکی شنوائی ہوجائے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
شور	ف	۵۰۶	بروزن کور۔ غل آواز۔ کھاری۔ وہ زمین جو قابل زراعت نہو۔	مذکر	تسلیم	ضعف نے عالم دکھایا قید میں تشہیر کا	شور ہو آفاق میں خاموشی زنجیر کا
شورٰی	ع	۵۰۷	مشورہ۔ صلاح۔ کمیٹی۔	"	جاہ	دوڑ کر اُنسے لپٹ جائیں قیامت ہو تو ہو	چپکے چپکے حشر میں دل کی یہ شورا ہو گیا
شورش	ف	۸۰۶	بلوہ۔ ہنگامہ۔ فتنہ و فساد۔ شور کرنا۔ آشفتگی۔	مونث	داغ	جب میں نے آہ کی ہو قیامت اُٹھائی ہے	آواز پر ہے شورش محشر لگی ہوئی
شوشہ[۱]	"	۶۱۱	بروزن گوشہ۔ ٹکڑا ریزہ۔ دندانہ حرف و نکار	مذکر	جان صاحب	دیدہ ہو تیرا کھیل میں چُہتی ہو کسلیئے	پہچانتی ہاری نہیں شوشہ بھی میم کا
شوق	ع	۴۰۶	بڑھی ہوی خواہش۔	"	امیر	امیر اتنا ہوا ثابت کشاکش محبت کی	مسافر کو لیئے جاتا ہو کھینچے شوق منزل کا
شوکت	"	۷۲۶	بروزن رغبت۔ ہیبت۔ دبدبہ۔ قوت۔ رعب داب۔ جاہ و جلال	مونث	انیس	اللہ ری شوکت شرفا ذی نجبا کی	اسلام کا لشکر تھا کہ قدرت تھی خدا کی
شوہر	ف	۵۱۱	خاوند۔ خصم۔	مذکر	تسلیم	زال نیا نہیں دو دن بھی کسیکی پابند	اک نیا روز بنا لیتی ہے شوہر اپنا
شہ	"	۳۰۵	بادشاہ	"	اسیر	تم بھی نکلو گھر سے انبرای شہ اقلیم حسن	تخت گردوں پر شہ خاور برآمد ہو گیا
۰	۰	۰	اشارہ۔ اشتعال۔ کشت جو شطرنج کے بادشاہ کو لگتی ہے۔	مونث	امیر	شہ جو پائی نگہ شاہ ظفر پیکر کی	آبرو چھین لی اشکوں نے مری گوہر کی
شہاب	ع	۳۰۸	بکسر اول وہ چمکتا ہوا ستارہ جو آسمان سے گرتا یا آسماں پر ادھر اُدھر آتشبازی کیطرح جاتا ہوا نظر آتا ہو۔	مذکر	دبیر	یاں مہر کے پنجے میں شہاب فلک آیا	کی دو بدل نیزے کی خواب اُسکو تھکا کا
شہاب	ف	"	ایک رنگ کا نام ہو جو سرخ ہوتا ہو۔	"	انشا	کون کہتا ہو اسمیں آب بھرا	حوض میں آکے سب شہاب بھرا
شہادت	ع	۷۱۰	راہ خدا میں قتل ہونا۔ مارا جانا۔	مونث	انیس	مژدہ یہ سنکے چہرے پہ سرخی سی چھا گئی	گویا کہ اپنا رنگ شہادت جما گئی
۰	۰	۰	گواہی۔	"	داغ	حشر میں تجھسا جفاکار خدا سا منصف	دل سا انصاف طلب اور شہادت میری
شہباز	ف	۳۱۵	بڑا باز۔ ایک شکاری پرندہ ہے۔	مذکر	انیس	کیا اُڑا رخش کہ طاؤس بھی منہ زور اُڑا	دی پرندوں نے یہ آواز کہ شہباز اُڑا
شہپر	"	۵۰۷	پرندوں کا اُڑنے والا پر۔	"	ناسخ	ذکر پرواز تو کیا تنگ ہے ایسا یہ چمن	جھاڑ بھی سکتے نہیں ہم کبھی شہپر اپنا
شہد	ع	۳۰۹	وہ شیرہ جو مکھیاں جمع کرتی ہیں	"	"	تیرہ بختی موذیوں کی کرتی ہو زار انکا	شہد لٹتا ہو شب تاریک میں زنبور کا
شہر	ف	۵۰۵	بڑا قصبہ۔ بڑی آبادی۔ بلدہ۔ عربی میں مہینہ قمری۔	"	داغ	غضب میں آ گئی رعیت بلا میں شہر آیا	یہ قہر ہی نہیں آیا کہ خدا کا قہر آیا
شہرت	ع	۹۰۵	مشہور ہونا۔ ناموری	مونث	"	پھر کہیں چھپتی ہو جب ظاہر محبت ہو چکی	ہم بھی رسوا ہو چکے انکی بھی شہرت ہو چکی
شہرگ	ف	۵۲۵	رگ جان	"	مصحفی	ظالم خدا کیواسطے اب مجھ سے ہاتھ اٹھا	شہرگ کا مری تو ایک ایک تار ہی کٹ گئی
شہرہ	"	۵۱۰	شہرت۔ دھوم۔ دھام۔	مذکر	تعشق	ار کر مجکو جو تیرا حلانے کی ہے	شہرہ منظور ہو اعجاز مسیحائی کا

[۱] فتنہ انگیزیاں۔ شگوفہ۔ انوکھی بات۔ (محسن) ہم دکھاتے ہیں طبیعت سے تماشے کتنے۔ عالم نور میں چھوڑا ہے شوشے کتنے۔ چٹکلا۔ (منیر) کاٹتے ہو ہمارے نام کے حرف خوشخط۔ زور فقرہ ہو۔ فتنہ انگیزیاں۔ (قلق) ہو گیا غیروں سے آخر بزم خوباں میں بگاڑ۔ لیگئے تشریف تم تو ایک شوشہ چھوڑ کر۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
…وار	ف	۵۷۲	چابکسوار۔ جو اچھی طرح سواری جانتا ہو۔	مذکر	ناسخ	کسی طریق سے دل میں اگر غبار آیا	ہوا یقین یہ مجھکو وہ شہسوار آیا
	ع	۳۱۹	جو راہ خدا میں مارا جائے۔ قتیل ہو	؍؍	رند	منع ہے اسکی فاتحہ خوانی	تیغ ابرو کا جو شہید ہوا
	؍؍	۳۱۰	بالفتح۔ چیز۔ نایاب چیز	مونث	تسلیم	اعزا بانٹ لینگے بعد دن بال و دولت	خوشی ہے آج اپنی کل پرائی ہونیوالی ہے
	؍؍	۳۱۲	بڑھاپا۔ ضعیفی۔ کہن سالی۔	مذکر	میر	سیہ رو ہے شیب اک ستم کر گیا	کہوں کیا کہ میں جیتے جی مر گیا
	؍؍	۹۱۰	عابد۔ پارسا۔ بوڑھا آدمی۔ بزرگ۔	؍؍	تسلیم	نہ پوچھو پیر خرابات کے تصرف کو	وہاں سے نشہ میں شیخ حرم بھی جھومتا آیا
ا	ف	۳۱۵	فریفتہ۔ عاشق۔ گرویدہ	؍؍	صفدر	اسے حال معلوم ہو کیا کسی کا	نہ عاشق کسی کا نہ شیدا کسی کا
	؍؍	۵۱۰	بکسر اول و یای مجہول۔ باگھ مجازاً مرد بہادر۔	؍؍	گویا	نیزوں میں گھرا دیکھ کے اکبر کو شہ دیں	فرمانے لگے شیر نیستاں نظر آیا
	؍؍	؍؍	بروزن تیر۔ پیالے معروف و دودھ	؍؍	انیس	تمنے پیا ہے شیر جناب بتول کا	امت پہ رحم کیجئے صدقہ رسول کا
ہ	؍؍	۵۲۳	کتاب کی جو سلائی کیجاتی ہے	؍؍	مونس	تیغوں سے بند بند جدا تھا جناب کا	شیرازہ کھل گیا ہے خدا کی کتاب کا
	؍؍	۵۱۵	بروزن خیرہ۔ پیالے معروف پتلی چیز مثل شربت کے	؍؍	گویا	تھی یہ الفت عشق جاناں سے مجھے طفلی میں بھی	شیر کے بدلے سدا شیرہ پیا بادام کا
	؍؍	۵۰۰	مٹھائی۔ مٹھاس۔	مونث	منیر	شیریں زباں منیر ہوئے فیض رشک سے	شیرینی آج بانٹئے اپنے بیان کی
	؍؍	۶۱۵	کانچ۔ کانچ کی صراحی۔ بوتل۔ قرابہ۔ شیشہ	مذکر	جلیل	کیا اٹھا سکتا دل نازک کڑی باتیں کبھی	ٹھیس لگتے ہی یہ شیشہ پارہ پارہ ہو گیا
				؍؍	امیر	سمجھے ہیں جسکو اہل زمیں چرخ آبگوں	اک شیشہ ہے مرے عرق انفعال کا
	ع	۳۷۰	ابلیس۔ بہکانے والا۔	؍؍	ذوق	نشہ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا	سر پہ شیطان کے اک اور بھی شیطان چڑھا
	ف	۳۶۶	بیای مجہول۔ نالہ و بکا	؍؍	آتش	مردہ ہے بہتر زیست سے احوال مجھ مجنوں کا تھا	خانۂ زنجیر میں دن رات اک شیون رہا
	؍؍	۳۲۱	اچھی طرح کام کرنا۔ مجازاً طور طریقہ ڈھنگ	؍؍	جلال	اک جفا پیشہ کا اگر مری میت سے خفا	کیوں ہے شیوہ کہ ارباب وفا ہوتا ہے

باب صاد مہملہ

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ص	ع	۹۰	حروف تہجی میں سے ایک حرف کا نام بحالت صحت شعر یا کسی تحریر کے اسطرح (۴۰) بنا دیتے ہیں۔	مذکر	جلال	کہتے ہیں سنکی بیت وہ تعریف چشم کی	اس شعر پر تو آپ کے ابنا بھی صاد ہے
صابر	"	۲۹۳	صبر کرنیوالا۔ متحمل۔ بردبار۔ حضرت ایوبؑ کا لقب ہے جو صبر میں مشہور تھے	"	میر	سخت منزل ہے امتحاں کی جگہ	ٹھہرے ایوب سا جو صابر ہو
صاحب[1]	"	۱۰۱	یار دوست۔ صحابہ جمع ہے۔	"	اوج	قسمت تھا تخت حکومت پہ۔ گر صاحب تھو	دور وہ پہ کہ سلیماں سے ساتھ سو صاحب تھو
صاحبخانہ	ف	۷۵۷	مکین۔ گھر کا مالک	"	امیر	تیرا کیا کام اب دل میں غم جانانہ آ ہا ہے	نکل اے صبر اس گھر سے کہ صاحبخانہ آتا ہے
صاحب سلامت	"	۶۳۲	شناسائی۔ ملاقات۔ سلام۔	مونث	مصحفی	اور کچھ مطلب نہیں ملنے سے گمگی ہے تنہی اب	راہ میں اس سے کبھی صاحب سلامت ہو گئی
صاحبی[2]	"	۱۱۱	حکومت سلطنت۔ عروج۔ عزت	"	محسن	آوازہ عمرؓ کی صاحبی کا	اور وہ بدیہ مرتضیٰ علیؑ کا
صاد[3]	ع	۹۵	دستخط کی علامت۔ صحیح کا مخفف	مذکر	رشک	دکھا یا جب کلام مدحت چشم سیہ بینا	کسی پہ بعض ہوتا ہے کسی پہ صاد ہوتا ہے
صاعقہ[4]	"	۲۶۷	بجلی جو ابر سے گرتی ہے۔	"	مونس	ابر سیہ پہ صاعقۂ شعلہ در گرا	گردن سے کٹ کے گھوڑے کی پیٹھ پہ سر گرا
صانع	"	۲۱۱	کاریگر۔ پیدا کرنیوالا۔ بنانے والا۔	"	امیر	عجب قطع ہے باغ دنیا کہ جسکا صانع نہیں ہویدا	ہزار ہا صورتیں ہیں پیدا پتہ نہیں صورت آفریں کا
صبا	"	۹۳	پروا ہوا۔	مونث	ریاض	وہ سوئے گور غریباں جو کبھی آتے ہیں	پھول دامن میں لئے ساتھ صبا ہوتی ہے
صباحت	"	۵۰۱	گورا پن۔ خوبروئی۔	"	مونس	پر نور ہے سب پشت صباحت سے جبیں کی	خورشید لرزتا ہے جلالت سے جبیں کی
صبح	"	۱۰۰	فجر۔ تڑکا۔	"	امیر	شب عمر غفلت میں آخر ہوئی	میں سویا کیا صبح ظاہر ہوئی
صبر	"	۲۹۲	بفتح اول۔ تحمل۔ برداشت۔ سنتوکھ۔	مذکر	امیر	عام ہے تیری عدالت جبر نقصا جا ہیے	غم دیا ہے تو الٰہی صبر دے ایوبؑ کا
.	.	.	اطمینان توکل۔ تسلی۔	"	میر	ہارانہ میں میں گاڑا تب اسکو صبر آیا	اس دل نے ہمکو آخر یوں خاک میں ملایا
.	.	.	بددعا۔	"	جلال	ڈرتے نہیں دل دکھانے والے	پڑتا نہیں صبر بھی کسی کا
صحبت	ع	۵۰۰	بضم اول۔ مصاحبت۔	مونث	جلیل	دنیا کا ذکر یاں کبھی آتا نہیں جلیل	صحبت ہمیں پسند ہے اہل قبور کی

[1] اردو میں بفتح اول وسیوم بھی بولتے ہیں (غالب) دل لگا کر آپ بھی غالب مجھی سے ہو گئے۔ عشق سے آتے تھے مانع میرزا صاحب مجھے۔ بمعنی مالک آقا حاکم۔ کلمہ تنظیم جیسے مولوی صاحب یا بزرگوں کے ساتھ جیسے چچا صاحب ابا صاحب نانا صاحب وغیرہ۔ اردو میں متوفی شخص کے لئے صاحب کا استعمال قبیح سمجھا جاتا ہے۔ یورپین حکام کو علی العموم صاحب کہتے ہیں بے تکلفی کی صحبت میں جناب حضور یا آپکی جگہ شوہر زوجہ کو اور زوجہ شوہر کو اس کلمہ سے خطاب کرتی ہے۔ (انیس) ع صاحب مری بچی سے خبردار خبردار۔ بول جلال بیٹی بچا ہے والد صاحب و چچا صاحب کے کبھی صاحب کہتے ہیں۔ (انیس) ادب کے لئے والدہ صاحب نے سہے جبر۔ یار دوست ساتھی کو بھی صاحب کہتے ہیں۔ بادشاہ اور بڑے آدمی کو بھی صاحب کہتے ہیں مثلاً صاحب تخت صاحب حکومت۔ صاحب علم۔ وغیرہ وغیرہ [2] (رشک) کسی نے صاحبی پائی تو صاحب کی غلامی سے۔ (انشا) سٹری تو صاحبی اسپر جبوترہ گچ کا ابستقل نہیں ہے [3] جب بغیر دایرہ کے (صم) لکھتے ہیں تو نشان صحیح و منظور ہونے کا سمجھا جاتا ہے۔ بادشاہ اپنے فرمان و پروانوں پر (صم) صاد اور ربیعہ بعض بنا دیتے ہیں جو منظوری اور دستخط کی علامت ہوتا ہے۔ استاد اپنے شاگردوں کے اشعار پر (صم) بنا دیتا ہے جو صحیح کی علامت ہے۔ دعوت کے بند پر لگے اپنے نام پر (صم) بنا دیتے ہیں جسکا مطلب ہے کہ دعوت منظور ہے [4] مسرور نے مونث بھی لکھا ہے۔ شوخ کی برق تبسم جو چمک جاتی ہے۔ صاعقہ ابر کے پردے میں دبک جاتی ہے۔ [5] زبان روزمرہ کہتی ہیں سر اصبر پڑیگا تجہپر۔ اب مجھے رنج نہیں اپنی شکیبائی کا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
بت	ع	۵۰۰	یکجائی ہمنشینی ساتھ۔	مونث	میر	نہ اُٹھو نزع میں حسرت ہو گی	یار بھر کا ہیکو صحبت ہو گی
ت	ع	۴۹۸	تندرستی۔ بیماری سے اچھا ہونا	”	بحر	اللہ ندے روگ محبت کا کسیکو	عیسٰی بھی اگر آئیں تو صحت نہیں ہوتی
حرا	”	۱۲۹۹	بفتح اول میدان جنگل	مذکر	ناظم	مجنونکو کہاں حوصلہ تھا ضبط جنوں کا	دل گھر میں ہوا تنگ تو صحرا نظر آیا
ٹن	”	۱۴۸	بفتح اول و سکون دوم آنگن	”	مونس	صحن اسکو سمجھو گلشن عنبر سرشت کا	ڈانڈا ملا ہوا ہے یہیں سے بہشت کا
لک	”	۱۶۸	بفتح اول و سکون دوم چھوٹا طباق چھوٹی رکابی۔ سنہک غلط ہے۔	مونث	لاعلوم	ابوا۔ باجی نے میرا غسل صحت گر کیا ہوتا	مری گھر میں بھی پھر بی بی کی صحنک رنجگہ ہوتا
فہ	”	۱۹۳	کتاب۔ رسالہ	مذکر	منیر	آیات قدر حضرت زہرا ہیں مندرج	گویا بیاض صبح صحیفہ ہے نور کا
را	”	۹۵	آواز	مونث	تعشق	نجد سے جانب لیلے جو ہوا آتی ہے	دل مجنوں کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے
نت	”	۵۹۵	بفتح اول سچائی راست بازی۔	”	اکبر	مری کامیابی کی کوئی خدا ہو نہیں سکتی	صداقت چل نہیں سکتی خوشامد ہو نہیں سکتی
برگ	ف	۳۱۶	گیندا۔ ایک مشہور پھول ہے۔	مذکر	ناظم	تو نے جو گل بنایا گیند ہے کے پھول کو گیند	پھولا نہیں سماتا صد برگ پیرہن میں
در	ع	۲۹۴	سینہ انسان کا	”	مونس	بازو قلم تھا صدر نحس چور چور تھا	سر تن سے مثل برگ خزاں دیدہ دور تھا
			عروض کی اصطلاح میں شعر کا پہلا ٹکڑا۔ ہر چیز کا پہلا حصہ۔ ممتاز جگہ۔	”	منیر	زیب کنار سرہے بیت خود لپند کا	سینہ ہے صدر مصرع قد بلند کا
ف	ع	۱۶۴	سیپ۔	مونث	امیر	چشم تر اشک سے دامن مرا بھر دیتی ہے	کیسی کیسی یہ صدف مجکو گہر دیتی ہے
رقعہ	”	۱۹۹	بفتح اول و سیوم۔ خیرات۔ کسی کے سر پر سے کچھ اُتار کر چھوڑا سے وغیرہ پر رکھنا۔	مذکر	امیر	مرکز ملی نجات لحد کے فشار سے	صدقہ ترا کا بر و شہدا کے قبور کا
مہ	”	۱۳۹	دکھ آزار پہونچانا۔ دھکا۔ ٹکر۔ ٹھیس۔	مذکر	ناسخ	دل ہی اسکا جانتا ہے جسپہ گذرا ہے ملال	عشق کا صدمہ زبانوں سے بیاں ہوتا نہیں
حا	”	۶۹۹	تصریح۔ تشریح۔ فصاحت	مونث	عزیز	نبی صبح معراج ہیں دگو شوار ہے دیکھ آئی تھو	اُسی اجمال کی آج اب صراحت ہونے والی ہے
حی	”	۳۰۹	شراب یا پانی رکھنے کا برتن۔	”	امیر	پہونچتی ہے یہ گردن ہی تک اُسکی	صراحی دختر رز سے کچھ بڑی ہے
لہ	”	۳۰۰	سیدھا راستہ۔ راہ راست۔	”	میر	رکھنا سمجھ سمجھ کے قدم جا ہئے یہاں	دنیا نہیں صراط ہے یوم النشور کی
مر	”	۵۸۰	تند ہوا۔ آندھی	”	امیر	خاک میں کسکی ملگئی حسرت	خاک اُڑاتی جو صرصر آئی ہے
	”	۲۷۰	بفتح اول خرچ	مذکر	سودا	مقدور نہیں اُسکی تجلی کے بیاں کا	جوں شمع سراپا ہو اگر صرف زباں کا

[illegible]یں ایک خاص نذر ہے یعنی حضرت فاطمہؓ کی نیاز زرگیر۔ پاکدامن اور وہ عورتیں کھاتی ہیں جنکی دوسری شادی نہیں ہوئی ہوتی۔ دو شوہر والی عورتیں اسمیں شریک نہیں
[illegible] نور جہاں بیگم کی ذلت کے لیے اسکی سوتنے ایجاد کی تھی لکھنو کی برولت اب عام ہو کر عالمگیر ہو گئی ہے جو عورت پاکدامن نہ ہو اسکو اس نیاز میں شریک ہونے اور کھانے کی سخت ممانعت
ہے ہم صحنکونکی جھنکسا ہے۔ ارسے اُٹھ جاؤنگی میں صحنک سے سے منیر نے بفتح اول و دوم بھی لکھا ہے سند ردّ بلا ہے؛ صدقہ کیدن ندیں حضور رخیرات آپ کرنے لگے ہمکو گاڑ کے
ملام کے عقاید کے موافق ایک پل دوزخ پر ہوگا جو بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا بروز قیامت اسی پر سے گزرنا پڑیگا۔ شعر میں یہ بھی اسے سیاد ہے
نیدیوں ہم باغ[illegible] پہ صرصر چلے
ندم سیر دوسرا کا کیا ذکر سنوں ٹھنڈی ہی ہے۔ صرف مے کا جو یہی ہے تو خدا دے ساقی۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
صرفہ [1]	ع	۳۷۵	بخل۔ پھیرنا۔	مذکر	سخن	تمنے تو بزم میں کیا صرفہ نگاہ کا	ہاں خاتمہ ہوا دلِ غفراں پناہ کا
صُرّہ	″	۲۹۵	تھیلی۔ ہمیانی۔ ٹکڑا۔	″	اسیر	وہ خاکسار ہیں کہ بس اگ اے اسیر	صُرّے ہماری قبر میں خاکِ شفا کے ہیں
صریر	″	۵۰۰	آوازِ قلم۔	مونث	″	اسیر اُسکے خرامِ ناز کی مضموں جو لکھتا ہوں	صریر کلک بھی آتے ہوئے فتنے جگاتی ہے
صعوبت	″	۵۶۸	بضم اول تکلیف۔ سختی۔ دقت	″	انیس	راحت نہ مری گھر میں ذرا تمنے اُٹھائی	کیا کیا نہ صعوبت بخدا تمنے اٹھائی
صف	″	۱۷۰	قطار۔ پرا	″	اسیر	نگاہ ناز ہوتی ہے برآمد	سلامی کو صفِ مژگاں کھڑی ہے
صفا	″	۱۷۱	صفائی۔ بے کدورت ہونا۔ پاکی۔	″	اسیر	کس منہ سے آئینے کو ہوس انجمن کی ہے	بڑھکر ہمارے دل سے صفا اُن کے رخ کی ہے
صفایا	ہ	۱۸۲	خاتمہ۔	مذکر	اکبر	کر گئے تھے حضرتِ سید عقیدوں کو درست	خرچ نے رسموں کا بھی آخر صفایا کر دیا
صفائی	″	۱۹۱	جلا۔ آبداری۔ تیزی۔ کاٹ	مونث	جلیل	میل ابرو پر نہ آتا قتل کا جب لطف تھا	جاؤ بھی ہمنے صفائی دیکھ لی تلوار کی
.	.	.	صلح۔ میل۔	″	″	شرم نے اور بھی جھگڑے کو بڑھا رکھا ہے	نگہ ناز جو لڑتی تو صفائی ہوتی
.	.	.	خاتمہ۔	″	انیس	بے سر دیئے رن سے نہ پھر نگا مرا بھائی	ہو جائیگی حیدر کے بھرے گھر کی صفائی
صفت	ع	۵۷۰	تعریف	″	گویا	بس رکھدیا خط میں برگِ سوسن	جب لکھ نہ سکے صفت مسی کی
صفحہ	″	۱۸۳	ورق کا ایک رخ۔ پتّا۔	مذکر	ناسخ	جو جلتے ہیں پیشانی پہ آب افشاں	یہ صفحہ مطلّا ہوا جاتا ہے
صِفر	″	۳۷۰	بکسر اول ہندسے کا نقطہ۔ خالی	″	فائز	ہماری لوحِ مرقد پہ بنا لکھتا نہیں سن کا	ہمیشہ صفر پڑتا ہے مزارِ سنگ مدفن کا
صلاح	″	۱۲۹	مشورہ۔ رای۔ نیکی۔ بھلائی۔	مونث	جلیل	صلاحِ عشق تمھیں کسنے دی تھی حضرتِ دل	کہ خود خراب ہوئے مجکو بھی خراب کیا
				″	ذوق	زاہد یہ کیا کہا کہ نہ مل اُن بتوں سے تو	دیتا ہے کوئی ایسی بھی مرد خدا صلاح
صلح	″	۱۲۸	باہم موافقت۔ ملاپ۔ آشتی۔ جھگڑے و فساد کی ضد۔	″	تسلیم	اس بُتِ بے رحم سے تسلیم صلح	گو نہیں اب تک مگر ہو جائیگی
صلّ علی	″	۲۳۰	رحمت ہو۔ تعریف کرنا۔	″	″	جب بیاں خوبیٔ شاہ دوسرا ہوتی ہے	ہر طرف صلّ علیٰ صلّ علیٰ ہوتی ہے
صلوات [2]	ہ	۵۲۷	برا بھلا کہنا۔ باتیں سنانا۔ تضحیک کرنا	مونث	میر	پڑھتا تھا میں تو ہاتھ میں سبحہ لئے درود	صلوات اس کے مجکو وہ ناحق سنا گیا
صلہ	ع	۱۲۵	انعام۔ بدلا۔ عطا۔	مذکر	مومن	انصاف کے خواہاں ہیں نہیں طالب زر ہم	تحسین سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا
صمصام	″	۲۰۱	تلوار۔	مونث	مونس	ڈھالوں پہ سواروں کی وہ صمصام نہ ٹھہری	بجلی سی میان سپہ شام نہ ٹھہری
صناعی	″	۲۲۱	کاریگری۔ دستکاری۔	″	ناسخ	صنعتِ ترصیع گر دیکھو مرے اشعار میں	پھر پسند آئے نہ صناعی مرصع کار کی
صندل	″	۱۶۴	ایک خوشبودار لکڑی ہے جسے چندن بھی کہتے ہیں گھسکر پیشانی سے لگانے سے درد سر کو مفید ہے	مذکر	مصحفی	خبر کعبہ نشیں بھی ہے تجھے کچھ اے بت	مر گیا دیکھ کے صندل تری پیشانی کا

[1] صرفہ بمعنی خرچ کے بھی مستعمل ہے۔ جیسے اکبر کے کلام میں صرفہ زیادہ ہے [2] صلوٰۃ کی جمع ہے۔ فارسی اور اردو میں بسکون حرف دوم مستعمل ہے۔ گو یہ لفظ جمع ہے مگر اردو میں بطور مفرد بولا جاتا ہے بمعنی نماز درود۔ رحمت خدا کی۔ (رائج) بھیجتا ہے صلوات ایزد بجان اُن پر۔ ہوئے سب آپ یہ قرباں میں قرباں اُن پر۔ کسی فعل سے دست برداری کے معنی میں بھی مستعمل ہے (ظفر) دل بتوں کو دیکر دیں کا دھیان بھی جاتا رہا۔ دین کو صلوات ہے ایمان بھی جاتا رہا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ـندوق	ع	۲۵۰	بکس۔ اسباب رکھنے کا ظرف۔ مجازاً وہ بکس جسمیں مردہ رکھتے ہیں۔	مذکر	اسیر	اٹھاتی بجد میں کس دھوم سے ہم قیس کا مُردہ	اگر صندوق ملجاتا کہیں لیلیٰ کی محمل کا
ـنعت	″	۶۱۰	کاریگری۔ دستکاری۔ پیشہ۔	مونث	رند	واہ کیا شکل ہے ہر بُت کی شباہت کیسی	آپ تو کیا ہو صانع تری صنعت کیسی
ـنم	″	۱۸۰	بت۔ مجازاً معشوق۔	مذکر	ناسخ	جسنے دیکھا تجکو عُریاں وہی کہنے لگا	خوب آذر نے بنایا ہو صنم بلور کا
ـوبر	″	۳۴۸	بالفتح سرو کا درخت	″	آتش	سامنا آنکھ اُٹھا کر نہیں کرتی نرگس	جھک کے اُس سروِ رواں سے ہی صنوبر ملتا
ـوت	″	۳۹۶	بالفتح۔ آواز۔ صدا۔	مونث	اکبر	ختم کیا صبا نے رقصِ گل پہ نثار ہو چکی	جوشِ نشاط ہو چکا صوتِ ہزار ہو چکی
ـور	″	۲۹۶	بالضم وہ قرنا جو بروز محشر حضرت اسرافیل بجائینگے۔	مذکر	امیر	نہ چونکا مرا بختِ خفتہ امیر	پُھنکا صورِ محشر زمانہ ہوا
ـرت	″	۶۹۶	چہرہ۔ شکل۔	مونث	″	وہ صورت تصور میں کیا آ گئی	پری آکے تصویر کھنچو اگئی
	۰	۰	مانند۔		جلیل	صبحدم وہ جو مرے گھر سے چلے مثلِ نسیم	بجھ گیا دل کا کنول شمعِ سحر کی صورت
	۰	۰	تدبیر۔	″	داغ	دل بُری شے ہو کہ اغیار سے میں کہتا ہوں	تمہیں للہ نکالو کوئی صورت میری
	۰	۰	حالت۔	″	شرف	اُسکے جاتے ہی نہ قالب میں ہا دم باقی	ہو گئی گور سے بدتر مرے گھر کی صورت
ـا	ع	۱۶۶	اُون۔ کپڑے کا ٹکڑا جو دوات میں چھوڑتے ہیں۔	مذکر	اسیر	روشنائی سے رقم جب وصفِ گیسو ہو گیا	مشک نافہ سے زیادہ صوف خوشبو ہو گیا
ـت	″	۵۲۶	دبدبہ۔ رعب ہیبت۔ حملہ	مونث	تسلیم	حضرت پہ تھی جو مہر خدائے جلیل کی	صولت ملی کلیم کی نکہت خلیل کی
ـلوٰۃ	″	۶۶۹	روزہ نماز	″	اختر مینائی	جبیں ہو سجدہ کی جا اور تن ہو سجادہ	خیالِ یار میں صوم و صلوٰۃ اتنی ہے
	″	۹۸	بالفتح شراب	″	آتش	خونِ دل آنکھوں سے اسطرح سے بھر جاتا ہے	جام میں جیسے کہ صہبائے سبو آتی ہے
ـہ	″	۱۰۵	شکاری۔ شکار کرنیوالا۔	مذکر	جلیل	موت کے ڈر سے نہ کچھ سیر ہوئی دنیا کی	ساتھ میرے مرا صیاد بھی گلشن میں رہا
	″	۱۰۴	بفتح اول و سکون دوم۔ شکار۔ وہ جانور جو شکار کیا جائے۔	″	سخن	ہمیں تو باندھ لو اپنی کمندِ زلفِ مشکیں میں	پھنسا لائے جسے تم کوئی صیدِ ناتواں ہوگا
ـہ	فا	۱۳۰	شکار کی جگہ۔	″	امیر	آئے ہیں سمٹ کے تری صیدگاہ میں	اب کوہ پر ہیں کبک نہ آہو ختن میں ہیں
	ع	۱۸۰	بالفتح حرارت۔ گرمی کا زمانہ۔	مونث	ضمیر	ہنستے تھے جراحت جو یہ کرتی تھی عدو	ہر دل کی تھی آب سم تیغ سے ان صیف
	″	۲۳۰	زنگ دور کرنا۔ جلا کرنا۔ صاف کرنا۔	مذکر	جلال	چمکایا ہے غازہ نے رخِ یار کو جیسا	آئینے کو صیقل نے صفائی نہیں دیتا

ـجس اعتبار سے مختلف فیہ کہا گیا ہے بظاہر اُس لحاظ سے مختلف فیہ نہیں پایا جاتا۔ مسرور نے لکھا ہے کہ سے آگئی تیزی زبانیں وصف ابرو یار سے۔ زنگ آلودہ تھی یہ تلوار صیقل ہو گئی
ـقل سکے لئے نہیں پایا جاتا بلکہ تلوار کے لئے پایا جاتا ہے۔

باب ضاد معجمہ

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ضامن	ع	۸۹۱	کسی کی ذمہ داری کرنا۔ کفیل۔ بیچ میں پڑنے والا۔	مذکر	منیر	ذمہ کیا ہے نازکا مہندی نے چور نے	ضامن ہوا ہے دزدِ حنا کوتوال کا
ضبط	"	۸۱۱	برداشت۔ تحمل۔	"	جلیل	غنچوں کو صبا نے گدگدایا	دشوار ہے ضبط اب ہنسی کا
ضحاک [1]	"	۸۲۹	بفتح اول۔ بضم اول غلط ہے۔ نام ایک بادشاہ کا۔	"	صبا	مٹایا دور ساقی محتسب نے	عدو جمشید کا ضحاک نکلا
ضِد	"	۸۰۴	ہٹ۔ اصرار۔ برخلاف۔ برعکس مانند۔	مونث	مصحفی	ضد تو نے نئی ہمسے یہ اے یار نکالی	کھڑکی طرف خانۂ اغیار نکالی
ضرب	"	۱۰۰۲	مار۔ چوٹ۔ زخم۔	"	اسیر	کوہکن کو مزۂ الفت شیریں اٹھا	ضرب تیشہ کی جو کھائی جبیں بیٹھ گئی
ضربت	"	۱۴۰۲	چوٹ۔ مار۔ زخم۔ وار	"	مونس	ہر جنگ میں یہی ہے سدا آبرو مری	ضربت اٹھا سکے نہ کسی جا عدو مری
ضرر	"	۱۲۰۰	زیاں۔ نقصان۔ دکھ۔	مذکر	رند	لیکے دل صورت چھپانی سے بھلا کیا فائدہ	بے مروت! اب تو جانو نکا ضرر ہونے لگا
ضِرغام	"	۲۰۴۱	بکسر اول شیر درندہ۔ بالفتح غلط ہے نور اللغات۔	"	انیس	گویا کہ آسماں پہ خدا و زمیں چڑھا	غل پڑ گیا تھا دیں پہ ضرغام دیں چڑھا
ضرور	"	۱۲۰۹	حاجت۔ لازم۔ لازمی۔ تاکید کے لیئے بولتے ہیں۔ مثلاً یہ کام ضرور کرنا۔	"	آتش	اے بت خدا کیواسطے دل کو نہ سخت کر	اس کعبے میں ضرور نہیں سنگ فرش کا
ضرورت	"	۱۴۰۶	حاجت۔ بیچارگی۔	مونث	جلال	پھیر دینے کو جو کہتا ہوں تو وہ کہتے ہیں	ایسی کیا تمکو ضرورت دل ناشاد کی ہے
ضریح	"	۱۰۱۸	قبر یا قبر کی نقل	"	ناسخ	نظر آئی ضریح تربت شبیر لوہے کی	زیادہ سیم و زر سے ہو گئی توقیر لوہے کی
ضعف	"	۹۵۰	کمزوری۔ ناتوانی۔ نقاہت	مذکر	انیس	بے پانی پیئے ضعف سوا ہوئیگا آقا!	طاقت ہی نہ ہوئیگی تو کیا ہوئیگا آقا!
ضلالت	"	۱۲۶۱	گمراہی۔	مونث	"	دین مبیں سے کفر کی ظلمت جدا ہوئی	ایماں کے راستے سے ضلالت جدا ہوئی
ضمانت	"	۱۲۹۱	کفالت۔ ذمہ داری	"	داغ	قرض ملجائیگی وہ شے رمضان میں مجھکو	حضرت شیخ جو کر لینگے ضمانت میری
ضمیر [2]	"	۱۰۵۰	دل۔	مذکر	غالب	جام جہاں نما ہے شہنشاہ کا ضمیر	سوگند اور گواہ کی حاجت نہیں مجھے
ضمیمہ	"	۸۹۵	وہ شے جو کسی اور شے پر بڑھا کر لگا دیں۔ تتمہ وغیرہ۔	"	انشا	سوزن عیسیٰ سے رم کرنے لگے قدسیاں	یہ ضمیمہ رہ گیا تھا عالم اسباب کا
ضو	"	۸۰۶	بالفتح عکس۔ روشنی۔ چمک۔	مونث	انیس	خودروی کی جو ضو تا بفلک جاتی تھی	چشم خورشید میں بجلی سی چمک جاتی تھی

[1] ضحاک ایران کا ایک بادشاہ تھا جسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ اُسکے دونوں مونڈھوں پر دو سانپ پیدا ہو گئے تھے۔ اور آدمیوں کا دماغ اُنکی غذا تھی۔ رقدرم دل آزاری سے تیری دوش پر گیسو نکلتے ہیں یونہی ضحاک کے شانوں پر اک جوڑا تھا کالوں کا۔ نور اللغات۔

[2] ضمیر ہر معنے میں مذکر مستعمل ہے۔

لفظ		عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
ضیا	ع	۸۱۱	روشنی	مونث	تعشق	رات کو رخ سے نقاب الٹی جو اس خورشید نے	بجھ گئیں شمعیں ستاروں کی ضیا جاتی رہی
ضیافت	″	۱۲۹۱	بالکسر مہمانی دعوت	″	نفیس	حسرت ہے گر تو کھو دے نہ دولت ثواب کی	تم بھی ضیافت آج کرو بوتراب کی
ضیغم	″	۱۸۵۰	بفتح اول و سیوم ۔ گزندہ ۔ شیر درندہ ۔	مذکر	انیس	یہ حال تھا ضیغم دم جنگ آتا ہے جیسے	یوں آتے تھے ساحل پہ نہنگ آتا ہے جیسے
ضیق	″	۹۱۰	بکسر اول تنگی ۔ کوتاہی ۔ دقت ۔ دشواری ۔	مونث	اوج	مقید ایسے مکان میں ہوئے اسیر الم	کہ جسکی ضیق سے گھٹتا تھا اہلبیت کا دم

ردیف طائے مہملہ

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
طاس	ع	۷۰	بڑا طشت	مذکر	مونس	اک وزیر نے روح الامیں سے مصطفے	ابریق ایک ہاتھ میں ور اک میں طاس تھا
طاعت	”	۴۸۰	بندگی۔ فرمانبرداری	مونث	جلال	پاؤں تک جھک کے سر اپنا نہ اٹھایا بصد شکر	طاعت اک ایسی جلال اسکی ادا ہو نہ سکی
طاق سلہ	ف	۱۱۰	طاقچہ۔ دیوار میں جو محراب بناتے ہیں	مذکر	منیر	کہتی ہے ہلال مہ خورشید جبیں خلق	سلے ابرو یہ ہے طاق مری بیت حزن کی
	۰	۰	مشاق	”	ذوق	قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوق وگرنہ	سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا
طاقت	ع	۵۱۰	بل زور قوت حوصلہ	مونث	امیر	آج بیمار ترا اٹھ کے بدم کو پہونچا	ضعف حد سے جو بڑھا اٹھ گئی طاقت کیسی
طالع	”	۱۱۰	نصیب۔ طلوع ہونے والا۔ نکلنے والا۔	مذکر	ناظم	آیا نہ میرا دیدۂ بیخواب میرے کام	وہ بھی عدو کا طالع بیدار ہو گیا
طاؤس سلہ	”	۷۶	مور مشہور پرند ہے	”	امیر	تری نقش قدم سے جو ہی ہے ہم نسبت	خوش ایسا ہے کہ اب تجھ سے کھل طاؤس ہے
طایر	”	۲۲۰	پرند۔ اڑنے والا۔	”	امیر	طیاں ہوا میں کی ہتا ہے شوق ان الیا ہے	کوئی بود انہ طایر دام میں جیسے پھڑکتا ہے
طائفہ	”	۱۰۵	گروہ۔ فرقہ۔ قوم۔ جماعت۔ اردو میں رنڈی بھانڈ کو بھی کہتے ہیں۔	”	اختر شاہ	مہمان سب اپنے گھر سدھارے	رخصت ہوئے طائفے بھی سارے
طب	”	۱۱	حکمت۔ علاج کرنے کا علم۔ علاج جسم و جان۔	مونث	حالی	زمانے میں پھیلی طب انکی بدولت	ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم و ملت
طباشیر	”	۵۲۲	بنسلوچن۔	”	حافظ صاحب	مہر النسا سے صبح کو باجی یہ کہہ گئی	کافور طاق پر سے طباشیر ہو گئی
طبع	”	۹۱	طبیعت۔ مزاج۔ خصلت۔ فطرت	”	امیر	سونگھی جو بوئے زلف تو بڑھا اپنا درد	طبع مریض اور دوا سے بگڑ گئی
			چھاپنا۔	”	رشک	کرارادہ ہے طبع کا اسکی	دھوم مچ جائے جا بجا اسکی
طبق سلہ	”	۱۱۱	تہ۔ درجہ۔ پردہ۔ روئے زمیں۔	مذکر	میر حسن	زمیں کا طبق آسماں کا طبق	سنہرے رو پہلے ہوں جیسے ورق
طبقہ	”	۱۱۶	درجہ۔ ٹکڑا۔ منزل۔	”	مونس	جنبان تھا رعب سے طبقہ تہ زمیں کا	جھنڈا علی کے لال کا لہرا رہا تھا دین کا
طبل	”	۱۴۱	بڑا ڈھول۔	”	انیس	یک بیک طبل بجا فوج کے گرجے بادل	کوہ تھرائے۔ زمیں ہل گئی گونجا جنگل
طبلہ سلہ	ف	۴۶	صندوقچہ۔ ڈبہ۔ ایک باجے کا نام ہے جسکو بایاں بھی کہتے ہیں	”	غالب	ہے جہاں گرم غزلخوانی نفس	لوگ سمجھیں طبلۂ عنبر کھلا
طبیب	ع	۳۳	حکیم۔ ڈاکٹر۔ علاج کرنیوالا۔	”	امیر	مشکل ہے بد مزاجی محبوب سے نجات	آئی قضا طبیب جو نا مہرباں ملا
طبیعت	”	۴۹۱	وہ سرشت جس پر انسان پیدا کیا گیا ہے۔ مزاج۔ عادت۔ خصلت	مونث	اختر مینائی	برہم نہ اسقدر ہو طبیعت حضور کی	چلئے ہوا قصور جو تعریف نور کی

سلہ طاق ف۔ مشاق یکتا۔ فرد لاثانی ہونا۔ (ذوق) قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوق وگرنہ۔ سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا۔ طاق جفت کے برعکس۔ مثلاً ایک تین۔ پانچ۔ وغیرہ کو طاق کہتے ہیں اور دو چار چھ وغیرہ انکو جفت کہتے ہیں۔ سلہ (امیر) اے دراغ خیال رخ رنگیں میں رہا۔ یہ وہ طاؤس ہے جو خلد سے باہر نہ ہوا سلہ لکھنؤ میں پریوں کی نیاز دیکر پھول وغیرہ دریا میں چھوڑتے ہیں اسکو بھی پریوں کا طبق کہتی ہیں (حافظ صاحب) پریوں کا طبق چھوڑونگی دیوانی نہ ہو جاؤں۔ کچھ کھوٹ ہے جو خواب میں دریا نظر آیا۔ دیکھ خبر کسکو نہیں صاحب چھیں مسی مبارک ہے خبر ہو کچھ تو پری ہو یہاں طبق۔ دو رقص صحنک ہو سلہ (ناظر) ہونا ہے ناچ گھر گھر گھنگرو کھنک رہے ہیں۔ پڑتا ہے مینہ جھڑا جھڑ طبلے کھڑک رہے ہیں۔

پش	ف	۳۶	بیقراری تپش	مونث	آتش	کسی صورت سے نہیں جان کو قرار آتا ہے	طپش دل مجھے ناچار لئے پھرتی ہے
طحال[۱]	ع	۴۸	بکسر اول مشہور مرض ہے جسکو تلّی اور برُوٹ بھی کہتے ہیں۔	″	جان صاحب	سنتی ہوں یہ میں حکیم صاحب	مرزا کو طحال ہو گئی ہے
راوت	″	۶۱۶	تازگی۔ خنکی۔ تری۔	″	تسلیم	کیا کہوں میں سبزۂ رخسار گلگوں کا اثر	دیکھتے ہی میری آنکھوں میں طراوت ہو گئی
طرب	″	۲۱۱	خوشی	″	مومن	قسمت میں نہیں طرب ذری بھی	منحوس ہے زہرہ مشتری بھی
طرح[۲]	″	۲۱۷	بفتح اول بنیاد۔ جڑ۔ نیو	″	رند	پہلے گلشن کی ہوا دیکھ لے چندے رہ کر	آشیاں کی تو ابھی طرح نہ ڈال اے بلبل
[۳]	″	″	بفتح اول و دوم مانند۔	″	داغ	پکارتی ہے خموشی مری فغاں کی طرح	نگاہیں کہتی ہیں سب حال دل زباں کی طرح
۰	۰	۰	وضع۔ ڈھنگ طور۔	″	امیر	در سے کعبے کے نہیں اُٹھتا سر اپنا اللہ	اسمیں بھی کچھ کچھ ہے تیرے آستاں کی طرح
۰	۰	۰	نقشہ	″	داغ	بگڑ گئی ہے یہاں بیطرح جہاں کی طرح	کہاں کی وضع کہاں کی ادا کہاں کی طرح
۰	۰	۰	غزل کی طرح مجازاً نمونہ	″	تسلیم	کیوں نہ دوں بے تابیاں سنکر دل احباب کو	پائی ہے تسلیم نے اچھی زباں اچھی طرح
طرز[۴]	ع	۲۱۶	روش۔ ڈھنگ۔ انداز۔ طریقہ	″	″	یہ جیتے جی کی جھگڑے ہیں اجل آ کے تاک میں اک دن	نہ رنگ دوستی ہوگا نہ طرز دشمنی ہوگی
۰	۰	۰	مختلف فیہ	مذکر	بحر	مثل نے سینے میں پڑ جائینگے چھید اے بلبل	نہ اُڑا طرز مری زمزمہ آرائی کا
طرف	ع	۲۸۹	بفتح اول و دوم سمت	″	آتش	ہے وقف سوے دل روان چاہ زنخداں کی طرف	چھٹا کی یوسف چاہ سے جاتا ہے زنداں کی طرف
طرفدار	ف	۴۹۴	حمایتی۔ مددگار۔ پاسداری کرنیوالا۔	″	داغ	اُسکی طرف سے دل نہ پھریگا کہ ناصحو	اب ہو گیا یہ جسکا طرفدار ہو گیا
طرہ[۵]	″	۲۱۴	وہ زیور یا جھالر ہی کا خواہ پھولوں کا جو پگڑی میں لٹکاتے ہیں۔	″	امیر	نئی دہج اُسنے مقتل میں دکھائی کھینچا تو	لگایا بانکپن میں اور طرہ کج ادائی کا
طریق	ع	۳۱۹	راستہ۔ راہ۔ طور ڈھنگ۔	″	سخن	مٹایا آپ کو جسنے اُسی نے یار کو پایا	جو خود گم ہو گیا اُسکو طریق جستجو آیا
۰	۰	۰	مذہب۔ پنتھ	″	آتش	ہم کیا کہیں کسی سے کیا ہے طریق اپنا	مذہب نہیں ہے کوئی ملت نہیں ہے کوئی
طریقہ	ع	۳۲۴	روش۔ ڈھنگ۔ طرز۔ کسی دستور و قاعدہ پر چلنا۔	″	حالی	یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ	یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ
طشت	ف	۷۰۹	تھال۔ تسلا۔ ہاتھ دھونے کا ظرف	″	فائز	کیا پاؤں دھوئیگا وہ مسیحا سیمتن	کیوں طشت نقرئی مجھے اے کہکشاں ملا
طعام	ع	۱۳۴	بضم اول کھانا۔ خوراک۔	″	آتش	مرغ دل صید گہ عشق چلا ہے دیکھیں	طعمہ کرتا ہے اسے کون سا شہباز اپنا
طعن	″	۱۲۹	عیب گیری کرنا۔ طنز تشنیع	مونث	جان صاحب	کون تھا اسجگہ سوا میرے	طعن کی سنتے اسے بوا کسنے
۰	۰	۰	مختلف فیہ	مذکر	غالب	زخم سلوانے سے مجھ پر چارہ جوئی کا ہے طعن	غیر سمجھا ہے کہ لذت زخم سوزن میں نہیں
طعنہ	″	۱۳۴	کسیکی عیب و برائی اُسکے روبرو ظاہر کرنا	″	منیر	ہم تڑپتے ہوئے ٹھنڈے ہوئے تری خنجر کی طفیل	طعنہ غیروں نے دیا صبر و شکیبائی کا

درشنک ۱ہ ع۔ عشاق کو طحال ہوئی دل بڑھ نہیں ۲ یہ معنی میں اب متروک ہے۔ ۳ طرح دینا چشم پوشی کرنے اور ٹالنے کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے (لا معلوم) پیا دا اور محشر بھی طرح دیجائے) نہ سے حشر میں فریاد طرحدار و کی۔ ۴ اب زیادہ تر تانیث ہی کے ساتھ مستعمل ہے۔ ۵ طرہ بمعنی مقیش کے تار و نکا گچھا جو دستار میں لگاتی ہیں۔ سر پہ طرہ ہو زیبا تو گلے میں بدھی۔ کنگنا ہاتھ میں زیبا ہو تو سر پہ سہرا۔ بھنگ کا پیالہ پینے کے بعد جو گھونٹ پیتے ہیں۔ (صبا) فقیر مست ہیں دقت کیفیت میں رہتے۔ کبھی طرہ ہے سبزی کا مولا ہے افیوں کا۔ انوکھی بات۔ بھلائی۔ خوبی۔ شمشاد کی سبز نازک شاخیں جو درخت سے نکلکر جھک جاتی ہے۔ (قدر) آئے جوبن پہ عروسان چمن آئی بہار۔ کنگھی بالیدہ ہوئی بیٹھے شمشاد کے۔ طرہ ہر معنی میں مذکر مستعمل ہے۔

طغرا	ت	۱۲۱۰	خطِ پیچیدہ	مذکر	آتش	نورانی چہرے پر تری ابرو کے نقش ہے	محراب بیت ابرو کا طغرا رقم ہوا
طغیان	ع	۱۰۷۰	زیادتی زیادہ ہونا۔	"	جرات	جوں شمع اپنے دل میں یہ طغیاں ہے آگ کا	نوک زباں سے دود نمایاں ہے آگ کا
طغیانی	"	۱۰۸۰	زیادتی۔ پانی کا توڑ۔	مونث	اختر مینائی	امڈا آتا ہے دل اور اشک کی طغیانی ہے	اے خضر دوڑے کشتی مری طوفانی ہے
طفل	"	۱۱۹	لڑکا۔ بچہ	مذکر	رند	یاں ہے ہوتی نہ زیادہ جو عدم میں ساحت	آگے ہستی سے کوئی طفل نہ گریاں ہوتا
طفیل	"	۱۲۹	سبب۔ وسیلہ۔ ذریعہ۔	"	حالی	طفیل اسکا اور اسکی عترت کا یارب	پکڑ ہاتھ جلد اسکی امت کا یارب
طلاق[1]	"	۱۴۰	چھوڑنا۔ مرد کا قید نکاح سے عورت کو باہر کرنا آزاد کرنا۔	مونث	سودا	شیخ صاحب۔ کے عقد میں دنیا	آئی تھی کب جو دی انھوں نے طلاق
طلاقت[2]	"	۵۴۰	تیز زبانی۔ چرب زبانی۔	"	مونس	غل ہو کہ یہ لہجہ کی طلاقت نہیں دیکھی	ہمنے یہ فصاحت یہ بلاغت نہیں دیکھی
طلایہ[3]	ف	۵۵	پہرہ دینا۔ گشت۔ چوکیدار دنکارات کو حفاظت کی غرض سے مکانات یا شہر کے گرد گھومنا۔	مذکر	امیر	نہیں ممکن ہے سونا ہجر میں نیند آ نہیں سکتی	طلایہ پھر رہا ہے آنکھ میں طوق طلائی کا
طلب[4]	ع	۴۱	مانگ خواہش۔ سایل ہونا۔ ڈھونڈھ جستجو۔	مونث	ذوق	دل عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب	کام چور اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب
طلسم	"	۱۳۹	جادو کا عجیب و غریب تماشا جو بشکل عجیب و مہیب نظر آئے۔ انوکھی چیز	مذکر	آتش	پری ہے چہرے کو اپنے وہ ناز نیں دکھلائے	حجاب دور ہو ٹوٹے طلسم گھونگھٹ کا
طلسمات	"	۵۴۰	طلسم کی جمع۔ عجیب تماشے۔ تعجب خیز کام۔ حیرت انگیز باتیں اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے۔	"	سودا	پردۂ تعین کے در دل سے اٹھا دے	کھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا
طلعت	"	۵۰۹	رخ۔ صورت۔	مونث	امیر	تڑپتی ہے جو بجلی جلوہ گاہ یار میں اب تک	کبھی پرتو وہاں کیا پڑ گیا تھا تیری طلعت کا
				"	سرور	جانب ماہ میں کیا آنکھ اٹھا کر دیکھوں	پھرتی ہے آنکھوں میں وہ طلعت زیبا تیری
طلوع[5]	"	۱۱۵	چاند سورج کا نکلنا۔ بلند ہونا۔	مذکر	انیس	پردہ اٹھا جو خیمۂ گردوں پناہ کا	اک برج سے طلوع ہوا مہر و ماہ کا
طمانچہ[6]	ف	۱۰۸	تھپڑ۔ چپانچہ	"	"	سب کہتے تھے ہے بارڈھ پہ دریا نہ رکیگا	اس فوج پہ آفت کا طمانچہ نہ رکیگا
طمطراق[7]	"	۳۵۹	کروفر۔ شان و تجمل۔ دھوم دھام	"	مونس	سنتا ہوں پہلوانوں میں طارق ہے تیرا نام	اک دم میں طمطراق یہ مٹ جائیگا تمام
طمع	ع	۱۱۹	لالچ۔	مونث	امیر	کون کھتا ہے یہاں فرش سنجر کی طمع	آپ کے کوچے میں ہے یا شاہ بستر کی طمع
طناب[8]	"	۶۲	بفتح و بکسر دونوں طرح مستعمل ہے۔ خیمہ کی رسی۔	"	انیس	حقا تھی موج رحمت حق جسکی ہر طناب	بے چوبہ فلک نظر آنے لگا حباب

[1] دیگر اساتذہ نے بھی "طلاق" کو مونث ہی لکھا ہے۔ (ناسخ) کہ دنیا کو دی میں نے اکثر طلاق۔ رہا ابد مجھ میں اسمیں فراق (برق ع) قناعت سے دنیا کو دیدی طلاق۔ مگر جمہور کے خلاف مرزا دبیر نے مذکر لکھا ہے۔ لیکن اسکا اتباع پایا نہیں جاتا۔ (دبیر) اللہ نے وارث ہمیں حیدر کا کیا ہے۔ دنیا کو طلاق انہیں بزرگوں نے دیا ہے۔ [2] (ناسخ) بند کر راہ قضا غافل یہ کیا کرتا ہے حکم۔ گرد خیمہ ہو طلایہ رات دن افواج کا۔ [3] طَلَبَۃ بفتح اول و دوم طالب علم۔ طالب کی جمع ہے۔ بضم غلط ہے۔ [4] (ناسخ) مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا۔ طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا۔ [5] (ظفر) پھر گیا منہ ترا غصہ سے کہ جب دنیا نے۔ اک طمانچہ ہوس عیش و طرب کا مارا۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
طول	ع	۴۵	درازی لمبائی	مذکر	ناسخ	وصل میں یار آج بھی ہے عید کل بھی عید تھی	کیا شب فرقت میں ظالم طول تھا اک سال کا
طومار	ف	۲۵۶	بڑی تحریر۔ مطول تحریر۔ صحیفہ دفتر کاغذ و نکا مٹھا۔	〃	نسیم	اک عمر کا قصہ ہے برسوں ہی کا جھگڑا ہے	سنتے وہ اسے کب تک طومار ہے دفتر کا
طہارت	ع	۶۱۵	پاکی۔ نجاست دور کرنا۔ غسل یا وضو کرنا	مونث	امیر	کعبۂ دل کی زیارت کو طہارت تھی ضرور	تیر کو واجب وضو تھا آب پیکاں سے ہو گیا
				〃	اکبر	اس رخ پہ نظر کا شوق جو ہو تو کھو نگہ تو اپنی دھو لے	ہے اسکے طہارت والی نہیں ہے اسکی نگاہ پاک جن کی نہیں
طیبہ[1]	〃	۲۶	مدینہ منورہ کا نام۔				
طیش	ع	۳۱۹	غصہ۔ قہر۔ غضب۔ جھنجھلانا	مذکر	فائز	میں بلاؤں تو وہ بگڑ تے ہیں	طیش بھی بے طلب نہیں آتا
طیلسان	〃	۱۵۰	چادر جو عرب کے لوگ بر وقت خطبہ کاندھے پر ڈالتے ہیں	مونث	مومن	دود آہ دل نے دکھلایا اثر	طیلسان چرخ نیلی ہو گئی
طینت	〃	۴۶۹	سرشت۔ اصلیت۔ خو۔ عادت نیچر۔	〃	حالی	کریں کیا کہ ہے عشق طینت میں انکی	حرارت بھری ہے طبیعت میں انکی
طیر	〃	۲۱۹	پرند۔	مذکر	دبیر	جاں غیر بدن غیر مکاں غیر مکیں غیر	جز رنگ رخ فوج نہ اڑتا تھا کوئی طیر

[1] (طیبہ) ہند میں تن ہے مرا جان مری طیبہ میں۔ اسکو عشاق غریب الوطنی کہتے ہیں۔

ردیف ظائے معجمہ

لفظ	اصل	سنہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ظالم	ع	۹۷۱	ظلم کرنیوالا۔ سنگدل۔ کنایۃً معشوق۔	مذکر	ناسخ	جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں	سبز ہوتی کھیت دیکھا ہے کہیں شمشیر کا
ظاہر [1]	″	۱۱۰۶	کھلا ہوا۔ صاف۔ عیاں۔ باطن کے خلاف۔	″	تسلیم	تیرہ دل ہیں جتنے ظالم دیکھنے میں صاف ہیں	ظاہر اچھا ہے تری شمشیر کا باطن برا
ظرافت	″	۱۵۸۱	خوش طبعی۔	مونث	جان صاحب	ہو تمسخر سے سوا اپنے پہ ٹھٹھا یہ اقا	مردوے ہمکو نہیں بھاتی ظرافت تیری
ظرف	″	۱۱۸۰	برتن۔	مذکر	داغ	ارمغاں دیتے ہیں ہم پیر مغاں کو جاکر	کوئی اچھا جو ہمیں ظرف وضو ملتا ہے
″	″	″	مجازاً۔ حوصلہ	″	جلیل	راز کھلتا نہیں مینحوار دن میخانے کا	سچ تو یہ ہے کہ بڑا ظرف ہے پیمانے کا
ظفر [2]	″	۱۱۸۰	فتح۔ کامیابی۔	مونث	مونس	نصرت ادھر تو فتح ادھر ساتھ ساتھ تھی	تھامے ہوئے رکاب ظفر ساتھ ساتھ تھی
ظل	″	۹۳۰	سایہ۔	مذکر	اسیر	گلستاں نہیں جو ترا ظل ہما پڑتا ہے	بلبلیں بس میں لڑتی ہیں کہ ان پڑتا ہے
ظلم	″	۹۷۰	کسی کمزور کو ستانا۔ بے انصافی۔ انصاف کی ضد۔	″	آتش	اس نوجوان کا ناز یہ کہتا ہے کیجئے	وہ ظلم جو فلک سے نہ ہو پیر سے ہوا
ظلمات [3]	″	۱۳۷۱	بضم اول و دوم ظلمت کی جمع۔ مگر اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے	مونث	منیر	مسی جو لگا کر مجھے باتو نہیں اڑاؤ	اڑ جائیگا دھواں بنکے یہ ظلمات تمہاری
ظلمت	″	۱۳۷۰	تاریکی سیاہی اندھیر۔	″	داغ	شبنم سے شب ہجر کی ظلمت نہیں جاتی	سو شوب پڑیں تو بھی یہ رنگت نہیں جاتی
ظن	″	۹۵۰	بفتح اول و تشدید دوم گمان۔ شبہہ۔ وہم۔ خیال۔ رائے۔ ظنون جمع ہے	مذکر	آتش	دہن تنگ ہے موہوم یقیں ہے کسکو	کمر یار ہے معدوم یہ ظن کسکا ہے
ظہور [4]	″	۱۱۱۱	ظاہر ہونا۔ کھلنا۔ فارسی اردو میں بمعنی ظاہر مستعمل ہے۔	″	جلیل	پردہ نہ تھا وہ صرف نظر کا قصور تھا	دیکھا تو ذرے ذرے میں اسکا ظہور تھا

[1] ظاہر پرستی۔ جو دیکھنا اسپر بے سوچے سمجھے اعتقاد لانا (تسلیم) گمان بادہ خواری ہے عبث رند کی مستی پر۔ خدا کی مار ہو زاہد تری ظاہر پرستی پر۔ ظاہرداری۔ دکھاوے کا برتاؤ کرنا۔ (داغ) پردے پردے میں تمہیں عیاریاں آتی نہیں۔ پھر بظاہر بھی تو ظاہرداریاں آتی نہیں۔ (تسلیم) بستی ہو کیا کیا دو رنگی کی بدولت دہر میں۔ کاش ہوتا ظاہر و باطن حنا کا ایکسا۔ ظاہر بیں۔ ظاہر دیکھنے والا۔ (داغ) دیکھنا تھا اور ہی آنکھوں سے اے موسیٰ اسے۔ چشم ظاہر بیں سے کیا دیکھا اگر دیکھا اسے۔

[2] بتشدید لام مگر فارسی والے بغیر تشدید بھی بولتے ہیں جمع اسکی ظلال۔ (ناسخ) با وفاؤں کی بھی صحبت میں نہ کھاتے ہیں دے قہر ہوسکے آہ گراں کا نہ کبھی ظل ہماری۔

[3] ظلمات مخصوص اس تاریکی کے لیے مستعمل ہے جو سکندر کو آبحیواں میں ملی تھی (داغ) لب تری ذکر مسی پر مجھے یاد آتے ہیں۔ چشمہ خضر کا مذکور رہے ظلمات کے ساتھ۔

[4] (امیر) اُستاد ہیل جو ل میں اُسکا ظہور تھا پریوں میں تھا پری تو وہ حوروں میں حور تھا۔

ردیف عین مہملہ

عابد	ع	۷۷	عبادت گذار ۔ خدا کی پوجا کرنے والا	ذکر	انشا	کیوں شہر چھوڑ عابد غار جبل میں بیٹھا	تو ڈھونڈھتا ہی جسکو وہ ہی بغل میں بیٹھا
عادت	//	۴۷۵	خو ۔ خصلت ۔ سبھاؤ	مونث	نعشق	ظلم وہ مجھپر کیا کرتے تھے اپنا جانکر	بعد میرے عادت جور و جفا جاتی رہی
عاجزی	//	۹۱	عجز ۔ انکسار ۔ لاچاری	//	امیر	جتنی تھی عاجزی وہ مجھی کو عطا ہوئی	بخشا خدا نے آپ کو جتنا غرور تھا
عار ^سلہ^	//	۲۷۱	شرم ۔ لاج ۔ غیرت ۔ ننگ	//	نسیم	تم تو کب آتے تھے لیکن مرگ بھی آتی نہیں	آپکی آزردگی سے سب نے ہمسے عار کی
عارض	//	۱۰۷۸	رخسار ۔ گال ۔ چہرہ ۔	ذکر	جلیل	جس پھول کی خوشبو سے معطر ہے وہ عالم	وہ عارض گلفام ہی محبوب خدا کا
عارضہ ^سلہ^	//	۱۰۷۶	مرض ۔ روگ ۔ بیماری ۔	//	رند	مسیح وقت نکر تو معالجہ دل کا	کہ جانگسل نظر آتا ہی عارضہ دل کا
عاقبت	//	۵۷۳	آخر ۔ انجام ۔ خاتمہ ۔	مونث	اسیر	دنیا میں غم رقیب نے ہمکو دیئے اسیر	کیوں عاقبت خراب نہو اس یزید کی
عالم	//	۱۴۱	تمام جہان ۔ دنیا کے تمام لوگ	ذکر	مصحفی	یا وہ عالم تھا کہ کوئی اس سے واقف ہی نہ تھا	یا یہ عالم ہی کہ عالم اسپہ مرجانے لگا
۔	۔	۔	مخلوقات	//	رند	حسن کی دولت سے ہی تجھ میں صنم شان خدا	جسطرف تو ہوگا اک عالم ادہر ہو جائیگا
۔	۔	۔	طور ۔ ڈھنگ ۔ نزاکت	//	جلیل	اپنی بیتابی کا ہر روز اک نیا عالم ہوا	درد دل کچھ بڑھ گیا درد جگر جب کم ہوا
۔	۔	۔	حالت ۔ کیفیت ۔	//	صفدر	وہ گھبراتے ہیں تنہائی سے ہم غم سے تڑپتے ہیں	عجب عالم ہی فرقت میں ہارے نکلا ہی میرا
۔	۔	۔	وقت و زمانہ	//	ناسخ	کسیکو صبحدم ہوتی نہیں شبکی سی آسائش	مجھے پیری میں یاد آئی نہ کیوں عالم جوانی کا
۔	۔	۔	سماں ۔ تماشہ ۔	//	جرات	شب اسنے توڑ کر موتی کی سمرن مجھسے گنوائی	دکھایا وصل میں عالم نیا اختر شماری کا
عامل	ع	۱۴۱	عمل کرنے والا جنات بھوت پریت کا عمل جاننے والا دعا تعویذ جنتر منتر کرنیوالا ۔	//	دبیر	عامل بھی نہ آسیب کو یوں سر سے اتارے	جسطرح سر اس تیغ نے بیکر سے اتارا
۔	۔	۔	عملہ ۔ حاکم ۔ شاہی عہدہ دار	//	اسیر	فصل گل میں رنگ پھر آنے لگا رخ پر مرے	عامل معزول مشتاق بحالی ہو گیا
عبا	ع	۷۳	بفتح اول صحیح ہی بکسر اول غلط ہی ایک عربی پوشاک کا نام ۔	//	مونس	رکھی تھی جو پہنی ہوئی معراج کی شب کی	دستار محمد کی عبا ضیغم رب کی
عبادت	//	۴۷۷	بندگی	//	انیس	حسرت رہے طاعت رب دوسرا کی	تم سو عبادت میں کرو ان نہر خدا کی
عبارت	//	۹۷۳	مطلب جو نثر میں بیان یا تحریر کیا جائے	//	امیر	خط پشت لب سرخ ہی رنگ پان سے	تماشا ہی رنگیں عبارت تمھاری
عبد	//	۷۶	بندہ ۔ غلام ۔	ذکر	سخن	ثابت ہوا کہ ہی وہاں پرسش گناہ کی	یاں عبد بیگناہ گنہگار ہو گیا
عبرت ^سلہ^	//	۶۷۳	اندیشہ ۔ خوف ۔ تنبیہ ۔ نصیحت حاصل کرنا ۔	مونث	نایز	کہاں چھپڑ کا ویرانہ پڑا اک لو میں جلتا ہی	جہاں شاہی محل تھے اب وہاں عبرت برستی ہی

سلہ (داغ) غیر کے ہمراہ پھرتے ہو خدائی خوار تم ۔ عار آتی ہی ہمارے پاس دم بھر بیٹھتے ۔

سلہ عارضی ع ۔ چند روزہ عارضی ۔ (اختر شاہ اودھ) دنیا ہی فقط سرائے فانی ۔ یہ عارضی ہی زندگانی (اکبر) اللہ بچائے مرض عشق سے دل کو ۔ سنتے ہیں کہ یہ عارضہ اچھا نہیں ہوتا سلہ (امیر) ہے نعاں [illegible] میرے نسبت سنگ و شرار ۔ گرد عارض میں ہے عالم جوہر فولاد کا ۔ (جلیل) شوخی مضمون کی لے اڑی ہی ۔ عالم ہی شعر میں پری کا ۔ سلہ طبیعت کا ایک خاص حالت میں غفلت سے آگاہی کیطرف جانا مجازاً نصیحت پکڑنا ۔ (بحر) نیرنگی دنیا کا تماشا ہے نمایاں ۔ غفلت اسے کہتے ہیں کہ عبرت نہیں ہوتی ۔

عبور	ع	۲۷۸	پانی سے پار اترنا۔ راہ سے گزرنا۔	مذکر	صبا	کشتیٔ مے سے چلے تو اسے ساقی	بحرِ غم سے عبور ہوتا ہے
عبیر [۱]	〃	۲۸۲	ایک خوشبودار مسالہ ہے۔ وہ سرخ رنگ جو ہندو ہولی میں اڑاتے اور کھیلتے ہیں۔	〃	امیر	خاکِ پا اسکی ہے جنت کا عبیر	دل سے ہے جو خاکِ پائے مصطفےٰ
عتاب	〃	۴۷۳	خفگی۔ غصہ۔ ملامت۔	مذکر	جلیل	لطف و اخلاق و کرم کچھ نہیں تھا انکو	ناز آتا ہے، ضد آتی ہے، عتاب آتا ہے
عترت [۲]	〃	۱۰۷	اولاد۔ عزیز۔ یگانے رشتہ دار۔ قریبی۔	مونث	گویا	آتے تھے یا تو انکے لئے حُلّۂ بہشت	یا سر برہنہ پھرتی ہے عترت حسین کی
عجب [۳]	〃	۷۵	تعجب۔ انوکھاپن۔ طرفہ۔ اچنبھے میں ڈالنے والی۔ حیرت انگیز بات	مذکر	داغ	ابھی اپنی جفا کو کھیل ہی سمجھے ہو تو ظالم	کہ جینے پر نہ آیا میری مرنے پر عجب آیا
عجز [۴]	〃	۸۰	عاجزی۔ انکساری۔ لاچاری۔	مذکر	وزیر	فروتنی سے نہ دستِ دعا بلند ہوا	دعا بھی سجدے میں کی عجز یہ پسند ہوا
عجلت	〃	۵۰۳	اردو میں بضم اول مستعمل ہے شتابی۔ جلدی۔ پھرتی۔ بالکسر صحیح ہے۔	مونث	تسلیم	دیدار کا ارمان نکلنے دے خدا را	قاتل یہ دم ذبح کو عجلت نہیں اچھی
عجم	〃	۱۱۳	وہ ملک جو عرب کے سوا ہیں خصوصاً ایران توران۔	مذکر	داغ	تری بندہ نوازی ہفت کشور بخشدیتی ہے	جو تو میرا جہاں میرا عرب میرا عجم میرا
عدالت [۵]	〃	۵۰۵	عدل۔ انصاف۔ انصاف کی کچہری	مونث	انیس	جنت انعام کر کہ دوزخ میں جلا	وہ رحم ترا ہے یہ عدالت تیری
عداوت [۶]	〃	۴۸۱	دشمنی۔ رنجش۔ بغض۔ کینہ۔	〃	جلال	عداوت رہے دل میں جانی ہماری	یہی پاس رکھو نشانی ہماری
عدد	〃	۷۸	گنتی۔ شمار۔	مذکر	ظفر	ہو گئے دیوانے اک ہزار و یکصد و ہشتاد و دو	اے ظفر کتنے عدد ہیں یہ تمہارے نام کے
عدل	〃	۱۰۴	بفتح اول و سکون دوم۔ انصاف	〃	انیس	حافظ اگر ہو عدل جنابِ امیر کا	شعلہ پہنے ہے جسم میں کرتہ حریر کا
عدم	〃	۱۱۴	نیستی۔ نہیں ہونا۔	〃	انشا	اس ہستیٔ موہوم سے میں تنگ ہوں انشا	واللہ کہ اس سے ہے مرا تب عدم اچھا
عدو	〃	۸۰	دشمن۔ بیری۔ شعرائے اردو رقیب کے معنی میں اکثر استعمال کرتے ہیں۔	〃	داغ	کھینچے ہے قسمت برگشتہ تلاش دشمن	دوست کو ڈھونڈھتے ہیں ہم تو عدو ملتا ہے
عذاب [۷]	〃	۴۷۳	بالفتح صحیح ہے اور بالضم غلط ہے۔ دکھ۔ درد۔ گناہ کی سزا۔ وہ تکلیف جو بد اعمالی کے صلہ میں دیجائیگی۔	〃	〃	قسمت نے میری پایا جو رنج محبت میں	دوزخ کے بھی جیتے جی آیا نہ عذاب ایسا
عذار	〃	۱۰۹	رخسارہ۔ گال۔ بروزن کتاب۔ و بروزن گزار غلط ہے۔	〃	ناسخ	یا سہرے دھو رہے ہیں گل سرخ	دیکھو آئینہ میں عذار اپنا

۱ (آتش) جو نیند صحرا میں قبر دیکھی تو میں نے کندہ کیا یہ پتھر عبیر عزیز میت حبیب کا ہو غبار خاطر وہ ہو گیا۔ سنگھاڑے کے آٹے میں سرخ رنگ ملا کر بناتے ہیں جسکو ہولی میں ہندو ایک دوسرے پر ڈالتے ہیں اسکو بھی عبیر کہتے ہیں۔ ۲ (رانج) کی خوب کلمہ گو اُدنے حرمت رسول کی خیمہ جلائے لوٹ لئے عترت رسول کی ۳ (آتش) اعجاز کا عجب لب جاں بخش سے نہیں عجب۔ ۴ بضم اول ودوم غرور و تکبر و خود بینی ۵ (غالب) پھر کھلا ہے در عدالت ناز۔ گرم بازار فوجداری ہے ۶ بمعنی رنج و علت۔ (جلیل) جنوں آئے جب سے مجھے شور ہے حسینوں میں۔ ہمیں جلیل سے بڑھکر کوئی عذاب نہیں۔ گناہ کی سزا (داغ) زاہد مزہ تو جب ہے ثواب و عذاب کا۔ دوزخ میں بادہ کش نہوں جنت میں تو نہو۔ اذیت تکلیف۔ (داغ) نہ دل ہی ٹھہرا نہ آنکھ جھپکی نہ چین پایا نہ خواب آیا۔ خدا دکھائے نہ دشمنوں کو جو دوستی میں عذاب دیکھا ۸ در پیر شبیر آیا سمجھے یہ عجز تھا۔

عذر[1]	ع	۹۷۰	بضم اول حیلہ بہانہ۔ معذور کرنا۔ کسی بات کا سبب	مذکر	داغ	عذر انکی زبان سے نکلا	تیر گویا کمان سے نکلا
عذوبت	″	۱۱۷۸	لذت۔ شیرینی۔ خوش مزگی۔	مونث	امیر	ترزبانی سے لیا کام سخن میں جو زرا	جان شیریں سے سوا اسمیں عذوبت آئی
عربا	″	۲۷۲	ملک عرب اور عرب کے باشندے۔	مذکر	داغ	تری بندہ نوازی ہفت کشور بخش بیٹھی ہو	جو تو میرا جہاں میرا عرب میرا عجم میرا
عرس	″	۳۳۰	بضم اول طعام عروسی۔ فاتحہ۔ کسی بزرگ کا فاتحہ ہر سال انکی وفات کے روز۔	″	امیر	نئی تقریب پریوں کے بلانے کی ہو دیوانو	کسی صحرا میں عرس اک دن کریں چلکر سلیمانکا
عرش	″	۵۷	تخت۔ چھت۔	″	رضا	نالہ مجھ بیکس کا جب اونچا گیا	عرش کو جنبش ہوئی تھرا گیا
عرصہ	″	۳۶۵	میدان	″	آتش	جنوں کیجل عدم کو یاں بھی گھبراتا ہوں میں	کیا ہے تنگ وحشت نے ہماری عرصہ ہامونکا
عرصہ[2]	۰	۰	مجازاً دیر۔ توقف۔ تاخیر۔	″	ذوق	جہاں میں عرصہ عشرت سے سوا دہ چند ہے غم کا	اگر ہے عید کا اک دن تو عشرہ ہے محرم کا
عرض	″	۱۰۷۰	چوڑان۔	″	اختر شاہ اودھ	گھوڑے دوڑائیں گے اختر نہ گھٹنی کا ہے گذر	عرض اس تھان کا بزاز جو چوڑا ہوگا
″	″	″	بفتح اول و دوم کسی چیز کا کسی پر ظاہر کرنا۔ بیان کرنا۔ گذارش کرنا۔	مونث	جلیل	مانگتا ہے کوئی دنیا کوئی عقبےٰ تجھسے	عرض میری بھی ہے شاہ دوسرا تھوڑی سی
عرضداشت	ف	۱۱۷۵	درخواست	″	فایز	لکھے گئے جو ہم آخر یہ نامہ نے کہا	کہ عرضداشت تو طومار ہوتی جاتی ہے
عرضی	ع	۱۰۸۰	درخواست۔	″	جلیل	برچھی کا کام کرگئی عرضی رقیب کی	تیری نظر سے میری جگر سے گذر گئی
عرق	″	۳۷۰	پسینہ	مذکر	نواب مرزا شوق	بید کیطرح جسم تھرّایا	سر سے لے پاؤں تک عرق آیا
″	″	۳۷۰	وہ پانی جو دواؤں کا کھینچا جاتا ہے مثلاً عرق کیوڑا عرق گاؤزباں وغیرہ[3]	″	داغ	میرے انگور کھنچنے میں تجھے دیتا ہے زاہد	رہیگا تیز یکساں یہ عرق دل سے آخر تک
عروج[4]	″	۳۷۹	بلندی۔ مرتبہ۔ اقبال کی یاوری۔	″	انیس	کسی کی ایک طرح پر بسر ہوئی نہ انیس	عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا
عروس	″	۳۳۶	دولہا دولہن دونوں کو عروس کہتے ہیں	مونث	امیر	نظر تمنے گھونگھٹ اٹھا کر جو کی	عروس بہار اور شرما گئی
عروض[5]	″	۱۰۷۶	بفتح اول و ضم دوم علم شعر کا نام ہے بضم اول غلط ہے	مذکر	″	تفکر آتیا زجان جاناں میں کیا حد کا	عروض اتبک نہ آیا تھا اس بیت معقد کا
عریضہ	″	۱۰۸۵	خط۔ عرضی۔ وہ تحریر جو چھوٹے کیطرف سے بڑے کے نام ہو	″	آتش	اس شہ خوباں کو جب لکھا عریضہ شوق کا	استقدر لوٹا ہما سے پیر کبوتر بنگیا
عزا[6]	″	۷۰	ماتم۔ ماتم پرسی۔	مونث	جلال	تمھارے بال پریشاں ہیں جسکے ماتم میں	غم آج انکا ہے سوگ انکا ہے عزا انکی
عزادار	ف	۲۰۲	ماتمدار۔ سوگوار	مذکر	جلیل	قافلے میں نہ بچا کوئی بجز عابد کے	ایک بیمار رہا شہ کا عزادار رہا
عزت	ع	۲۷۷	غالب ہونا۔ قوت غلبہ۔ شدت۔ فارسی والے حرمت آبرو۔ شان کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔	مونث	رند	سن او گل بہت منہ نہ چڑھ دیا کر	یہ تھوڑی سی عزت اتر جائیگی

[1] (امیر) خدا ہی عاجزوں کی عاجزی سنتا ہے بخشش ہیں۔ بڑی سرکار ہیں دربار ہیں یہ عذر چلتا ہے [2] بمعنی فاصلہ۔ (ظفر) دور ہیں دل سے جو دیکھے تو وہ نزدیک ہے۔ تجھ میرا سینہ ہے اپنا ہر ایک عرصہ دور کا بمعنی زمانہ۔ دو تقفا اتنا (ناسخ)۔ ہو گئی بالکل ہماری عمر غفلت میں بسر۔ عرصہ اپنی زندگانی کا مگر اک خواب تھا۔

[3] (داغ) گر رسائی چاہتی ہے اور تو بنا قرزن ۔ اے قضا ملجا کسی اٹکی ہوئی تقدیر سے۔ اٹکی ہوئی تقدیر۔ فصحا استعمال نہیں کرتے [4] لفظ عروض کا حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۲۴ پر ہے

[6] عزا خانہ لکھنؤ میں اس مکان کو کہتے ہیں جہاں مرثیہ خوانی یا تعزیہ داری ہوتی ہے۔

حاشیہ نمبر ۱۲ متعلقہ صفحہ ۲۳۹ - عروض - بفتح اول و بضم دوم بمعنی عارض ہونا - اصطلاحاً ایک علم کا نام ہے - اسکا موجد خلیل بن احمد مکہ معظمہ کا رہنے والا تھا - چونکہ مکہ معظمہ کے ناموں میں سے ایک نام عروض بھی ہے اسوجہ سے تبرکاً و تیمناً یہ نام رکھا گیا اس علم میں شعر کے اوزان رکھے گئے ہیں - عروض میں اصلی بحریں کل انیس ۱۹ ہیں اُن میں سے بارہ بحریں اردو میں مستعمل ہیں لیکن زحافات و تغیرات کی وجہ سے اُن بارہ بحروں کی تحت میں کئی بحریں آتی ہیں تصریح اُن بحروں کی مختصراً ذیل میں درج ہے۔

نام بحر	زحافات سے اضافہ	ارکان (دوبار)	کسکا شعر ہے	شعر جو اس بحر میں ہے	
کامل	سالم مثمن ۱	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	آتش	مرے دلکو شوق فغاں نہیں مرے لب تک آتی دعا نہیں	وہ دہن ہوں جسمیں زباں نہیں وہ جرس ہوں جسمیں صدا نہیں
ہزج	سالم مثمن ۱	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	امیر	کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں	جو جل اُٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں
	۲	مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن	بحر	آشفتہ طبیعت کے آثار نہیں چھپتے	آزار محبت کے بیمار نہیں چھپتے
	۳	مفعولُ مفاعیل مفاعیل فعولن	اسیر	آنکھ اُسکی پھرے مجھ سے یہ باور نہیں آتا	کیا ضعف سے بیمار کو چکر نہیں آتا
	۴	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	جلیل	گھٹا اُٹھی صبا چلی چمن کھلا بہار ہے	نشاط ہے سرور ہے نگار ہمکنار ہے
	شش رکنی ۵	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	ناسخ	زبس واژوں ہے اپنا کوکب بخت	زمیں اوپر ہے نیچے آسماں ہے
	۶	مفعول مفاعلن فعولن	امیر	دل ہی نہ رہا امید کیسی	جڑ کٹ گئی نخل آرزو کی
رمل	مثمن ۱	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	ذوق	خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھے گیسو بڑھے	حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے
	۲	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	آتش	یار کو میں نے مجھے یار نے سونے نہ دیا	رات بھر طالع بیدار نے سونے نہ دیا
	۳	فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن	امیر	جو نگاہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیوں چرائی	وہی تیر کیوں نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا
	شش رکنی مسدس ۴	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	”	ہاتھ طوق گردن مینا کئے	میکدے میں ہم مزے لوٹا کئے
	۵	فاعلاتن فعلاتن فعلن	امیر	چاندنی میں جو وہ آجاتا ہے	چاند کو داغ لگا جاتا ہے
سریع	مسدس ۱	مفتعلن مفتعلن فاعلن	وزیر	بیٹھے بٹھائے تمہیں کیا ہوگیا	اُٹھ کے چلے حشر بپا ہوگیا
منسرح	مثمن ۱	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	آتش	قافلۂ سخت دل انکو نہیں ہے یوں رواں	کرتے ہیں جیسے سفر اہل فرنگ آب میں
خفیف	مسدس ۱	فاعلاتن مفاعلن فعلن	امیر	کام جاں حسب مدعا نہ ہوا	دل پسا تو نگر حسنا نہ ہوا
مضارع	مثمن ۱	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن	”	آنکھ اُسکو کھولنی بھی دشوار ہوگئی ہے	چلنے چمن میں نرگس بیمار ہوگئی ہے
	۲	مفعول فاعلات مفاعیلُ فاعلن	داغ	کیا کیا فریب دل کو دیئے اضطراب میں	اُنکی طرف سے آپ لکھے خط جواب میں
مقتضب	مثمن ۱	فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن	غالب	غنچہ پھر لگا کھلنے آج ہمنے اپنا دل	خوں کیا ہوا دیکھا گم کیا ہوا پایا
مجتث	مثمن ۱	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن	امیر	گذشتہ خاک نشینوں کی یادگار ہوں میں	مٹا ہوا سا نشان سر مزار ہوں میں
متقارب (۱)	مثمن ۱	فعولن فعولن فعولن فعولن	”	ادھر بھی کرم اے نسیم بہاری	ترستا ہے پھولوں کو مدفن کسیکا
	۲	فعولن فعولن فعولن فعول	میر حسن	نہیں کوئی تیرا نہ ہوگا شریک	تری ذات ہے وحدہ لاشریک
	۳	فعلن فعولن فعلن فعولن	آتش	زنار ڈالا تسبیح پھینکی	عشق صنم میں اللہ بھولا
	۴	فعلن فعلن فعلن فاع	جلیل	وہ آنکھیں چشم بد دور	رہتی ہیں مستی سے چور

(۱) بحر کو تقارب بھی کہتے ہیں -

بحر		نمبر	ارکان	شاعر	مصرع	مصرع
	شانزدہ رکنی	۵	فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن	ذوق	یہ کشتوں کا ہی ماتم کہ یاں تیغ ہی کر اں تیغ بھی تو کہ تیری گلی	اگر سنگ موسیٰ کا تعویذ کھاتے تو رکھتے ہی بس دو سینا سیادہ [illegible]
		۶	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	آفاق سلمہ	ملا ہو سجدے کو آج وہ در دماغ اپنا ہو آسمان پر	جھک گیا اختر مقدر نصیب جاگا مری جبیں کا
		۷	فعلن فعولن فعلن فعولن فعلن فعولن فعلن فعولن	قدر بلگرامی	کبتک ستم کا تیری جفا دل اٹھائیگا [illegible]	تھہر ترا دل شیشہ مرا دل ہشیار اپنا خالق [illegible]
متدارک	مثمن	۱	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن	جلیل	خواجۂ دو جہاں مرحبا مرحبا	شافع عاصیاں مرحبا مرحبا
		۲	فاعلن فاعلن فاعلن فع	بحر	ہر طرف مجمع عاشقاں ہے	تیرے دم کا یہ سارا سماں ہے
		۳	فعِلن فعِلن فعِلن فعِلن	ظفر	مرا سینہ و دل مرا جان و جگر	ترے تیر نظر کا نشانہ رہا
		۴	فعْلن فعْلن فعْلن فعْلن	رند	گذرے جدم ہم دنیا سے	ہم نے جانا دنیا گذری
	شانزدہ رکنی	۵	فاعلن فاعلن فاعلن فع فاعلن فاعلن فاعلن فع	مرثیہ	شاہ خیمہ میں جا کر پکاری کہ آج رخصت ہے میری جہاں سے	ملا اللہ سر پر تمہارے کہ آج رخصت ہے میری جہاں سے
		۶	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	جلیل	گلشن پھولا بلبل چہکی چھائے بادل آ یا ساقی	جام و مینا نقل و صہبا کیا کیا ساماں لایا ساقی
		۷	فعلن فعلن فع فعلن فعلن فعلن فعلن فع	نوح	صبر بڑا دشوار طلب چاہ بڑی تاخیر پسند	آتے آتے آتا ہو ہوتے ہوتے ہوتی ہو
		۸	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن	جلیل	ترے در پہ کھڑا ہوں شاہ عرب کہ حال ہے ایک گدا کا	کہیں دور ہو حسرت و رنج و الم کہیں درد جگر کو شفا ہو [illegible]
رجز	مثمن	۱	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن	ناسخ	ناسخ ہے اب آٹھوں پہر مشق تصور اس قدر	جس سمت کرتا ہوں نظر دلدار آتا ہے نظر
		۲	مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن	طالب دہلوی	عشق میں جو تیز ہوا مرغ سحر خیز ہوا	چشم سے خونریز ہوا دل سے غم انگیز ہوا
		۳	مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن	بحر	واہ رے عشق دیکھنا باغ کی سمت آ کے چلا	پر بھی قفس سے جو گرا بلبل بیقرار کا

ان بحروں میں تغیرات بھی ہوتے ہیں اور تغیرات کیوجہ سے اور بھی بحریں بڑھ جاتی ہیں۔ رباعی کے لیے اگرچہ بارہ بحریں مخصوص ہیں مگر رباعی کی اصلی بحر ایک ہی ہے جسمیں بکثرت رباعیاں پائی جاتی ہیں (مفعول مفاعلن مفاعیلن فع۔ عمر خیام کی رباعیاں اسی بحر میں ہیں

[۱] اکثر عروض داں حضرات اس بحر کو نہیں پسند کرتے۔ [۲] یعنی مؤلف کتاب ہذا۔

عزرائیل	ع	۴۲۰	نام اُس فرشتہ کا جو روح قبض کرتا ہے۔	مذکر	آتش	دم نکلتا ہی نہیں اے حسرت دیدار یار	کاش عزرائیل ہی تیری سی صورت مانگتا
عزلت	"	۵۰۷	گوشہ۔ تنہائی۔	مونث	امیر	سایۂ پردۂ توحید ہے عزلت میری	پردہ اُٹھ جائے اگر جامہ سے باہر میں ہوں
عزم	"	۱۱۷	قصد۔ ارادہ	مذکر	انیس	مانند عزم معرکہ آرا سے رزم تھا	گھوڑے سے شاہ دیں کو گرا دوں یہ عزم تھا
عزیمت	"	۵۲۷	قصد۔ ارادہ۔ افسوں۔ منتر۔ ہر معنی میں مونث ہے۔	مونث	مشہدی	لڑکا کے ساربان دل نالاں بھا بو زنگ	عشاق کو ہوئی ہے عزیمت حجاز کی
عسرت	"	۷۳۰	تنگی۔ تنگدستی۔ مفلسی۔ افلاس۔ دشواری	"	امیر	تیرے ہاتھوں سے ہوئی افلاس کی مٹی برباد	رخصت اس ملک سے عسرت ہوئی عشرت آئی
عسس	"	۱۹۲	کوتوال	مذکر	رضا	بنت العنب کے عشق میں بھاگی نہ سے الگ	قاضی کہیں پڑا ہے کہیں ہے عسس پڑا
عسل	"	۱۶۰	بفتح اول و دوم شہد۔	"	آتش	مال موذی سے تنفر آدمی کو چاہیے	سونگھ کر سنگ چھوڑ دیتا ہے عسل زنبور کا
عشرت	"	۹۷۰	فرحت آرام۔ خوش دلی۔	مونث	امیر	تیرے ہاتھوں سے ہوئی افلاس کی مٹی برباد	رخصت اس ملک سے عسرت ہوئی عشرت آئی
عشرہ	"	۵۷۵	مہینے کا دسواں دن۔	مذکر	تسلیم	لگے غیروں سے گلے ذبح کریں گے مجھکو	عید قرباں کہیں ہوگی کہیں عشرہ ہوگا
عشق	"	۴۷۰	کسی سے بیحد محبت کرنا۔	"	امیر	حسن کرتا ہے سنگ کو پانی	عشق پانی کو سنگ کرتا ہے
عشق اللہ	"	۵۳۶	آزاد فقیروں کا سلام	"	حسرت	ہو کے ہم بیت بندی برہمن سے راہ کرتے ہیں	حرم کے رہنے والو تمہیں عشق اللہ کرتے ہیں
عشق پیچاں / عشق پیچہ	"	"	ایک پھول ہے اسکا پیڑ لتردار ہوتا ہے جسمیں سرخ و سفید پھول ہوتے ہیں عربی میں لبلاب کہتے ہیں۔	"	انشا	جنگل کو یہ کام جو خوش آیا	جھاڑوں پر عشق پیچہ چھایا
عشوہ	"	۲۸۱	معشوق کی وہ حرکت جو عاشق کو فریفتہ کرے۔	"	حافظ صاحب	اے دوا آپکو مبارک رہے نخرا تیرا	غمزہ بھاتا ہے ترا مجکو نہ عشوہ تیرا
عصا	"	۱۶۱	لاٹھی۔ چھڑی۔	"	امیر	زور بازو سے جواں ہے آسرا ہے پیر کا	دیکھ لو دست کماں میں بھی عصا ہے تیر کا
عصر	"	۳۶۰	زمانہ۔ روزگار۔ دن کا اخیر حصہ اسوجہ سے نماز عصر کو عصر کہتے ہیں۔				
عصفور	"	۴۴۶	بضم اول صحیح ہے و بالفتح غلط ہے کنجشک۔	"	انیس	گھبرا کے خود اجل کے شکنجے میں آگیا	عصفور شاہ باز کے پنجے میں آگیا
عصمت	"	۶۰۰	پاکدامنی۔ گناہ سے بچنا پارسائی۔ پرہیزگاری۔	مونث	امیر	کہتے ہیں وصل میں پوری تو خطا ہوگی	ساتھ کھیلی ہوئی ہمدم میری عصمت ہوگی

سلہ عشرۂ مبشرہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دس صحابی جنکو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دیدی گئی تھی۔ وہ دس حضرات یہ ہیں (۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ (۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ (۵) حضرت زبیر رضہ (۶) حضرت طلحہ رضہ (۷) حضرت سعد رضہ (۸) حضرت سعید رضہ (۹) حضرت ابو عبیدہ (۱۰) حضرت عبدالرحمن رضہ یہ دس اصحاب عشرۂ مبشرہ کہے جاتے ہیں۔

سلہ اس عشرہ سے مراد عشرہ محرم سے ہے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
عصیاں	ع	۲۲۱	گناہ ۔ نافرمانی ۔	مذکر	امیر	شوق سے لکھیں فرشتے میرے عصیاں ایدن	ایک رحمت اُسکی ہے سارے دفتر کا جواب
عضو	ع	۸۷۶	بدن کا ٹکڑا ۔ بدن کا کوئی جزو	مذکر	انیس	خود حسن نے منہ اُن کے قدموں پہ ملا تھا	ہر عضو بدن نور کے سانچے میں ڈھلا تھا
عطا	″	۸۰	بخشش ۔ سخاوت ۔ فیض	مونث	جلیل	پاکے میں ساقی کوثر کو یہ کرتا ہوں سوال	اے عطا پاش ادھر بھی ہو عطا تھوڑی سی
عطر	″	۲۷۹	خوشبو ۔ جوہر خوشبودار چیزوں کا	مذکر	رند	یوسف لبسائے پیرہن اپنا یقین ہے	او گل کھینچے جو عطر ترے باسی ہار کا
عطش	″	۳۷۹	پیاس ۔ تشنگی ۔	مونث	دبیر	دو وقت ملتے اور غضب کی عطش ہوئی	اماں سے پوچھنے کو میں گئے بار غش ہوئی
عظمت	″	۱۴۱۰	بزرگی ۔	″	تسلیم	کہیں شوکت ہے شان انبیا کی	کہیں عظمت ہے ذکر اولیا کی
عفو	″	۱۵۶	معاف کرنا ۔ خطا بخشنا ۔ درگزر کرنا ۔	مذکر	جلیل	کریم کے جو کرم کا ظہور ہوتا ہے	خطا سے پہلے ہی عفو قصور ہوتا ہے
عفونت	″	۶۰۶	بدبو ۔ سڑاہند ۔	مونث	حالی	ہوا بملبلے کچھ اُٹھانے لگی	عفونت وہ پانی سے جانے لگی
عقاب	″	۱۷۳	نام مرغ شکاری ۔ مجازاً گرسپہ	مذکر	مونس	خادم کو صدا دی کہ عقاب آئے ہمارا	ہاں ابرش خورشید رکاب آئے ہمارا
عقبےٰ	″	۱۸۳	آخرت	مونث	داغ	تعریف نے کوثر کی سمجھے خوب پلائی	کیا بات ہے واعظ تری عقبےٰ کا بھلا ہو
				″	قلق	باپ ماں کا کہا یہ ٹالیں گی	اپنی عقبےٰ کو میٹ ڈالیں گی
عقد[ا]	″	۱۷۹	لڑی ۔ موتی کا ہار ۔ نکاح[۲] ۔	مذکر	بحر	کو بکو بکنے لگیں جب قلتیاں[۳] انگور کی	پانی پانی دُرج میں عقد لآلی ہوگیا
عقدہ	″	۱۷۹	مشکل بات[۴] ۔ بھید ۔ پیچیدہ مسئلہ[۵] ۔	″	دزیر	گلا کاٹو نہیں نیچے ہاتھ سے بہ منت قاتل	ہے ناخن سے حل ہو جائے عقدہ میری مشکل کا
	•	•	گرہ گتھی ۔ پھندا ۔	″	آتش	دل کو الجھا یا گرہ پڑنے نے زلف یار کی	دانہ کا دھوکا مجھے دیتا ہے عقدہ دام کا
عقرب	ع	۳۷۲	بالفتح بچھو ۔ آسمان کے ایک برج کا نام ۔	″	″	ایذا جو ہو اُس خال و گیسو سے تعجب ہے	وہ افعی بے دنداں ہے نیش یہ عقرب تھا
عقل	″	۲۰۰	بفتح اول ۔ سمجھ دانائی ۔ فہم ۔ ادراک ۔ بُدھی ۔	مونث	ظفر	ظفر کو منزل مقصود پہ تقدیر لے پہنچی	کدھر بہکی ہوئی سی عقل ہے تدبیر پھرتی ہے
عقیدت	″	۵۰۴	کسی امر کو صحیح اور حق جان کر اس پر دل سے اعتقاد ۔ دھرم ۔	″	امیر	عقیدت جب ہوئی پوری تو کیسی پھر دُوری	رخ محبوب دل میں جلوہ آرا ہو ہی جاتا ہے
عقیدہ	″	۱۸۹	دل کا بھروسا ۔ مذہب کے اصول ۔ اعتقاد ۔ جو بات دل میں قائم ہو چکی ہو	مذکر	داغ	ہوا ہے جب سے شہرہ اُس عدوے دین و ایماں کا	کوئی دل چیر کر دیکھے عقیدہ ہر مسلماں کا
عقیق	″	۲۸۰	ایک سرخ پتھر کا نام ہے جو اکثر سفید بھی ہوتا ہے ۔	″	امیر	سارا جہان نام کے پیچھے تباہ ہے	انسان کیا عقیق یمن سے نکل گیا
عقیمہ	″	۲۲۵	بانجھ عورت	مونث	″	کیوں نہیں بھاتی عدو کو میری نظم طبع زاد	دوستا رکھتی ہے عقیمہ غیر کی اولاد کو
عکس	″	۱۴۰	پرتو ۔ پرچھائیں ۔ سایہ	مذکر	رضا	آئینہ حیرت سے اندھا ہوگیا	پڑ گیا جب عکس روے یار کا
علاج	″	۱۰۴	بیمار کی دوا علاج ۔ معالجہ ۔ چارہ ۔ کارگری ۔ تدبیر	″	ناسخ	جز قتل کیا ہے عشق کے بیمار کا علاج	سو آپ روز کرتے ہیں چارکا علاج

[۱] بالفتح بمعنی پیمان و بالکسر گردن بند ۔ ہار ۔ رشتہ مروارید ۔ عقود ۔ جمع ہے ۔ [۲] نکاح ۔ (قلق) کہ کسی غیر مرد کے ہمراہ ۔ عقد ٹھہرا ہے آپکا اے ماہ ۔ [۳] [illegible] [۴] پیچیدہ مسئلہ یا مشکل بات سمجھ لینا (مصحفی) مدت سے ہمیں ذکر تھی انیا یہ دہن کی ۔ عقدہ یہ ہوا جنبش لب سے ترے حل آج ۔ [۵] گرہ (ممنون) ہزار طرح کے عقدے پڑے ہوئے دل میں ۔ کھلا نہ ایک ترا عقدۂ نقاب مجھے ۔ بمعنی (قلق) [illegible] ۔ انگور کی پٹاری ۔ نور اللغات ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
علاقہ	ع	۲۰۶	بالفتح و بالکسر دونوں طرح جائز ہے۔ تعلق لگاؤ۔ ربط ضبط۔	مذکر	انیس	راحت سے شب و روز علاقہ مجھے ہوگا	فاقہ جو کروگی تو افاقہ مجھے ہوگا
٠	٠	٠	تعلق۔ مطلب سروکار۔	″	آتش	دونوں سے علاقہ نہ رہا چاہ کے تجکو	جنت کے نہ دوزخ کے ہوئے وا ہی قیامت
٠	٠	٠	جاگیر۔ گاؤں۔ جائداد۔ زمینداری	″	صبا	دشت وحشت کا علاقہ مجھے امسال ہوا	داغ سودا صفت نیر اقبال ہوا
علالت	ع	۵۳۱	بیماری۔ روگ۔	مونث	فایز	سر جو پھرتا ہی عجب سر خفی ہیں آئیں	یعنی آج آپ کے قربان علالت ہوگی
علامت	″	۵۴۱	نشان۔ پتہ۔ پہچان۔ آثار۔ علامات جمع ہے	″	″	شب کی رواروی ہے علامت سحر کی ہے	ہمکو لحد کی فکر انہیں یا دگھر کی ہے
علم	″	۱۴۰	واقفیت۔	مذکر	منیر	دیوانوں کو نہیں خبر دوزخ و بہشت	اللہ کو ہے علم ہمارے مآل کا
٠	٠	٠	ہنر۔ کسی خاص فن کی ماہیت	″	آتش	بعد فنا رہیگا علم اپنا اپنے ہمراہ	مضمون مردہ ہمکو ہاتھ آئیگا کفن میں
عَلَم	″	۱۴۰	نشان فوج۔ جھنڈا۔	″	انیس	غل تھا کہ جہاں میں علم ایسا نہیں دیکھا	زر ریز ہے پنجہ کرم ایسا نہیں دیکھا
علو	″	۱۰۶	بلندی۔ عزت۔ مرتبت۔	″	غالب	بادشہ کا نام لیتا ہے خطیب	اب علو پایۂ منبر کھلا
عِماد	″	۱۱۵	بکسر کھمبا۔ ستون۔ مکان کی اونچی دیواریں۔ یہ لفظ مفرد و جمع دونوں کے لیئے آتا ہی۔	″	مومن	کیا ہوئیں وہ بلند دیواریں	کیا ہوے وہ عماد طولانی
عمارت	″	۴۱۱	بکسر مکان۔ گھر۔ تعمیر شدہ مکان۔ آبادی۔	مونث	آتش	خانہ خراب نالوں کی بل بے شرارتیں	بہتی ہیں پانی ہو ہو کے سنگیں عمارتیں
عماری	″	۳۲۱	ہودج سایہ دار جو ہاتھی پر کستے ہیں یا اونٹ پر کسنے کا محمل۔ مُردے کا تابوت۔	″	منیر	جب خواصی میں رقیب عیش کن کو دیگئی	برج عقرب ای قمر تیری عماری ہو گئی
عمامہ[ا]	″	۱۵۶	پگڑی ایک قسم کی۔	مذکر	مونس	معراج میں نبی نے جو پہنا وہ جامہ تھا	خاکستری عبا تھی گلابی عمامہ تھا
عمر[۲]	″	۳۱۰	زندگی۔ مدت۔ سن۔ جمع اعمار	مونث	امیر	بڑی بیوفا عمر رفتہ تھی ہاے	مسافر کو رستے میں لٹوا گئی
عمل[۳]	″	۱۴۰	فعل۔ کام جمع اعمال	مذکر	مصحفی	کل تسبیح کو سے یار میں پہونچا گیا تجھے	ہاں یہ عمل تو اس سے ہوا ہی ثواب کا
٠	٠	٠	ورد۔ وظیفہ۔ دعا تعویذ	″	امیر	یاد آئی جہاں زلف نبی شکنی الجھن	اچھا یہ عمل ہاتھ لگا رد بلا کا
٠	٠	٠	قبضہ۔ دخل۔	″	حالی	بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا	بتوں کا عمل سو بسو جا بجا تھا
عمو	ع	۱۱۲	چچا۔ باپ کا بھائی۔	″	مونس	رشتہ ہی مجھے اس سے جو ہی احمد مختار	عمو ہے مرا شاہ نجف حیدر کرار
عناب	″	۱۲۳	ولایتی بیر جو مشہور ہوا ہی۔	″	ناسخ	سبزۂ خط فی یہ بدلا ہی لب جاناں کا رنگ	پہیلی زیں عناب جو تھا اندلون وہ پستہ ہے
عناد	″	۱۲۵	بکسر دشمنی۔ بیر	″	قلق	تم ذرا دیکھو اس بہن کا عناد	گھر ہی آخر مرا کیا برباد
عنان	″	۱۲۱	بکسر لگام۔ باگ۔	مونث	مونس	جس شخص نے گھوڑی کی عنان کھینچ کی پھرالی	وہ تیغ دو دم خون میں ہی بھر کے پھر آئی

[ا] بحرم حشر میں بھی وحدۂ فرد انہ ہوا نہ ہو۔ عمر تو آخر ہوئی اپنی تری تاخیر میں۔ [۳] عمل۔ بیکاری شانہ کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ رجانہ صاحب) دور ہو یرقان نرگس کا بنفشہ کا بخار تو عمل دو ایک کو جلاب اب۔

عنایات[1]	ع	۵۳۲	عنایتیں۔ زیادہ دیا۔ عنایت کی جمع	مونث	رند	کیا پوچھتے ہو حال بہر حال شکر ہے	کافی ہے میرے حق میں عنایات آپکی
عنایت	″	۵۳۱	مہربانی۔ توجہ۔ نظر لطف۔ دیا۔	″	جلال	چپکے ہو رہنا گلہ سنکے ہے عادت اُنکی	اور دے بیٹھیں جو گالی تو عنایت اُنکی
عنبر	″	۳۲۲	نام ایک خوشبو کا ہے جسکا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔	مذکر	سخن	ہے تری زلف میں کافر عجب انداز کی بو	مشک پہونچا نہ جسے عنبر سارا پہونچا
عندلیب[1]	″	۱۶۶	بلبل ہزار داستاں۔ بفتح اول صحیح ہے اور بالکسر غلط ہے۔	مونث	سودا	ظالم اکر دو گل کا گریباں ہوا ہے چاک	اک عندلیب اگر اجل[2] نہیں سے مرگئی
عنصر	″	۴۱۰	بضم اول وسیوم ونیز بفتح سیوم اصل۔ بنیاد۔ پانی آگ۔ ہوا مٹی میں سے ہر ایک کو عنصر کہتے ہیں۔	مذکر	رشک	دانتوں میں یاقوت گوہر ہونٹھوں میں	رنگتیں کیا کیا دکھاتا ہے یہ عنصر خاک کا
عنقا	″	۲۲۱	بالفتح صحیح ہے۔ بالضم غلط ہے۔ ایک فرضی پرندہ ہے جسکو شعرا نے فرض کرلیا ہے۔ ہر نایاب چیز کو کہتے ہیں۔	″	آتش	اُس ہمای اوج کا عنقا مقابل ہو گیا	حق جو کچھ تھا حق۔ جو باطل تھا وہ باطل ہو گیا
عنوان	″	۱۷۷	تمہید۔ دیباچہ۔ مطلب کی سرخی۔	″	ظفر	بھیجتے تھے خط ہمیں پہلے وہ جس عنوان سے	اب تو اک مدت سے وہ عنوان بھی جاتا رہا
۔	۔	۔	وجہ۔ سبب۔ طور ڈھنگ۔ سبیل طرح۔	″	داغ	غیر کا شکوہ بھی ہوتا ہے تو کس لطف کے ساتھ	اُنسے تعریف کا عنوان کہاں جاتا ہے
۔	۔	۔	ابتدا ہر چیز کی۔	″	ناظم	دم تحریر مناسب ہے کروں ضبط سرشک	ورنہ آغشتہ بخوں نامہ کا عنوان ہوگا
عود[3]	ع	۸۰	بالفتح لوٹنا۔ پھرنا۔ بازگشت۔	″	منیر	دنیا کو شان جلوہ یوسف دکھائیے	عود شباب ہو کبھی اس پیر زال کا
عود[3]	″	″	بالضم اگر ایک لکڑی ہے جو جلانے پر خوشبو دیتی ہے اور پانی میں ڈوب جاتی ہے	″	جرات	مری مرنے پہ ای یار نہ کیونکر دل جلے میرا	جہاں ہو بزم ماتم واں مقرر عود جلتا ہے
عور	″	۲۷۶	بضم وبواو معروف ننگا جسکے جسم پر کپڑا نہو۔	″	رضا	الفت لیلیٰ کا پردہ کسطرح ہوتا نہ فاش	بے کفن گاڑی گئی تھی لاش قیس عور کی
				″	رند	عور آتا ہے عدم سے جو ادھر آتا ہے	ننگوں کی شہر عدم میں کوئی بستی ہوگی
عورت[5]	″	۲۷۷	وہ چیز جسکے دیکھنے سے شرم آئے۔ ناف سے ٹخنہ تک جسم انسانی کا حصہ۔ زن۔	مونث	ظریف	گڑ بڑ مسافروں کی بھی اک یادگار تھی	عورت پہ مرد مرد پہ عورت سوار تھی

[1] جسطرح بلبل مختلف فیہ ہے اسیطرح لفظ عندلیب بھی مختلف فیہ ہے پہلے اسیر مرحوم نے مذکر اور رند نے مونث لکھا ہے۔ (اسیر) طبع اپنی بلبل باغ معانی ہے۔ اسیر۔ ہر چمن میں عندلیب خوش بیاں
رہتا نہیں (رند) ہے کئی دن سے گھات میں صیاد۔ عندلیب آجکل میں پھنستی ہے۔ [2] شعرائے حال اس ترکیب بندش کو متروک سمجھتے ہیں۔ [3] (مصرع رشک) پھر سیتلا نے عود کیا
باگسا موڑ کے۔ ایک قسم کی بلی جسکا صحیح تلفظ اود ہے۔ اود ایک جانور ہے جسکو اود بلاؤ کہتے ہیں۔ یہ پانی میں ڈوب کر مچھلیاں پکڑ لاتا اور کھاتا ہے۔
[5] جورو۔ بیوی کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے ہماری عورت۔ ستر عورت۔ اُس حصہ جسم کو کہتے ہیں جسکے کھلنے سے شرم معلوم ہو۔ (رفاق) مرو معذور ہے گر ترک ہو ستر عورت کا
اب اس قاعدے سے کہ عربی کے الفاظ جمع کو جمع مذکر بولتے ہیں اسکو بھی بولنا چاہیئے۔

عوض	ع	۸۷۲	بدلا۔ معاوضہ۔	مذکر	نوح	وہ کیوں مجکو اہی نوح دم دے رہی ہیں	یہ کیا میرے دل کا عوض مل رہا ہے
عوعو	″	۱۵۲	آوازِ سگ۔ کتے کی آواز	مونث	مونس	اوکلب یہ عوعو تری کب مانتے ہیں ہم	تنکے سے بھی اس گزر کو کم جانتے ہیں ہم
عہد	″	۷۹	زمانہ وقت	مذکر	تعشق	گر پڑے آنسو عروج ماہ کامل دیکھکر	میری نظروں میں ترا عہد جوانی پھر گیا
•	•	•	وعدہ۔ پیمان۔ قرار۔ قول۔	″	ناظم	بسکہ بودا تھا تیرا عہد وفا	گو بندھا پر نہ استوار ہوا
عہدہ	ع	۸۴	منصب۔ درجہ۔ مرتبہ	″	ناسخ	ہو ہی آخر نرگس بھی مبتلا اس طفل گلرو پہ	دیا کسنے بھلا گلچین کو عہدہ باغبانی کا
عیادت	″	۴۸۵	بیمار پرسی۔ بیمار کو دیکھنے جانا۔	مونث	″	باغ عالم میں کہاں ہے کوئی مجھ سا چارہ‌گر	روز کرتا ہوں عیادت نرگس بیمار کی
عیار	″	۲۸۱	کسوٹی۔ کھری کھوٹے کی پرکھ پہچان۔	مذکر	غالب	سکۂ شہ کا ہوا ہے روشناس	اب عیار آبروے زر کھلا
″	″	″	بہت حرکت کرنیوالا۔ فارسی والوں نے بمعنی چالاک و ہوشیار استعمال کیا ہے۔	″	جلال	تیری وزدیدہ نظر سا کوئی عیار نہ تھا	آنکھ ملتے ہی مگر بر میں دل زار نہ تھا
عیب	″	۸۴	نقص۔ برائی۔ خرابی۔	″	اسیر	دور کرتی ہے ہماری طبع عالی نقص بیت	صنعت معمار سے عیب مکان رہتا نہیں
•	•	•	تہمت۔ الزام۔ اتہام	″	نواب مرزا شوق	دن بھر ایک ایک منہ کو تکتا تھا	بات کرنے میں عیب لگتا تھا
عید	″	۸۴	مسلمانوں کی خوشی کا دن مجازاً غرہ شوال۔ چونکہ ہر سال عود کرتی ہے اسوجہ سے عید کہلائی۔	مونث	جلیل	پئے نظارۂ دربار۔ اپنے چہرے سحر	مہ صیام کا پردہ اٹھا کے عید آئی
عیش	″	۳۸۰	بآرام زندگی بسر کرنا۔ فارسی والوں نے بمعنے خوشی و نشاط بھی استعمال کیا ہے۔	مذکر	صبا	بزم جہاں سے عیش ہمارا اٹھالیا	کیا قہر ہے ہمیں بھی خدا یا اٹھالیا
عینک	ت	۱۵۰	آنکھ کا چشمہ۔	مونث	اسیر	اے طفل دیکھتا ہے تری رخ کو پیر چرخ	عینک لگا لگا کے مہ و آفتاب کی

(اسیر) دور کرتی ہے ہماری طبع عالی نقص بیت۔ صنعت معمار سے عیب مکان رہتا نہیں۔

(ذوق) سا دن میں دیا مہ شوال دکھائی : برسات میں عید آئی قدح کش کی بن آئی عید شجاع۔ اس روز شیعہ بڑی خوشی کرتے ہیں و ربیع الاول کو حضرت عمر فاروق رض کی شہادت کی خبر میں یہ سب یہ خوشی مناتے ہیں۔ اگرچہ حضرت عمر رض کی شہادت ۲۶ ذی الحجہ ہے مگر عراق میں آپ کی شہادت کی خبر ۹ ربیع الاول کو پہونچی۔ آپ کے قاتل کا نام ابو لولو تھا اور اسکا لقب شجاع تھا اسی مناسبت سے اس عید کا نام "عید شجاع" رکھا ہے۔ (رشک) وہ ساتھ غیر کے کرتا ہے ایتو عید شجاع۔ ہمارے آگے محرم کی ہے تو یہ تاریخ۔

(رسا لکھ) یوں ہی دل غم سے اگر ہجر میں خوگر ہوگا۔ وصل میں عیش مجھے خاک میسر ہوگا ۵۴ (بحر) چڑھا نشہ کی عینک دیکھ واعظ۔ ابھی دونوں جہاں کی دید ہو جائے ہم نشہ کی جب چڑھی عینک۔ خوب حل مطلب کتاب ہوئے۔ (اسیر) ہوا نہ فائز دیدار اگر یہ پیر فلک تو پھر یہ عینک خورشید و ماہ کیا ہوگی۔

باب غین معجمہ

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
غار	ع	۱۲۰۱	گڑھا۔ پہاڑ کی کھوہ۔	مذکر	بحر	جنکا کہ پاس تھا مجھے دل انسے ہٹ گیا	سینے کا غار گرد کدورت سے پٹ گیا
غازہ	״	۱۰۱۳	اُبٹن ایک قسم کی سرخی ہوتی ہو جو عورتیں زینت کی غرض سے منہ پر ملتی ہیں۔	״	امیر	اللہ رے انقلاب جہان پلید کا	خونِ حسین غازہ ہے روئے یزید کا
غازی[1]	״	۱۰۱۸	کافروں سے لڑنیوالا۔ کافروں کو قتل کرنے والا۔	״	انیس	لشکر میں غل تھا کہ وہ غازی نظر آیا	دیں پرور و ابرار و نمازی نظر آیا
غاشیہ	״	۱۳۱۶	مجازاً وہ کپڑا جو چارجامہ کے اوپر ڈالتے ہیں۔ (زین پوش)	״	ضمیر	اک نور سے ہر چار طرف دشت بھرا ہو	اور حسن سے خود غاشیہ کاندھے پہ دھرا ہے
غایت	״	۱۴۱۱	غرض۔ مطلب۔ انتہا۔ انجام	مونث	سالک	جور و ستم کی انکے جو غایت نہیں رہی	یاں بھی مری وفا کی نہایت نہیں رہی
غبار	״	۱۲۰۳	گرد۔ دھول۔ گرد ملی ہوئی ہوا۔	مذکر	امیر	روئے قاتل زرد ہو جائے نہ کیونکر خوف سے	سرخ آندھی ہو غبار اپنی شہادتگاہ کا
	۰	۰	رنج۔ کدورت۔ ملال۔	״	آتش	ناقص ہے دوستداری میں کامل نہیں ہے تو	دشمن سے بھی غبار اگر دل میں رہ گیا
غُبارہ[2]	״	۱۲۰۸	بضم اول و فتح چہارم ایک قسم کی آتشبازی جو باریک کاغذ کا تھیلا بناتے ہیں۔ اور تیل کا بھیگا ہوا گیند جلا کر اڑاتے ہیں۔	״	بحر	سوز دل بعد فنا بھی آشکارا ہو گیا	جب غبار اٹھا ہمارا اک غبارا ہو گیا
غذا	״	۱۷۰۱	جس سے بدن کی پرورش ہو۔ مجازاً کھانا۔	مونث	انیس	عابد پہ یہ غرفہ ہے نمازی پہ چڑھائی	مہمانوں نے دو دن سے غذا بھی نہیں پائی
غرارہ (بحر غرغرہ)	״	۱۴۰۶ / ۱۴۰۵	حلق تک پانی پہنچا کر کلی کرنا۔	مذکر	آتش	شراب خلد کی خاطر دہن ہے رکھنا صاف	وضو میں درنہ یہ زاہد غرارہ کیا کرتا
غربت	״	۱۶۰۲	مسافرت۔ سفر۔ پردیس۔	مونث	فائز	بیاباں کے بسانے کو کوئی دیوانہ نکلا ہو	وطن پر آئی پری روآج کیا غربت برستی ہے
غرض	״	۲۰۰۱	مطلب۔ مقصد۔ خواہش۔ حاجت۔	״	مونس	لیکن غرض کسیکی معطل نہ ہوتی تھی	مشکل کوئی بغیر علیؑ حل نہ ہوتی تھی
غرفہ	״	۱۲۸۵	بضم اول و فتح سیوم کھڑکی۔ دریچہ۔ جھروکا۔	مذکر	منیر	وہ بے پردا ہے ہرگز خانۂ دل سے نہ جھانکیگا	عبث غرفہ کھلا ہے اے جنوں چاک گریباں کا
غروب	״	۱۲۰۸	چاند سورج کا چھپنا۔ ڈوبنا۔	״	مصحفی	اب پھر ہوا ہے شوق اُنھیں گلگوں نقاب کا	نزدیک ہے شفق میں غروب آفتاب کا
غرور	״	۱۴۰۶	گھمنڈ۔ تکبر۔ خودی۔	״	امیر	شاہوں سے پوچھتی ہو یہ خاک عاجزی	کیسی یہ تمکنت تھی یہ کیسا غرور تھا
غرّہ	״	۱۲۰۵	غرور۔ گھمنڈ۔	״	رند	غرّہ مٹا جاتا ہے راہ عشق میں مغرور کا	ٹھوکریں کھاتا ہے یاں سر قیصر و فغفور کا

[1] کنایۃً گھوڑے کو غازی مرد کہتے ہیں۔ غازی میاں سلطان محمود غزنوی کے بھانجے سید سالار مسعود غازیؒ کا خطاب۔ آپنے ۴۲۳ھ میں بمقام بہرایچ انتقال کیا اور وہیں مدفون ہیں۔ غازی میاں دم مدار حضرت شاہ مدار صاحب کو کہتے ہیں آپنے ۸۳۴ھ میں انتقال فرمایا اور قصبہ مکن پور میں دفن ہیں مکن پور کے فقرا علی العموم آپکو دم مدار کہا کرتے ہیں۔ [2] بحر ہی نے بتشدید دوم بھی لکھا ہو سے اُڑیگا گنبد افلاک بنکے غُبّارہ۔ جو میری آہ جہانسوز کا دھواں ہوگا۔ اب فصحا کی زبانوں پر بغیر تشدید کے ہے بعض افرنگی محلی نے بھی بتشدید دوم لکھا ہو سے فرقت میں نکلکر مری آنکھوں سے حضور۔ لطف دکھلاتے ہیں اڑتے ہوئے غبّاروں کا۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
غُرّہ	ع	۱۲۰۵	اول روز کا چاند۔ مجازاً پہلی تاریخ جیسے غرۂ شوال۔	مذکر	اسیر	عید ترک فاقہ مستی سے ہوئی ہمکو اسیر	مرگ کا دن ہنگیا غرّہ مہ شوال کا
۰	ہ	۰	ناغہ کرنا۔	”	”	فاقہ کش ہیں ترے دیدار کے بھوکے کب سے	اے مہ عید یہ اچھا نہیں غرّہ تیرا
غزال	ع	۱۲۳۸	وہ ہرن کا بچہ جو دوڑنے لگا ہو	”	امیر	وہ دیوانے ہیں آنکھوں کے ذرا ایسا اگر کردیں	نکالے شیر پر آنکھیں غزال بیچ بیاباں کا
غزل	”	۱۰۳۷	بفتح اول ودوم۔ وہ اشعار جنمیں عشق و حسن کی باتیں ہوں۔	مونث	صفدر	رفتہ رفتہ حضرت صفدر کہاں تک پہونچا کلام	آسمان تک غزل زہرہ نے گائی آپ کی
غسل	”	۱۰۹۰	بضم اول وسکون دوم نیز اول ودوم نہانا۔ اشنان کرنا۔	مذکر	انیس	بیٹوں نے تو پایا بھی کفن آپ ہی داں کا	اور باپ کو کیسا کفن اور غسل کہاں کا
				”	آتش	نہیں ہم سا گنہگار اسے فلک کوئی ناپاکی میں	ہماری مردے کو درکار ہے غسل آب آہن کا
غش	”	۱۳۰۰	بفتح اول۔ بیہوش ہو جانا۔	”	انشا	جسدم کہ ترے محو تجلی کو غش آیا	لوگوں نے کہا حضرت موسیٰ کو غش آیا
غصّہ	”	۱۰۹۵	بالضم خفگی۔ مکروہ	”	داغ	زیست سے تنگ ہیں نہ چھیڑ ہمیں	دیکھ غصّہ حرام ہوتا ہے
غضب	”	۱۸۰۲	قہر۔ غصّہ۔ خفگی	”	مونس	تیور سے ہویدا ہے غضب تیرے صمد کا	گردش نہیں پتلی کی یہ ٹھہرا ہے اسد کا
”	۰	۰	بلا۔ مصیبت۔	”	جرات	یہ غضب بیٹھے بٹھائے تجھ پہ نازل کیا ہوا	اُٹھ گیا دنیا سے کیوں تو بھلا دل کیا ہوا
”	۰	۰	حیرت و تعجب کے مقام پر بولتے ہیں	”	آتش	غضب خدا کا صنم تیری سرد مہری ہے	نہ کرسکیگا گزند ایسی کرکے پالا ٹھنڈ
”	۰	۰	عجیب کام کرنا۔ اپنے یا دوسرے کے حق میں برائی کرنی۔	”	امیر	انصاف جور یار خدا سے طلب کیا	تمنے بھی اے امیر بڑا ہی غضب کیا
غضنفر	”	۲۱۳۰	شیر۔ درندہ۔ مجازاً بہادر۔ شجاع	”	جلیل	رخصت ہوش ہوئی آمد عباس علی	بزدلوں نے یہی جانا کہ غضنفر آیا
غفلت	”	۱۵۱۰	بالفتح بے خبری۔ بھول چوک۔ بیہوشی۔ نیند۔ اونگھ۔	مونث	داغ	میں نہ کہتا تھا کہ لے بیچ دل کھلتا ہے	دیکھئے آپکی غفلت ہے کہ غفلت میری
غُل[1]	ف	۱۰۳۰	بالضم۔ شور و غوغا۔	مذکر	ظفر	کیا سنی فریاد میری وہ گل نازک دماغ	باغ میں غنچہ اگر چٹکے کہے غل کیوں ہوا
”	ع	”	بالضم۔ طوق۔ گھنٹہ۔	”	آباد	اڑ گئی زنجیر ٹکڑے ٹکڑے ہر سبب غل ہوگیا	تیری طاقت کا بس لئے دست جنوں غل ہوگیا
غلاف	”	۱۱۱۱	خول۔ اوپر کا پردہ۔	”	آتش	تیغ قاتل پہ اپنا خون جم کر	مخمل سرخ کا غلاف ہوا
غلام	”	۱۰۵۱	نوکر۔ بندہ۔ ٹہلو۔ خدمتگار۔ زرخرید	”	امیر	وہ بھی خاص خدا ہے مثل بلال رضہ	ہے جو دل سے غلام احمدؐ کا
غلبہ	”	۱۰۳۷	حملہ۔ زور۔ زیادتی۔ فتح۔ جیت	”	ناسخ	غفلت اہل جہاں تردامنی کی ہے دلیل	غلبہ ہوتا ہے رطوبت سے مقرر خواب کا
غُلغلہ	”	۲۰۶۵	بضم اول وسیوم۔ شور و غل۔	”	آتش	بہار آئی ہے دیوانے وجد کرتے ہیں	سرود کی ہے صدا غلغلہ سلاسل کا
غُلو	”	۱۰۳۶	بالضم۔ شدت۔ بیحد اصرار۔ ہجوم۔ ہاتھ اونچا کرنا۔ کسی خیال میں بیحد اور بہت زیادہ مشغولیت۔ علم معانی کی اصطلاح میں مبالغہ کی ایک قسم یعنی وہ مبالغہ جو عقلاً اور عادتاً محال ہو۔	”	مومن	اک غلو ہوش پہ بیہوشی کا	عالم اک اپنی فراموشی کا

[1] عربی میں بتشدید لام ہے مگر فارسیوں نے بہ تخفیف استعمال کیا ہے۔

غلّہ	ف	۱۰۳۵	اناج ۔	مذکر	اسیر	میں جس روز دن مفت دکھلائی وہ دانہ خال کا	خوب بارش ہو تو پھر غلہ گراں رہتا نہیں
غُلّہ	″	″	مٹی کی گولی جو غلیل میں رکھکر پھینکتے ہیں	مذکر	ظریف	جو بازو ؤں میں شکست ہو کسی شکاری کے	کڑی غلیل کا غُلّہ بھی ٹھنڈی گولی ہے
غلیل	″	۱۰۷۰	تانت اور بانس کی بنی ہوئی ایک قسم کی کمان ہے ۔	مونث	″	جو بازوؤں میں شکست ہو کسی شکاری کے	کڑی غلیل کا غُلّہ بھی ٹھنڈی گولی ہے
غم	ع	۱۰۴۰	رنج ۔ دُکھ ملال	مذکر	رضا	مبارکباد فرط رشک سے اغیار دیتے ہیں	دکھاوے کیلیئے بھی وہ اگر کرتے ہیں غم میرا
غمخوارہ	ف	۱۸۴۷	ہمدرد ۔ دکھ درد کا شریک	مذکر	امیر	جب کہا اُس سے شب غم کوئی غمخوارہ تھا	دردِ دل اٹھ کے کہا کیا یہ گنہگار نہ تھا
غمزہ	ع	۱۰۵۲	ناز نخرہ ۔ انداز معشوقانہ ۔ چشم و ابرو سے اشارہ کرنا ۔	مذکر	جلیل	ایک خنجر تو تری ہاتھ میں ہے اے قاتل	دوسرا خنجر خونریز ہے غمزہ تیرا
غمگسار	ف	۱۳۲۱	دوست یار ۔ غم دور کرنیوالا ۔ غمخوار ہمدرد ۔	مذکر	غالب	یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح	کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا
غنچہ	ف	۱۰۵۸	کلی ۔ بے کھلا پھول ۔	″	اسیر	چمن مقتل نظر آتا ہے مجکو ہجر جاناں میں	سمجھتا ہوں چلی گولی اگر غنچہ چٹکتا ہے
″	۔	۔	جمگھٹ ۔ ہجوم ۔ چند آدمیوں کا ایک جگہ جمع ہونا ۔	″	″	سنا ہے جب سے اسکو شوق ہے پھولونکو روندنے کا	گلی میں یار کی رہتا ہے غنچہ پھول والونکا
غنی	ع	۱۰۶۰	بے پروا ۔ دولتمند ۔ خداوند عالم کا ایک نام ۔	″	امیر	غنی ساتھ دنیا سے کیا لے گیا	مگر جو کسی کو دیا لے گیا
غنیمت [1]	″	۱۵۰۰	لوٹ ۔ لوٹ کا مال وہ مال جو دشمن سے چھین لیں قابل قدر بات بہتر جاننا ۔ قابل شکریہ ہونا ۔	مونث	داغ	گیا دل گیا داغ اُس بزم میں	غنیمت ہوئی آبرو رہ گئی
غوّاص	″	۱۰۹۷	بضم اول و تشدید دوم ۔ غوطہ لگانیوالا ۔ پن ڈبا ۔ کسی دھات کے اندر سرایت کرنے والا ۔	مذکر	اسیر	بے مشقت نہیں ہوتی کبھی راحت حاصل	غرق دریا ہوا غوّاص تو گوہر پایا
غور	ف	۱۲۰۶	فکر ۔ تامل ۔ سوچ ۔ بچار ۔ مختلف فیہ	″	گلزار نسیم	سوچا وہ کہ لیجئے من کسی طور	دشمن کا تھا سامنا کیا غور
				مونث	داغ	کیا ناگہاں جفائیں تری یاد آگئیں	بھولے سے اپنے حال میں جب میں نے غور کی
″	″	″	نگہداشت ۔ پرورش پرداخت ۔ خبر گیری ۔	″	رند	جب میں مر جاؤنگا پھر غور کروگے کسکی	کسکو بلواؤ گے پسوا کے دوا میرے بعد
غوطہ	ع	۱۰۲۰	بواو مجہول ۔ ڈبکی ۔ کسی چیز کو طہارت کی غرض سے پانی میں ڈبونا ۔	مذکر	داغ	قلزم عشق میں ہے گوہر مقصود اے دل	تو نے غوطہ نہ کبھی ایسی شناور مارا
غوغا	″	۲۰۰۷	غل غپاڑا ۔ ہلڑ ۔ شور و غل ۔	″	ناظم	کر کے خورا یک کا جا بیٹھے ہیں گھر میں اور پھر	پوچھتے ہیں کہ مرے در پہ ہے غوغا کیسا

[1] قابل قدر (میر) سخن مشتاق ہے عالم ہمارا ۔ غنیمت ہے جہاں میں دم ہمارا ۔ بہتر جاننا ۔ قابل قدر سمجھنا ۔ (آتش) وقت فرصت کو غنیمت سمجھ آنا ہے تو آ ۔ اے اجل عالم تنہائی ہے میدان خالی ۔ قابل شکریہ ۔ (درد) دل کیسی رہگزر میں جان دینے کا یہ حاصل ہے ۔ کہ ہر عشرتکدہ میں ہو رہا ہے آج غم میرا ۔

غول	ع	۱۰۳۶	بواو معروف۔ دیو بھوت۔ شیطان۔ اگیا بیتال	مذکر	آتش	میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا آپ سے	آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیاباں گیا
۔	۔	۔	بواو مجہول۔ مجمع۔ پرا۔	″	نیر	فلک کو چشم نمائی کریگا شحنۂ شہر	ستارے رات کو پھرتے پائیں نہ جھکے غول
۔	۔	۔	گروہ۔ انبوہ۔ ہجوم	″	انیس	بولا کوئی یہ غول ہیں کیا شام و روم کے	ٹکڑے اڑائینگے عمر و شمر شوم کے
غیبت	ع	۱۴۱۲	بکسر اول کسیکی برائی اُسکی عدم موجودگی میں کرنی۔	مونث	فائز	میں عشق وارفتہ گنا ہوں نہیں کچھ کہہ زاہد	میرے ہی منہ پہ بڑی صاف ہے غیبت میری
غیر	″	۱۲۱۰	دوسرا شخص۔ باہر کا آدمی جس سے کچھ واسطہ نہو۔ مجازاً رقیب۔	مذکر	جلیل	محبت سے جو بیٹھیں آ کے تو کیوں دل پر نہو قبضہ	یہ وہ جادو ہے جس سے غیر اپنا ہو ہی جاتا ہے
غیرت	″	۱۶۱۰	رشک۔ شرم لاج ندامت حیا	مونث	رند	کیا جھوم کے ابر آیا تھا کیا ٹوٹ کے برسا	غیرت نے تجھے حیف ہے او چشم تر آئی
۔	۔	۔	ندامت۔ انفعال	″	ناسخ	ضبط میں کرتا نہیں آتی ہے غیرت دوستو	کیا بھلا منہ سے نکالوں آہ بے تاثیر کو
غیظ	ع	۱۹۱۰	بالفتح سخت غصہ۔ قہر۔ غضب	مذکر	مونس	یہ سنکے سب نے تیر لگائے جناب کو	بس غیظ آگیا خلف بو تراب کو

٥ (شعور) رات بھر دشت میں پھرتا ہو جو آہیں بھرتا۔ تیرا وحشی بھی مگر غول بیابانی ہو۔

٥ غیبت۔ اُسکو کہتے ہیں جو کسیکے پیٹھ پیچھے وہ بات کہی جائے جو اُسکے روبرو کہی جاتی تو وہ شرمندہ و ناخوش ہوتا اور درحقیقت اُسمیں وہ عیب موجود ہے اور اگر وہ عیب اُسمیں نہیں ہے بیان کیا جاتا ہو تو وہ غیبت نہیں ہے بلکہ تہمت و بہتان ہو۔ غیبت شرعًا و اخلاقًا بدترین عیوب انسانی میں سے ہے قران شریف میں اللہ تعالےٰ نے غیبت کرنیوالے کو مرے ہے بھائی کا گوشت کھانے والا فرمایا ہے (ناسخ) گرچہ ہوں میکش پر اسے زاہد نکر غیبت مری۔ گوشت کھانے سے برادر کے تو ہے بہتر شراب۔

٥ اپنی ذات کے سوا۔ دوسرا آدمی۔ (میرحسن) جو پانی پلانا تو پینا اُسے۔ غرض غیر کے ہاتھ جینا اُسے۔

٥ مثلاً غیرت پری۔ غیرت حور۔

ردیف فاے معجمہ

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
فاتحہ[۱]	ع	۴۹۴	نذر دینی یعنے چند آیہ قرآنی پڑھکر کسیکی روح کو بخشنا۔ نیاز دینا۔ ابتدا۔ آغاز۔	مذکر مونث	مونس قبول	رکھو خیال فاطمہؓ کے نور عین کا قبر مجنوں پہ فاتحہ پڑھ دی	تم پانی پینا فاتحہ دیکر حسین کا نجد کا جب ملا مقام ہمیں
فاختہ	ف	۱۰۸۶	بکسر سیوم تھا مگر اردو فارسی میں بسکون سیوم مستعمل ہے۔ قمری۔ کبوتر کیطرح کا ایک پرند ہے جسکا رنگ خاکی ہوتا ہے۔	"	انشا	جو سرو پہ بیٹھی فاختہ تھی	سو وہ بھی حواس باختہ تھی
فارس	ع	۳۴۱	بکسر سیوم۔ سوار۔	مذکر	مونس	دو لاکھ میں کسیکا نہ اک وار چل سکا	لڑتا تو کیا فرس بھی نہ فارس سنبھل سکا
فاصلہ	"	۲۰۶	مسافت۔ بعد۔ دوری۔	"	تعشق	جو ہے وہ مردہ نظر آتا ہے اسکے عشق میں	ہستی و ملک عدم کا فاصلہ جاتا رہا
فاقہ	"	۱۸۶	کھانا نہ کھانا۔ بھوکا رہنا۔	"	داغ	مرض غم سے کب افاقہ تھا	دن کو روزہ تو شب کو فاقہ تھا
فال	"	۱۱۱	شگون۔	مونث	ناظم	آشوب گاہ خفتہ میں بچنا محال ہے	فال بیاض دیدۂ نخچیر دیکھ لی
فالج	"	۱۱۴	نام ایک بیماری کا۔	مذکر	اکبر	فسردگی ہوئی پیدا اُس انتشار کے بعد	ہزار حیف کہ فالج گرا بخار کے بعد
فالسہ	ف	۱۷۶	ایک پھل ہے۔	"	بحر	یہ آب آب خال رخ یار سے ہوئے	شکری جو تھے وہ شربتی اب فالسے ہوئے
فانوس[۲]	"	۱۹۷	وہ گلاس نما شمعدان جسکے بیچمیں روشنی کرتے ہیں ایک قسم کا شمعدان ایک قسم کی قندیل۔	"	"	طبیعت بحر کی روشن ہوئی جب صاف ابرو دیکھ	ہوا فانوس مصراع سے نو شمع مضمون کا
فائدہ	ع	۱۰۰	نفع۔ محاصل آمدنی۔ بھلائی۔ مفید۔ سود مند کارگر۔	"	سودا	ہم تو قفس میں ان کے خاموش ہو رہے ہے	اے ہمصفیر فائدہ ناحق کے شور کا
فتح	"	۴۸۸	کھولنا مجازاً جیتنا۔ لڑائی میں جیت جانا فتوح جمع ہے۔	مونث	اسیر	ٹوٹا جو دل تو ہاتھ لگی ہمکو زلف تار	بعد شکست فتح من اللہ ہوگئی
فتح پیچ	ف	۳۹۴	نام ایک زیور کا۔ عورتوں کی گندھی ہوئی چوٹی کا ایک پیچ۔ لکھنؤ میں مستعمل ہے ایک قسم کا پنجہ۔	مذکر	امیر	جتنا ادھر کھچا تری چوٹی کا فتح پیچ	بڑھتی گئی ادھر بھی شکست کلاہ شوق
فتراک[۳] مختلف فیہ	ع	۷۰۱	شکار بند۔ چمڑے کے وہ تسمے جو زین کے دونوں جانب داہنے بائیں شکار رہا ضرور ہے	" مؤنث	سرور انیس	جو نخچیر تڑپے گا سفاک تیرا فتراک بھی ہوا سے اگر اک ذری اُڑی	سلامت رہیگا نہ فتراک تیرا یوں اڑ گیا کہ سب نے یہ جانا پری اُڑی

[۱] فاتحہ۔ سورہ فاتحہ و قل ہو اللہ و درود شریف اول آخر پڑھکر کسی کی روح کو بخشنا۔ اسکو نیاز دینا کہتے ہیں۔ لفظ فاتحہ مختلف فیہ ہے۔ (بحر) فاتحہ تھا کس شہید عشق کا۔ رات بھر درگاہ میں ماتم رہا (صبا) دلا یا گیا فاتحہ جام پر۔ ہوا میکدہ میں پیالہ ہمارا۔ کنایۃً مایوس ہونا ناامید منقطع ہونی۔ (نسیم) مذاق خدمت صیاد مدت میں ملا ہمکو۔ مبارک ہو قفس اب فاتحہ پڑھیے رہائی کا۔ مذکر کو ترجیح ہے فاتحہ کو انیس ہی نے مذکر و مونث دونوں طرح لکھا ہے۔ (رع مذکر) تم فاتحہ بابا کا دلا دیجیو بیٹا۔ [۲] فانوس کو برق نے تو نث بھی لکھا ہے۔ کیا تجلی میں کہوں اس عارض پر نور کی سینہ یار ہے فانوس شمع طور کی۔ محراب نصحا میں بالاتفاق مذکر مستعمل ہے۔ [۳] مذکر انسب ہے ع (دل) پاس رہ کر پہ تکلف ساتھ رہ کر یہ حجاب میرے اُسکے فاصلہ گویا کئی منزل کا ہے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
			ساماں باندھنے کے لئے لٹکاتے ہیں				
فتنہ	ع	۵۳۵	فساد - گمراہی - دیوانگی - ایک قسم کے عطر کا نام۔	مذکر	رضا	حشر میں اُٹھے ہیں مردے قبر سے	یہ بھی فتنہ ہے تری رفتار کا
فتور	″	۶۸۶	مجازاً - خرابی - کمزوری - زیان	مذکر	داغ	بیامبر سے شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے	بنے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا
فتیلہ	″	۵۲۵	بتی۔	″	ذوق	پھر دل میں آ دسر دہوئی میر جلوہ گر	لو پھر بھڑک اُٹھا یہ فتیلہ بجھا ہوا
فخر	″	۸۸۰	بزرگی - شیخی - ناز گھمنڈ۔	″	انیس	ممتاز ہے فدوی ہے جو زہرا کے پسر کا	شان اُسکی بڑی ہے - فخر ہو جو حیدر کا
فجر	″	۲۸۳	نماز صبح - نماز صبح کا وقت - سویرا - صبح صادق۔	مونث	قدر	نور کے تڑکے سے وہ اٹھا جواں	فجر پڑھی اور کیا اپنا دھیان
فدوی	″	۱۰۰	قربان ہونے والا۔	مذکر	انیس	ممتاز ہے فدوی ہے جو زہرا کے پسر کا	شان اُسکی بڑی ہے - فخر ہو جو حیدر کا
فدیہ	″	۹۹	سر بہا - صدقہ - وہ مال جو دیکر کسی قیدی کو چھوڑا لیں۔	″	ضمیر	فدیہ مرا کس شان سے میدان کو جاتا	تب کہتی بھی زینب کہ یہ دل جوش نہ کھاتا
فرار	″	۴۸۱	بفتح اول - بھاگ - گریز - بھاگنا۔	″	اوج	قرار دور ہوا قلب اہل بدعت سے	کیا فرار لعینوں نے رعب حضرت سے
فراست	″	۷۴۱	عقلمندی - دانائی - دور اندیشی۔	مونث	جلیل	رہیں گے شاہ کی صورت فلاطون زماں ہو کر	نمایاں چشم وابرو سے فراست ہونے والی ہے
فراش	″	۵۸۱	فرش بچھانے والا - مکان صاف کرنیوالا خیمہ کا کھڑا کرنے اور اکھاڑنے والا۔	مذکر	انیس	فراش چاہتے تھے کہ برپا کریں خیام	تلواریں کھینچ کھینچ گھاٹ پہ آ پہونچی فوج شام
فراغ	″	۱۲۸۱	کام سے الگ ہونا - فرصت پانا۔	مذکر	داغ	عمر جاوید تو خضر کو ملی	عیش جاوید سے فراغ ہوا
فراغت	″	۱۶۸۱	ایضاً	مونث	امیر	گر روز فکروں سے فرصت نہ تھی	معیشت سے حاصل فراغت نہ تھی
فراق	″	۳۸۱	جدائی۔	مذکر	ناسخ	کیوں اچنبھا ہے تجھے ناسخ فراق یار کا	ایکدن ناداں فراق روح وتن ہو جائیگا
فرحت	″	۶۸۸	خوشی و آرام - اردو میں بفتح بولتے ہیں	مونث	تعشق	ٹھیک رہتا تھا اسی الفت سے میں بیمار ہجر	تیرے کوچے سے ہوا آئی تو فرحت ہو گئی
فرد	″	۲۸۴	یکتا - تنہا۔	مذکر	اسیر	ثانی کہاں کہ سایہ نہ تھا جسم کا اسیر	حق ہی نہیں سا فرد کوئی تا ابد نہیں
[5]	۔	۔	مجازاً ورق کاغذ کا۔	مونث	منیر	آئی جو موج قلزم فضل اللہ کی	فردیں نہیں پھریں گی حساب گناہ کی
۔	۔	۔	رضائی کا بالائی حصہ - چادر	″	″	افسردگی میں رند ہیں سرگرم معصیت	جاڑے میں اوڑھی جاتی ہیں فردیں گناہ کی
فردوس	ع	۳۵۰	نام بہشت	مذکر	داغ	داغ قیامت میں یہ مژدہ سنئے	جا تجھے فردوس عطا ہو گیا
فرزند	ف	۳۴۱	بفتح اول - بیٹا - لڑکا	مذکر	مونس	میدان کو سدھارا تھا جو دلبند تمھارا	اُٹھ بیٹھ کے آیا ہے وہ فرزند تمھارا
فرس	ع	۳۴۰	گھوڑا	″	انیس	اُتری تھی اک پری فرس تند خو نہ تھا	سرعت بھری ہوئی تھی رگوں میں لہو نہ تھا
فرش	″	۵۸۰	بچھونا - بچھانے کی چیز	″	اسیر	زینت شہر ہوئی میرے لہو رونے سے	فرش ہر گھر میں بچھا مخمل کاشانی کا
فرشتہ	ف	۹۰۵	ملک - قدسی	″	آتش	اثر اپنا کیا آخر ہمارے عشق کامل نے	فرشتہ بھی جو قبض روح کو آیا حسین آیا
فرصت	ع	۷۷۰	فراغت - چھٹی - چھٹکارا۔	مونث	جلیل	میں جو پہونچا یار بولا دیکھنا میں جلیل	مرنے مٹنے سے جنھیں فرصت کبھی ملتی نہیں
۔	۔	۔	مہلت۔	″	آتش	ایکدن فرصت جو میں برگشتہ قسمت مانگتا	دیدہ تر نوح کے طوفاں سے رخصت مانگتا

[5] حساب کی فرد اسیر ا محشر میں موجزن جو نسیم کرم ہوئی - اڑتی پھرے گی فرد ہمارے گناہ کی۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
فرض	ع	۱۰۸۰	جس کام کا کرنا بموجب حکم خدائے تعالیٰ ضروری و لازمی ہو۔	مذکر	آتش	گناہگار ہیں محراب تیغ کے ساجد	جھکایا سر تو ادا فرض پنجگانہ ہوا
فرط	″	۲۸۹	زیادتی۔ افراط۔ غلبہ۔	″	″	ہاتھ قاتل کا گریباں تک پہونچ سکتا نہیں	اور فرط شوق ہے یاں زخم دامن دار کا
فرع	″	۳۵۰	شاخ۔ ٹہنی وہ جسکی اصل کوئی اور چیز ہو	مونث	اسیر	ہمرنگ اصل فرع نہو گی کسیطرح	گل ہو ہزار سرخ نہو گا گلاب سرخ
فرعون[1]	″	۴۰۶	نام ایک بادشاہ مصر کا ہے۔ مجازاً متکبر و مغرور۔	مذکر	″	تو وہ بت ہے تری نخوت سے جو ہوتا آگاہ	کبھی فرعون خدائی کا نہ دعوی کرتا
فرق	″	۳۸۰	سر۔	″	مونس	جو آیا گھاٹ پر وہ شہ خوش سیر غرق تھا	فرو دست و پا نہ صدر نہ گردن نہ فرق تھا
″	″	۳۸۰	خلل۔ نقصان۔ کمی	″	سحر	بیکار نالے صورت بلبل کئے تو کیا	کس سے کہیں گلوں کی سماعت میں فرق تھا
۰	″	۳۸۰	فاصلہ دوری۔ جدائی علحدگی۔ تفاوت[2]۔ غیریت۔ چھوٹائی اختلافات	″	دبیر	کسطرح خلل رتبۂ سادات میں آتا	سر جاتا ہے پر فرق نہیں بات میں آتا
۰	۰	۰	مانگ۔ سر۔	″	غالب	یاں سر پر شور بیخوابی سے تھا دیوانہ جو	واں وہ فرق ناز محو بالش کمخواب تھا
فرقت	ع	۷۸۰	جدائی۔	مونث	اسیر	یہ نار جہنم میں گرمی نہو گی	جلاتی ہے جتنا کہ فرقت تمھاری
فرقہ	″	۳۸۵	گروہ۔ قوم	مذکر	جرات	کیا بچارے سر نگوں بیٹھے ہیں اسکی بزم میں	فرقہ عشاق بھی فرقہ گنہگاروں کا ہے
فرمان	ف	۳۷۱	بادشاہی حکم۔	″	جلیل	اہل حاجت کے لیے آج خزانے کھلجائیں	پیشگاہ شہ والا سے یہ فرمان آیا
فرمایش	″	۶۳۱	بکسر میم۔ حکومتاً مانگنا یا کوئی کام لینا	مونث	ریاض	فرمایشیں شباب میں ہیں حسن یار کی	محرم بنے نقاب عروس بہار کی
فروغ	″	۱۲۸۶	اردو میں بفتح اول بولتے ہیں۔ روشنی۔ شعاع آفتاب۔	مذکر	محشر	جمال روحانیت کے طغرے ہر ایک شئے پہ ہیں ثبت صانع	فروغ آنکھوں سے ہم نے دیکھا یہ کوئی [illegible]
فروہی	ھ	۳۰۱	دستوری۔ بٹا۔ ایک قسم کی تلوار۔	مونث	اوج	جری کے ہاتھ میں چھوٹی سی اک سروہی تھی	سلاح خانۂ قدرت کی وہ فروہی تھی
فریاد	ف	۲۹۵	مدد کیلیے دہائی دینا غل مچانا۔ ظلم و زیادتی کی شکایت دادرسی۔ استغاثہ۔	مونث	انیس	گردوں پہ پہونچتی تھی صدا طبل وغا کی	فریاد گئی عرش پہ شاہ و شہدا کی
فریب	″	۲۹۲	اردو میں بفتح اول مستعمل ہے دھوکا۔ مکر۔ دغا۔	مذکر	تسلیم	فریب عشق پس مرگ بھی عیاں ہوگا	مرا فسانہ بنے گا تری زباں ہوگا
فریضہ	ع	۱۰۹۵	حکم خداوندی۔ جیسے نماز۔ روزہ وغیرہ۔	″	مونس	جب صبح قتل شہ نے فریضہ ادا کیا	فوج امیر شام نے عزم وغا کیا
فریم	انگریزی	۳۳۰	بکسر اول و دوم و سکون سیوم مجہول۔ چوکھٹا تصویر کا	مونث	ناسخ	ترے رخسار تابانکا کبھی جو عکس پڑتا ہے	فریم آئینہ کی بنتا ہے ہالہ ماہ کامل کا

[1] ولید ابن مصعب کا لقب۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں مصر کا بادشاہ تھا اور خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اسکی ہدایت کیلیے حضرت موسیٰ علی نبینا معجزات و نشانات لیکر گئے تھے۔ مگر وہ راہ راست پر نہیں آیا آخر خداوند عالم کے قہر و غضب سے معہ اپنے لشکر اور ساتھیوں کے دریائے نیل میں غرق ہوگیا۔ شعرا اس لفظ کا استعمال باعلان نون فصیح جانتے ہیں۔ مجازاً اس لقب سے متکبر و مغرور و سرکش کو ملقب کرتے ہیں۔

[2] تفاوت۔ (ناسخ) یار کو چھوڑ دیا پر نہ سہار سکے رقیب۔ فرق باقی نہ رہا کچھ بھی جگر تجھ میں غیریت۔ بیگانگی۔ دوری (سحر) جا ہے گا کیا ہمارے برابر تمھیں رقیب۔ یہ یاد رکھو عشق و محبت میں فرق ہے۔ تبدیلی (اوج) نخوت شہ فرق لاتی ہے آن بان میں۔ آجائے تو کہیں نہ ہی امتحان میں حساب کی غلطی۔ مثلاً اسکی میزان میں سو روپیہ کا فرق ہے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
			ڈھانچ۔				
فساد سلہ	ف	١٤٥	بالفتح خلل بگاڑ۔ فتنہ جھگڑا۔	مذکر	داغ	دیکھئے کیا فساد تا صد ہے	میری طرز رقم سے اٹھتا ہے
فسانہ	"	١٩٦	بالفتح سرگذشت۔ کہانی۔ بالفتح صحیح ہے اور بالکسر غلط ہے۔	"	صفدر	وہ بے حساب اٹھائے فراق میں صدمے	فسانۂ شب غم قابل بیاں نہ رہا
				"	دل	نہ پوچھ حال شب غم نہ پوچھ اے دلسوز	نہیں نہیں وہ فسانہ نہیں سنانے کا
فسوں	"	"	جادو۔ افسوں۔ جادو کا اثر رکھنے والا کلام۔	"	آتش	آنکھیں دکھائیں تو نے دیوانی ہو گئے ہم	یہ وہ فسوں نہ تھا جو اپنا اثر نہ کرتا
فشار	"	٥٨١	نچوڑنا۔ دبانا۔ عذاب قبر۔	مذکر	اسیر	بعد فنا بھی ظلم فلک سے نہیں نجات	کس مردہ پر فشار نہ زیر زمیں ہوا
فصاحت	ع	٥٧٩	خوش بیانی۔ خوش کلامی۔ خوشگوئی کلام کا ثقیل الفاظ سے پاک ہونا۔	مونث	جرات	صاف دیوانہ میں بنجاؤں گا تب لوگ کہ	میری گویائی کی معلوم فصاحت ہوگی
فصّاد	"	١٧٥	فصد کھولنے والا۔ جرّاح۔	مذکر	سخن	لیجئے حضرت ناصح نے قدم رنجہ کیا	گھر کے باہر بھی گیا ہوگا نہ فصاد ہنوز
فصد	"	١٧٤	رگ سے خون نکالنا۔	مونث	جرات	ہم خوں گرفتہ یار کی شمشیر کے ہیں خوش	کر فصد جا کے تو کہیں فصاد اور کی
فصل سلہ	"	٢٠٠	موسم۔ رُت۔	"	جلیل	گلرنگ آنکھیں ہو گئیں ساقی کی یاد میں	فصل بہار آکے مرے جام بھر گئی
	"	"	فاصلہ۔ دوری۔	مذکر	منیر	تمھارے تیر کا زخم التیام اکثر نہیں پاتا	لب سوفار میں کیا فصل ہے جا کے گریبان کا
فصیل سلہ	"	٢١٠	شہر کی چار دیواری۔ شہر پناہ۔ حاطہ۔ چار دیواری۔	مونث	ظریف	فصیل قلعۂ شاہی کی اسقدر اونچی	کہ جسکے سامنے تھی پست چین کی دیوار
فضا	"	٨٨١	بہار۔ رونق۔ کیفیت۔ صحیح لفظ بالفتح ہے مگر اردو میں بالکسر زبانوں پر ہے سلہ	مونث	اسیر	پیروی شاہ جہاں کی ہمکو لازم ہے اسیر	دلکشا میں دیکھئے چلکر فضا برسات کی
•	•	•	فراخی۔ کشادگی۔ صحن۔ میدان	"	جلال	جب تن پہ کوئی زخم لگا بول شاہ دیں	شکر خدا کو اور فضا سے زمین ملا
فضل	ع	٩١٠	بزرگی۔ خوبی۔ عنایت۔ دیا	مذکر	جلیل	ہو کے تنہا بھی نہ تنہا ہوئے غربت میں امام	صبر غمخوار رہا فضل خدا یار رہا
فضیحت	"	١٢٩٠	بدنامی۔ ذلت۔ رسوائی۔	مونث	انشا	چالیں یہ چھوڑ دے نہیں تو ناحق	اک روز تیری بڑی فضیحت ہوگی
فضیلت	"	١٣٢٠	بزرگی۔ بڑائی۔ برتری۔ اسکی جمع فضائل ہے۔	"	گویا	گہوارہ اکثر آکے ہلاتے تھے جبرئیل	سمجھو تو کسقدر رہی فضیلت حسین کی
فطانت	"	٥٤٠	دانائی ہوشیاری۔ عقلمندی۔	مونث	امیر	جسکی قسمت میں یہاں شاہ جہاں ہونا تھا	جسکی فطرت میں فلاطوں کی فطانت آئی
فطر	"	٢٨٩	روزہ کھولنا۔ صدقہ عید الفطر۔ فاقہ کے بعد کھانا کھلانا۔ روزہ کشائی۔	مذکر	رند	دن عید کے للہ پلائے گئے ساغر	ساقی نے دیا فطر یہ ماہ رمضاں کا
فطرت	"	۹۸۹	آفرینش قدرت۔ خمیر۔ خلقی عادت پیدائشی خصلت	مونث	محشر	وہ کہتے ہیں کہ ہنسنا داخل عادت نہیں ہوتا	میں کہتا ہوں کہ خوبان جہاں کی یونہی فطرت ہے

سلہ (ظفر مصرع) یہ ہوا اٹھایا ہوا اپنی ہی نظر کا فساد۔ سلہ موسم کے معنی میں مونث اور فاصلہ کے معنے میں مذکر بولتے ہیں

سلہ (جلیل) پھر بہار آئی ہو سکا خم مرے دل کے ہری۔ پھر مجھے گنبد خضرا کی فضا یاد آئی سلہ (مونس) کس شان سے جاتی تھی سواری شہ دیں کی صحرا بھی دکھاتا تھا فضا خلد بریں کی۔

فطرت		۶۸۹	شرارت چالاکی ۔ ہوشیاری ۔ دانائی سازش ۔	مونث	اکبر	سلیقہ عاشقی کا دلمیں پیدا کرتی ہو فطرت	خدا جانے عنایت کرتی ہو یا ظلم کرتی ہو
فعل	ع	۱۸۰	کام ۔ کردار ۔ حرکت عمل ۔	مذکر	آتش	بسمجاں چھوڑنا نہ اسے قاتل	فعل ہو یہ بڑی مدامت کا
فغاں[2]	ف	۱۱۳۱	نالہ و فریاد ۔	مونث	جلیل	مرا دل توڑتے تو ہو مگر اتنا سمجھ رکھو	عوض لے لیگی وہ تم سے فغاں جو دل سے نکلیگی
فقدان	ع	۲۳۵	گم کرنا گم ہونا ۔ اُردو میں نہونا کی جگہ مستعل ہے جیسے فقدانِ فرصت	مذکر	ناسخ	جو نکرتا خدا انہیں گویا	پاتے فقدان نفس ناطقہ کا
فقر	″	۳۸۰	فقیری ۔	″	انیس	اللہ رے فقر حیدرؑ گردوں سریر کا	رہتا تھا خوابگاہ میں بستر حصیر کا
فقرہ	″	۳۸۵	بکسر اول کلام کا کوئی حصہ ۔ جملہ	″	اسیر	گلگیر نے دہن میں لی شمع کی زبان جب	پروانوں کو سنایا فقرہ جلی کٹی کا
″	″	″	فریب کی باتیں	″	رضا	دم دھاگے دیکے مجکو بنایا ہے برہمن	فقرہ یہ چلگیا بت زنار دار کا
فقیر	″	۳۹۰	محتاج ۔ مفلس نادار ۔ اردو میں درویش خدا پرست کو بھی کہتے ہیں ۔	″	مونس	کا نج شاہی سے غرض طالب عز و جاہ کا	بستیوں سے دور رہتا ہو فقیر اللہ کا
فکر[1]	″	۳۰۰	غور ۔ سوچ ۔ چنتا ۔ حاجت اندیشہ	مونث	جلیل	اتنے شعر و نمیں کوئی شعر بھی جو ڈھنگ کا نہیں	کیا جلیل ایسی ہی فکر شعرا ہوتی ہے
	مختلف فیہ		تردد و فذغہ ۔	مذکر	درد	کھلا دروازہ میری دلپہ از بس او رعالم کا	نہ اندیشہ ہو شادی کا مجھے نے فکر ہو غم کا
فلاح	″	۱۱۹	بھلائی ۔ نیکی ۔ نجات سلامتی ۔	مونث	ناسخ	بے مربی فلاح ہے انکی	بے مربی صلاح ہے انکی
فلاکت	″	۵۳۱	ناداری ۔ مفلسی ۔	″	حالی	گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے	فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے
فلس	″	۱۷۰	پیسہ ۔ مچھلی کا چھلکا ۔ الماس کا ذرہ	مذکر	مومن	وفن جب خاک میں ہم سوختہ ساماں ہونگے	فلس ماہی کے گل شمع شبستاں ہونگے
فلسفہ	یونانی	۲۵۵	حکمت ۔ دانائی ۔ علم حکمت اردو میں استدلال ۔ حجت کے معنی میں بھی مستعل ہے ۔	″	اکبر	اک فلسفہ ہو تیغ کا اور اک سکوت کا	باقی جو ہو وہ تار ہو نبس عنکبوت کا
فلک	ع	۱۳۰	آسمان ۔	مذکر	تسلیم	گئے ہیں بڑی زور سے اپنے نالے	فلک اب زمیں پر گرا چاہتا ہو
فلک سیر	ف	۲۰۰	اردو میں بھنگ کو کہتے ہیں ۔	مونث	نواب رامپور	بیخودی ہے کہ بے حیائی ہے	یا فلک سیر تو نے کھائی ہے
فلوس[2]	ع	۱۷۶	بضم اول و دوم پیسہ اردو میں بطور مفرد مستعل ہے ۔	مذکر	ناسخ	فلوس داغ پاس فلاس میں اپنے سینوں پہ	مقدم عشق سے کرتی تھی دینار و درم پیدا
فن	″	۱۳۱	ہنر ۔ جوہر ۔ دستکاری ۔ دانش مکر ۔ فریب ۔ حیلہ ۔	″	جلیل	ہزار نکتۂ باریک تر زمو اینجاست	جلیل شعر کا فن عمر بھر نہیں آتا
فنا	″	۱۳۰	نیستی ۔ نیست نابود ہونا ۔ مرجانا	مونث	دبیر	راحت کے محلوں کو بلا پوچھ رہی ہے	ہستی کے مکانوں کو فنا پوچھ رہی ہے

[1] لفظ فکر مختلف فیہ ہو یعنے ۔ لکھنؤ میں مونث اور دہلی میں مونث و مذکر دونوں طرح مستعل ہو جیسا نوح ناروی لکھتے ہیں سہ نوح دونوں طرح یہ جائز ہو ۔ فکر رہتا ہو فکر رہتی ہو ۔ پہلے لکھنؤ میں بھی مونث و مذکر دونوں طرح بولتے تھے ۔ (اسیر) قرار آ ہی گیا غم میں جی سنبھل ہی گیا ۔ گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا ۔ (اسیر) فکر ہو انکو متاع حسن کے نیلام کی ۔ سیر ہو چھوٹے اگر بولی ہمارے نام کی ۔ مگر اب لکھنؤ میں علی العموم مونث اور دہلی میں مونث و مذکر دونوں طرح بولتے ہیں ۔

[2] (رشک) نقد جاں تو فلوس داغ فراق ۔ اب یہی مال ہو یہی زر ہے سہ (دل) حریم ناز میں بیچین ہے وہ مجھ خود بینی ۔ نکل کر گوشۂ دل سے کہاں پہونچی فغاں میری ۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
فنجان	ع	۱۴۲	بالکسر چھوٹی پیالی جسمیں چاء قہوہ وغیرہ پیتے ہیں۔	مونث	برق	مستی ہیں سیر تشنہ دیدار کیوں نہو	فنجان لعل یار عقیق یمن کی ہے
فندق	"	۲۳۴	بکسر اول وضم سیوم ولایت کے ایک سرخ میوہ کا نام۔ کنایتہً مہندی لگی ہوی انگلیوں کا سرا۔	"	رند	چٹکی میں ملا دست حنائی نے کلیجا	ٹھکراتی ہوئی فندق یا لیگئی دل کو
فوّاره	"	۲۹۲	چشمہ۔ وہ ظرف یا آلہ جس سے پانی اُبلے۔ اوپر کو پانی پھینکنے کا آلہ۔	مذکر	رضا	باغ گل لالہ ہنو اور چرخ پر پھولے شفق	چشم سے فوارہ گر چھوٹے لہو کی دھار کا
فوٹو	انگریزی	۴۹۲	عکسی تصویر۔ انگریزی کا لفظ واو مجہول سے ہے اور اُردو میں واو معروف سے بولتے ہیں۔	مذکر	جلیل	بیٹھے ہیں کیسے چھپے ہوے پیش آینہ	فوٹو حیا کا لیتے ہیں نیچی نگاہ سے
فوج	ع	۸۹	گروہ۔ فارسی والوں نے بمعنی لشکر و سپاہ جنگی آدمیونکا مجمع بھی استعمال کیا ہے	مونث	"	آتے ہیں گھر مرے وہ بڑی آن بان سے	ہمراہ فوج غمزہٴ و ناز و ادا کی ہے
فوز	"	۹۳	کامیابی۔ راہ پانا منزل پر پہونچنا۔ مقصد پانا۔ مطلب کو پہونچنا۔	مذکر	مونس	فوز عظیم مجکو تو پیش خدا ملا	نیچے مرے یتیم ہوے۔ تجکو کیا ملا
فوق	"	۱۸۶	بلندی اونچائی۔ عزت۔ ترجیح۔ فوقیت۔	مذکر	"	ذرہ ارم کو فوق نہ باغ جنان پہ تھا	رشک اُس زمیں کو چمن آسمان پہ تھا
فولاد	ف	۱۲۱	ایک جوہر دار لوہا ہے۔	مذکر	"	حربوں سے سب لبسان تہمتن لدا ہوا	فولاد پشت یہ تھا کئی من لدا ہوا
فہرست	ف	۴۷۵	تفصیل کسی چیز کی۔	مونث	دبیر	فہرست یہ لکھی ہے بہتر شہدا کی	جن پر نظر لطف و عنایت ہے خدا کی
فہم	ع	۱۲۵	عقل۔ سمجھ۔ دانائی۔	مذکر	امیر	کب زاہدوں کو مسئلہ عشق کا ہے فہم	نامحرموں سے راز کی کیا گفتگو کریں
فیر	انگریزی	۲۹۰	فایر کا بگڑا ہوا۔ توپ بندوق کی آواز۔ توپ بندوق کو آگ دینا۔	"	ظفر	غضب ہے توپ پر عاشق کو رکھکر	فرنگی زادہ تیرا فیر کرنا
فیروزه	ف	۳۰۸	سبز رنگ کا ایک قیمتی پتھر۔	"	آتش	رشک کے مارے زمرد خاک میں ملجائیگا	بندہ پر اس گوش کے فیروزہ ہلیر کہا ئیگا
فیس[1]	انگریزی	۱۵۰	بروزن ریس اصل میں فی کی جمع ہے مگر اُردو میں بطور مفرد مستعمل ہے محنتانہ۔ اجرت۔ رسوم				
فیصلہ	ع	۲۱۵	جھگڑا چکانا۔ تصفیہ وہ حکم جس سے حق و باطل کا تصفیہ ہو خاتمہ۔	مذکر	جلیل	دیکھیں سوال وصل کا ملتا ہے کیا جواب	قسمت کا فیصلہ ہے تمہاری زبان پر
"	"	"		"	امیر	سر بکف میں ہوں وہ شمشیر بکف	فیصلہ آج ہوا جاتا ہے

[1] فی۔ معنی بیچ۔ میں۔ مثلاً فی من فی کس۔ فی صد۔ نقص و غلطی کھوٹ کے معنی میں بھی مستعمل ہے (داغ) سمجھنے والے سمجھتے ہیں پیچ کی تقریر۔ کہ کچھ نہ کچھ تری باتوں میں فی نکلتی ہے۔ فی البدیہہ بغیر سوچے کوئی بات کہنی۔ فوراً جواب دینا۔

فیض	ع	۸۹۰	فایدہ ۔ نفع ۔ بھلائی بخشش ۔	ذکر	رضا	ہم نہ انکے لیاقت باعث شہرہ ہوئی	فیض ہے یہ امیر رضا آپ کے استاد کا
فیضان	"	۹۴۱	بفتح اول و دوم ۔ فیض پہونچانا ۔ نفع پہونچانا مہربانی ۔ خیر عام ہونا ۔	"	اسیر	نہیں برج قمر بقعہ ہے انوار مولد کا	برابر رات دن فیضان ہے نور محمد کا
فیل	"	۱۲۰	ہاتھی ۔ فارسی میں شطرنج کے ایک مہرہ کا نام جسکو فیلا بھی کہتے ہیں بیاے معروف ۔	"	صبا	ہر اک فیل گردوں کی ٹکر کا تھا	وہ سونڈیں کہ دم بند اژدر کا تھا
فیل	ان	"	بفتح اول مکر و فریب ۔ مچلنا انگریزی میں ناکام ہونے کے معنے میں آتا ہے بیاے مجہول و کسر اول ۔	"	ظفر	دل دیکے ظفر ہمنے کہا کچھ بھی نہ اسکو	سو فیل وہ لاتا جو کوئی اور سا ہوتا
فیلسوفی	ونا	۲۲۶	مکاری ۔ عیاری ۔ چالاکی شہر انشا	مونث	ناسخ	فیلسوفی محتسب کی دیکھنا اے میکشو	توڑتا ہے شیشۂ مے میکدہ کی راہ میں

باب قاف معجمہ

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
قاب	ت	۱۰۳	بڑی رکابی۔ طباق۔ کھانے کا خوان	مونث	مصحفی	بادام کواکب سے ہوا مجھپتہ روشن	نعمت سے بھری ہیں سب افلاک کی قابیں
قابو[1]	״	۱۰۹	اختیار۔ زور۔ موقع۔ بس فرصت	مذکر	جلال	کیوں تری بزم میں آتی جو نہ لاتا کوئی	روک رکھتے نہ طبیعت کو جو قابو ہوتا
قاتل	ع	۵۳۱	قتل کرنیوالا۔ مجازاً معشوق	״	تعشق	جنازے کے ہمراہ آتا ہے گریاں	جھکائے ہوئے سر کو قاتل ہمارا
قارورہ	״	۵۱۲	کانچ کی شیشی جسمیں پیشاب رکھکر طبیب کو دکھاتے ہیں۔ مجازاً مریض کا پیشاب۔	״	مصحفی	سرخی رنگ شفق سے صفا ہوتا ہے عیاں	آسماں گویا ہے قارورہ کسی محرور کا
قارون[2]	״	۳۵۷	نام ایک دولتمند آدمی کا	״	ناسخ	ساتھ زر کے پستی ہمت بھی تھی ہر یاد	ورنہ مائل سوئے اسفل کسلیئے قارون ہوا
قاری	״	۳۱۱	پڑھنے والا اصطلاح عام میں قرآن شریف قرارت سے پڑھنے والے کو قاری کہتے ہیں۔	״	مونس	حق ثنا سا ہے علی صفحۂ دیباچہ کا	جانتا ہے وہ جو قاری ہے کلام اللہ کا
قاز	ت	۱۰۸	نام ایک پرند کا ہے۔	مونث	انیس	غل ہوا شہپر شاہین کے تلے قاز آئی	اُڑ گیا طائر جاں اور نہ آواز آئی
قاش[3]	״	۴۰۱	پھانک ٹکڑا	״	انشا	ساقی شوخ چشم اگر ہو نہ گزک تو شغل پھر	کیجیئے نقل اب شروع سیب جگر کی قاش سے
				مونث	رشک	ترشے قلم تمام قلمدان یار کے	اب قاش میرے دل کی تراش ہی قلمتراش
قاصد	ع	۱۹۵	نامہ بر۔ پیغامبر۔ ایلچی	مذکر	ناسخ	دلا تو بھی جلدی تو ہے ساتھ اچھا	کوئی دم میں قاصد چلا جاہتا ہے
قاعدہ	״	۱۸۰	ریت۔ آئین۔ دستور۔ قانون بنیاد۔ اصول۔	״	میر	اُٹھ گیا ایک تو اک مرنے کو آبیٹھے ہے	قاعدہ ہے یہی مدت سے ہمارے یاں کا
قافلہ	״	۲۱۶	گروہ مسافرونکا۔	״	تعشق	لیں جو دم منزل میں تب حوصلہ جاتا رہا	جنکے ساتھ آئے تھے ہم وہ قافلہ جاتا رہا
قافیہ[4]	״	۱۹۶	بیت کے آخر کا وہ ہموزن لفظ جو ہر مصرعہ میں بدلتا رہے اور جسکا آخری حرف وہی ہو جو دوسرے مصرعہ والے لفظ کے آخر میں ہو۔	״	مونس	وصف لکھنا ہے مزار حیدر و سجادہ کا	قافیہ اس بیت میں لازم ہے بیت اللہ کا
قاق	ت	۲۰۱	خشک جسم۔ دُبلا۔	״	ناسخ	کر دیا ہے قاق ایسا عشق کے آزار نے	پیش از زیں تیار تھی ناسخ ہمارے ہاتھ پاؤں
قال	ع	۱۳۱	بات۔ گفتگو	״	ناصر	بھلا ایسے جھوٹوں کا قول و قسم کیا	موافق نہو حال سے قال جن کا
قالب	״	۱۳۳	بکسر لام کالبد۔ سانچہ۔ بدن	״	اسیر	احسان ہے اسکو بھی اگر ساتھ لئے جا	اے موسبک روح سے قالب ہے ہمارا

[1] (ذوق) عشق کے ڈھب پہ نہ کوئی بجز انسان چڑھا۔ اسکے قابو پہ چڑھا تو یہی نادان چڑھا۔ قابوچی۔ ت۔ کلمہ تحقیر کا ہے یعنی سفلہ کمینہ مفسد بدذات۔ [2] یہ شخص بنی اسرائیل سے تھا چالیس خچر کنجیاں اسکے خزانہ کی تھیں۔ جب حضرت موسیٰؑ نے حکم دیا کہ ہزار دینار پر ایک دینار زکواۃ دیا کر تو وہ اُنسے منحرف ہو گیا بالآخر حضرت موسیٰ کی بد دعا سے مع مال و اسباب زمین میں دھنس گیا۔ مجازاً ہر ایک بخیل مالدار کو کہتے ہیں۔ [3] قاش زین۔ ف۔ زین کے آگے اور پیچھے کے تکیئے۔ [4] قاف تا قاف۔ تمام جہاں سے مراد ہے اردو میں بھی مستعمل ہے (امیر) کشور دل میں ہو پریوں کے بھی شاہی تیری۔ قاف تا قاف الٰہی ہو حکومت ہو الٰہی تیری

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
قامت	ع	۵۴۱	قد۔ جسم کی لمبائی۔	مونث	بحر	اُڑا لیگئی سرو سے قمریوں کو	قیامت ہے بوٹا سی قامت کسیکی
			مختلف فیہ	مذکر	آتش	قامت سوز دل تصوّر میں قیامت ہوگیا	چشم کی گردش نے کار فتنۂ دوراں کیا
قانون	"	۲۰۷	آئین۔ قاعدہ۔ دستور جو بادشاہ کے حکم سے مقرر کیا جائے۔	"	اسیر	کسیکو حکم خدا و رسول یاد نہیں	زباں پہ خلق کی قانون ہو فرنگی کا
قایمہ	"	۱۵۶	پایہ۔ کھمبا۔	"	ضمیر	صدمہ سے تن روح امیں کانپ اُٹھیگا	پھر قائمۂ عرش بریں کانپ اُٹھیگا
قبا	"	۱۰۳	نام لباس مشہور کا ہو۔	مونث	مونس	بیچین روح سید لولاک ہوگئی	تیغوں سے مصطفٰی کی قبا چاک ہوگئی
قباحت	"	۵۱۱	بُرائی۔ مشکل	"	صبا	لاش کو دفن تو کر دو جو کیا ہو مجھے قتل	دیکھ لیگا کوئی مفسد تو قباحت ہوگی
قبالہ	"	۱۳۸	سند۔ تمسک	مذکر	اسیر	ایجنوں کیا مرتے مرتے کی عدالت میں نے	لکھدیا مجکو قبالہ خانۂ زنجیر کا
قبح	"	۱۱۰	عیب۔ بُرائی۔	"	حالی	مشایخ میں جو قبح دیکھا جتا یا	ائمہ میں جو داغ دیکھا بتا یا
قبر[1]	"	۳۰۲	بفتح اول۔ گور۔ وہ گڑھا جسمیں مُردہ دفن کرتے ہیں۔	مونث	داغ	عجب نہیں ہے کہ ہنگامۂ قیامت کو	ملے نہ قبر اگر ہمسے بے نشانوں کی
قبض	"	۹۰۲	بسکون دوم۔ شکم کی گرانی گرفتگی جس سے اجابت نہو۔	مذکر	جان صاحب	دو اسے مرض میں اضافہ ہوا	بڑھا قبض بیکار شافہ ہوا
قبض الوصول	ف	۱۰۶۵	تنخواہ تقسیم کرنے کا کاغذ یا رجسٹر۔	"	منیر	نقد بہار حُسن خزاں کو پہونچ گیا	خط چہرہ حضور کا قبض الوصول ہے
قبضہ[2]	ع	۹۰۷	دخل۔ اختیار۔ قابو۔	"	داغ	تمہارا گھر تمہارا گھر نہیں مہمان ہو تو ہو!	کہیں ہے دخل دشمن کا کہیں قبضہ ہو دربان کا
			تلوار۔ چھُری وغیرہ کی موٹھ۔	"	انیس	قبضے میں یوہیں قبضۂ شمشیر دودم تھا	کاندھے پہ اسیطرح محمدؐ کا علم تھا
قبلہ[3]	"	۱۳۷	وہ سمت جدھر منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں کعبہ۔ کلمۂ تعظیم۔	"	حالی	جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف	ابتک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہی
قبولیت[4]	ف	۵۴۸	مقبولیت۔ پسندیدگی۔ دعا کا قبول ہونا۔ وہ کاغذ جو پٹہ کے مضمون کا لکھا جائے۔	مونث	رند	کیوں جگر سے عرش تک تکلیف کرتی ہو عبث	واں قبولیت جسم آہ بے اثر ملتی نہیں
قبہ	ع	۱۰۷	گنبد۔ گنبد کی شکل کا کلس برج	مذکر	ناسخ	بنا ہے قبتہ قبر امام سونے کا	ہر ایک شے سے ہوا اعلیٰ مقام سونے کا
قتل	"	۵۳۰	جان سے مار ڈالنا۔ خون کرنا۔	"	اسیر	قتل موذی کا تو سنتا ہے درست	ناصح ابتک کیوں سلامت رہ گیا
قتل عام	ف	۲۴۱	علی العموم قتل کرنا۔ بلا امتیاز قتل کرنا	"	جرات	تری گلی ہے یہ ای یار یا کہ مقتل ہے	کہ روز و شب ہی جہاں قتل عام ہوتا ہے
قتی	ت	۵۱۰	صندوقچہ۔ انگور کی ٹپاری۔	مونث	بحر	کو بکو بکنے لگیں جب قتیاں انگور کی	پانی پانی دُرج میں عقد لآلی ہو گیا
قحط[5]	ع	۱۱۷	کال۔ مہنگی۔ نایابی۔	مذکر	اسیر	تازہ اشعار ہوا کرتے ہیں موزوں ہر روز	گھر میں شاعر کے کہیں قحط سخن پڑتا ہی
قد	"	۱۰۴	لمبائی بدن کی۔	"	جلیل	جسکو انکار قیامت سے ہے اہی فتنہ خرام	اُسنے دیکھا نہیں شاید قد رعنا تیرا

[1] قبور جمع ہو۔ اور قبور لستبول کے چرمی خانے کو بھی کہتے ہیں جو گھوڑے کی کاٹھی میں بندھا ہے اس معنی میں بطور مفرد مستعمل ہو۔ رشک ع کیوں آپ کھینچتے ہیں تپنچہ قبور سے۔ [2] قبلہ نما ایک آلہ کا نام جسکے ذریعہ سے قبلہ کی سمت معلوم کرتے ہیں۔ (سودا) ناوک تیر و صیدہ چھوڑا زمانے میں۔ تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں۔ [3] لوہے کی وہ شے جس سے کواڑ یا صندوق وغیرہ کے دو پلّوں کو ملاتے ہیں۔ [4] یہ لفظ اُردو والوں نے بنالیا ہے۔ [5] (داغ) جلنا ہا ہر کو ساتھ ذرا اوشب فراق۔ دوزخ میں قحط ہو نہ عذاب شدید کا۔ (تسلیم) اُدہر فلک نے لاکھوں گنہگار دیکھے جاتے ہیں آہی عالم رحمت میں کیا ہو قحط عصیاں کا۔

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
قدح	ع	۱۱۲	پیالہ۔ مدح کی ضد۔ نکتہ چینی[1] گو اس معنی میں مونث مستعمل ہے۔	مذکر	سودا	اسکا تو گلہ کیا ہے کہ بستانِ جہاں میں	مجھ تک قدحِ بادۂ گلفام نہ آیا
قدر[2]	"	۳۰۴	بالفتح عزت۔ بزرگی۔ توقیر۔	مونث	رند	جب کوئی ستم سہنے کے قابل نہ ملیگا	تب ہوئیگی قدر ادستم ایجاد ہماری
قدرت	"	۷۰۴	طاقت۔ اختیار۔ توانائی۔ زور۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت۔	"	ریاض	دیکھکر چاند کوئی چاند سی صورت دیکھی	سبحان اللہ کے اللہ کی قدرت دیکھی
قدغن[3]	ت	۱۱۵۴	روک ٹوک۔ تاکید۔ تقید۔ ممانعت مختلف نسبتیہ	مونث/مذکر	نوازش	نہ دیکھے نوا ہمیں بھی کوئی اُس شہر تماہا کی	سنا ہے عاشقوں کی اسپر قدغن ہونیوالی ہے
				مونث/مذکر	دبیر	حاکم نے کیا ہند سے عقدا پنے پسر کا	ایک ایک پہ قدغن کیا شہر سبا کی خبر کا
قدم[4]	ع	۱۴۴	پاؤں۔	"	ذوق	آتی ہے صدا آہ جرس نا قہ لیلےٰ	بر حقیقت کہ مجنوں کا قدم اٹھ نہیں سکتا
			گھوڑے کی ایک چال کا نام۔	"	اسیر	راہ سو سال کی دو گام میں کیونکے کرتا	توسن عمر رواں ہوتا جو قدم تھوڑا سا
قرابت	ع	۷۰۳	نزدیکی۔ اپنایت۔ رشتہ داری	مونث	فایز	صاف یوسف کو لب چاہ سے آتی ہے صدا	دو بھلکیں گے وہی جن سے قرابت ہوگی
قرابہ	ف	۳۰۸	عرق وغیرہ رکھنے کا بڑا شیشہ۔	مذکر	جانِ صاحب	اے گل اندام یہ خوشبو جو چلی آتی ہے	شاید عطار کے کیوڑے کا قرابا ٹوٹا
قرابین	ت	۳۶۳	بیائی معروف ایک قسم کی چھوٹی بندوقیں	مونث	سحر	قرابین باتوں پہ چلنے لگی	بھووں پہ سرد ہی نکلنے لگی
قرار[5]	ع	۵۰۱	آرام۔ سکون۔ قیام۔ ٹھہرنا۔	مذکر	امیر	بیقراری کا گھر ہے دل میرا	تو کہاں اسے قرار آتا ہے
قرار[6]	۰	۰	اقرار۔ عہد و پیمان	"	انشا	جھوٹا نکلا قرار تیرا	اب کسکو ہے اعتبار تیرا
قرآن	ع	۳۵۱	بالضم۔ پڑھنا۔ اصطلاحاً کلام اللہ	"	صبا	کفر ہم جسکو سمجھتے تھے وہ ایمان نکلا	جسپر بوتھی کا گماں تھا وہی قرآن نکلا
قران[7]	"	۳۵۱	بکسر اول ایک برج میں دو ستاروں کا یکجا ہونا دو چیزوں کا آپس میں ایک دوسرے سے قریب ہونا۔ ملنا۔	"	آتش	بھولا نہ چاندنی میں سر شام پہ پلنگ	منحوس ہے قران مہ و آفتاب کا
قرب	ع	۳۰۲	بضم اول نزدیکی۔	"	محشر	نزول وحی سے جبریل نے یہ مرتبہ پایا	ادھر قرب محمد سے شرافت تھا قریب دانگا
				"	مونس	طاعت خدا کی قرب شہ کائنات کا	توشہ تھا مغفرت کا ذخیرہ نجات کا
قربانی[8]	ف	۳۶۳	فارسی والوں نے قربان میں "ی" زاید کرلی ہے۔ ذبح۔ وہ جانور جو راہ خدا میں ذبح کیا جائے۔ بقر عید میں جو جانور ذبح کریں۔	مونث	بلال	عید میرے ذبح کرنے کو کرد	ہو مبارک تمکو قربانی مری
				"	دل	اک چھری تھی آہ پند ترک عشق	کی مرے ناصح نے قربانی مری

[1] اس معنی میں بسکون دال مونث اور پیالہ کے معنی میں بفتح دال مذکر مستعمل ہے [2] قدر نعمت بعد زوال ہیچ تو ہے قدر نعمت ہوتی ہے بعد زوال۔ بیری کے دل سے کوئی پوچھے جوانی کا مزہ۔ [3] تانیث کو ترجیح ہے۔ [4] گھوڑا یا جورو یا کسی اور کے آنے کا شگون لینا جیسے بہو کا قدم میرے گھر میں مبارک ہوا (رشک) تیرے قدم سے اہل چمن کا یہ حال ہے۔ طاؤس باغ باغ ہے بلبل نہال ہے۔ (داغ) متقل [illegible] سفاک جو [illegible] عشاق میں بنا ہی قدم تھا۔ قدم۔ ایک پھل کا نام ہے [illegible] درخت کو بھی قدم کہتے ہیں۔ [5] (جلیل) سنا ہے جب [illegible] تم آئے۔ قرار دل کو مری رات بھر نہیں آیا [6] (مومن) وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو۔ [7] اہل نجوم کی اصطلاح میں آفتاب کے علاوہ کسی دو ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا۔ [illegible] قربان [illegible] قرآن [illegible] ناز کے قربان جائیے [illegible]

لفظ			معنی		شاعر	مصرع	مصرع
قُرص[1]	ع	۳۹۰	بضمِ اول ٹکیا۔ کافور کی ٹکیا۔ کسی دوا کی گول ٹکیا۔ آفتاب کا گردہ	مذکر	آباد	سہرہ یہ جلوہ جو دیکھے عارضِ پُر نور کا	مہرِ تاباں قرص بنجائے وہیں کافور کا
قَرض[2]	"	۱۱۰۰	بالفتح اُدھار۔ مستعار۔	"	تسلیم	جو بوسہ دو لبِ جاں بخش کا تو جسا ہے	دگر نہ قرض مرا آپ پر نہیں آتا
قرطاس[3]	"	۳۷۰	بکسر اول کاغذ۔	"	اسیر	رنگ اُڑا یہ سامنے اُس گل کے رعبِ حسن سے	سادہ ہے قرطاس وہ مصر کی تصویر کا
قرعہ	"	۳۷۵	بالضم وہ پانسہ جو رمّال پھینک کر غیب کی باتیں بتاتے ہیں۔	"	تسلیم	اسی صورت سے گذری جب کئی سال	فلک نے اور پھینکا قرعۂ فال
				"	دبیر	اکثر منجموں نے لکھا ہے یہ ہمدگر	جس سال نام شہ پہ پڑا قرعۂ سفر
قُرق	ت	۴۰۰	ترکی میں قُورُق تھا اردو میں بضم زبانوں پر ہے۔ ضبطی۔ روک۔ نگرانی	"	جان صاحب	لچھمی پہ چار پیسے جو کوئی لگائیگا	کیونکر نہ قرق کوڑ یا خانم بٹھائیگا
قرنا / کرنا	"	۳۵ / ۲۷۱	اصل لفظ خرنا تھا ایک باجے کا نام جیسے تُرہی اور بگل بھی کہتے ہیں۔	مونث	انیس	قرنا جو ایک دیو نے منہ سے لگائی تھی	خرطوم فیل مست لیے گویا جھکائی تھی
قرینہ[4]	ع	۳۶۵	مناسبت جو دو چیزوں میں ہو۔ طریقہ۔ قیاس۔ اندازہ۔ ڈھنگ۔	مذکر	جاہ	الزام عبث ہے کہ کسی میں نہیں الفت	دل لینے کا خود تجکو قرینہ نہیں آتا
قریب[5]	"	۳۱۲	بفتح اول و بکسر دوم نزدیک۔ پاس۔	"	اکبر	عطا ہوئی ہو اگر بصیرت تو ہیچ حالت مقامِ حیرت	خدا سے اتنا بعید رہنا خودی سے اتنا قریب رہنا
قَسَم	"	۲۰۰	بفتح اول و دوم۔ سوگند۔ حلف	مونث	ناسخ	مدت سے آرزو ہے دکھادے کبھی جمال	او بُت تجھے قسم ہے خدا کے جلال کی
قِسم	"	"	بالکسر طرح۔ بھانت۔ حصہ۔ اسکی جمع اقسام ہے۔	"	"	حد سے قسمیں زیادہ ہیں اُنکی	اُنسے خالی نہیں جگہ اُنکی
قسمت	"	۶۰۰	بالکسر۔ تقدیر۔	"	اسیر	سنگ سے کرتا ابھی شیشے کی صورت چور چور	کیا کہوں قسمت ہی مجکو کہیں ملتی نہیں
قشقہ	ت	۵۰۵	بالفتح ٹیکا۔ تلک	مذکر	رضا	ہیں حقیقت میں مسلماں گو بظاہر برہمن	دل میں یادِ حق ہے قشقہ ماتھے پر سیندور کا
قصابہ	غ	۱۹۸	وہ رومال جو عورتیں سر میں باندھتی ہیں	"	رشک	بنگئی چاندی کا پتر غازۂ رخ سے نقاب	صحبت افشاں سے زر افشاں قصابہ ہو گیا
قصاص	"	۲۸۱	خون کا معاوضہ۔ خون کا بدلا۔ جزا۔ مکافات	"	قدر	ملے غمزہ و ناز و ادا و حیا مجھ کو ذبح کیا یہ ستم ہے نیا	مرا دعویٰ خوں بھی بخش کیا کہ قصاص کسی پہ روا نہ رہا
قصد	"	۱۹۴	ارادہ۔ نیت۔	"	مونس	واللہ ارادہ بھی تھا یاں کے سفر کا	خط سیکڑوں بھیجے تو کیا قصد اِدھر کا
قصر[6]	"	۳۹۰	مکان۔ گھر۔ محل	"	آتش	رفیع القدر ہر مصرع ہے اپنے بیت معمور کا	نہ ایسا طاق کسریٰ تھا نہ قصر السیا فیروز کا
قصور[7]	"	۳۹۶	خطا۔ گناہ۔ قصر کی جمع	"	جلیل	لپٹ کے لے بھی لو دو ایک بوسے حضرِ دل	وہ جانتے ہیں بشر سے قصور ہوتا ہے

[1] رقادر) قرص خورشید تہ ابر نظر آتا ہو جیسے ندی میں بھنور یا کسی پانی میں کنول۔ [2] ذوق) دل مانگنا مفت اور یہ پھر اُسپہ تقاضا۔ کچھ قرض تو بندے پہ تمھارا نہیں آتا۔ [3] غلط بردار۔ ایک قسم کا کاغذ جس سے غلط لکھا ہوا صاف ہو جاتا ہے۔ (مصحفی) آدمی میں مصحفی اتنی صلاحیت تو ہو۔ دوست رکھتا ہوں میں قرطاس غلط بردار کو۔ [4] قرین قیاس۔ قرین مصلحت۔ وہ بات جسکو عقل قبول کرے۔ مناسب وقت۔ (ذوق) ہوش خمسہ جو ہیں قرین تھے۔ قرینے سے ہوئے سب بے قرینے [5] (داغ) جو مناسب ہو وہ اس رمز کو سمجھیں یہ زاغ۔ دور رہنا ہے بُرا اور قریب اچھا ہے [6] (سیاہ) [illegible] ہوتا ہے عفو ہوتے قصور ہوتا ہے [7] (اسیر) جنت میں اپنے واسطے قصر گھر بنا۔ [8] (داغ) قصور عفو ہوا سلئے قصور بہشت۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
قصہ[1]	ع	۱۹۵	افسانہ داستان ۔ کہانی قصص اسکی جمع ہے ۔	مذکر	جلیل	بت جا بیٹھتے ہیں کعبۂ دل کو کریں خراب	قصہ سنا نہیں مگر اصحاب فیل کا
	.	.	جھگڑا ۔	"	اسیر	کس روز کوے یار میں قصے بڑھے نہیں	تیغیں کھنچیں نہیں کہ تیغیں چڑھی نہیں
قصیدہ	ع	۲۰۹	وہ اشعار جو کسی کی تعریف میں لکھے جائیں مگر بارہ شعر سے زیادہ ہوں ۔	"	جلیل	کوئی مانی نہ مانی ہیں تو لب ہوا اس فیض کا قائل	زمیں مشکل سہی مشکل ہو قصیدہ ہو ہی جاتا ہے
قضا	"	۹۰۱	خدائے پاک کا وہ حکم جو مخلوقات کے لیے دفعتاً صادر ہو جائے مجازاً موت ۔	مونث	"	کل جو مقتل میں گلا ملنا نہ اُن سے کٹ سکا	آج یہ فقرہ تراشا ہے قضا آئی نہ تھی
				"	دل	نگہِ یار میں بھی شانِ مسیحائی ہے	یہ سہارا ہمیں دیدے کے قضا لائی ہے
.	.	.	کوئی امر واجب اس کا وقت گذر جانے کے بعد ادا کرنا ۔	"	اسیر	کیا سجدہ محرابِ خنجر میں جب	قضا عمر بھر کی ادا ہو گئی
قضیہ	ع	۹۱۵	جھگڑا	مذکر	رند	عشق کا قضیہ کسی سے منفصل ہوتا نہیں	یہ قضیہ پیش قاضی فیصلہ کیونکر ہوا
قط	"	۱۰۹	قلم کا قط ۔ سخت چیز کا کاٹنا ۔	"	امیر	اسقدر لکھی مری تقدیر کی برگشتگی	گھس کے اُلٹا ہو گیا قط خامۂ تقدیر کا
قطار	"	۳۱۰	بکسر اول صف ۔ پرا ۔ پانتی ۔ بالفتح غلط ہے ۔	مونث	جلیل	چمن میں کیسی جمی ہے قطار پھولوں کی	پیالیاں ہیں ساقی شراب کے قابل
قطب[2]	"	۱۱۱	سردار قوم ۔ وہ کیل جس پر چکی گھومتی ہے ۔ وہ دو ستارے جو قطب شمالی و جنوبی کے نام سے مشہور ہیں ۔	مذکر	امیر	کب پھریں گوشہ نشیں لاکھ زمانہ پھر جائے	قطب گردش نہیں کرتا فلکِ پیر کے ساتھ
قطرہ	"	۳۱۴	بوند ۔	"	ناسخ	ہے تنزل میں ترقی دیدۂ دل کے واسطے	دیکھ لو بنتا ہے موتی خشک قطرہ آب کا
قطع	"	۱۷۹	کاٹ ۔ تراش	مونث	ظفر	جی میں آیا چوم لیجے ہاتھ بس خیاط کا	گل سراپا دیکھتے ہی جامۂ دلبر کی قطع
	.	.	مجازاً وضع ۔	"	"	ہو کے گل نازاں چمن میں کیوں نہ پھولے اے صبا	ہے اڑائی فی الحقیقت اسنے امیر گل کی قطع
قطع و برید	ف	۲۹۵	کاٹ چھانٹ ۔	"	آتش	گل چاک چاک کرتے ہیں اپنے پیرہن	شاید قبائے یار کی قطع و برید ہے
قطعہ	ع	۱۸۴	اصطلاح شعرا میں وہ نظم جو دو بیت سے کم نہو ۔	مذکر	"	چار ابرو میں تیری حیران ہیں سارے خوشنویس	کس قلم کا قطعہ[3] ہے یہ کاتبِ تقدیر کا
"	.	.	ہر چیز کا حصہ	"	امیر	جو ہو فردوس کا مشتاق وہ کہدو یہاں آئے	کہ جو قطعہ ہے اسمیں قطعہ ہے گلزارِ جنت کا
قعر	ع	۳۷۰	گہرائی ہر چیز کی ۔ کنوئیں کی تہ ۔ عمق	"	اسیر	میرے نالوں سے ہوا دریا یہ خشک	قعر دریا بھی جزیرہ ہو گیا
قعود	"	۱۸۰	بیٹھنا ۔ نشست ۔	"	عزیز	کیا تھا یہ اضطراب و سکونِ جہاں پوچھ	تیرے مریضِ غم کا قیام و قعود تھا
قفا	"	۱۸۱	گدی ۔ پیچھے ۔ گردن کا پچھلا حصہ ۔	مونث	مصحفی	نغاں جس کی ہے ایسی جرس آج دردانگیز	قفائے قافلہ کوئی تو بیقرار رہا

[1] محشر کھینچی طناب قضائے عالم ہوا جو اظہار شوق ثنی ۔ یہاں دانہیں مدتوں سے یہ قصہ مشہور ہے نہیں کا ۔ (دل) ع ۔ وہ انکا قول یہ قصہ ہے کس زمانے کا ۔

[2] کیل جس پر چکی گھومتی ہے ۔ سردار قوم ۔ فعل و برتر شخص جس پر کسی کام کا مدار ہو ۔ ہر چیز کی اصل ۔ وہ نقطۂ شمال و جنوب کے جس پر زمین ساکن ہے اور وہ دو ستارے جو ان دونوں قطبوں کے محل پر واقع ہیں ہر ایک کو ان میں سے بھی مجازاً قطب کہتے ہیں ۔ لقب اس ولی کا جسکے قبضۂ قدرت میں انتظام کسی ملک کا عالم معنوی میں خداوند عالم کیطرف سے سپرد ہو ۔ [3] خوشنویس اکثر قطعات کو نستعلیق لکھکر جو کھٹے میں مثل تصویر کے بناتے ہیں ۔ یہاں یہی قطعہ سے مراد ہے ۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
قفس	ع	۲۴۰	پنجرا۔	مذکر	تسلیم	وہ ہوا خواہ اسیری تھے کہ آزادی کے بعد	رہ گئے ہم دیکھ کر خالی قفس صیّاد کا
قفل	〃	۲۱۰	تالا۔	〃	〃	نہ گھبرا اے دلِ مفلس اندھیری رات آنے دو	کسی دن قفل توڑینگے درِ گنجِ شہید الملک کا
ققنس[1]	یونانی	۳۱۰	ایک طائر کا نام ہے جسکی چونچ میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ سوراخ ہوتے ہیں اور ہر سوراخ سے ایک نغمہ نکلتا ہے حکمانے علم موسیقی کا اسی سے استخراج کیا ہے۔	〃	مونس	ققنس بھی حسنِ صوت میں شاگرد اسکا تھا	گویا کہ ہمصفیر وہ روح القدس کا تھا
قل	ع	۱۳۰	ایک سورۂ قرآنی ہے۔ فاتحہ عرس درویشوں کے سالانہ فاتحہ کا دن۔ کنایۃً خاتمہ۔ کام تمام ہونا۔ دم نکل جانا	〃	ذوق	محفل میں شور قلقل مینائے مُل ہوا	لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قُل ہوا
قلادہ	ع	۱۴۲	اونٹ کا پگھا۔ گردن کی رسّی۔ پٹا	مذکر	رشک	حسنِ عارض ہے فلک مُنہ ہالہ [illegible]	ہار مہتاب سونے کا قلادہ ہوگیا
قلانچ	ت	۱۸۴	کودنا۔ پھلانگ مارنا۔	مونث	〃	وحشی کو دیکھا ہمنے اُس آہو نگاہ کے	جنگل میں بھر رہا تھا قلانچیں ہرن کے ساتھ
قلب	ع	۱۳۲	دل۔ ہر چیز کا درمیانی حصّہ	مذکر	محسن	اُتارا کاسۂ سر بار ہم کے ڈوری سے دم بھر میں	ہلو چاک اس لئے برگشتہ ہو کر قلبِ مرتد کا
قلّت	〃	۵۳۰	کمی۔ کمیابی۔ قلیل ہونا۔	مونث	اسیر	کثرت یہ ہوگئی تری کشتوں کی آجکل	تکیوں نہیں پھر قبر ہے قلّتِ زمین کی
قلزم	〃	۱۷۷	بضم اول وسیوم نام ایک دریاے محیط کا ہے جو مصر و مکہ کے درمیان واقع ہے مطلق دریا و سمندر کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔	مذکر	امیر	گردشِ چشمِ کرم سے تری روزِ محشر	موجزن چار طرف قلزمِ رحمت ہوگا
قلعہ	〃	۲۰۵	بادشاہی مکان۔ مستحکم گھر۔ گڑھی۔ حصار۔ وہ محفوظ مکان جسمیں فوج رہتی ہو۔	〃	صبا	جاں دیکر جنگ ہفتاد و دو ملت سے چھٹے	فتح پائی قلعۂ ہستی جو خالی ہوگیا
قلعی	ت	۲۱۰	ملمع۔ "قلعی کھلنا" اصلی حالت معلوم ہوجانے اور راز فاش ہوجانے کے موقع پر	مونث	منیر	شامِ شبِ وصال سحر ہوگی بات میں	قلعی کھلیگی آئینۂ چرخِ پیر کی

[1] ققنس ایک پرند کا نام ہے جسکی رنگ برنگ کی آواز سے حکیموں نے علم موسیقی نکالا ہے۔ کہتے ہیں کہ اسکی عمر ایک ہزار برس کی ہوتی ہے۔ اور مادہ نہیں ہوتی پیدائش اسکی اس طرح بیان کیجاتی ہے کہ جب یہ جانور بوڑھا ہوجاتا ہے تو لکڑیاں جمع کرکے اُسکے اندر جا بیٹھتا ہے اور اپنی چونچ سے جسمیں (۳۶۰) سوراخ ہوتے ہیں اور ہر سوراخ سے علیحدہ علیحدہ راگ نکلتا ہے۔ آواز کرنے اور بولنے لگتا ہے۔ منجملہ کل سوراخوں کے ایک سوراخ سے دیپک راگ بھی نکلتا ہے اُسوقت وہ اُسی سوراخ پر زیادہ زور دیتا ہے۔ دیپک کی خاصیت سے اُن لکڑیوں میں آگ لگجاتی ہے اور وہ جانور اسی آگ میں جل بھن کر راکھ ہوجاتا ہے۔ قدرت الٰہی سے اُس راکھ پر پانی برستا ہے اور اس راکھ سے ایک انڈا پیدا ہوتا ہے۔ اور کچھ دنوں میں اُس انڈے سے ویسا ہی دوسرا جانور پیدا ہوجاتا ہے۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ جب اُسکی موت قریب ہوتی ہے تو یہ جانور لکڑیاں جمع کرکے اسمیں گھس جاتا ہے گھسکر گانے اور بولنے لگتا ہے یہاں تک کہ اپنی آواز سے خود ہی مست ہوکر پروں کو جھاڑتا اور بازوں کو پھٹ پھٹاتا ہے اُسکے پر پھٹ پھٹانے کے باعث اُسکے پروں سے آگ کی چنگاریاں جھڑتی ہیں اور اُن لکڑیوں میں آگ لگ جاتی ہے۔ اور وہ اُسی آگ میں جلجاتا ہے۔ بقیہ حالات بدستور۔ اس مرغ کو فارسی میں "آتش زن" کہتے ہیں ققنس مخفف ہے قوقنوس کا اور قوقنوس کو بعضوں نے یونانی بعضوں نے ترکی لکھا ہے [illegible] فارسی والے بضم اول و بفتح سیوم بھی بولتے ہیں۔ (داغ) کیا ڈبوئیگا ترے عشق کا قلزم مجکو۔ موج ساحل ہے سفینہ ہے تلاطم مجکو۔

قلق	ع	٢٣٠	رنج و الم ۔ بے آرامی ۔ بے چینی ۔ اضطراب ۔ بولتے ہیں ۔	مذکر	جلال	لاکھ دے اُسکو تسلی کوئی کیا ہوتا ہے	اور کمبخت قلق دل کا سوا ہوتا ہے
قلقل [۱]	״	٢٦٠	شیشہ کی آواز	مونث	امیر	کانوں میں بھر گئی ہے مینائے مے کی قلقل	ہم بادہ کش سنیں اب کیونکر صدائے واعظ
قلم [۲]	״	مختلف فیہ		مذکر	برق	اب وہ نوچندی کہاں اور وہ مینا کیسا	مے کہاں جام کہاں قلقل مینا کیسا
	״	١٧٠	خامہ	״	دبیر	انگشت عطارد سے قلم چھوٹ پڑا ہے	خورشید کے پنجہ سے قلم چھوٹ پڑا ہے
	۰	۰	درخت کا پیوند ۔	مونث	امیر	گلشن میں بلبلیں ہیں ہماری طرح مست	ساقی گلابیاں ہیں کہ قلمیں گلاب کی
	۰	۰	شراب کی شیشی ۔	״	جلال	ہے جام مے کہ پھول کھلا ہے گلاب کا	نرگس کی شاخ ہے کہ قلم ہے شراب کی
قلمدان	ف	٢٢٥	کاغذ یا لکڑی وغیرہ کا وہ چھوٹا بکس جسمیں لکھنے کا سامان قلم دوات وغیرہ رکھتے ہیں ۔	مذکر	ذوق	دریائے عشق میں دم تحریر حال دل	کشتی کی طرح میرا قلمدان بہہ گیا
قلمتراش [۳]	״	١٠٧١	چھوٹا چاقو ۔	مونث	رشک	میرے لئے تراش رہی ہے سر قلم	کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلمتراش
			مختلف فیہ	مذکر	ظفر	گردن پہ دھار رکھ کے بوسے	ٹوٹے نہ قلمتراش میرا
قلمرو [۴]	״	٣٧٦	سلطنت ۔ راجدھانی ۔	مونث	آتش	چند پریاں بھی کروں مثل سلیمان تسخیر	یہ قلمرو بھی رہے زیر نگیں تھوڑی سی
قلیہ	ع	١٣٥	ترکاری و ہلدی پڑا ہوا شوربہ دار گوشت وغیرہ ۔	مذکر	میر	چار من گا جروں کا قلیہ تھا	وہ منی دیگ بیچ دلیا تھا
قلیان	ت	١٩١	حقہ ۔ گڑ گڑی	״	اسیر	کم نہیں ہے پیکر انساں سے قلیاں یار کا	امتزاج آتش و آب ہوا و خاک ہے
قمارخانہ	ت	٩٩٧	جوا کھیلنے کی جگہ ۔ جوے کا گھر	״	امیر	سر نیاز کو تیرا ہی آستانہ ہوا	شرابخانہ ہوا یا قمارخانہ ہوا
قمچی	ت	١٥٣	چھڑی ۔ کوڑا ۔ چابک	مونث	اسیر	دشت فرقتمیں بیاض چشم جاناں یاد کی	شاخ آہو مجکو قمچی ہو گئی استاد کی
قمر	ع	٣٤٠	چاند ۔	مذکر	انیس	جب وقت مصیبت میں علی کا پسر آیا	منزل کیطرف نیکی ستارہ وہ قمر آیا
قمری	״	٣٥٠	بفتح اول ایک پرند ہے جسکو فاختہ بھی کہتے ہیں ۔	مونث	ناسخ	آدمی عاشق ہیں کیا اُس سرو قد آزاد پر	ایک قمری اب نظر آتی نہیں شمشاد پر
قمقمہ	״	٢٨٥	کانچ کا گولہ جو بغرض آرائش مکان میں لٹکا دیتے ہیں	مذکر	اسیر	کیا خوب چشم تر میں چمکتا ہے لخت دل	یاقوت قمقمہ ہے ہماری سبیل کا
״	״	״	لاہ کا گولہ جو ہولی میں رنگ بھر کر ایک دوسرے پر پھینکتے ہیں	״	منیر	دکھا کر وہ ذرہ دنداں جو کھیلتے ہیں رنگ	حباب آب گہر قمقمہ ہے ہولی کا

[۱] مونث انسب ہے ۔ [۲] قلم خامہ کے معنی میں پہلے مونث بھی لکھتے تھے ۔ ظفر نے مونث لکھا ہے ؎ عجب احوال ہے میرا کہ جب خط اسکو لکھتا ہوں تو دل کچھ اور لکھتا ہے قلم کچھ اور کہتی ہے ۔ مگر اب علی العموم مذکر ہی مستعمل ہے ۔ حضرت امیر مینائی ؎ خط عارض نے دل اہل رقم توڑ دیا ۔ بیت ابرو نے ہلالی کا قلم توڑ دیا ۔ ذوق لکھتے ؎ خط میں کہ ستم اٹھ نہیں سکتا ۔ بہ ضعف ہے ہاتھ نہیں قلم اٹھ سکتا ۔ رضا فرنگی محلی ؎ ارادہ ہے صفت لکھوں کسی محراب ابرو کی ۔ بہ سجدہ جھکا جاتا ہے کاغذ پر قلم میرا ۔ درخت کا پیوند ۔ شراب کی شیشی ۔ ان معنوں میں مونث ہے بمعنی خط کنپٹی کے بال مونث ہے ۔ (رشک) جس نے یہ اس بت کافر کی تراشیں قلمیں ۔ ہاتھ ہو جائے خدایا قلم اس نائی کا ۔ غالب نے مونث بھی لکھا ہے اور مذکر بھی لکھا ہے : مذکر ؎ غلط خراب بکا غالب ؟ چل سکا قلم آگے ۔ مونث ؎ ہے قلم میری ابر گوہر بار ۔ مومن نے بھی مونث لکھا ہے [۳] غیر کے خط لکھنے کو تمنے تراشی ہے قلم ۔ درد سے میرے استخواں کیوں ہو گئے قلمتراش ۔ [۴] دہلی میں مذکر اور لکھنؤ میں دونوں طرح بولتے ہیں ۔ تذکیر مرجح ہے ۔ آتش ہی نے مذکر بھی لکھا ہے ؎ اللہ کے کرم سے بتوں کو کیا مطیع ۔ زیر نگیں قلمرو ہندوستاں ہوا ۔ اگر اِنکا اتباع پایا نہیں جاتا ۔ اتفاق مونث ہی پر ہے ۔

قنات	ت	۵۵۱	خیمہ کے چاروں طرف کا پردہ - کپڑے کی دیوار -	مونث	مونس	تھی بپا آلِ نبی میں یہ فغان و زاری	اتنے میں راکھ ہوئیں جلکے قناتیں ساری
قناعت	ع	۶۲۱	تھوڑے پر راضی رہنا - صبر - سنتوکھ	"	داغ	مصیبت گر کسی پر ہو مصیبت کا بھی خوگر ہو	اگر کیسا ہی مضطر ہو قناعت بھی جاتی ہے
قند	"	۱۵۴	کھانڈ - گڑ - وغیرہ - مجازاً ایک قسم کی مٹھائی -	مذکر	ناسخ	واہ کیا ناسخ بھی ہے شیریں بیاں	شعر جو ہے لکھنؤ کا قند ہے
قندیل	"	۱۹۴	کاغذ وغیرہ کا فانوس جسمیں چراغ رکھکر جلاتے ہیں -	مونث	ذوق	ازل سے یوں دلِ عاشق ہے نور کی قندیل	کہ جیسے عرش خدائے غفور کی قندیل
قواعد	"	۱۸۱	قاعدہ - آئین - فوج کی قواعد -	"	قدر	پلکیں تری جھپک گئیں جب ہمنے آنکھ کی	بولی یہ ہو رہی ہے قواعد سپاہ کی
قوال	"	۱۳۷	صوفیانہ اور حقانی گانے گانے والا -	مذکر	آتش	مقبول مرے قول سے قوال ہوا ہے	صوفی کو غزل سنکے مری حال ہوا ہے
قوام	"	۱۴۷	شیرہ - چاشنی - اصل ہر چیز کی -	"	نسیم	بوسوں سے غیر کے لب شیریں ہیں تلخ	بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا
قوت	"	۵۰۶	بضم اول وتشدید واؤ معروف مفتوح - زور طاقت - بل -	مونث	جلال	اٹھتی ہی دنیا نہیں در سے ترے	ضعفا کو کس درجہ قوت ہو گئی
قوس	"	۱۶۶	دھنک جو برسات میں آسمان پر دکھائی دیتی ہے - نام ایک برج کا ہے جسکو ہندی میں دھن کہتے ہیں	"	نواب مرزا شوق	کھل گیا جب برس کے وہ بادل	قوس تب آسمان پہ آئی نکل
قول	"	۱۳۶	گفتگو - بات چیت - کہنا - اقوال جمع ہے -	مذکر	جان صاحب	حسن مطلع اسکا ہے نور نبی کا وصف ہے	قول بیشک سچ ہے یہ میر محمد جان کا
	۰	۰	اقرار وعدہ -	"	صفدر	سنا میرا مرنا تو بولے وہ صفدر یہ	چلو ہو گیا قول پورا کسی کا
قوم	"	۱۴۶	گروہ آدمیوں کا - ذات - فرقہ	مونث	حالی	وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی	کنونڈی رہینگی ہمیشہ عرب کی
قویٰ	"	۱۱۶	قوت کی جمع ہے بمعنی طاقتیں	مذکر	غالب	مضمحل ہو گئے قویٰ غالب	وہ عناصر میں اعتدال کہاں
قہر	"	۳۰۰	عتاب - غصہ - غضب	"	ناسخ	کہتے ہیں زاہد مری دیوانگی کو دیکھکر	بت پرستی کے سبب قہر خدا نازل ہوا
قہقہہ	"	۱۴۰	کھلکھلا کر ہنسنا	"	آتش	دیوانہ ہے کس چاند سے رخسار کا آتش	زنجیر کا غل قہقہہ ہے کبک دری کا
قے	"	۱۱۰	ابکائی - الٹی	مونث	رشک	بار بار آیا جو میخانے میں ہو جائیگا بار	محتسب کی شکل سے شیشونکو قے ہو جائیگی
قیاس	"	۱۷۱	اٹکل - اندازہ	مذکر	ذوق	رنگ ہاتھی کا سیہ اور وہ دانت اسکے سفید	کہتا ہے دیکھ کے یہ ظلمت و نور اپنا قیاس
قیافہ	"	۱۹۶	صورت سے سیرت کا پہچاننا	"	اکبر	دیکھ لیا یاروں کا قیافہ	پایا بس خوش رنگ لفافہ
قیام	"	۱۵۱	نماز کا ایک رکن جو کھڑے ہوکر ادا کرتے ہیں -	"	ناسخ	نہیں نماز اگر زاہد! تو پھر کیا ہے	یہ میکدے میں رکوع و قیام شیشے کا
	۰	۰	کھڑا رہنا - قایم رہنا -	"	امیر	بنا آیات قرآں کی ہے انکی ذات سے محکم	قیام انکے سبب کعبے کے ارکان مشید کا
قیامت	ع	۵۵۱	بکسر اول روز محشر	مونث	"	پہنتے ہیں وہ گھر میں بیٹھ چھاگل	قیامت در پہ گھبرائی کھڑی ہے
قیادت	"	۵۱۵	بروزن قیامت رہبری رہنمائی	"	ظریف	احد میں لشکر اسلام کی جب نے قیادت کی	تمنا تھی ہر اک سردار کے دل میں شہادت کی

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
قید	ع	۱۱۴	اسیری ۔ گرفتاری ۔ بیکسی	مونث	جلیل	لطف سے گذری ہماری خانۂ صیاد میں	ہم قفس تھے اور بھی کچھ قید تنہائی نہ تھی
"	۰	۰	شرط	"	اسیر	سگ اُس سری کا کہیں کھائے استخواں نہ جلد	اُٹھا دی قید الٰہی ہما کے آنے کی
قیدی	ع	۱۲۴	بندھوا ۔ اسیر ۔	مذکر	جلیل	سحر کو ایک بھی ہوگا نہ آپکا قیدی	کھلی جو زلف تو چھوٹی ہوئی مسی ہوگی
قیدخانہ	ف	۷۰	جیل خانہ	"	"	گوشۂ دل میں جگہ ہمکو ملی اے صیاد	قیدخانہ ہو نیا تازہ گرفتاروں کا
قیس	ع	۱۸۰	عرب کے ایک قبیلے کا نام ۔ اور مجنوں کا اصلی نام جو لیلیٰ پر عاشق تھا ۔	"	جلیل	اُٹھ گیا قیس جو صحرا سے تو آئی آواز	اپنے گھر کو تو نہ ویران بنایا ہوتا
قیف	ت	۱۹۰	ایک ظرف جس سے شیشی وغیرہ میں تیل بھرتے ہیں ۔	مونث	ظریف	کان میں تیل ڈالنے کی ہے قیف	سب کرن پھول جسکو کہتے ہیں
قیل و قال	ع	۲۷۷	بحث مباحثہ حجت تکرار ۔ سوال و جواب ۔	مونث	اوج	زبان مرغ خوش الحان پہ قیل و قال اسکی	طرب فزا گل و بلبل میں بول چال اسکی
قیمت	ع	۵۵۰	دام کسی چیز کا ۔ مول ۔	"	داغ	یہاں یہ غم کہ چکا دل کا مول اک بوسہ	وہاں یہ فکر کہ قیمت بہت گراں ٹھہری
قیمہ	ت	۵۵	کٹا ہوا گوشت	مذکر	اسیر	خونخوار ہے وہ مست ملیگا بڑا مزا	قیمہ مرے جگر کا ملا دو کباب میں
قینچی	ت	۱۲۳	مقراض	مونث	جلال	ارادہ کیا کریں مرغ قفس تنہا اُڑنے کا	تری قینچی اُڑا دینے کو پر تیار رہتی ہے
قیود	ع	۱۳۰	قیدیں ۔ پابندیاں ۔ قید کی جمع	مذکر	عزیز	آزادگان عشق کی مٹی خراب تھی	جب تک کہ ضبط تابع رسم و قیود تھا

باب کاف عربی

کاتب	ع	۴۴۳	لکھنے والا۔ محرّر	مذکر	اسیر	لکھتے لکھتے عارضِ رنگینِ جاناں کی صفت	ہوگیا مشاق ہر کاتب خطِ گلزار کا
کاتبِ اعمال	″	۵۷۵	وہ فرشتہ جو اعمال لکھتا ہے۔	″	آتش	روز و شب کے حال کا لکھتا تھا جو جریدۂ ذنب	کاتبِ اعمال میری ڈیوڑھی کا پہرہ تھا
کاٹ	ھ	۴۲۱	برش[1] تلوار کی۔	″	جلیل	ہم تو اپنی سخت جانی کی حیا پر کٹ گئے	ناز سے کہتے ہیں وہ کیا کاٹ ہے تلوار کا
				″	مونس	جو سپاہی ہے وہ ششدر ہے کہ ہے کاٹ نیا	تیز دستی ہے نئی باڑھ نئی گھاٹ نیا
	۰	۰	عداوت۔ بیر[2]۔ دشمنی۔	مونث	جلال	میری ترقیوں نے بھی میری ہی کاٹ کی	تلوار بن گیا جو مقدر چمک گیا
کاٹ پھانس	ھ	۵۳۹	بھانجی مارنا۔ چغلخوری کرنا۔ عیاری چالاکی۔	″	نواب مرزا شوق	دیکھ کر میری عقل جاتی ہے	جو تجھے کاٹ پھانس آتی ہے
کاٹ چھانٹ	″	۸۸۰	قطع و برید۔ کسیکی برائی کرنا۔	″	امیر	عجیب صانعِ قدرت کا ہے تراش خراش	یہ کاٹ چھانٹ تجھے باغباں نہیں آتی
کاجل	″	۵۹	کالکھ۔	مذکر	جاہ	قیامت تک نہ بھولیگی سیاہی صبح محشر کی	رہیگا حشر تک آنکھوں میں کاجل شامِ ہجر انکا
کار	ف	۲۲۱	کام۔ دھندھا۔ شغل	″	آتش	باتیں کرتا ہوں نگاہوں سے پریزادوں سے	دیدۂ شوق سے یاں کارِ زباں ہوتا ہے
کارخانہ[3]	″	۸۷۷	کنائیۃً و محاورۃً بمعنی مصلحت ایزدی اور خدا کی قدرت بولتے ہیں۔	″	امیر	کرے کوئی خطائیں مجھ پہ ہے فکر بندگی	تعجب کیا ہے ہوا یہ بت کارخانہ ہے خدائی کا
	۰	۰	کاروبار۔ کام۔ دھندا۔ انتظام	″	داغ	جسکو دیکھا غرض کا اپنی دیکھا	دنیا کا عجیب کارخانہ دیکھا
	۰	۰	حالت کیفیت انتظام	″	جلال	کب اُسنے آنکھوں نہیں گھر کرلیا خبر ہوئی	نگاہ ملتے ہی کچھ اور کارخانہ ہوا
کارد	ف	۲۲۵	چھری چاقو۔	مونث	لاعلم	جو خطِ تختۂ تقدیر پہ ہوا تحریر	اُسے مٹا نہیں سکتی ہے کاردِ تقدیر
کارزار	″	۴۲۹	جنگ۔ لڑائی۔	″	مونس	مانند قطب ایک جگہ تھا وہ ذی وقار	کچھ آنکھ میں سماتی نہ تھی اُسکی کارزار
کارکن	″	۲۹۱	کام کرنے والے۔	مذکر	امیر	تیری صورت بنا کے بیٹھ رہے	کارکن کارگاہِ قدرت کے
کاروان	″	۲۷۸	قافلہ	″	آتش	سنیں گے قصۂ یوسف زباں سے اُسکی	کوئی ہماری طرف سے جو کارواں نکلا
کارروائی	″	۴۴۸	کام چلانا۔ کام نکالنا۔ عمل کرنا۔ تدبیر کرنا۔	مونث	ناظم	وہ مے پرست ہوں کہ نہ پائی اگر شراب	کی خونِ دل سے کارروائی تمام رات
کاروبار	″	۴۳۰	کام کاج	مذکر	سخن	وہ کیا ہوئے مرے احباب ہمدم ساغر کش	کہ کاروبار ہے ابتر شراب خانے کا
کاسنی	″	۱۴۱	ایک رنگ ہے اور ایک دوا کا نام ہے۔	مونث	فایزہ	میری درد آہ کا گِر ہوئی پون سے نشاں	اب تو اکو بھی نہیں ہوتی میسر کاسنی
کاسہ	ع	۸۶	پیالہ۔ کٹورا۔	مذکر	رضا	تیرے در کا ہوں گدا شاہانہ میرا ہے مزاج	ہاتھ میں رکھتا ہوں کاسہ بھی سرِ فغفور کا

[1] برش کے معنی میں مختلف فیہ پایا جاتا ہے۔ انیس نے مونث بھی لکھا ہے (ع) ان چھوٹی سی تلواروں کی تھی کاٹ غضب کی۔ ترش بمونث کے معنی میں (فقرہ) اس اچکن کی کاٹ خراب ہوگئی۔ [2] بیر دشمنی کے معنی میں (ناظم) زخمی عشق پر اتنا بھی ستم خوب نہیں، کاٹ اچھی نہیں ہر دم کی یہ دم خوب نہیں۔ [3] چیزوں کے بنانے اور تیار کرنے کا مقام ایک قسم کی اونچی چوکی جس پر بیٹھ کے گوٹہ کناری بنتے ہیں۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
کاش	ف	۳۲۱	ایسا ہو۔ کیا اچھا ہو یہ کلمہ تمنا کا ہی	مونث	جلیل	ہان نہ آئے زبان پر نہ سہی	کاش یہ آ گئی "نہیں" جاتی
کاشانہ	″	۳۷۷	جھونپڑا۔ آشیانہ۔ گھونسلا	مذکر	دبیر	دل سینے میں جلتا ہی یہ پروانہ ہی کس کا	بو خلد کی آتی ہی یہ کاشانہ ہی کس کا
کاغذ	″	۱۷۲۱	پیتر۔ عربی میں قرطاس کہتے ہیں۔	″	امیر	کیسا جواب خط کہ ہوا نامہ بر کا خون	کاغذ پکارتا ہی یہ خط کی رسید کا
کافر	ع	۳۰۱	بیدین۔ خدا کا منکر نافرمان	″	ناہر	تیری ابرو دیکھکر او بت خدا یاد آ گیا	زور سے تلوار کے کافر مسلمان ہو گئے
کافور	″	۳۰۷	کپور۔	″	امیر	زلف و رخ دونوں ہیں نو سی جوانی کی خزاں	مشک وہ مشک ہے کافور وہ کافور رہا
کاکل	ف	۱۷	زلف۔ سر کے لانبے بال۔ جو لٹکتے ہوتے ہیں۔	مونث	رند	خوش آ گئی ہی انہیں سب وضع بانکی	کمر پر رہتی ہے کاکل میاں کی
کاگ[1]	ہ	۴۱	بوتل کی ڈاٹ	مذکر	ریاض	وہ ٹوٹی توبہ وہ دن سے اڑا کاگ	غضب گولی نشانے پر پڑی ہے
کال	″	۵۱	مہنگی۔ موسا۔ قحط	″	جرات	مری جوش اشک سے بہہ ور ہو کال جہاں کے بحر و بر	نہ برستی اب یہ چشم تر تو خدا نخواستہ کال تھا
کالا	″	۵۲	سانپ۔ سیاہ رنگ۔ ہندوستانی سیاہی	″	اسیر	زلف سیہ کا کھا کر وہ پیچھے جو ہٹ گیا	سمجھے یہ ہم کہ کاٹ کے کالا پلٹ گیا
کالبد	ف	۵۷	قالب۔ تن۔ جسم۔	″	آتش	عزیز روح کی دم تک ہی کالبد گل کا	خراب حال ہی بے مغز جب ہوا چھلکا
کالک	ہ	۷۱	بفتح سیوم۔ سیاہی۔ کاجل	مونث	جان صاحب	سنتی ہوں ملکے چاندنی سے رات	منہ میں کالک لگائی کلو سنے
کالکا	″	۷۳	ہندوؤں کی ایک دیوی کا نام	″	امیر	ڈر کے میری شب جدائی سے	کالکا رام رام کرتی ہے
کام[2]	″	۶۱	دھندا۔ مقصد۔ مراد۔ عمل۔ شغل۔	مذکر	جلال	لگا سکے کوئی سینے سے تو یوں کا ہیکو ہم تڑپیں	ذرا سا کام اس دل لگی سے ہو نہیں سکتا
کام	ف	۰	کاریگری۔ نقش و نگار۔	″	آتش	گورے منہ کی تری یاد آئی سنہری افشاں	لوح سیمیں پہ اگر کام طلا کا دیکھا
کان[3]	ف	۶۱	معدن۔ کھان	مونث	سریر	بیان کس سے ہو تعریف شکل و صورت کی	وہ جان حسن کی ہی کان ہی ملاحت کی
″	ہ	۶۱	گوش۔	مذکر	درد	شیوہ نہیں بنا تو عبث ہرزہ یہ بکنا	کچھ بات کہینگے جو کوئی کان لیگا
کانٹا[4]	″	۳۶۲	خار۔ چاندی[5] سونا تولنے کی چھوٹی ترازو۔	″	جلیل	خونیں ڈوبی ہوئی پلکیں او ان پر لخت دل	پھولو نہیں تلتا ہی پر کانٹا مری گلزار کا
کانسٹبل	انگریزی	۵۶۳	چوکیدار۔ سپاہی پولیس کا۔	″	ظریف	پل تختہ لا کے رکھدیا پانی میں تربتر	کانسٹبل کھڑا تھا جہاں سے تھی رہگذر
کانس[6]	ہ	۱۳۱	دیوار۔ چھجا۔	مونث	بحر	نارسائی دیکھنا اڑتا ہی جب میرا غبار	یار کی کوٹھی کی کانس سے پھسلتی ہی ہوا
کاوش	ف	۳۲۷	کھوج لگانا۔ تلاش کرنا۔ دشمنی رنجش جھگڑنا۔ لپٹنا۔	″	تسلیم	کم کبھی کاوش جگر ہو گی	یا بسر یوں ہیں عمر بھر ہو گی

[1] اکثر صاحبان اس لفظ کو انگریزی کہتے ہیں کہتے ہیں کہ اصل لفظ (کارک) تھا بگڑ کر کاگ ہو گیا۔ کارک ایک درخت کا نام ہی جسکی پوست سے کاگ بناتے ہیں۔ لکھنؤ والے کاگ کو علی العموم مذکر اور دہلی والوں کو اکثر مونث بولتے بھی سنا گیا ہی (نوح) کاگ بوتل کی کھول دی جھٹ پٹ۔ سیہ تو دلی کا استعمال ہی اور لکھنؤ (رند) نکل آئی پری ساقی نے جب دم۔ نکالا کاگ شیشے کا لگا پیچ

[2] کام بمعنی تالو۔ (ذوق) منیش کی جانوش ہی دنبالہ زنبور میں۔ کام میں فتح کے نہ مہرہ بجائے آبلہ۔ بمعنی عمل۔ (اسیر) مفلسی مفلس کی بمنعم کی بجا ہی منعمی بمصلوت ہے کب کوئی خالی ہی کام اللہ کا بنسکر میں بمعنی تمنو و منشا کے بھی مستعمل ہی۔ [3] زنا سخ) نکلا آن ابھی باہر گزر ہو گر حسینوں کا۔ لحد یاری کی کان ہے اور میری خاک بارا ہی [4] کنویں سے گری ہوئی گگری ڈول لوٹے وغیرہ نکالنے کا آلہ زنجیر ڈوبے ہم چاہ زنخدان میں ان آنکھوں کے حضور یہ مژہ نے رسن زلف میں کانٹا باندھا۔

[5] (امیر) وہ کہتے ہیں کہ ہم آنکھوں میں سب کو تاڑ لیتے ہیں۔ محبت ماری دنیا کی ہی کانٹے میں تولی ہے [6] اکثر اساتذہ دہلی نے کافر کو بجھر کا ہم قافیہ لکھا ہے۔ [7] انگریزی لفظ کارنس ہے

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
کاوہ	ف	۳۲	ہیکڑ۔	مذکر	انیس	جست نظر آئی نہ کاوا نظر آیا	پھرتا ہوا لشکر میں بچھا داد نظر آیا
کاہ	،	۴۲	سوکھی گھاس	مونث	آتش	وہ کوہ ہوں میں کاہ ہی گراں جسکو	وہ کاہ ہوں کہ کوہ پہ جو بار ہو گئی
کاہش	،	۲۲۶	زوال کمی۔ نقصان قبول کرنا۔	،	داغ	غیر کو بزم میں تو دیں پھر سیدا لہو ہوئی	دلکو میری کاہش ہی تو قدر پہ پھر سیدا لہو ہوئی
کاہیدگی	،	۷۰	لاغری۔ دبلاپن۔ گھٹاؤ	،	تعشق	کیا کہوں میں مجکو جو کا یتگی مری کاہیدگی	لیکے وہ چلتے ہوئے چرایا تھا بار ہنگی
کایا	ھ	۳۲	شکل۔ صورت۔ جسم۔ حالت۔	،	حالی	عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا	پلٹ دی بس اک آن میں اسکی کایا
کایا پلٹ[1]	،	۴۶۴	ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا۔ کچھ کا کچھ ہو جانا۔ وہ دوا جس سے بڑھا جوان ہو جاتا ہی۔	،	تسلیم	جو تھا دوست اپنا عدو ہو گیا	غضب کی یہ کایا پلٹ ہو گئی
کائنات	ع	۴۸۲	دنیا۔ مخلوق۔ یہ لفظ جمع ہی مگر اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے	،	رند	رونا یہی اگر ہے تو طوفان آئیگا	اسکو نہیں کائنات بکھر جائیگی یہی یہی
.	.	.	اردو میں سرمایہ پونجی حقیقت بساط کے معنی میں بھی مستعمل ہے	،	ناسخ	ترک دنیا کی سوچ کیا ناسخ	کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں
کائی	ھ	۴۱	وہ سبزی جو بند پانی میں کثافت کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہی۔	،	منیر	پڑا ہی سبزۂ خط ذقن کا عکس جو سر ہے	لگی ہی حوض آئینہ میں کائی چاہ بابل کی
کباب	ف	۲۵	بھنا ہوا گوشت فارسی والے بھنے گوشت کو کباب کہتے ہیں۔	مذکر	مصحفی	آتش غم سے متصل یا رو	دل نہیں یہ کباب بھنتا ہے
کبادہ	،	۳۲	کمان جو بہت نرم ہو	،	منیر	قد دوتا سے الفت ابرو کی تھی نمود	سانچا کڑی کمان کا اپنا کبادہ تھا
کبر	ع	۲۲	بکسر اول۔ تکبر۔ غرور۔ گھمنڈ۔ بکسر اول و بفتح دوم پیری کہن سالی۔	،	امیر	کبر سب خاک میں ملجائیگا مغروروں کا	اک ذرا گور غریباں میں گذر ہونے دو
کبک	ف	۴۲	بالفتح چکور اسکی چال بہت مشہور ہے	،	رضا	دیکھکر رفتار تیری باغ میں	کبک اپنی چال سے شرما گیا
کبوتر	،	۲۲۸	ایک مشہور پرند ہی سنسکرت میں بھی کبوتر ہی کہتے ہیں۔	،	تسلیم	خط بھیجے ہیں اتنے کہ پیغامبر ہیں اب	عنقا ہو زمانے میں کبوتر نہیں ملتا
کپڑا	ھ	۲۲۳	پارچہ۔ بستر۔	،	ناسخ	سرو ہی باغ جہاں میں وہ صنم نام خدا	ہی بجا اسکو پسند آئے جو کپڑا چھال کا
.	.	.	لباس۔ پوشاک۔	،	ریاض	بھٹی میں مے فروش نے ٹوپی اتار لی	مسجد میں ہم جو آئے تو کپڑے اتر گئے
کتا	ھ	۴۲۱	ایک مشہور نجس جانور ہے جسے فارسی میں سگ کہتے ہیں۔	،	جان صاحب	برقی خانم پھونک کر خالی نکر اپنا دماغ	بے ادب لڑکا تھا کتا بنگیا سعد اللہ کا
کتاب	ع	۴۲۱	پوتھی۔ کتب جمع ہے نسخہ۔ رسالہ۔	مونث	امیر	لکھی وصف رخسار میں جو کتاب	وہ آئینۂ حق نما ہو گئی
کتابت	،	۸۲۳	لکھنا۔ تحریر۔ لکھائی۔ مکتوب	،	فائز	قاصد ہلال ضمیروں کیطرح پھرتا ہی	اسنے نام لکھی ہی جو کتابت میری

[1] بعض شعرا نے مذکر بھی لکھا ہی۔ (مصنف) ہم وہ جواں ہوتے ہی ہیسے ہو گئے ناآشنا۔ دو ہی دن میں اے یہ کایا پلٹ کیسا ہوا۔

لفظ	زبان	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
کتابہ	ع	۴۲۸	وہ عبارت جو لوح مزار یا مسجد وغیرہ میں پتھر پر کندہ کرکے لگاتے ہیں	مذکر	امیر	ملایا خاک میں اُنکو جہاں کی بیوفائی نے	کتابہ خط کوفی میں لکھو گور غریباں کا
کتان	؍؍	۴۷۱	بالفتح السی یعنی جسکا تیل نکالتے ہیں۔ اس معنی میں مونث ہے ایک قسم کا کپڑا ہے جو چاندنی پڑنے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔	مذکر	آتش	دل صاف میں نے عالم اسباب میں کیا	ہنوائی چاندنی جو میسر کتان ہوا
کتبہ	ع	۴۲۷	لکھا ہوا۔ تحریر کیا ہوا۔	؍؍	تسلیم	وہی جان جسنے اُس لب لعلیں کے عشق میں	خون جگر سے قبر پہ کتبہ لکھا گیا
کتھا	ہ	۴۲۷	قصہ۔ ہندوؤں کے مذہبی پیشواؤں کے حالات کہانی۔	مونث	اختر مینائی	سنکر وہ مرا فسانہ بولے	ہمنے یہ کتھا بہت سنی ہے
کتربیونت	؍؍	۱۰۰۸	بفتح اول و دوم۔ قطع برید۔ کاٹ چھانٹ۔	مذکر	نسیم	کہیں کھڑ کھڑ ہے پاندانوں کی	ہے کتربیونت اچھے پانوں کی
کٹار	ہ	۴۲۱	چوڑی اور تیز دھار رکھنے والا خنجر۔ چھوٹی تلوار	مذکر مونث	مصحفی مسرور	پھر وہ بہت صاحب ارادہ ہوا یونہی کیا کم تھا بانکپن تیرا	پھر کمر میں کٹار رہنے لگا اُسیر تو نے کٹار باندھی ہے
کٹورا	؍؍	۴۲۷	تانبے، پیتل یا کسی اور دھات کا پیالہ۔	مذکر	ناسخ	لبریز اُسکے ہاتھ میں ساغر شراب کا	بنتا ہو عکس رخ سے کٹورا گلاب کا
کٹوری	؍؍	۴۳۶	چھوٹا کٹورا۔	مونث	جاہ	ہے فکر درد دل کی تو کھا تیغ آبدار	چھلا جو اسمیں ہے وہ کٹوری دوا کی ہے
کٹہرا	؍؍	۴۳۶	بفتح اول و دوم۔ لوہے یا لکڑی کا جنگلہ جو بغرض حفاظت مکان وغیرہ میں لگاتے ہیں۔ درندوں کے رکھنے کا پنجرا۔	مذکر	ظریف	ہے اک طرف کو اسمیں کٹہرا لگا ہوا	اک سمت کو ہو ٹاٹ کا پردہ پڑا ہوا
کثافت	ع	۱۰۰۱	لطافت کی ضد۔ میلاپن۔ نجاست گندگی۔	مونث	امیر	کیا خاک پاک ہے کہ وہاں رکھتے ہی قدم	ہو جاتی ہے تمام کثافت بدن کی دور
کثرت	؍؍	۱۰۱۰	زیادتی۔ بہتات۔	؍؍	اکبر	شکست رنگ مذہب کا اثر دیکھیں کہ شیخ	مسلمانوں میں کثرت ہو رہی ہے بادہ نوشی کی
کجاوہ	ف	[illegible]	کاٹھی، اونٹ وغیرہ کی اونٹ پر کاٹھی اسطرح باندھتے ہیں کہ اس پر دو آدمی مقابل ہوکر بیٹھ سکیں۔	؍؍	دبیر	دیوڑھی سے پر کجاوہ زینب جو نہیں ملا	خود اہتمام کرنے لگے شاہ کربلا
کجک	؍؍	[illegible]	بفتح اول و دوم فیلبان کا آنکس	مونث	امیر	[illegible] قلعہ گردوں کی کلید اسکی کجک	فیلبان ہے کہ یہ سیمرغ ہے بالائے جبل
کجکول	؍؍	[illegible]	گدا کی جھولی۔ بھیک کا پیالہ۔ کشکول بھی کہتے ہیں۔	مذکر	منیر	خود ہم کوئی بھی نہیں فیض حضور سے	کجکول آسمان نظر آیا بھرا ہوا
کجلوٹی	ہ	[illegible]	کاجل رکھنے کی ڈبیا۔	مونث	[illegible]	ہے [illegible]	بنواؤ ننگا کجلوٹی خال رخ قلندر کی

کرتا	ھ	۲۲۵	بغیر کلی کی قمیص۔	مذکر	انیس	کرتہ تن اطہر پہ رسول عربی کا	زیب کمر پاک کمر بند علیؓ کا
کرچ	ھ	۲۲۳	بکسر اول و دوم نیز بکسر اول و فتح دوم ایک قسم تلوار کی ہے۔	مونث	سحر	سواروں کی کرچیں چمکتی ہوئی	پڑی آنکھ جن پہ جھپکتی ہوئی
کردار	ف	۴۲۵	کام۔ فعل۔ طرز۔ روش۔ عمل	مذکر	بحر	بینا ہو اگر آنکھیں ارباب نظر دیکھیں	چھپتے ہیں عمامے میں کردار نہیں چھپتے
کردھنی	ھ	۸۹	عورتوں کا ایک زیور ہے۔	مونث	ناسخ	کافر خط استوا بدن کا	بہتر ہے سونے کی کردھنی سے
کرسی	ع	۲۹۰	چھوٹا تخت۔ چوکی۔ آٹھواں آسمان۔ مکان کی اونچائی جو زمین سے ہو۔	"	منیر	بنا ہے دل کا نقشہ اپنی آنکھوں میں وہ بیٹھے ہیں	بٹھاتی ہیں نئے بنگلے میں کرسی دل کی
کرشمہ[1]	ف	۵۶۵	اشارہ۔ اردو میں انوکھی بات۔ عجیب بات۔ شعبدہ	مذکر	آتش	روح قالب سے جدا کرتا ہے قالب روح سے	ایک ادنیٰ سا کرشمہ ہے یہ تیر ناز کا
کرگدن	ف	۲۹۴	گینڈا ایک جانور کا نام	"	ناسخ	کرگدن کا بھی ذرا حوصلہ دیکھو کوئی	اپنے قاتل کو پس از مرگ سپر دیتا ہے
کرم	ع	۲۶۰	بفتح اول و دوم مہربانی۔ بخشش۔ مروت۔	"	رضا	پہلو ہے گرم اس بت کافر کے وصل سے	ادنیٰ کرم ہے یہ مرے پروردگار کا
کرن	ھ	۲۷۰	شعاع	مونث	امیر	چمکی ہے روئے یار سے قسمت نقاب کی	جالی سے جو چھن رہی ہے کرن آفتاب کی
	•	•	ایک قسم کا گوٹا۔	"	ناسخ	چمکی چمک رہی ہے زیادہ ستاروں سے	پاپوش میں لگا دو کرن آفتاب کی
کروٹ	ھ	۲۲۶	ایک طرف۔ ایک پہلو۔ ایک پہلو سے دوسرا پہلو بدلنا۔	"	تسلیم	لپٹ کے سینے سے تجھکو نہ اٹھنے دی کروٹ	تمام عمر نہ بھولے گی آج کی کروٹ
کرہ	ع	۳۱۵	گھیرا۔ گیند۔ گول چیز۔ حلقہ۔ مدور	مذکر	امیر	سوا آہوں کے اس میں کچھ نہیں ہے	ہمارا دل کرہ ہے کیا ہوا کا
کڑا	ھ	۲۲۱	چاندی سونے کا حلقہ جو ہاتھ پاؤں میں پہنتے ہیں۔	"	میر حسن	وہ ہاتھوں میں سونے کے موٹے کڑے	جھلک جسکی ہر ہر قدم پر پڑے
کڑکا	"	۲۲۱	نقیبوں کا بولنا۔ جو امرا کی سواری کے آگے آگے چلتے ہیں۔	"	آتش	عجب محبوب باشوکت ہے اے باد بہار تو	صدائے خندۂ گل ہے سواری کا تری کڑکا
کڑک	•	•	بجلی کی آواز۔	"	بحر	نہ بادل لڑیں گے مری چشم تر سے	کسے اپنا کڑکا سناتی ہے بجلی
	ھ	۱۴۰	بفتح اول و دوم سخت ہیبت آواز جیسے بجلی کی کڑک۔ تیز بمعنی درد۔	مونث	ظفر	کان میں جب سے ترے نالہ کی کڑک جاتی ہے	ابر میں رعد کی چھاتی سی دھڑک جاتی ہے
	•	•	چمک ٹیس				
کڑکیت	ھ	۵۵۵	وہ شخص جو بادشاہوں امیروں کی سواری کے آگے بولتے ہیں۔	مذکر	مومن	چاؤش بھاگ بھاگ کے روپوش ہوگئے	کڑکیت مارے خوف کے خاموش ہوگئے
کڑی[2]	"	•	سختی۔ حلقۂ زنجیر۔	مونث	امیر	خانۂ گور کی چھت بیٹھ کے دیوار گرے	جو کڑی پڑتی ہے مرد وہ اٹھا لیتے ہیں

[1] کرشمہ۔ کرتوت۔ ... منیں سحر گوشیاں غیروں سے اشارے دیکھے۔ آج آنکھوں سے کرشمے تری سرکار کے دیکھے۔ نشان۔ علامت۔ نمونہ (حالی) نہ جھگڑا کوئی مال و دولت کا تھا۔ کرشمہ اک انکی جہالت کا تھا۔

[2] [illegible] ہی۔ (ریاض) سخت جان زندہ نیوں نہ جو نہ چھت اٹھ سکے۔ ایسی کڑی کوئی سلاسل میں رہے۔

کرہی	ہ	۲۳۰	دھرن۔	مونث	امیر	ساتھ ہی تختۂ تربت بھی خرید اہمنو	مول بازار سے لی جب یہ تعمیر کرلی
کزلک[1]	ت	۷۷	تیز چھری۔ چھوٹی چھری۔ چاقو۔ قلمتراش۔	؍؍	امیر	معدوم کریگی نظر لطف کی کزلک	اک حرف غلط نامۂ عصیاں ہے ہمارا
کس	ہ	۹۰	زور۔ طاقت بل۔ بفتح اول	مذکر	انیس	دل سے طاقت بدن سے کس جاتا ہے	آتا نہیں پھر کر جو نفس جاتا ہے
کسائ	ع	۸۱	چادر۔ کملی۔	مونث	عزیز	ہوا جب لخلخہ بیز حیدر ارباب شفائیں	یمانی اک کساء اس مست عنائی نے بچھائی
کس بل	ہ	۱۱۲	زور طاقت۔ تلوار کا دم خم۔	مذکر	انیس	گل نہ کچھ پہلے جو برچھی لگا کھلا اسکا	زور دکھلاتا تھا ہر ضرب میں کس بل اسکا
کسر[2]	؍؍	۲۸۰	کمی۔ نقص۔ نقصان۔ گھاٹا۔ بفتح اول و دوم۔	مونث	وجاہت	جنوں میں کسر یہ بڑی رہ گئی	کہ بیڑی پڑی ہی ہتکڑی رہ گئی
کسک	؍؍	۱۰۰	بفتح اول و دوم۔ درد۔ دکھ	؍؍	نوح	اے نوح ترک عشق سے یہ فائدہ ہوا	دل کی کسک گئی وہ جگر کی کسک گئی
کسل	ع	۱۱۰	بفتح اول و دوم صحیح ہے۔ مگر اکثر زبانوں پر بالفتح وسکون دوم پایا جاتا ہے ضعف سستی۔ ماندگی۔ کاہلی۔ تکان۔	مذکر	رشک	بیٹھنا چاہیئے اور رشک توانائی میں	ہیں وہ عشق میں بے ضعف کسل بیٹھ گیا
کیس	ہ	۱۵۰	ایک دوا کا نام۔ بیا کہ معروف	؍؍	ناسخ	کھول دیتا ہے اگر جوہر شمشیر کیس	چھپ گیا تیر کی بخت جوہر اپنا
کش	ت	۳۳۰	بالفتح کشیدن کا امر۔ اردو میں سگرٹ اور حقہ وغیرہ کا گھونٹ۔	مذکر	منیر	صاف تحقیق لنفس آتے ہو جائے	ایک کش اسکا کھینچے جو دم بھر
کشاکش	؍؍	۶۴۱	کھینچا کھینچ۔ کھینچا تانی۔ غم و غصہ جھگڑا فساد۔	مونث	ذوق	ستمگروں کی کشاکش میں آبرو ہو جدا	کہ ہوتی سان پہ ہے تیغ تیز تر چڑھکر
کشت	؍؍	۷۲۰	بالکسر کھیتی۔ شطرنج کے شاہ کا ایسے خانہ میں ہونا کہ اگر اس خانہ میں دوسرا مہرہ ہوتا تو مر جاتا۔	مونث	جلیل	شکر ہے فیض سے اُس ابر سخاوت کے جلیل	کشت امید نظر مجکو ہری آتی ہے
کشت و خون	؍؍	۱۳۸۲	بالضم۔ خونریزی۔	مذکر	انیس	دریا ہی لہو کا بڑا کشت و خون ہوا	ڈھلتی تھی دوپہر کہ علم سرنگوں ہوا
کشتہ	؍؍	۶۲۵	بالضم۔ مرا ہوا۔ مقتول۔ ذبح کیا ہوا۔	؍؍	آتش	کس کس کو خاک میں نہیں ملوایا آپنے	کشتہ ہے کون کون تمہارے غرور کا
؍؍	؍؍	؍؍	وہ دوا جو کسی شے کو جلا کر بناتے ہیں جیسے رانگے کا کشتہ چاندی کا کشتہ دوا کے زور سے ماری ہوئی دھات	؍؍	ناسخ	کر سکیں اغیار کیونکہ خون مجھ بیتاب کا	ہر کسی سے کشتہ ہو سکتا ہے کب سیماب کا

[1] ذو الی مجھ سے املا غلط ہے۔ [2] (داغ) اتنی ہی تو بس کسر ہے تم میں کہنا نہیں مانتے کسیکا کبھی۔ (عزیز) اے سوز عشق نہاں اب قصہ مختصر ہے کسر ہے جلانا ہوا کہ گری کی کسر ہے۔ یہ لفظ عربی کسر سے بنالیا گیا ہے۔

لفظ	اصل	تعداد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
کف دست	ف	۵۶۴	ہتھیلی۔	مونث	ناصر	فرط غیرت سے اڑا رنگ حنا کا اے شوخ	میرے خوں سے جو ہوئی لال کف دست تری
کفر	ع	۳۰۰	ناشکری۔ خدا کو واحد نہ جاننا۔ حق کا چھپانا۔	مذکر	میرحسن	اٹھا کفر اسلام ظاہر کیا	بتوں کو خدائی سے باہر کیا
کفش	ف	۳۰۰	جوتا۔	مونث	انیس	شاید نہ پہونچے یاں تلک آواز دور کی	کفشیں لیے رہیگا یہ خادم حضور کی
کفک	"	۱۲۰	ہتھیلی۔ تلوا۔	"	مصحفی	کفک سے حنائی نے تری اے گل تر	باغ میں آتے ہی لالے کا چمن پھونک دیا
کفن	ع	۱۵۰	مردے کی پوشاک جو پہنا کر مردے کو دفن کرتے ہیں۔	مذکر	تعشق	شب ہوگئی تلوار کے سجوانے میں تمکو	رکھا ہے کفن صبح سے تیار کسی کا
کل	ھ	۱۵۰	بالفتح۔ آرام چین۔	مونث	داغ	کسی کروٹ سے کل نہیں آتی	نہیں آتی اجل نہیں آتی
۰	۰	۰	پیچ۔ آلہ مشین۔	مونث	جلیل	تمھارے ہاتھ میں کل ہے سکون بیقرار کی	جو تم چاہو گے ٹھہرانا تو کیونکر دل نہ ٹھہریگا
۰	۰	۰	فردا۔	مونث	سحر	تیری کل شاید ہے فردائے قیامت سے ادھر	آج بھی کل پر ہے ٹالا وعدہ دیدار کو
کلام	ع	۹۱	بات۔ سخن	مذکر	امیر	میں دل لگا کے تو سنتا ہوں کیا کروں ناصح	ترا کلام ہی دل میں اثر نہیں کرتا
۰	۰	۰	مجازاً شعر و سخن نظم	"	جرات	ہمنے جرات عاشقی کا دخل جو اسمیں دیا	تو کلام ریختہ کیا عاشقانہ ہو گیا
کلاہ	ف	۵۶	ٹوپی۔	مونث	تعشق	بخار دل سے نکلتا ہے روکتا ہوں جو آہ	سیاہ دل کے دھوئیں سے کلاہ ہوتی ہے
کلائی	ھ	۷۱	بفتح اول بازو کا وہ حصہ جو کہنی اور پہنچے کے درمیان ہے۔	"	جلیل	سخت جاں آپ بچا یوں ذبح نہیں ہونے کا	تیغ فولاد کی پتھر کی کلائی ہوتی
کلبہ	ع	۵۷	بالضم چھوٹا گھر جو تنگ و تاریک ہو۔	مذکر	سخن	مہماں آج انکے گھر وہ جان جہاں ہونیکو ہے	کلبۂ احزاں مرا رشک جناں ہونیکو ہے
کلس	ھ	۱۱۰	وہ حصہ جو سونے چاندی کا بنا کر مسجد یا مندر کے گنبد پر لگاتے ہیں۔	مذکر	امیر	غش آجائے جو موسیٰ اس تجلی زار کو دیکھیں	چراغ طور ہے رخشاں کلس روضے کے گنبد کا
کلغی	ف	۱۰۶۰	طرہ جو پگڑی یا ٹوپی یا تاج وغیرہ میں لگاتے ہیں فارسی میں کلکی ہے مگر اردو میں کلغی مستعمل ہے	مونث	ناظم	قبا کیا چست تن پر سرو کے ہے سبز مخمل کی	اور سر پر طرہ ہے یہ کلغی سبز کونپل کی
کلف	ع	۱۳۰	بفتح اول و دوم۔ سیاہی جھائیاں جو منہ پر پڑ جاتی ہیں۔	مذکر	سودا	شمع کہنا تو اسے سودا ہے تاریکی عقل	شمع کا عکس اسکے عارض پہ کلف ہے ماہ کا
کلفت	"	۵۳۰	بالضم تکلیف۔ رنج مصیبت	مونث	تسلیم	ناز سے بیٹھا لیا اس راحت جاں نے جو پاس	کلفت دل ہمسے کوسوں دور ہوکر رہ گئی
کلک	ف	۷۰	خامہ۔ قلم۔	مذکر	جاہ	مرقع کھینچتا ہے دہر صنعت ہے یزداں کا	جواب خامۂ کن کلک ہے میرے قلمداں کا
	مختلف فیہ			مونث	ذوق	کی عطا تو خطوں کو کلک ادا	کیا عاشق کو تختہ مشق جفا
کلمہ[ا]	ع	۹۵	عربی میں بفتح اول و کسر دوم ہے فارسی والے بفتح اول و سکون دوم بھی استعمال کرتے ہیں لفظ مفرد جو بامعنی ہو۔ سخن۔ بات۔	مذکر	امیر	ہے یہ سرسبز گلستاں سخن آرائی کا	کلمہ پڑھنے لگے طوطے مری گویائی کا

[ا] کلمہ۔ اصل شرع میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کہتے ہیں اسکو کلمہ شریف بھی کہتے ہیں۔ (انیس) لازم ہے تمکو پاس کلام مجید کا۔ کلمہ نبی کا پڑھتے ہو تم بایزید کا۔

کمل	ہ	۹۰	کثرت استعمال سے کمبل کا کمل ہوگیا بھیڑ بکری وغیرہ کے بالونکی موٹی چادر۔	مذکر	منیر	رحمت خدا کی نشۂ افلاس میں رہے	اوڑھا فقیر مست نے کمل سحاب کا
کمند	ف	۱۱۴	رسی کی سیڑھی۔ جو مخفی طور پر اونچے مکانوں میں چڑھنے کے لیئے بناتے ہیں۔	مونث	آتش	گھر سے خدا کے ملتے ہیں مضمون مجھے بلند	فکر رسا کمند ہے کعبہ کے بام کی
کمہار	ہ	۲۶۶	مٹی کا برتن بنانے والا۔	مذکر	سخن	وہ تفتہ دل ہوں کہ مر کر بھی کام آؤنگا	بنائینگے مری مٹی کی بھی کمہار چراغ
کمی	”	۷۰	زیادتی کے برعکس۔ گھاٹا نقصان۔	مونث	جلیل	درد دل چمکا تو پھر اس میں کمی ہوتی نہیں	اے فلک یاں چار دن کی چاندنی ہوتی نہیں
کمیت	ع	۴۸۰	سرخ رنگ کا گھوڑا جو مائل بسیاہی ہو یا جسکی دُم سیاہ ہو۔	مذکر	آتش	سر سے حاضر منقبت میں ہے تامل ہو گیا	مدح حیدر سے کمیت خامہ دلدل ہو گیا
کمیں گاہ	ف	۱۴۶	دشمن یا شکار کیواسطے گھات میں چھپکر بیٹھنے کی جگہ۔	مونث	سرور	سرگیں آنکھ نہیں فتنوں نے	اک کمیں گاہ بنا رکھی ہے
کمینہ	”	۱۲۵	پاجی۔ رذیل۔ کم رتبہ۔ ہیچ	مذکر	برق	بے عقل ہیں ہنر جو رکھتے ہیں فلک سے	بڑھ جائے اگر لاکھ کمینہ نہیں اچھا
کنار	”	۲۳۱	گود۔ آغوش۔	مونث	مومن	خفقاں الفتوں سے ہمدم کی	طوق گردن کنار اب و عسم کی
مختلف قافیہ				مذکر	انشا	لپٹوں ہوں گلے سے آپ اپنے	سمجھوں ہوں کہ ہے کنار تیرا
کنارہ[1]	”	۲۷۶	بفتح اول علیحدگی۔ بالکسر غلط ہے۔	مذکر	ضمیر	تجکو دریا کے کنارے سے کنارہ ہوگا	بعد مرنے کے یہاں قبضہ ہمارا ہوگا
•	•	•	حاشیہ۔ فیتہ۔ ریشم یا زری تار کا بنا ہوا	”	رشک	کشمیر کی صنعت ہے نہ رنگت نہ بناوٹ	ٹپکے ہیں پر بال و پر عنقا کا کنارہ
•	•	•	حاشیہ جو دوشالے وغیرہ پر ٹانکتے ہیں				
•	•	•	سرحد۔ سیرا۔ کونہ۔ طرف۔ حد۔	”	امیر	کنارہ مرے ہاتھ آیا ہے ہمکو ملک ایماں کا	بڑی مشکل سے دروازہ ملا شہر خموشاں کا
•	•	•	ساحل۔ لب دریا۔ گھاٹ	”	ظفر	خال کا حل کا نہ سمجھو اس زنخداں کے قریب	آگیا ہے ہاتھ زنگی کے کنارہ چاہ کا
کنایہ	ع	۸۴	اشارہ۔ پوشیدہ بات۔ رمز۔	”	مونس	حجت کے بھی زباں ہیں نکتے ادب کے بھی	رحمت کے بھی ہیں صاف کنائے غضب کے بھی
کنبہ[2]	ف	۷۷	خاندان۔	”	صفدر	بازو ہیں بی بیونکے رسن سے بندھے ہوئے	اونٹوں پہ سر برہنہ ہے کنبہ حسین کا
کنپٹی	ہ	۴۸۳	کان اور ماتھے کی درمیانی جگہ	مونث	امیر	رشک رخسار نے تیرے کسی لاغر کیا	کنپٹی ماہ کی اے زہرہ جبیں بیٹھ گئی
کنٹھ	”	۴۷۵	گلا۔ آواز۔ گلے کی ہڈی۔	مذکر	انیس	طوفاں میں ہے جہاز جناب امیر کا	بے دودھ کنٹھ بیٹھ گیا ہے صغیر کا
کنٹھا	”	۴۷۴	بڑے دانے کا مالا۔	”	رضا	جنوں پورا ہوا ہرگز اگر تیری محبت کا	عوض تسبیح کے ہو ہاتھ میں کنٹھا گریباں کا
•	•	•	کنٹھا کپڑے کی اُس محراب کو کہتے ہیں جو انگرکھے اور کرتے کے گلے میں لگاتے ہیں۔	”	صبا	یہ تو اترا ہوا کنٹھا ہے ترے کرتے کا	ہاتھ آیا ہے نوکے یہ گریباں کیونکر
کنٹر	انگریزی	۹۸۰	شیشی۔ آبگینہ	مذکر	منیر	اگر آب وضو ہے پاک کا آنکو تصور ہے	دل جو رو الک کنٹر ہے عطر لطافت کا
کُنج	ف	۷۴	گوشہ۔ کونا۔	”	مومن	گور میں بھی جوش غم دل سے نکلا ہائے ہائے	آپ ہی ہیں ہم نہیں ہے کنج تنہائی ملا
کنجی	ہ	۸۳	کلید۔ تالی۔ چابی	مونث	انشا	کیوں دعا اپنی نہ ہو باب ظفر کی کنجی	گریہ ہے قفل در گنج اثر کی کنجی

[1] لے کر آبرو جائیگی رہنگی آپ کی۔ پھر اس سے اب کنارہ خوب ہے [2] (دبیر) غلہ سیاہ شام میں تقسیم ہوتا ہے۔ کنبہ تمہارا تیسرے فاقہ سے روتا ہے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
کُندن	ھ	۱۲۴	خالص اور عمدہ سونا۔ چمکیلا۔	مذکر	حالی	جلال اُنکا کھنڈروں میں ہے یوں چمکتا	کہ ہو خاک میں جیسے کُندن دمکتا
کنکر	″	۲۹۰	سنگریزہ۔ وہ ٹکڑا پتھر کا جو سڑکوں پہ بچھا کر کوٹا جاتا ہے۔	مذکر	ظفر	کیا کہوں کیسے وہ گہر ہیں بیٹھے	میں نے شب گھر میں جو اُنکے کوئی کنکر پھینکا
۰	۰	۰	وہ پھوڑا جو عورتوں کی چھاتی میں ہوتا ہے اور چھاتی سخت ہو جاتی ہے	″	جان صاحب	لگ گئی کسکی نظر تیری پری کیا کہوں	دودھ ہی جاتا رہا چھاتی میں کنکر ہو گیا
کنگن	ھ	۱۴۰	کلائی میں پہننے کا زیور۔	مذکر	فایز	نیمجان عاشق کا ماتم آپ نے اچھا کیا	ایک کنگن بڑھ گیا اور ایک کنگن رہ گیا
کنگورہ / کنگرہ	ف	۲۰۱ / ۲۵۵	منارہ جو عمارتوں پر چاروں طرف بناتے ہیں۔	″	ظفر	وہ دل کہ جس سے نقشہ ملے پورا عرش کا	کہتے ہیں کیوں غلط اُسے کنگورہ عرش کا
				″	امیر	رتبہ دیکھا ہمارے نالوں کا	کنگرے ہیں قصور جنت کے
کنگھی[1]	ھ	۱۰۵	بال صاف کرنے کا ایک دندانہ دار آلہ جسکو فارسی میں شانہ کہتے ہیں۔	مونث	اسیر	تم شاہ ملک خوبی بال ہما ہیں گیسو	لازم ہے ان میں کنگھی عاشق کے استخواں کی
کنگھی بوٹی	″	″	ایک درخت کا نام۔	″	آتش	الجھا ہے دل بتوں کے گیسوئے پر شکن میں	اُگ گئی ہے جا بجا سبزہ کنگھی مری چمن میں
	″	۵۲۴	سنگار۔	″	امیر	یہاں دل ہے صد چاک تڑپتی ہے جو تمکین	تمہیں کنگھی چوٹی ابھی سوجھتی ہے
کنواں	″	۱۲۷	چاہ۔	مذکر	فایز	کہا یوں مصر کی شاہی نے غرق فکر ہو کر	گرا ہے یوسف گر چاہ کنعاں سے کنواں اپنا
کنوتی	″	۲۸۶	گھوڑے کے کان۔	مونث	مونس	چاروں سموں سے اُسکے ہما منہ جو ملگئی	سمٹا لیا بدن کو کنوتی بدل گئی
کنول	″	۶۶	بفتح اول و نون غنہ۔ شمع جلانے کا ایک ظرف ہے جو بیشتر شیشہ کا ہوتا ہے	مذکر	″	جب بجھ گیا فلک پہ کنول ماہتاب کا	پہنا لباس لیلئ شب نے حجاب کا
	۰	۰	ایک مشہور پھول کا نام ہے	″	رشک	فرط گریہ سے جو دل بیٹھ گیا عاشق کا	لوگ کہنے لگے پانی میں کنول بیٹھ گیا
کُنہ	ع	۷۵	بات کی تہ۔ باریکی حقیقت یا ماہیت	مونث	آتش	پہونچا مجاز سے جو حقیقت کی کنہ کو	یہ جال لوکہ راستے میں پھیر پڑ گیا
کنی	ھ	۸۰	ہیرے وغیرہ کا چھوٹا ٹکڑا۔	″	داغ	آنسو نہ پئے جاینگے اے ناصح ناداں	ہیرے کی کنی جان کے کھائی نہیں جاتی
کنیری	″	۲۹۰	ایک طایر خوشنوا ہے۔	″	اکبر	فرزدن ہے دلکشی مشرق کی مغرب کی لطافت سے	حریف بلبل گلشن کنیری ہو نہیں سکتی
کنیز	ف	۸۷	لونڈی۔ جاریہ۔ زر خرید عورت جو خدمتگاری کے لیئے لی جائے۔	″	امیر	مریم سے آسیہ سے کسیطرح کم نہ تھی	فضہ کنیز تھی جو جناب بتول کی
کو	″	۲۶	گلی۔ کوچہ۔ محلہ۔ راہ فراخ۔	مذکر	آتش	حاجیوں کیطرح سے میں نے کیا اسکا طواف	کعبہ سنتا تھا جسے وہ کو نظر آیا مجھے
کواڑ	ھ	۳۴۷	لکڑی کا تختہ جس سے دروازہ بند کرتے ہیں۔ پٹ۔	″	ناظم	وہ تیغ زن ہے ترا ہمنشیں تعالی اللہ	سپر ہے ہاتھ میں جسکی کواڑ خیبر کا
کوپل[2]	″	۵۸	بضم اول و واو مجہول۔ نئی پتی	مونث	منیر	میں وہ طایر ہوں جسکے زمزمے کا غل ہے جنت میں	پر جبریل ہے کوپل مری شاخ نشیمن کی
کوتوال	ف	۲۶۳	شہر کا خبر گیر۔ شہر و قلعہ کا محافظ۔ پولیس کا مشہور عہدہ دار انگریزی میں اسکو عہدہ دار کہتے ہیں	مذکر	جان صاحب	مال تل بھر نہ جائیگا تستبر	کوئی دانا جو کوتوال ہوا

[1] جولاہوں کا ایک اوزار جس سے بانا ٹھوکتے ہیں اور اُسے کنگھا کہتے ہیں

[2] (امیر) ہے فروشوں سے کہو کھینچیں وہ انگوری شراب۔ کوپلیں پھوٹیں ہو اگلشن میں سامان بہار۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
			جو کنجی دبنے سے پیدا ہوتی ہے۔				
کوکب	ع	۴۸	روشن ستارہ۔	مذکر	امیر	ہوگا داخل درِ قارون کے خزانے میں درم	بست ایسا ہو اگر کوکب مری تقدیر کا
کوکو (سلہ)	ف	۵۲	فاختہ کی آواز۔	مونث	امیر	سہی قد یاد آتے ہیں جو گلشن میں خراماں ہی	بھر آتی ہیں امیر آنکھیں سنی قمری کی کوکو
کوکھ	ہ	۵۱	پسلی کے نیچے کا حصہ۔ کنارۂ شکم۔	؍؍	نواب مرزا شوق	کس مصیبت میں پڑ گئی بیٹا	کوکھ میری اُجڑ گئی بیٹا
کوئلا (ع)	؍؍	۵۷	لکڑی کی بجھائی ہوئی آگ۔ کوئلہ۔	مذکر	ذوق	جلکر اگر بجھا بھی دلِ سوختہ تو کر	تو پھر جلیگا جیسے کہ کوئلا بجھا ہوا
کولھو	؍؍	۶۷	وہ آلہ جس سے تیل یا اوکھ کا رس نکالتے ہیں۔	؍؍	آتش	شیرینی اُن لبوں کی رکھتا جو تو تو کولھو	پانی سے تجھکو بتلا اسے نیشکر نہ کرتا
کونا	؍؍	۷۷	گوشہ۔	؍؍	رند	کر دو جھلکے آباد اب گور اے رند	بہت دن سے سونا یہ کونا پڑا ہے
کونڈا	؍؍	۸۱	مٹی کا اتھرا۔ ایک فاتحہ کا نام، کونڈے میں کھانے کی چیز رکھکر فاتحہ دیتے ہیں۔	مذکر	جان صاحب	ہمسائی میری سر کی قسم آئیو ضرور	کونڈا کروں گی جمعہ کو سید جلال کا
کون و مکان	ع	۱۹۳	دونوں جہان۔ دو جگ۔	؍؍	مصحفی	اک حرف کن میں جسنے کون و مکاں بنایا	اے جانِ خلق تجکو جانِ جہاں بنایا
کوہ	ف	۳۱	پہاڑ۔ پربت۔	؍؍	رشک	بتوں کو دل بتلا چاہتا ہے	کوئی کوہ آفت گرا چاہتا ہے
کویل	؍؍	۴۶	ایک مشہور پرندہ ہے۔	مونث	انشا	کہتی کویل برا بھلا تھی	ٹھہراتی مزے میں کوکلا تھی
کھال	ہ	۵۶	انسان یا حیوان کا پوست۔ چمڑا۔	؍؍	امیر	ایکدن تیری بھی یونہیں کھال کھینچی جائیگی	پوست آہو کو نہ اے صیاد آہو گیر کھینچ
کہانی	؍؍	۸۶	کتھا۔ داستان۔ قصہ۔	؍؍	جلال	یہ سن لو کہ طولِ شبِ غم نے مارا	بہت مختصر ہے کہانی ہماری
کھڑاگ (سلہ)	؍؍	۲۴۶	بکھیڑا۔ جھگڑا۔ جنجال۔	مذکر	صبا	بڑے ہیں عشق کے کھڑاگ میں ہم بسطرز	کسے خیال ہو گھر بار کے ترانے تروٹ کا
کھٹک	؍؍	۲۴۵	ڈر۔ خوف۔	مونث	جلیل	کیا جانئے کیا اہلِ گلستاں کو کھٹک تھی	کانٹے کی طرح مجکو گلستاں سے نکالا
•	•	•	درد ٹیس	؍؍	جلال	دل کی یہ پھانس نکلتی نہیں بے دم نکلے	جان لیوا اسی ظالم کی کھٹک ہوتی ہے
•	•	•	بگاڑ ہو جانا۔ ان بن ہو جانا۔ ہچکچانا۔ بدظن ہو جانا۔	؍؍	داغ	اب اگر وہ بہر رنج کرے تو میں صلح نہ کروں	تیر تیر اکھٹک گیا دل سے
کھٹکا	ہ	۲۴۶	ڈر۔ خوف۔	مذکر	جلیل	مجکو ہے ایسا چمن کا رکھا جسمیں اے نسیم	خوف گلچیں کا نہو کھٹکا نہو صیاد کا
•	•	•	آواز آہٹ کے لیے پھلدار درخت میں باندھتے ہیں اور ایک رسی کے ذریعہ اُسے ہلاتے ہیں تو آواز پیدا ہوتی ہے۔	؍؍	آتش	فزوں ہوتا ہے جمعیت سے تیرے آشیاں کھٹکا	درخت بار ور میں باندھتا ہے باغباں
کہرا	ہ	۲۲۶	سردی کے دنوں میں صبح کو جو دھواں سا نظر آتا ہے۔	؍؍	قدر	میرے جلنے سے کھلیگا راز گریہ خلق پر	اُٹھکے کہرا سوزشِ دل کا دھواں ہو جائیگا
کھرا	؍؍	۲۲۶	طول طویل لکھا ہوا مضمون جیسے کھیتے کا کھرا۔	؍؍	رسر	پڑھ سکیگا کون محشر میں کسکو ہے دماغ	لکھتے لکھتے نامۂ اعمال کھرا ہو گیا

سلہ اسمیں رع بلا معلوم سنی جاتی ہے کوکو فاختہ کی۔ ع۔ اب کوئلہ بولا جاتا ہے۔

کہرام	ہ	۲۶۶	باہم کئی آدمیوں کا ایک مصیبت پر رونا۔	مذکر	دبیر	لیکن ابھی خیمہ میں جو کہرام پڑا تھا	اک گوشہ میں چھپ شبیرؑ وہاں میں بھی کھڑا تھا
کہربا / کاہ ربا	ف	۲۲۵ / ۲۲۹	ایک زرد رنگ کا گوند ہے جو تنکوں کو کھینچ لیتا ہے۔	〃	فائز	میں دیکھتا ہوں جو ہوا جذبۂ معشوق فریب	کاہ سے دوڑ کے خود کاہ ربا ملتا ہے
کھرکھوج	ہ	۲۵۹	تباہی۔ خرابی۔ نیستی۔ کسی چیز کا ناس کر دینا	〃	جان صاحب	مرگئی میں جیتے جی اے ہے گیا	عشق میں کھرکھوج کیسا ہو گیا
کھڑکی	〃	۲۵۵	غرفہ۔ بچھوکا۔ چھوٹا دروازہ۔	مونث	امیر	یقیں ہوا جو گرا دانت کوئی پیری میں	کہ آج کھل گئی کھڑکی قضا کے آنے کی
کھرنڈ	〃	۲۴۹	وہ پپڑی جو زخم وغیرہ پر جم جاتی ہے۔	مذکر	فائز	ہوئے جمع سینے میں ہر جا کھرنڈ	کہ دل خود ہو زخم جگر کا کھرنڈ
کہسار / کوہسار	ف	۲۸۶ / ۲۹۲	پہاڑی سلسلہ۔	〃	اسیر	قیس و فرہاد سے بیگانہ جنوں کرتے ہیں	اپنا صحرا ہے جدا اپنا ہے کہسار جدا
کہکشاں	〃	۲۹۶	وہ باریک باریک ستاروں کی لمبی سفیدی جو دکھائی دیتی ہے گاؤ یا نہر کی طرح ہوتی ہے۔	مونث	ظفر	تمہیں آتا ہے نظر جو خواب میں غافل کیونکر	کہ شب کو کہکشاں کھینچے ہوئے شمشیر پھرتی ہے
کہگل	〃	۴۵	بفتح اول و کسر سیوم کاہ گل کا مخفف۔ وہ مٹی جو بھوسی اور پانی کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے جس سے دیوار پر استر کرتے ہیں۔	〃	مصحفی	اس در پہ گیا کوئی تو کیا خاک شرف ہے	بھر دی ہے دراز نہیں ابھی کہگل کی نشانی
کھلبلی	〃	۹۷	گھبراہٹ۔ اضطراب۔	〃	حالی	ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں	پڑی کھلبلی کفر کی سرحدوں میں
کھلونا	〃	۱۱۲	کھیلنے کی چیزیں جس سے بچے کھیلتے ہیں۔	مذکر	آتش	شکستوں پہ شکستیں چوٹ پر لگائی ہو چوٹ اٹھنے	کھلونا ہے ہمارا دل تری طفلی کے عالم کا
کھنڈت	〃	۴۷۹	خلل۔ درہم برہم کرنا۔	مونث	امیر	بیخودی سے وصل میں کھنڈت پڑی	گھر میں وہ آئے تو ہم باہر چلے
کھنڈر	〃	۲۶۹	ٹوٹا پھوٹا مکان ٹوٹے پھوٹے مکانات کے نشان۔ ویرانہ	مذکر	نسیم	تا حرم و دیر سے نیچے سالک	دو کھنڈر راستے میں ہیں پڑتے
کھنک	〃	۹۵	کھنکھناہٹ جھنکار جیسے روپیہ کی یا برتنوں کی آواز۔	مونث	عزیز	برساتی ہوئی موتی نبلہ سی گھٹا اٹھی	کانوں میں کھنک آئی پھر شیشہ و ساغر کی
کھوٹ	〃	۴۳۱	شرارت۔ بدذاتی۔ کینہ۔ کپٹ	〃	انیس	کس کا دیکھ لیتی تھی وہ جس میں کھوٹ تھی	تلوار کی بھی چال یہ ہر بار چوٹ تھی
کھوج	〃	۴۴	تلاش۔ جستجو۔ پتہ۔ سراغ۔	〃	حالی	لگاؤ کہیں کھوج کلدانیوں کا	بتاؤ نشاں کوئی ساسانیوں کا

۱ (حالی) وہ سنگیں محل اور وہ ان کی صفائی۔ جبھی جن کے کھنڈروں پہ ہے آج کائی۔

۲ (جرات) آوارہ یوں ہوا کہ صبا اور نسیم نے۔ پایا کہیں نہ کھوج ہمارے غبار کا۔

۳ کلدانی۔ کیلڈیا یعنی خالدیہ بابل والے۔

۴ بہمن بن اسفندیار کی اولاد میں جس قدر بادشاہ ہوئے ہیں انہیں کو ساسانی بادشاہ کہتے ہیں

لفظ		صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
کھیت[1]	ھ	۴۳۵	وہ زمین جسمیں جوتا بویا جائے ۔ زراعت کرنے کی زمین ۔	مذکر	امیر	بجلی شب ہجر میں ہیں وہ نگھیں	جل جائے نہ کھیت چاندنی کا
۰	۰	۰	میدان جنگ ۔ کھیت پڑنا ۔ بہت سے آدمیوں کا مارا جانا ۔ چاند کا کھیت کرنا ۔ طلوع ہونے سے مراد ہے ۔	"	مونس	انبار تھا لاشوں کا عجب کھیت پڑا تھا	سر پیٹین فاطمہ خاموش کھڑا تھا
۰	۰	۰	پیدائش کی جگہ ۔	"	داغ	ہر ایک بار سیہ زلف و گیسو کا کل	تمھارے بال ہیں یا کھیت ہے یہ کالوں کا
کھیتی	ھ	۴۴۵	کشت ۔	مونث	صبا	ہو نقش حرص پیسے مزرع دل آفت ہے	دیکھ کھیتی تری اے مرد خدا جلتی ہے
کھیر	"	۲۳۵	دودھ میں شکر اور پسا ہوا چاول ملا کر پکانا ۔	"	جلالِ لکھنوی	مجکو اور اسکو پاس بٹھلا کے	کھیر کھلوائی ساس نے لا کے
کھیل	بہ	۲۵	بازی ۔ تماشا ۔	مذکر	جلیل	قیس و فرہاد کا بھرم کھولا	یہی سودا تھا یہی کھیل لڑکپن میں ہا
کھینچ	"	۸۸	کشیدگی ۔	مونث	داغ	اے داغ جذب عشق کی کھینچ آب کشش	کی اس کشیدہ رو نے تو ہمسے ذرا کھینچ
کیاری	ھ	۴۴۶	خیابان یعنی زمین کا وہ ٹکڑا جسمیں پھول بو دیے جاتے ہیں ۔	"	جاہ	باغ میں جب پھول توڑے موشوق ناز کو	چاندنی کا کھیت ہر پھولوں کی کیاری ہو گئی
کیچ	"	۴۴	کیچڑ ۔ کیچھڑ ۔ میل	"	ظفر	جنکو ہم زاہد سمجھتے تھے بڑا سودائی ظفر	بیکدہ کی کیچ تک عمامہ رکھکر پی گئے
کیچلی	"	۶۲	سانپ کی باریک جھلی یا اسکی مردہ کھال ۔	"	شاد	چوٹی میں اس صنم کی جھم جھم ہے ناگنی کا	ناگن کی کیچلی ہے موباف کیچلی کا
کیچڑ	"	۲۴۴	پانی ملی ہوئی سڑی مٹی ۔ غلیظ مٹی ۔	"	اختر شاہ اودھ	ترا ہے میکدہ خمخانہ عالم بنا ساقی	ارے خمار کیچڑ بھی یہاں تلچھٹ کی بھرآتی ہے
کیڑا	"	۲۴۱	کرم ۔ کوڑا ۔ رینگنے والا جانور ۔	مذکر	آتش	حرص و ہوا کو سینہ میں عاقل جگہ نہ دے	مطلب کو فوت کرتا ہے کیڑا کتاب کا
کیسہ	ف	۹۵	تھیلی ۔ جیب ۔ پاکٹ ۔	"	سودا	باطل ہے ہمسے دعوئ شاعر کو شاعری	دیوان ہے ہمارا کیسہ جواہری کا
کیش	"	۲۴۰	دین ۔ مذہب ۔ عادت ۔ طور ۔ طریقہ روش ۔	"	غالب	ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم	ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں
کیف	ع	۱۱۰	بفتح اول وسکون فا یعنی حالت نشہ و مستی وسرور مستعمل ہے عربی میں بفتح فا کیف حرف استفہام ہے ۔ بمعنی کیونکر اور کس طرح جیسے کیف حالک ۔	"	مونس	کیفِ شراب کفر جو تھا دور ہو گیا	چاروں سمت سے کاسہ سر چور ہو گیا

[1] ہر معنی میں مذکر ہے ۔

[2] انگریزی میں بفتح اول بمعنی روپیہ پیسہ ۔ اور کیش بک بمعنی روکڑ بہی ۔

کیفیت[1]	ع	۵۲۰	حالت ۔ ماجرا ۔ حقیقت ۔	مونث	امیر	وحشت میں امیر اپنے برابر نہ ہوا قیس	شاگرد میں کیفیت استاد نہ آئی
	۰	۰	نشہ کی حالت ۔ سرور ۔	"	انیس	بخشش میں شراب آ کے سرکہ بھی	وہ کیفیت نشہ کیا ہو گئی
کیل	"	۶۱	میخ لوہے یا لکڑی کی کھونٹی ۔	"	منیر	قینچی سے ہونٹھ چلتے ہیں مسح کے وقت میں	سقراط لب میں کیل ہو اگیا کی بات کی
	ع	۸۱	مہاسے یا پھوڑے پھنسیوں میں جو پیپ کا ڈورا ہوتا ہے اسے بھی کیل کہتے ہیں ۔				
کیمیا[2]	ع	۸۱	جڑی بوٹی سے چاندی سونا بنانا ۔	"	امیر	چھپے گی کیمیا کیونکر تری صحبت اکسیر ہے	ہم تو چھپیں گے جب بوٹیاں بولیں گی جنگل کی
کینہ	ف	۸۹	بغض عداوت کپٹ ۔	مذکر	داغ	امتحاں کر کے ترا صاف پشیماں ہو گئے	ہنسنے جاتا تھا تمہیں کبھی کینہ ہو گا
کیوڑا	"	۲۲۷	ایک درخت کا نام اور اسکا خوشبودار پھول ۔ اسکا عرق بھی کھینچتے ہیں اسے بھی اکثر کیوڑا کہتے ہیں ۔	"	رشک	عطر عنبر کا نکالا جو کبھی کنگھی کی	کیوڑے بدلے جو کسی روز تو کیوڑا کھینچا

[1] بتشدید یا اور بغیر تشدید یا دونوں طرح بولتے ہیں مگر بتشدید یا فصیح تر ہے ۔ بتشدید (صبا) فقیر مست ہیں ہر وقت کیفیت میں رہتے ہیں ۔ کبھی مزہ ہے سبزی کا کبھی گھولا ہے افیوں کا ۔ بمعنی لطف و بہار ۔ (اختر شاہ اودھ) جب چمن میں یہ غزل بجائی ۔ کیفیت تازہ اک دکھائی ۔ بغیر تشدید ۔ (داغ) کیفیت نہ پوچھ گویا مری مجبوری کی ۔ حالت یار کا ہنگام سفر ہوتا ہے ۔

[2] زر سازی ۔ فارسی میں بمعنی مکر و حیلہ بھی ہے ۔ صوفیوں نے پیر مرشد کامل کی نظر اور عشق کامل کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے ۔ اردو میں نہایت مفید بات حصول مقصد کا ذریعہ (حالی) کر دکھانا کہ کرنا ہی کچھ کیمیا ہے مثل ہے کہ کرنے کی سب بڑائی ہے ۔ فارسی میں ۔ کیمیا گر ۔ بمعنی مکار و فریبی بھی مستعمل ہے ۔

گٹھری	ہ	۶۳۵	کنایۃً کسی معاملہ میں الجھن پڑجانی۔ چھوٹی بقچی۔	مونث	امیر	کیوں گٹھڑیاں بھری ہیں منعم نے پیرہن کی	جائینگی ساتھ اُسکے دو چادریں کفن کی
گٹکری	"	۶۵۰	وہ پیچیدہ آواز جو گانے کے وقت گویے نکالتے ہیں۔	"	رشک	جالکے تیری سامنے جسنے نکالی گٹکری	پڑگئی لکنت زبانِ شعلہ آواز میں
گٹّا[1]	"	۳۲۱	ہاتھ پاؤں کی ہڈیوں کے جوڑ۔ کلائی کے جوڑ۔	مذکر	بحر	تری پہنچی نے اکثر انگلیاں توڑی ہیں جانکی	کلائی نے تری الماس کا گٹا اکھیڑا ہے
گجر	"	۳۲۳	۴-۸-۱۲- بجے دو چند گھنٹوں کا بجنا۔ پہلے صرف صبح کو گجر بجایا جاتا تھا اب ہر پہر پر بھی گجر بجتا ہے۔	"	ناسخ	سینہ کوبی مری ہوئی نوبت	جب بجا صبح کا گجر شب وصل
گجرا	"	۳۲۴	پھولوں کا ہار جو بہت گھنا گندھا ہو	"	رند	اُس گل کی شاخ گل سے بھی نازک کلائی ہے	گجرا جو پہنا پھولوں کا بوجھ لچک گیا
گچھا	"	۲۹	خوشہ۔ چند پھل یا پھول جو ایک ڈال میں ہوں۔ پھندنا۔ کنجیوں کا حلقہ ایک تاگے میں چند دانے یا پھول گندھے ہوئے۔	"	آتش	تونے لٹکایا جو گچھا موتیوں کا کان میں	آسمانِ حسن پر طالع ثریا ہوگیا
گدا	ف	۲۵	فقیر بھکاری۔ ہندی گداگر کو بھی کہتے ہیں۔	"	غالب	بے طلب دیں تو مزا اسمیں سوا ملتا ہے	وہ گدا جسکو نہ ہو خوئے سوال اچھا ہے
گدازہ	"	۳۲	پگھلا ہوا۔ نرم۔	"	صبا	اس گل کے داغ عشق نے ایسا کیا گداز	گھل گھل کے مغز شمع کے سر سے نکل گیا
گدھ	ہ	۲۹	چیل کی قسم کا ایک مردہ خوار جانور کا نام۔ فارسی میں کرکس اور عربی میں نسر کہتے ہیں۔	"	جان صاحب	نہیں سوکن پہ آمدولی اُتری	گدھ ہیں [illegible] سب شمار کرے
گدڑی	"	۳۳۳	فقیروں کا وہ لباس جسمیں پرانے کپڑوں کے پیوند لگے ہوں	مونث	آتش	وہ لال لال لب ہے مری شاہ حسن کا	[illegible] ہے گدڑی فقیر کی
گدگدی	"	۵۰	انگلیوں سے بغل یا پیٹ میں چھونے سے ہنسی آنا۔	"	داغ	وہاں چٹکی میں جب وہ تیر لینگے	یہاں اک گدگدی سی دل میں ہوگی
گدی	"	۳۴	تخت شاہی۔ سنگھاسن۔ مسند حکومت۔ گدیلا۔ مسند تکیہ۔ کپڑے وغیرہ کی۔	"	جان صاحب	جانی پر گر پڑی یہ کسکی گدی چھٹی	جس سے [illegible] سب بستر گدا ہو گیا

[1] گٹا۔ نیچے کا وہ حصہ جو فرشی کے منھ پر رہتا ہے ایک قسم کی مٹھائی۔ تیرہ دو الماس کا وہ ٹکڑا جو گندہ اور بڑا ہو۔ کلائی اور پڈیوں کے جوڑ کے معنی میں۔ رجا نصاحب کہا کے ٹھوکر جو گری پاؤں کا گٹا ٹوٹا (رجب) اپنی گدڑی میں بھی اک پیوند ہے کمخواب کا۔

گڑھ	ھ	۲۹	قلعہ۔ حصار۔ الماڑوال سے ہے اور تلفظ را سے ہندی سے۔	مذکر			
گُر	”	۲۲۰	حساب کا قاعدہ۔ کلیہ۔ اصول۔ قاعدہ۔	مذکر	حالی	سبق پھر شریعت کا اُنکو پڑھایا	حقیقت کا گُر اُنکو اِک اِک بتایا
گرانجانی	ف	۳۳۵	سبکروحی کی ضد۔ سخت جانی	مونث	جلال	کیا سبک کرتی ہے چشمِ یار میں	مجکو اسے فرقت گرانجانی مری
گرانی	”	۲۸۱	مہنگی۔ نرخ مہنگا ہونا۔ غذا نہ ہضم ہونے سے پیٹ میں بھاری پن	”	انیس	سُوقوت اُسی دن سے ہوئی تھی پیدا آنی	لشکر میں ہوئی شاہ کے غلّہ کی گرانی
گرج	ھ	۲۲۳	بفتح اول و دوم۔ کڑک۔ بجلی کی آواز۔	”	اختر مینائی	سہمکر مجھ سے لپٹ جاتے ہیں	جب وہ سنتے ہیں گرج بادل کی
گرد	ف	۲۲۴	بالفتح خاک۔ دھول۔ رنج وملال	”	امیر	کسکی سواری آتی ہے صحرا میں مجنوں	اُٹھ اُٹھ کے رقص کرتی ہے جو گرد راہ کی
گرداب	”	۲۲۴	بھنور۔ پانی کا چکر۔	مذکر	تسلیم	تا فلک پہونچا ہے طوفان دیدہ پرآب کا	کہکشاں کی موج ہے گرداب ہے مہتاب کا
گرد باد	”	۲۳۱	بگولا۔ وہ گول چکر کھاتی ہوئی ہوا جسمیں گرد وغبار ملا ہو۔	”	جلال	بنا جو دشت میں سرگشتہ کا تربت قیس	طواف کرنے کو ہر ایک گرد باد آیا
گردش[1]	”	۵۲۴	بفتح اول وبکسر سوم چکر۔ دورہ۔ پھیر۔ انقلاب بد اقبالی۔ بدنصیبی۔	مونث	رضا	لکھنؤ میں بکر غربت کی بنا سامنے باؤ گرتیں	کہاں پر لائی ہے دیکھو مجھے گردش مقدر کی
گردن	”	۲۷۴	گلا جسم کے اوپر کا حصہ	”	امیر	پھری نہ مرضی جلا دسے کبھی گردن	ہزار بار تہ تیغ امتحاں آئی
گردنی	”	۲۵۴	گھوڑے پر ڈالنے کا کپڑا۔	”	ناسخ	وہ ماہ ہے توکہ جاندنی ہے	تیرے گھوڑے کی گردنی ہے
گردوں	”	۲۰۰	آسماں۔ فلک چرخ۔	مذکر	رضا	ابر رحمت بیکسی پہ میری گریاں ہو گیا	سایہ افگن گور پر گردوں گرداں ہو گیا
گُردہ	”	۲۲۹	بضم اول۔ انسان وحیوان کا ایک اندرونی عضو۔	”	ناسخ	زلیست بھر دھڑکے عذاب حشر کے	زاہدا تیرا بھی یہ دل گردہ ہے
گِروہ	”	”	بکسر ہر گول چیز۔ حلقہ۔ دایرہ۔ قرص کنڈل حلوائیوں کا مٹھائی کا ظرف۔	”	رشک	لطمے کھاتا ہوں خوشی سے قلزم آفاق میں	خوان نعمت مجکو گروہ بنگیا گرداب کا
گُرز	”	۲۲۷	بالضم ایک ہتھیار کا نام جو اوپر سے گول اور نیچے سے پتلا ہوتا ہے	”	امیر	مرا مضموں نہ باندھے غیر اپنے شعر میں کہدو	نہیں زیبا کہ دست زال میں ہو گرز رستم کا
گرفتاری	”	۹۱۱	پھنساوا۔ پکڑنا۔ قید۔ نظر بندی۔	مونث	داغ	کہاں وہ عقدہ لاحل کہاں سخت دشواری	ہوئی پابند آزادی سے اب میری گرفتاری
گُرگ	”	۲۴۰	بالضم بھیڑیا۔ جو ایک درندہ جانور ہے۔	مذکر	آتش	جگہ بد بینی کی ہے اسکو یار نیک طینت میں	الٰہی خیر کیجو گرگ یوسف کے قریں آیا

[1] دنوں کی گردش بدقسمتی۔ (جلیل) اور تو مطلب نہیں کچھ ہمکو دور جام سے۔ ہاں عوض لینا ہے ساقی گردش ایام سے۔

گرگٹ	ھ	۲۴۰	بکسر اول و بفتح سوم ایک جانور ہے جو چھپکلی کی شکل کا ہوتا ہے ۔	مذکر	میر	رواں ساتھ اُسکے شبانہ ہوے	کئی گرگٹ آگے روانہ ہوے
گرمی عہ	ف	۲۴۰	تپش ۔	مونث	امیر	بوندیں وہ چاندنی میں ہو جب عرق عرق	گرمی ہو ماہتاب میں بھی آفتاب کی
۰	ھ	۰	رونق ۔ چہل ۔ پہل ۔	؍؍	ناسخ	دیکھنے آیا مرا جوشِ جنوں وہ خود فروش	آتش سودا سو گرمی ہو یہاں بازار کی
۰	؍؍	۰	شہوت خواہش نفسانی	؍؍	جان صاحب	لگے ہے آگ ایسی گرمی کو ہو میں چولہا ٹھنڈی	پکڑ پکڑ کر ہاتھ کیسے زور سے پہنچا مروڑا ہے
۰	؍؍	۰	تپاک گرم جوشی	؍؍	اختر شاہ اودھ	مجھکو نہیں ایسی بات بھاتی	گرمی یہ نہیں پسند آتی ۔
گرو عہ	؍؍	۲۲۶	بضم اول استاد ۔ پیر و مرشد ۔ بزرگ ۔ معلم ۔ استاد کامل فن ۔ کسی علم کا ماہر ۔ کنایتاً چھٹا ہوا ۔ بدمعاش ۔	مذکر	طاہر	فلک کو خوب سمجھا ہوں میرے بت	جفا کاری میں تیرا بھی گرو ہے
گروہ	ف	۲۳۱	بضم اول و دوم و بواو مجہول صحیح ہے و بفتح اول غلط ہے جماعت ٹولی ۔ جرگہ ۔ فرقہ ۔ جھنڈ ۔ غول ۔	؍؍	نسیم	کیا قوت بازو تھی زہے ہمت قاتل	دیکھا تو کئی کوس گروہ شہدا تھا
گرہ سلہ	ف	۲۲۵	گانٹھ ۔ عقدہ ۔	مونث	امیر	بہار آئی چمن ہوتا ہے مالا مال دولت سے	نکالا چاہتے ہیں زر گرہ غنچوں نے کھولی ہے
۰	۰	۰	رنجش ۔ کدورت ۔	؍؍	؍؍	گرہ بند قبا کی کھل رہیگی	وہ کھولو جو گرہ دل میں پڑی ہے
گرہ	س	۲۲۵	نحوست ۔ بداقبالی ۔ بفتح اول و دوم ۔	؍؍	داغ	میری قسمت کسطرح رہتی ہے بل کھائی ہوئی	زلف پر بھی کیا ہی سختی کی گرہ آئی ہوئی
گریبان	ف	۲۰۳	بیائے مجہول صحیح ہے اور بیائے معروف فصیح ہے ۔ لباس کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے رہتا ہے ۔	مذکر	جلیل	فصل گل آئی ہوا حال پریشاں اپنا	آج کچھ اور ہی کہتا ہے گریباں اپنا
				مذکر	قبول	جوش جنوں میں ہر دو سرے لاگ	دامن کو سی چکے تو گریباں نکل گیا
گریہ	؍؍	۲۳۵	رونا ۔	مذکر	امیر	دردِ دل میں مری تسلی کو	گریہ بے اختیار آتا ہے
گریز	؍؍	۲۳۷	پرہیز ۔ کنارہ ۔ بھاگنا ۔	مونث	ناسخ	ہوتی ہے اہل خرد سے اہل غفلت کو گریز	ہمیشہ انسان بھاگتے ہیں دم خفتن چراغ
				؍؍	رند	نور کو میری سیہ خانے سے رہتی ہے گریز	شمع روشن کروں ہر چند نہیں جلنے کی
گڑ	ھ	۲۴۰	مشہور شیرینی ہے ۔ جسکو فارسی میں قند سیاہ کہتے ہیں ۔	مذکر	منیر	بوسے ترے لب کے لیچکے خواب میں ہم	چیونٹی نے کبھی گڑ کو ابکی پھینکا پایا
گڑھی	؍؍	۲۳۵	چھوٹا قلعہ ۔	مونث	شعور	دل نے جب عشق کی گڑھی پھاندی	ٹھوکریں کھائیں پہلے کھائی کی

سلہ بکسر اول و فتح دوم و سکون سوم بمعنی رہن ۔ (ناسخ) گرد ہو تو ایسے چھوٹنا محال ہوا ۔ گرہ کا سولھواں حصہ ۔ بند ۔ جوڑ ۔ ہڈی کا جوڑ

عہ تیزی و تندی (رشک) میں کس لئے روتا نہ جلاتا جو مجھے تو نے ساری تیری گرمی نے یہ برسات نکالی ۔ کنایتاً آتشک کی بیماری (جان صاحب) آتشک بادکے گھوڑ دوڑ سے ان روزوں سوار ہو نہیں چلتی ہے معلوم ہوا گرمی ہے ۔

عہ بکسر اول و فتح دوم و سکون سوم بمعنے رہن (آتش) کہکے یہ ساقی سے رکھتے ہیں گرو دستار مست سیر برہنہ ہے جو مستو نہیں وہ ہے سردار مست ۔

گز	ف	۲۷	بالفتح - لوہے یا لکڑی یا کپڑے کا وہ پیمانہ جس سے کپڑا یا لکڑی یا زمین وغیرہ ناپتے ہیں -	مذکر	اسیر	اسقدر مجکو رہی اک سروِ قامت کی تلاش	پھر تے پھرتے دشت میں ہر گز زمیں کا بن گیا
گزار	"	۲۲۸	املا ذ سے غلط ہے - رسائی - پہونچ - گزر -	"	"	نکل کے جسم سے کرتے ہیں استخواں تعظیم	کبھی کبھی جو ہما کا گزار ہوتا ہے
گزارش	"	۵۲۸	املا ذ سے غلط ہے - عرض حال	مونث	منیر	گزارش ہے منیر مدح خواں کی	گزارش ہے فقیر خستہ جاں کی
گزاره	"	۲۳۳	پناه گزر بسر - ذ سے املا غلط ہے	مذکر	صفدر	جو دل میں ذرا آپ کے گھر نہو گا	گزارہ مرا بندہ پرور نہ ہو گا
گزٹ	انگریزی	۴۲۷	اخبار - پرچہ -	"	وجاہت	دھوم ہے یونیورسٹی کی جہاں میں ہر	چھپتے ہیں ہر مہینے سب اسکا گزٹ جاتا ہے
گزر [1]	ف	۲۲۷	ذ سے املا غلط ہے - رسائی - پہونچ - دخل - باریابی - راستہ - سڑک - پناہ - گزران -	"	اسیر	گور بھی ہے گور کن تعمیر ہو سکتی نہیں	کوچۂ جاناں میں گزر ہوتا نہیں ہم دور کا
گزک	"	۴۷	وہ شے جو کسی نشہ پینے کے بعد ذائقہ تبدیل کرنے کے لئے کھائیں -	مونث	ناسخ	اُس چشم مست کا ہوں تصور میں بادہ کش	کیونکر گزک کروں نہ ہرن کے کباب کی
گزند	"	۸۱	ایذا - دکھ - تکلیف - صدمہ	مونث	صبا	گیسوئے یار سے کس کس کو گزند پہنچے نہیں	اُڑ کے کاٹا کیا یہ افعی رہزن کیا کیا
			مختلف فیہ	مذکر	داغ	ہوا جو درد کو آرام میں ہوا بیتاب	ملی جو عشق میں راحت مجھے گزند ہوا
گستاخی	"	۱۰۹۱	شوخی - بے ادبی - بے شرمی	مونث	ناظم	تری آنکھوں میں نظر کرتی ہے کیونکر	پسند آئی نہ گستاخی حیا کی
گشت [2]	"	۷۲۰	سیر کرنا - چکر لگانا - دورہ - روند -	"	مونس	ٹھہیر تھی گھوڑے کی ہوا دامن زیں کی	گردوں کی کبھی گشت تھی گہ سیر زمیں کی
گفتار	"	۷۰۱	گفتگو - بول چال -	"	اسیر	میں جو باتوں نہیں لگاتا ہوں تو وہ کہتا ہے	ہوشیں آ دیہ گفتار نہیں اچھی ہے
گفتگو	"	۵۲۶	بات چیت - تقریر -	"	جلیل	جواب تیغ سے دیتے جو مانگتا بوسہ	بڑے مزے کی مری اُنکے گفتگو ہوتی
گفت و شنید	"	۸۷۰	کہنا سننا - ذکر اذکار - بات چیت - کنایۃً ہنگامہ - تکرار -	"	آتش	افسانہ سننے یار کا ذکر اسکا کیجئے	مقصود ہے یہی مری گفت و شنید کا
گل [3]	ف	۵۰	بضم اول پھول -	مذکر	ناسخ	اُس رشک گل کے جاتے ہی بس آ گئی خزاں	ہر گل بھی ساتھ بو کے چمن سے نکل گیا
			داغ - نشان جو آگ سے جلنے کے باعث پڑ جاتا ہے -	"	بحر	مرتے دم تک میں کراہا کیا تو نے نہ سنا	سیر کو گل پر نہ کبھی کان کا بتا باندھا

[1] بناه اوقات بسری کے معنی میں مونث بولتے ہیں جیسے بے معاش کے کیونکر گزر ہو گی - (داغ) گزر جائیگی ہر صورت کروں کیوں داغ اندیشہ - مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گزارے کی - تمام ہونا ختم ہونا - جیسے چار مہینے گزر گئے - مر جانا - فوت ہو جانا (انیس) جیتی ہے وہ ماں جسکے گزر جانے کے دن تھے - یہ بیاہ کی راتیں تھیں کہ مر جانے کے دن تھے [2] (راسخ) غفلت نہ گشت خیمۂ آل عبا سے کی وہ حقانہ بازگشت طریق وفا سے کی [3] جب یہ لفظ بغیر اضافت آتا ہے تو گلاب کے معنی پیدا کرتا ہے - اور جب مضاف ہوتا ہے تو اس سے مراد وہ پھول ہے جسکی طرف اضافت ہوتی ہے - جیسے گل نرگس - گل سوسن - شعرا بلبل کو گل کا عاشق خیال کرتے ہیں - گلبدن - ایک قسم کا کپڑا - کنایۃً معشوق - خوبرو - (راسخ) گلگوں ہے گلبدن تو خونزادہ ہے الالہ فام - توسن پری سوار سلیمان کا ہم مقام "گل پھولا یا گل کھلا" - فساد کا بیج بو یا گیا - لڑائی جھگڑا کسی عجیب بات کا ظاہر ہونا - شگفتہ اُٹھنا (ناظم) روز باتوں نہیں جھلاتے ہو نیا جھولا ہے - واہ کیا فصل بہار آتے ہی گل پھولا ہے (رخسر شاہ اود دھم) کیا کہئے کرنگ باغ کیا تھا - کچھ اور ہی گل کھلا ہوا تھا - گلچھرے اُڑانا - خوب عیش و آرام کرنا - گل کرنا - چراغ یا شمع کا بجھا دینا - گل ہونا - بجھنا - (شرف) ہوا ئے شوق سے گل ہو گیا کنول دل کا -

گل	ف	۵۰	شمع کا گل۔	مذکر	امیر	ہو یہ عندلیب سدرہ کی منقار رکھتی ہے	کہ لوں گلگیر بنکر گل میں اُنکی شمع مرقد کا
	.	.	دھات گرم کرکے جسم پر نشان دینا	”	ذوق	پھلا نہیں تو چھلّے کا گل سے نگار دے	کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے
	.	.	کبوتر دیکا داغ۔ گل۔	”	اسیر	خوشکل رہتے گھر میں مرو خانہ بزرگ نہیں	قابل تزئین بستر گل کبوتر کے نہیں
گِل	ف	۵۰	بکسر اول گیلی مٹی۔ گارا۔	مونث	آتش	غافل نہ مثل برق ہو شادی سے خندہ زن	باران غم سے ہے گل آدم خمیر کی
گلا	ہ	۵۱	حلق۔ گردن۔	مذکر	جلیل	بولے جھنجھلا کے جب گلا نہ کٹا	اک مصیبت ہوئی گلا نہ ہوا
گلاب	ف	۵۳	گلاب کا پھول۔ گل سرخ۔ گلاب کا درخت۔	”	مصحفی	بہار آئی ہے اور باغباں کی غفلت سے	گلاب باغ میں اب تک قلم نہیں ہوتا
	ہ	”	عرق گلاب۔	”	امیر	ہم رنگ اصل فرع نہ ہوگی کسی طرح	گل ہو ہزار سرخ نہ ہوگا گلاب سرخ
گلابی	ف	۵۳	ایک رنگ کا نام جو گلاب کے پھول سے رنگ میں مشابہ ہوتا ہے۔ شراب کا شیشہ یا گلاس۔	مونث	جلیل	آنکھیں نشیلی دیکھئے اس شکّر کی	ہیں دو گلابیاں یہ شراب طہور کی
گلاس	انگریزی	۱۱۱	شیشہ وغیرہ کا آبخورہ۔ پانی یا شراب پینے کا برتن۔	مذکر	ذوق	تا نہ باقی رہے مے اور نہ مے میں مستی	توڑنا سنگ نمک سے ہے وہ شیشے کا گلاس
گلال	ہ	۸۱	سرخ پوڈر جو ہولی میں ہندو ایک دوسرے کو ملتے ہیں۔	”	برق	باغ میں روز گلال اُڑکے شفق ہوتا تھا	بادلا چرخ کا سونے کا ورق ہوتا تھا
گلبن	ف	۱۰۲	بضم اول وسوم۔ و بفتح سوم غلط ہے گلاب کے درخت مجازاً پھلواری	”	ناسخ	اکڑ گئے گلبن ہے بوٹا سے قد کو دیکھ کر	تھا کف گل میں جو زر گویا دفینہ ہوگیا
گلخن	”	۴۰۰	بضم اول و فتح سیوم بھاڑ آتشدان۔ چولھا۔ بھٹی۔	”	ظفر	سدا دل شعلہ افروز آتش ہجراں سے رہتا ہے	نہیں ہوتا ہے یہ گلخن کبھی بیجان من ٹھنڈا
گلدام	”	۹۵	پھولونکا جال۔ مطلق جال۔	”	ناسخ	جب سے گلدام اُسنے دیکھا ہے صیاد کا	ہوش بلبل میں ہے عالم نکہت برباد کا
گلدستہ	”	۵۱۹	پھولونکا بندھا ہوا مٹھا۔ غزلونکا رسالہ یا پرچہ۔	”	غالب	ستائش گر ہے زاہد اسقدر جس باغ رضواں کا	وہ اک گلدستہ ہے ہم بیخودوں کے طاق نسیاں کا
گلزار	”	۲۵۸	باغ چمن پھلواری	”	جلیل	دل پر نہیں نگاہ کہ کیا کیا کھلے ہیں گل	بلبل کو ہے تلاش کہ گلزار کیسا ہوا
گلستان	”	۵۶۱	”	”	”	پھول داغوں کے مری دلبستگی سے کھل گئے	آجکل سیر کے قابل ہے گلستاں اپنا
	”	”	سعدی کی ایک معروف کتاب کا نام۔	مونث	منیر	جب کیا بلبل نے تیری گلشن عارض کا صفت	طفل غنچہ کو گلستاں حفظ ساری ہوگئی

۱ گلاب پاش۔ وہ صراحی نما برتن جسمیں گلاب بھر کر چھڑکتے ہیں۔ گلاب جامن۔ ایک قسم کی مٹھائی۔ ۲ (ناسخ) ہوئی یہ شیشے سے نفرت فراق ساقی میں۔ کہ ہے گلاب بھی مجکو حرام شیشے کا ۳ (شوق قدوائی) گلابی گلابی رہ ہلکا سا رنگ، شراب کا گلاس، شیشہ۔ (ظہیر شاہ اودھ) رنگین مزاج ہوں شرابی۔ بھردو کوئی پھول سے گلابی۔ ۴ سنگھاڑے کے باریک آٹے میں سرخ رنگ ملا لیتے ہیں جو سرخ پوڈر بنجاتا ہے ۵ گلبن و۔ کنایۃً پھلواری۔ (محسن) جگنو پھرتے ہیں جو گلبن میں نظر آتی ہے نظر مصحف گل کے حواشی پہ سنہری جدول۔

۶ (امیر) ساقی بہار آئی عالم ہوا معطر۔ انگور سے کھینچے گی گل سے گلاب نکلا۔ ۷ (جان صاحب) شرط ہے ٹوٹیاں تری توڑ دوں۔ تو نے توڑا مرا گلاس خواہ مخواہ۔

گلشن	ف	۲۰۱	باغ۔ چمن۔	مذکر	جلیل	کیا شگفتہ گل اشعار ہیں دیواں میں جلیل	تر و تازہ رہے تا حشر یہ گلشن تیرا
گلفشانی[1]	"	۲۰۱	پھلجھڑی ایک آتشبازی ہے۔ پھول بکھیرنیوالا۔	"	صبا	وہ ناقبول تھا مرکر ہوا جو شوق جناں	تو گلفشاں نہ چراغ سر مزار ہوا
گلگشت	"	۷۷	سیر۔ چمن کی سیر	مونث	رند	چلئے شب جمعہ تو مزار شہدا پر	گلگشت کریں آپ شہادت کے چمن کی
گلگوں	"	۱۲۶	گھوڑا۔ اور نام شیریں کے گھوڑے کا جو فرہاد کی معشوقہ تھی۔	مذکر	مونس	جنگل تمام خلد کے پھولوں سے بھر گیا	ایسی ہوا کچھ آئی کہ گلگوں ٹھہر گیا
گلگیر	"	۲۸۰	شمع کی لو کترنے کی قینچی۔	مذکر	ظفر	کیا حرف زبان پر تری آیا تھا کہ ای شمع	گلگیر ترے سر پہ جو منہ کھول کے آیا
گلو[2]	"	۵۶	گلا گردن۔ حلق۔	"	جلیل	اسی حسرت میں کٹی عمر ہماری قاتل	دیکھئے کب تہ شمشیر گلو آتا ہے
گلوری	ه	۲۲۶	بنا ہوا پان۔ بیڑا پان کا	مونث	رند	گھر بلا کر خاطریں کیا خوب کیں مہماں کی	لاکھ ٹکڑوں سے دی ہو اک گلوری پان کی
گلہ	ف	۵۵	شکوہ شکایت۔	مذکر	جلال	ہوتی ہیں وہ ہم بعد مدت کے اک جا	گلے مل رہے ہیں گلہ ہو رہا ہے
گلہ	ف	۵۵	ریوڑ چارپایوں کا۔ غول جھنڈ۔	"	حالی	گئیں بھول آگے کی بھیڑیں جو بٹیا	اسی راہ پر پڑ لیا گلہ سارا
گلہری	ه	۲۶۵	ایک مشہور جانور جو مثل چوہے کے ہوتا ہے۔	مونث	انشا	کیوں کیلی انگلیوں سے تو مجکو ہے لپٹتی	سچ ہے تری گلہری کیا انگلی ہو ٹیڑھی
گلی	"	۶۰	کوچہ۔	"	امیر	روش باغ جناں کی کیا بھلی معلوم ہوتی ہے	مجھے تو یہ مدینے کی گلی معلوم ہوتی ہے
گلیم	ف	۱۰۰	کمل۔ دھسّا۔	"	آتش	ہو روز ہجر ہی کچھ خوف نہ شام فراق	گلیم بخت سیہ سیدھی ہو تو یا الٹی
گمان	"	۱۱۱	شک۔ شبہ۔ احتمال	مذکر	جلیل	مجکو تو مرض ہے بیخودی کا	زاہد کو گماں ہے میکشی کا
۔	۔	۔	وہم۔ وسواس۔ خیال خراب	"	ذوق	کچھ اور گماں دل میں گزری ترے کافر	یاد اسلئے میں سورۂ یوسف نہیں کرتا
۔	۔	۔	غرور۔ متکبرانہ خیال	"	آتش	کیا اک آن میں تیغ قضا نے اسکے دو ٹکڑے	گماں ہی رہ گیا دشمن کو آتش نیچے جوشن کا
گمٹی	ه	۷۷	برجی جو روضوں یا میناروں پر بناتے یا لگاتے ہیں یا پنجروں پر لگاتے ہیں	مونث	ناسخ	حرم صوفیوں کو سوئے پر بھی تعلق زیست رہتا ہے	ہوں ٹکے روضوں کو بھی گمٹیاں درکار سونے کی
گملہ	ه	۹۵	مٹی وغیرہ کا ایک ظرف ہے جسمیں پھول کے پودے بوتے یا لگاتے ہیں	مذکر	اکبر	ڈیپوٹیشن کی سرسبزی جو دیکھی سنے شملے میں	برہمن نے کہا یہ شاخ بیداد ایسے گملے میں
گن	"	۷۰	ہنر۔ شرارت۔ خصلت۔ خو	"	ظفر	نام جسکا رہ گیا کچھ اسکا گن باقی رہا	ورنہ جو یاں سے گیا ساتھ اسکے اسکا گن گیا
گناہ	ف	۷۶	عصیاں۔ خطا۔ پاپ۔	"	سخن	بتوں کو دل تو دیا میں نے اب ہیں نادم ہو	مری غفور یہ مجھ سے گناہ ہونا تھا
گنبد	"	"	برج۔ سقف مدور جو مساجد و مقابر پر بناتے ہیں۔ گول عمارت	"	آتش	دکھلا کے ساقی یا جسے مارا ہی یار نے	گنبد بنا ہے قبر پہ اسکی بلور کا
گنج[3]	"	۷۲	خزانہ۔ دفینہ۔ مال و دولت۔	"	صبا	خاکساروں ہی نے ہے عشق کی دولت پائی	انہیں ویرانوں میں گنج نہاں ہوتا ہے

[1] گلفشانی۔ خوش بیانی۔ (جلیل) چمن میں رہ کے ساری عمر مشق گلفشانی کی۔ قفس میں آتے آتے ہوگئی طرز فغاں بلبل کنایۃً۔ خوش بیان (قاسم) کیا گلفشاں زبان ہے اس تنگ تر دہن میں۔ بلبل چہک رہا ہے اک غنچۂ چمن میں۔

[2] گلو۔ بالکسر بمعنی گرہ۔ [3] گنج ایک بیماری کا نام ہے گنجا۔ ہندی میں اسکو کہتے ہیں جسکے سر پر بال نہ ہوں۔

گنجایش	ت	۳۰۴	سمائی۔ ٹھکانا۔ وسعت۔	مونث	جلیل	اپنے منہ سے کرچکے اقرار وہ کیا کیجیے	اب یہاں قسمت سے گنجایش نہیں انکار کی
گنج شہیداں	ر	۴۴۳	وہ مقام جہاں شہید دار یا مقتولوں کو تلے اوپر دفن کر دیتے ہیں۔	مذکر	آتش	لاشے اٹھوا کر نہ کر اسکو بھی تو قاتل اٹھا	ہے فقط آباد اک گنج شہیداں ہو گیا
گنجفہ	ر	۱۵۸	بفتح اول و بکسر سوم ایک کھیل کا نام ہے جو تاش کی طرح کھیلا جاتا ہے۔	ر	اسیر	ورق عقل و ہوش ہیں برہم	سخت ابتر ہے گنجفہ میرا
گنجینہ	ر	۹۸	خزانہ۔ دفینہ۔ مال کثیر۔	ر	آتش	بند ہے واں فکر کے ہزار ہا مضمون	زمین شعر سے گنجینۂ نہاں نکلا
گنڈا[1]	ہ	۷۵	نیلا تاگا جو منتر وغیرہ پڑھکر نظر بد یا آسیب سے بچنے کے لیے گرہ دیکر پہنتے ہیں۔	ر	منیر	دیوانہ ہو نہیں گیسوئے پیچاں کا اسیر	گنڈا مرے گلے میں ہو زلفوں کے بال کا
گنگا	ر	۹۱	ہندوستان کے ایک دریا کا نام جو باعتقاد ہندوؤں کے بہت متبرک ہے انہیں نہانے سے پاپ دھل جاتے ہیں۔	مونث	جلیل	اشکوں سے جب یہ جوش بھری آنکھ بھر گئی	دل سے مری چڑھی ہوئی گنگا اتر گئی
گنہ	ت	۷۵	خطا۔ پاپ	مذکر	داغ	بتوں سے عفو جرم عشق بھی چاہیں تو کہتے ہیں	خدا تو ہم نہیں بخشیں گنہ تقصیر والوں کا
گنہگار	ر	۲۹۶	پاپی۔ خطاوار۔	ر	اسیر	پھنسا کر حلقۂ گیسو میں میرے دل کو کہتے ہیں	اسی زنداں میں رہتا ہے گنہگار آشنائی کا
گو	ر	۲۶	گیند۔	ر	گویا	سر مرا تا خم شمشیر نہ پہونچا ہیہات	یہ وہ گو ہے جو کبھی قابل چوگاں نہ ہوا
گواہ	ر	۳۲	بضم و بفتح دونوں طرح ہے مگر اردو میں بفتح بولتے ہیں۔ شاہد گواہی دینے والا۔ ثبوت پہونچانے والا۔	ر	داغ	محشر میں کون ہوگا کرم کا تری گواہ	گر غیر بھی ہمارا طرفدار ہو گیا
گواہی	ر	۴۲	شہادت۔ ثبوت پہونچانا۔	مونث	امیر	رشک دیکھو غیر میرا محضر خوں دیکھکر	سوچتا ہے اسپہ میں اپنی گواہی کیا کروں
گوٹ	ہ	۴۲۶	کپڑے کے کنارے پر جو لگاتے ہیں مثلاً تمہاری رزائی کی گوٹ میلی ہو گئی	ر	انشا	دیکھ انگیا میں اسکی گوٹ لگی	دلکو پھر تازہ ایک چوٹ لگی
گوٹا	ر	۴۲۷	چوسر و شطرنج وغیرہ کا مہرہ۔ زرد سنہری روپہلے تاروں کا بنا ہوا فیتہ۔ وہ مسالا جو محرم میں بجائے پان کے کھاتے ہیں	مذکر	منیر	بدلوں خار صحرائی سے میں موسم غم کا	بناؤں گوکھرو پاؤں اگر گوٹا محرم کا
گود[2]	ر	۰	پہلو۔ کنار۔ آغوش۔	مونث	انیس	ایک اک نے سعادت عقبیٰ حصول کی	دم نکلے سب کے گود میں سبط رسول کی

[1] چار کوڑی چار پیسے چار روپیوں اشرفیوں وغیرہ کو بھی گنڈا کہتے ہیں گھوڑے کے گلے کا پٹا [2] گود (رشک) جزو تن بھی باتعلق سے کنارہ کرتے ہیں۔ گود ہیلی گور کی جب میرا کیلا ہو گیا۔ گود لینا متبنی کرنا (ناسخ) گود دلبر تری ہر کا نکو مری حسرت نے دل کی سینہ سے کیجیے نکلنے نہ دیا۔ گود بھرنا حمل کے ساتویں مہینے خوشی کرنے کی ایک رسم ہوتی ہے اور شگون کے لیے حاملہ کی گود میں طرح طرح کے میوے اور مٹھائی یعنی ترکاریاں رکھتے ہیں (رنگین) آج وہ واں سے یہ دو ہوتا خود بھری جاتی ہے میری کو کاکی اچھی گود بھری جاتی ہے۔ عورتیں گود کی بچی کہتی ہیں

گودام	ھ	۱۷	مالخانہ۔ مال رکھنے کی جگہ	مذکر	وجاہت	تیرے ڈریڈناٹ نہ کچھ کام آئیں گے	بیکار ہوگا جنگ کا گودام جرمنی
گور[1]	ف	۲۲۶	بالضم و واو مجہول۔ قبر۔ تربت۔ مزار۔ لحد۔	مونث	ناسخ	سوچ اے منعم عمارت کا تو ہی مذکور کیا	گور بھی ملتی نہیں دنیا میں کیکاؤس کی
گورنمنٹ[2]	انگریزی	۷۶۶	سلطنت۔ راج۔ بادشاہت	”	اکبر	اونچا سنتی ہے کیا گورنمنٹ	کیوں کرتا ہے اتنا شور و غل ٹک ٹک
گوسپند	ف	۱۳۲	بکرا بکری۔ بھیڑا بھیڑی۔ دنبہ منیڈھا نر و مادہ کی تخصیص نہیں ہے۔	مذکر	برق	نہ پھیر گردن مجبور پر چھری ظالم	زبان صبر و رضا گوسپند رکھتا ہے
گوش	”	۳۲۶	کان۔	”	مونس	گو تھے برہنہ جسم مگر پاک و صاف تھا	اک گوش گل تکا فرش تھا اور اک لحاف تھا
گوشت	”	۷۲۶	ہندی میں ماس اور عربی میں لحم کہتے ہیں۔	”	ہنر شاہ وحم	نہ دانت مار رقیبوں کے منہ پہ جانے دو	ابھی یہ گوشت ہے بالکل حرام ہو ٹھلے کا
گوشمالی	”	۴۰۷	کان اینٹھنا تنبیہ۔ تادیب	مونث	اسیر	یار کی آواز سے آواز مل سکتی نہیں	گوشمالی ہے ضرور اسواسطے طنبور کی
گوشوارہ	”	۵۲۸	کان کا بالا۔ آویزہ۔ بڑا موتی۔ اہل دفتر کی اصطلاح میں حساب کی میزان۔ فرد کی جمع۔ کسی حساب کو ایک جگہ کر دینا۔	مذکر	منیر	ملے طلعت جو تیری گرد رہ کا خاکسار ذکو	بند ہو دستار سر میں گوشوارہ عز و رفعت کا
گوشہ	”	۳۳۱	کونا۔ زاویہ۔	”	دل	حسرت انگیز ہو دلسوزی شمع تربت	کاش گل کر دے اسے گوشۂ دامن ان کا
گوکھرو[3]	ھ	۲۵۷	ایک کانٹے کا نام جو سہ پہلو ہوتا ہے جسکو خار خسک کہتے ہیں۔	”	اسیر	سنگر نے نہیں کنٹھے میں نئی گوکھرو ٹانکا	نکل آیا ہے جوہر صاف شمشیر گریباں کا
گولی[4]	”	۶۶	بندوق کی گولی۔ لڑکوں کے کھیلنے کی گولی۔ دوا کی گولی۔	مونث	”	ہمصفیر و اس چمن میں ہو نہیں درد آشنا	غنچہ بھی چٹکا تو میرے دل پہ گولی لگ گئی
گوں[5]	”	۷۶	بالفتح۔ مطلب۔ غرض۔ خواہش۔ ضرورت۔	”	ظفر	مجکو جز بوسۂ لب سیگوں	نہیں صہبائے خوشگوار کی گوں
گونج[6]	”	۷۹	بضم اول و نون غنہ بالی بالے کی مڑی ہوئی نوک	”	ذاید	اس طریقے سے گئی ہے کس تری بالی کی گونج	نیش عقرب ہو گئی ہے بس مرا بالی کی گونج
گوند	”	۸۰	ایک لسدار شے ہے جو درختوں سے نکلتی ہے۔ ایک مرکب شے جو گوند اور میوہ ڈال کر پنجیری میں ملا کر زچہ کو	مذکر	منیر	قندلب سے یہ حلاوت پائیگا منہ کا اگال	نخل شمع طور کا گوندا نگبیں ہو جائیگا

[1] گورستان۔ گور غریباں۔ قبرستان۔ وہ جگہ جہاں مردے دفن کئے جائیں۔ رضیا) جیتے جی مرگیا میں کرکے خیال انجام۔ نظر آیا جو کبھی گور غریباں مجکو۔ [2] لکھنے میں گورنمنٹ لکھتے ہیں اور پڑھنے میں گورمنٹ پڑھتے ہیں۔ [3] گوکھرو۔ لوہے کے تکونے کانٹے بناکر راہ میں پھینکتے ہیں تاکہ ہاتھی چھوٹے ہوئے آگے نہ بڑھ سکیں اور پکڑے جائیں۔ گوٹے یا تار کا گوکھرو بناکر کپڑے پر ٹانکتے ہیں۔ کان کے ایک زیور کا نام ہے [4] (وجاہت) بلا ہے قہر ہے آفت ہے تسلی مے پرستی بھی۔ تباہی جسکو کہتے ہیں اسی سانچے کی گولی ہے [5] (ظفر) کچھ گوں ہے جو تسبیح پڑھی جاتی ہے میری۔ یوں تو کبھی جھوٹھوں بھی مرا نام نہ لیتے۔ گوں گانٹھنا۔ مطلب نکالنا۔ [6] وہ آواز جو گنبد یا بند مکانیں پھرتی رہے۔ شیر کی آواز۔ (بحر) کوئی بیتا جو ہوا سے کبھی ہلجاتا ہے تیر کی گونج سنا دیتا ہے دیوانۂ عشق آواز سے بھر جانا۔ (رانت) بالیاں میں جو لگا اسکو پہنا نے یکسر۔ چیخ ماری وہ نشتر کہ گونج اٹھا گھر

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
			دیتے ہیں اُسے بھی گوند کہتے ہیں۔				
گوہر[1]	ف	۲۳۱	موتی۔ مروارید۔	مذکر	آتش	ابر نیساں کا کرم رہتا ہو ہر سال اسیر	تیری دنداں کی صدف کو نہیں گوہر ملتا
گویائی	"	۵۷	نطق بات چیت کرنے اور بولنے کی طاقت۔	مؤنث	عزیز	نگاہِ سحر ساز کہا لا کے دیوانی سے فرمایا	سمجھ کر بات کر باطل ہے بیت ہی گویائی
گھات[2]	ہ	۴۲۶	تاک انداز۔ ادا۔	"	امیر	اظہار ذوق قتل کی ساری یہ گھات ہے	کہنا ادا کو تیغ خوشامد کی بات ہے
•	•	•	تلاش و تجسس	"	آتش	کوئی بتخانے کو جاتا ہے کوئی کعبہ کو	پھر رہے گبر و مسلماں ہیں تری گھات میں کیا
•	•	•	موقع۔	"	رند	کیا خبر ہو گئے کس روز مری گھات ہو تم	آخر اس راستے سو روز ہوا آتے جاتے
•	•	•	ارادہ مطلب۔	"	ناظم	جنگ کی گھات دوپٹہ سے نمودار ہوئی	جھانکی گھونگھٹ کی سی طرح سے تیار رہی
•	•	•	چال۔ چالبازی۔	"	"	گھات تیری نہ چلے تجھ پہ اگر گھات کرے	ایک ہی بات میں ٹل رہی وہ تری بات کرے
•	•	•	تدبیر۔	"	آتش	کمر یار بھی از بسکہ نہایت نازک	سوجھتی بندش مضموں کی کوئی گھات نہ تھی
گھاٹ[3]	ہ	۳۲۶	ساحل دریا تالاب وغیرہ کا کنارہ۔ تلوار کی وہ جگہ جہاں سے خم شروع ہوتا ہے۔	مذکر	گویا	تنگ ایسا غم فرقت سے ہوا بس ڈوب ہی گئے	بتا دیتی قضا جو گھاٹ مجکو تیغ قاتل کا
گھاس	"	۸۶	گیاہ۔ تنکا۔ کوڑا۔	مؤنث	اسیر	اے دل دوا ہو کیا مرض اہل دید کی	بوٹی قبا کی گھاس نہیں ہے خرید کی
گھاؤ	"	۳۲	زخم	مذکر	ظفر	زہر آب دے نہ تیغ نگہ کو عتاب سے	اچھا نہ ہوگا دل پہ اگر گھاؤ پڑ گیا
گھائی	"	۴۹	دو انگلیوں کے بیچ کی جگہ۔ پٹے بازوں کی اصطلاح میں ایک قسم کی معین ضرب۔	مؤنث	اوج	تھیں غازیوں کے ہاتھ صفوں کی صفائیاں	دست خدا کے لال ہی سیکھی تھیں گھائیاں
گھبراہٹ	"	۶۳۳	بیقراری۔ اضطراب۔ بدحواسی۔	"	امیر	ذبح کے وقت اُسکی گھبراہٹ	دیکھکر مجکو پیار آتا ہے
گھٹا	"	۴۲۶	بدلی۔ ابر۔	"	"	جب چمن میں آ گیا مستوں کو ساون کا خیال	ساونی گاتی ہوئی آئی گھٹا برسات کی
گھٹا	"	۴۳۱	داغ جو رگڑ سے پیدا ہو۔	مذکر	فایز	اے آفتاب شب ہجر کی ظلمت ربائی	ہے قلب کی سیاہی گھٹا نہیں جبیں کا
گھٹی	"	۴۳۵	وہ دوائیں جو پیدائش کے وقت بچوں کو دیجاتی ہیں پیٹ صاف ہونے کے لئے۔	مؤنث	ناسخ	طفلی ہی سے ہے شوق شراب آب کے مانند	گھٹی میں پی ہمیں بھی نہار نہ چھوٹی
گھر	"	۲۲۵	مکان۔ مسکن۔	مذکر	امیر	کھول کر منہ کو مری گور پہ مانند عروس	بولی عبرت کہ ذرا دیکھ یہ گھر ہے کسکا
•	•	•	مقام جگہ۔	"	وزیر	صحرا میں پاؤں پڑ کے مجھے خار کہتے ہیں	ہے دلیل کے گھر تری خانہ خراب کا

[1] گوہر شب تاب۔ گوہر شب چراغ۔ ایک قسم کا لعل ہے جو رات کو روشنی دیتا ہے۔ (قدر) ابر غبار دھو گیا لعل د گہر ہو گیا۔ قطروں سے ملکے ہو گیا گوہر شب چراغ گل۔

[2] گھات میں آنا۔ فریب میں پڑنا۔ (داغ) دل کچھ آگاہ تو ہو شیوۂ عیاری سے۔ اسلئے آپ ہم آتے ہیں تری گھاتوں میں۔ گھاتیں بتانا چالبازیاں سکھانا (جلیل) ہم کیا خار عشق میں گھاتیں بتائینگے۔ وہ خود جواریوں سے زیادہ ہیں چالیے

[3] گھاٹ کرنا۔ دغا دینا۔ فریب کرنا۔ گھاٹ گھاٹ کا پانی پینا۔ تجربہ حاصل کرنا جہاں دیدہ ہونا (انیس) پانی وہ خود پئے ہوئے ہیں گھاٹ گھاٹ کے۔ دم اور چڑھ گیا تھا ہو جاٹ جاٹ کے۔ گھاٹ سے عبور کرنا۔ (شعور) ہو دم الٹ پلٹ کبھو تم دیکھتے ہو تیغ۔ کشتی کسی عمر کی اس گھاٹ اتر گئی۔ انگیا کا گھاٹ۔ انگیا کا گریبان (امانت) گھاٹ انگیا کا کم و بیش جو پایا اس نے ہنس کے خیاط کو چڑیا کا بنایا اس نے۔ گھاٹ واری۔ کھول گھاٹ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
گھمسان	ہ	۱۷۶	سخت جنگ پڑتی۔ کثرت سے خونریزی ہونا۔	مذکر	مونس	وہ صفدری وہ شان وہ حملے وہ ٹکروار	گھمسان تھا سپاہ میں وہ وقت کارزار
	؍؍	؍؍	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍	؍؍	ضمیر	اشبار تھا لاشوں کا وہ گھمسان کیا تھا	اس تیر نے کیا تو وہ طوفان کیا تھا
گھمنڈ	؍؍	۱۱۹	غرور۔ تکبر	؍؍	جلیل	عشاق پہ ہو ناز جو تمکو عجب نہیں	ہوتا ہے سب کو اپنے خریدار پر گھمنڈ
گھن	؍؍	۷۵	لوہا پیٹنے کا بڑا ہتھوڑا	؍؍	اسیر	کون کہتا ہے کہ ٹکسال سے باہر ہے اسیر	شعر مضبوط وہ کہتا ہے کہ گھن پر مارے
گہن	؍؍	؍؍	سورج یا چاند کا تاریک ہو جانا۔ کسوف و خسوف۔	؍؍	؍؍	چاند سا رخ ہے تہ زلف تو بوسہ ہو عطا	کیجیے صدقے کی تدبیر گہن پڑتا ہے
گہنا	؍؍	۷۶	زیور۔	؍؍	جاہ	جب سے انہیں عشاق نے دل گہنے دھرے جاہ	گہنا کبھی پھولوں کا اترتا ہی نہیں ہے
گھنگرو	؍؍	۳۰۱	فارسی میں زنگولہ کہتے ہیں	؍؍	گویا	شرم سے اس چشم میں آنسو نظر آیا مجھے	گردن آہو میں یا گھنگرو نظر آیا مجھے
گہوارہ	ف	۲۳۷	جھولا جسے عربی میں مہد کہتے ہیں	؍؍	آتش	عہد طفلی سے جنون عشق کامل ہے شفیق	شاخ نخل بید مجنوں سے مرا گہوارہ تھا
گھورا[1]	ہ	۲۳۲	وہ جگہ جہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جائے	؍؍	جاہ	خط نکلنے سے مٹی رخسار جاناں کی صفا	تختۂ گلزار جنت میں بھی گھورا ہو گیا
گھوڑا[2]	؍؍	؍؍	اسپ	؍؍	انیس	پانی پہ کسطرح علمدار کا گھوڑا	پیاسا ہے ابھی سید ابرار کا گھوڑا
۔	۔	۔	بندوق کا کتا۔ بندوق کی وہ کل جسکے دبانے سے بندوق چلتی ہے	؍؍	منیر	چڑھ دوڑا رہے ہیں جابجا چمکتی ہیں دلکی داغ	یارب چراغ پا نہ ہو گھوڑا تفنگ کا
گھولا	ہ	۹۲	پانی میں حل کی ہوئی افیون	؍؍	صبا	فقیر مست ہیں ہر وقت کیفیت میں رہتے ہیں	کبھی طرہ ہے سبزی کا کبھی گھولا ہے افیون کا
گھونٹ[3]	؍؍	۴۰۱	جرعہ۔ پانی یا کسی رقیق چیز کی وہ مقدار جو ایک مرتبہ میں حلق سے اتر جائے۔	؍؍	اسیر	کی جو تعریف خط سبز تو بولے وہ اسیر	زہر کا گھونٹ گلے سے ترے کیونکر اترا
گھونس	؍؍	۱۴۱	ایک قسم کا بڑا چوہا۔	مونث	میر	ایک دن گھر میں ایک گھونس آئی	اپنے پاؤں اجل آسے لائی
گھونسا	؍؍	۱۴۳	بندھی ہوئی مٹھی جو مارنے کیلئے بند کریں	مذکر	امیر	آیا کسی اترے ہوئے جوبن کا تصور	گھونسا مری چھاتی پہ لگا دلپہ لگی چوٹ
گھونسلا	؍؍	۱۷۳	آشیانہ پرندوں کا گھر۔ گھونسلا۔	؍؍	ذوق	دل جو گھر غم کا ہو گیا اسمیں [illegible]	وہ مثل ہے کہ کہاں گھونسلے میں چیل کا ماس
گھونگھٹ	؍؍	۵۰۶	برقع۔ نقاب۔ پردہ۔ چادر یا دوپٹہ کا وہ حصہ جو عورتیں منہ چھپانے کو منہ پر لٹکا لیتی ہیں۔	؍؍	صفدر	سیر چمن کو آئیگا وہ گلعذار کب	گھونگھٹ ترا اٹھیگا عروس بہار کب
۔	۔	۔	فوج کا بھاگنے کے ارادہ سے منہ پھیرنا۔	؍؍	برق	غصے سے جو بل زلف سیہ فام نے کھایا	سو مرتبہ گھونگھٹ سپہ شام نے کھایا
گھونگر	ہ	۳۰۱	بالوں کا قدرتی پیچیدہ ہونا۔ بالوں کی اینٹھن۔	؍؍	جلیل	حسن بالوں کی بگڑنے پہ [illegible] بنا کر	پڑ گیا جو پیچ گیسو میں وہ گھونگر ہو گیا

[1] گھوڑی۔ مادہ اسپ۔ سوتیاں بنانے کا اگر ایک قسم کا گیت جو شادی بیاہ میں عورتیں گاتی ہیں۔ (میر حسن) ادھر کا تو یہ رنگ تھا اور راگ۔ محل میں ادھر گھوڑیاں اور سہاگ [2] (صبا) ہچکی لگی ہے دھیان میں اک آفتاب کے۔ کیونکر گلے سے گھونٹ اتاریں شراب کے [3] رشوت کو بھی گھونس کہتے ہیں۔

لفظ		صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
گھیر[1]	ھ	۲۲۵	دورہ۔ چکر۔ گھماؤ۔	مذکر	درد	اشک نے میرے ملا دی کتنے ہی دریا کو پاٹ	دامن صحرا میں درندا سقدر کب گھیر تھا
		•	کپڑے کا گھیر۔ جیسے کرتہ۔ انگرکھا یا پیجامہ وغیرہ کا گھیر۔	″	برق	تیری آمد سے جہاں کو گل ہوا ہے باغ باغ	دامنِ بادِ بہاری پیرہن کا گھیر ہے
گیاہ	ت	۳۶	گھاس۔	مونث	تعشق	خیاباں سبز خطوں کا ہے بعد مردن بھی	ہری ہری جو لحد پر گیاہ ہوتی ہے
گیت	ھ	۴۳۰	ہندی نظم۔ بھجن۔ راگ۔	مذکر	اقبال	نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا	چشتی نے جس زمیں میں پیغام حق سنایا
گیتی	ت	۴۳۰	دنیا عالم	مونث	مونس	گاہ ذریں جدا تھی ہراساں سمک جدا	گیتی جدا لرزتی تھی ساتوں فلک جدا
گیدڑ[2]	ھ	۲۳۴	سیار۔ شغال	مذکر	میر	قدم غوک سے گرد کا چل گیا	بھر وسہ تھا گیدڑ پہ سو ٹل گیا
گیسو	ت	۹۶	سر کے لانبے بال جو دونوں کندھوں پر لٹکتے ہوتے ہیں۔	″	اسیر	ہے سیاہی سے عجب عالم مری مکتوب کا	طالع عاشق ہے یا گیسو کسی محبوب کا
گیند	ھ	۸۴	چمڑے کپڑے ربڑ وغیرہ کا وہ گولہ جس سے لڑکے کھیلتے ہیں۔	″	جاہ	ابھرے ہوئے جوبن ہیں نہ دل لوٹ ہو کیونکر	یہ گیند جوانی نے اچھالے ہیں غضب کے
	″			مونث	انشا	نہ لگی مجکو جب اس شوخ طرحدار کی گیند	اس نے محرم کو سنبھال اور ہی تیار کی گیند
گیندا[3]	″	۸۵	گل صد برگ۔ ایک زرد رنگ کا پھول ہوتا ہے	مذکر	صاحب قرآن	کس گھڑی آ وہی گیندے کی کھیلی پھر تم	شل ہوا میں کہیں تبھی تمھارے ہاتھ پاؤں
گیہوں	″	۹۱	ایک غلہ کا نام ہے جسے فارسی میں گندم کہتے ہیں۔	″	″	لایا جو دانیال کل گیہوں	سیر میں پاؤ سیر کم نکلے

[1] (اوج) سیاہ پھیل گئی چھاؤنی کا گھیر بڑھا۔ گھیر گھار (ضبی) محاصرہ کرنا۔ حلقہ۔ دائرہ۔ احاطہ (اوج) پڑے دغا طبع زر ا ہار کر لائی۔ جدھر سے آگئے اجل گھیر گھار کر لائی [2] گیدڑ بھبکی۔ خالی خولی دھمکی دینا۔ ناسخ آ گیا اسد کی گیدڑ بھبکیاں۔ اقبال شاہ شیر شیردان الفیاث [3] پھول اور پودے دونوں کو گیندا کہتے ہیں۔ گیندے کا پھول ایک دوسرے کی طرف مثل گیند کے پھینکنا کم عمر لڑکے لڑکیوں کا کھیل ہے اور اس کو وہ گیندا کھیلنا کہتے ہیں۔

باب لام مہملہ

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
لات	ھ	۱۴۱	لکد ۔ ٹھوکر ۔ ضرب	مونث	جلال	ٹھکرا ای وہ بت اور پکاری کمر تقدیر	کافی سر افتادہ کو اک لات نہ ہوگی
	.	.	دست بردار ہونا ۔ ترک کرنا ۔	″	بحر	لات ماری ہی فقیر و ننے جہانبانی پر	افسر و چتر سلاطین کے سر ماری ہیں
لاج	ھ	۴۴	شرم ۔	″	امیر	لاج اسکی ہی تجھی کو ای مرے رب کریم	غیر کا محتاج ہو بندہ تری درگاہ کا
			عزت ۔	″	جان صاحب	پیار سے ہاتھ مرے سر پہ میں واری رکھنا	سوت کے سامنے تم لاج ہماری رکھنا
لاجورد[1]	ف	۲۴۴	نیلے رنگ کا ایک قیمتی پتھر ۔	مذکر	آتش	کرتے مصور اسکو تصویر خضر صرف	ہوتا جو تیرے خط سا کچھ لاجورد پایا
لازمہ[2]	″	۸۴	جوڑ ۔ سامان ۔ ضروری یا کسی شے میں درکار ہو جو آدمی کو چاہیے ۔	″	رشک	لازمہ ہے زندگی کا ۔ سلسلہ تدبیر کا	مردۂ دیوانہ کو زنجیر کی حاجت نہیں
لاسا	ھ	۹۴	ایک لسدار شے ہے جس سے بہلے چڑیا پکڑتے ہیں ۔ کنایۃً اشتیاق[3]	″	″	مرغان باغ ہیبت صیاد سے اڑے	پر موسم بہار کا لاسا لگا رہا
″	″	″	عادت ۔ چسکا ۔	″	بحر	ہزاروں مرغ زیرک اس بلا میں مبتلا دیکھے	لپٹ کر پھر نہیں چھٹتا عجب لاسا ہے افیوں کا
لاش	ت	۳۳۱	مردہ ۔ مردہ جسم ۔	مونث	رعنا	الفت لیلیٰ کا پردہ کسطرح ہوتا نہ فاش	بے کفن گاڑی گئی تھی لاش قیس عوض رکی
لاشہ	″	۳۳۶	ایضاً	مذکر	ناسخ	میں ترا عاشق ہوں لے عیسی نفس بچے جا رشک	گور لیتی ہے بغل میں لاشہ مجھ رنجور کا
لاف	ف	۱۱۱	ڈینگ ۔ شیخی ۔ اترانا ۔ تعلی	″	انیس	ملعونوں نہیں تھا اپنی شجاعت کا جھنیں لاف	پہلے اُنہیں سفاکوں پہ لے تھا اُسنے کیا صاف
لاگ[4]	ھ	۵۱	بیر ۔ دشمنی ۔ عداوت ۔	مونث	تسلیم	سر دل سوختہ جب دیکھتا ہو قطع کرتا ہو	تجھے کیا لاگ شمع بزم سے گلگیر ہوتی ہے
	.	.	تعلق ۔ لگاؤ ۔ نسبت ۔ وابستگی ۔	″	منیر	ہم جانتے ہیں آپکی آنکھوں کی گردشیں	ان پتلیوں میں لاگ ہے تار نگاہ کی
لاگت	ھ	۴۵۱	وہ صرفہ جو کسی چیز کی تیاری میں ہو	″	″	اک چھلے کے گل پردل پر داغ نہ لینگے	یہ باغ نہ بیچینگے کہ لاگت نہیں آتی
لاگ ڈانٹ	″	۵۰۶	دشمنی عداوت ۔	″	نوح	آئینہ دیکھکر نظر اُنکی بدل گئی	دونوں میں لاگ ڈانٹ تھی دونوں میں چلگئی
لال[5]	″	۹۱	سرخ رنگ ہوا ۔ احمر ۔	مذکر	دبیر	وہ چہرۂ جلال خدا ۔ مرتضیٰ کا لال	قہر و جلال سے ہوا یعقوب دار لال
″	″	″	ایک خوش آواز پرند کا نام جسکا تمام جسم سرخ ہوتا ہو اسپر سفید چتیاں ہوتی ہیں ۔	″	وزیر	رنگیں لب لعل کی صدا ہے	کیا خوب یہ لال بولتا ہے

[1] لاجوردی ۔ ایک قسم کا رنگ ۔ لاجونتی ۔ چھوئی موئی کا پیڑ ۔ [2] لازم صحیح ہے (ی) جو اضافہ کرتے ہیں اور لازمی بناتے ہیں غلط ہو جاتا ہے ۔ لابدی ۔ بمعنی واجب [3] (بحر) ہزاروں مرغ زیرک اس بلا میں مبتلا دیکھے ۔ لپٹ کر پھر نہیں چھٹتا عجب لاسا ہے افیوں کا ۔ [3] مدد ۔ امداد ۔ (رشک) چھپی رنل کی گولی کا ہے تو ڑنل میں بھی ۔ مژگان یار میں ہے اگر لاگ تیری [4] تعلق ۔ علاقہ نسبت ۔ وابستگی ۔ بس محبت لگی مزہ چسکا ۔ رغبت شوق ۔ (قدر) جام وہ دیدل سی جسکو لاگ ہو ۔ جام وہ دو عقل میری آگ ہو ۔ کرتب شعبدہ طلسم وہ عجیبات جو سمجھ میں نہ آئے ۔ بیر ۔ دشمنی چشمک شکر رنجی ۔ (ذوق) کیا تاب دلجلوں سے جو برق لاگ رکھے ۔ دوزخ بھی ہو تو انکی جلیوں پہ آگ رکھے ۔ (ظفر) لگا دو دامن دلدار سے کبھی افسوس صبا نے لاگ یہ باندھی ہے گرد غبار کے ساتھ ۔ [5] ع سے جسکا املا ہو یعنے (لعل) عربی فارسی میں ایک قسم کے معدنی جواہر کو کہتے ہیں (جلیل) شاہ کا لال ہے وہ صاحب جوہر جیسے صدقے ہونے کے لیے لعل بدخشاں آیا ۔ کسی چیز کا آگ میں پڑ کر دہک جانا ۔ لال پری سرخ پوشاک پہننے والی پری ۔ کنایۃً شراب ۔ (شعور) شیشے سے آئے بزم میں ہر شراب کب کھینچ تو ہو گئی لال پری بیحجاب کب ۔ لال پیلا ہونا ۔ نہایت غصے میں بھر جانا (قدر) یار غصے سے گل رعنا بنا بوسہ مانگا لال پیلا ہوگیا ۔ خوب سرخ ۔ (ناسخ) ہو جائیں خوب سرخ بھبھوکا سے ہاتھ پاؤں ۔ مہندی لگا کے باندھیے پتے حنا کے ع عربی میں ایک بت کا نام ہو چونکہ مستعمل ہو عست (امیر) جھلک اس کے منہ کی دکھلا کے چلدی ۔ لجانا ذرا کوئی دیکھے ہنسی کا ۔

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
لال	ھ	۶۱	فرط محبت سے اپنی اولاد کو بھی لال کہتے ہیں۔	مذکر	دبیر	اور آگے کھڑا آ کے ہوا شاہ خوش اقبال	رو کر یہ دعا کرنے لگا فاطمہؓ کا لال
لالٹین[1]	انگریزی	۵۲۱	شیشے کی قندیل۔ روشنی کا ایک ظرف۔ صحیح تلفظ تو (لینٹ رن) ہے اردو میں کثرت استعمال سے لالٹین بولتے ہیں	مونث	تعلق	لالٹینیں ہزار ہا روشن	مشعل ماہ بھی جدا روشن
لالچ	ھ	۶۴	حرص۔ طمع۔ لوبھ	مذکر	ناسخ	حسن بھی کیا چیز ہے زاہد ذرا انصاف کر	اپنے بندوں کو خدا دیتا ہے لالچ حور کا
لالہ[2]	ف	۶۶	ایک قسم کے سرخ پھول کا نام۔	"	اسیر	ہے داغ چراغ لحد کشتۂ الفت	پھولا ہے یہ لالہ تری بیدادگری کا
لام	ع	۷۱	ایک حرف کا نام۔	"	ظفر	شکل عجب انداز سے ہے رقعۂ ترئ زلف	ایسا خط تعلیق میں بھی لام نہ پایا
		۰		"	امیر	رخ ترا کس طرح میں دیکھ سکوں	زلف ہے لام لن ترانی کا
لام[3]	انگریزی	"	فوج یا پلٹن کا مجموعہ۔ بریگیڈ۔ فوج کا دستہ۔ فوج کی لاین۔	"	محسن	باندھا وہ قضا نے لعن کا لام	ابلیس کی فوج میں ہے کہرام
لامکاں	ع	۱۴۲	عالم قدس۔ مقام نفی و فنا۔	"	اسیر	دکھائی ترک تعلق نے شان نیرنگی	بڑھے مکان سے آگے تو لامکاں دیکھا
لاہی	ھ	۴۶	ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔	مونث	منیر	مسکی ہوئی مسالے کی باریک کرتیاں	لاہی کے محرم نہیں جو کچھ تھا نہاں نہ تھا
لب	ف	۳۲	ہونٹھ۔	مذکر	آتش	سرمہ سے چشم یار نے مفسد ونکی جڑ	لب رنگ پان سے ظلم کی بنیاد ہو گیا
۰	۰	۰	کنارہ۔ سرا۔ طرف۔ جانب۔ حاشیہ جیسے لب دریا	"	عاشق	مکان اونچا ہے کیسا مسیحائی کا دعوی ہے	لب بام آپکا باتیں کرے ہے چرخ چہارم سے
۰	۰	۰	مونچھوں کے بال جو ہونٹھوں کے اوپر ہوتے ہیں۔ اس معنی میں لبیں جمع کے ساتھ مونث ہی بولتے ہیں	مونث	حالی	لبیں بڑھ رہی ہوں نہ داڑھی چڑھی ہو	ازار اپنی حد سے نہ آگے بڑھی ہو
لبادہ	ف	۴۲	بارانی۔ برساتی کپڑا۔ روئی دار وگلا۔ بالاپوش جو قبا کے اوپر پہنتے ہیں	مذکر	ناسخ	ہیں پاؤں تک جو بال مرے سر کے اے جنوں	جاڑے میں ہو گیا ہے لبادہ شمور کا
لباس	ع	۹۳	بکسر اول پوشاک۔ کپڑا پہننے کا جامہ۔	"	امیر	باطن میں غم ہے عشرت دنیا ہے ظاہری	پہنے ہوئے لباس محرم ہے عید کا
لب لباب	ف	۹۷	خلاصہ۔ ماحصل۔	"	جرات	ایجان جان جو دیکھئے تجکو بچشم غور	لب لباب ہے تو ہی کل کائنات کا
لب و لہجہ	"	۹۵	تلفظ۔ طرز گفتگو۔	"	امیر	حوریں کیونکر تری زبان سیکھیں	لب و لہجہ کہیں بدلتا ہے
لبنی	ھ	۹۲	مٹی کی چھوٹی ٹھلیا کی طرح کا ایک ظرف بناتے ہیں جو تاڑی کھینے اور تاڑ سے تاڑی اتارنے کے لئے ہوتا ہے۔	مونث	منیر	چڑھا دو نشہ میں نیزوں پہ عاشقوں کے سر	نئی صورت کی تمنی لبنیاں باندھی ہیں تاڑوں پر

[1] کا یستھوں کا خطاب ہندوؤں میں عزت کا خطاب ہے۔ لالہ باعتبار رعنیک۔ جو شخص دوسرے کے بھروسے پر رہتا ہو اسکی نسبت یہ مثل بولتے ہیں [2] فوج کا لڑائی کے لئے ایک جگہ جمع ہونا۔ لام کاف۔ گالی گلوچ۔ (ذوق) کب وہ گزرتے ہیں سیر لاف و گزاف سے۔ جسکی کہ آشنا ہے زبان لام کاف سے۔ [3] (سحر) کافی ہے جھاڑ کا یہ تمہارا ازار بند جلیئے نہ لالٹین کو جلوا کے سامنے۔

لبّیک	ع	۶۲	تیری فرمانبرداری کو حاضر ہوں ۔ عرب میں پکارنے کے جواب میں اسجگہ پر بولتے ہیں جسجگہ ہندوستان میں جی بولتے ہیں ۔	مونث	دبیر	نصیب نے کہی لبیک خیر خواہی سے	مگر عیاں ہوئے یونسؑ دہان ماہی سے
لپٹ[1]	ھ	۴۳۲	بفتح اول وودوم لپٹیں جمع ۔ لو۔ آنچ مہک خوشبو ۔	"	امیر	گر پڑی جان ہر زیور کی چمک سے بجلی	کھینچ لی دل کو وہ پوشاک میں خوشبو کی لپٹ
لپک	"	۵۲	روشنی ۔ چمک ۔ لو ۔ شعلہ ۔ گرمی ۔ چستی ۔ تیزی ۔ جلدی مثلاً کسی کام کے جلد کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ لپک کر جاؤ ۔	"	جلال	آہ عشاق میں شعلہ کی لپک ہوتی ہے	دیسے کھنچتے ہی جگر سوز فلک ہوتی ہے
لپکا	"	۵۳	عادت خو خصلت لت بد عادت ۔	مذکر	رند	تاراج کیا کشور دل ترک نگہ نے	لپکا نہ سپاہی کو پڑے راہزنی کا
لپیٹ	"	۴۴۳	پیچ ۔ بل ۔ تہ ۔ مکر ۔ کھیڑ ۔ جنجال ۔ مصیبت آفت ۔	مونث	صبا	کیا صفت کی لپیٹ میں عشاق آگئے	باندھی جو تو نے اے بت بیداد گر کمر
لَت[2]	"	۴۴۰	عادت ۔ خو لپکا ۔	"	امیر	طمع کی لت مر کر بھی نہیں جاتی حریصوں سے	کہ تحت الثریٰ میں جا کے قارون کی ٹٹولی ہے
لتّا	"	۴۴۱	چیتھڑا ۔ گودڑ ۔ لتا اڑانا بمعنی دھجیاں کرنا ۔	مذکر	آتش	آفریں صد آفریں دست جنوں	خوب ہی لتّے لئے پوشاک کے
لَٹ	"	۴۴۷	بالوں کی لڑ ۔ چند بالوں کا مجموعہ جسکو عورتیں گوندھتی ہیں ۔	مونث	امیر	دل اڑا لیتی ہیں وہ کھول کے زلفوں کی لٹیں	دیکھوں بھرتے ہیں چرا کے انہیں کن ہاتھوں سے
لٹک	"	۴۵۰	بفتح اول و دوم ۔ کسی چیز کا لٹکنا ۔ نازو ادا ۔ آن بان زیبایش ۔ وضع ۔ بانکپن کا انداز ۔	"	داغ	عجب ترنگ میں تھا ہر رہ لٹک اسکی	ملے تھو راہ میں کل داغ بادہ خوار سے ہم
لٹکا[3]	"	۴۵۱	جادو ۔ سحر ۔ منتر ۔ افسوں ۔ تدبیر ۔ ترکیب ۔ مکر و فریب ۔	مذکر	ذوق	جاتی رہے زلفوں کی لٹک دل سے ہمارے	افسوس کچھ ایسا ہمیں لٹکا نہیں آتا
لجالو	س	۷۰	ایک بوٹی کا نام جو انسان کا ہاتھ یا گرم ہوا لگنے سے شرما جاتی ہے اور پژمردہ ہو جاتی ہے ۔ چھوئی موئی بھی اسکو کہتے ہیں ۔ کنایۃً شرمیلا ۔ باحیا ۔	مذکر	محسن	کہتا ہے اشارۃً لجالو	مُوتُوا مِنْ قَبلِ اَنْ تَمُوتُوا

[1] بکسر بمعنے ہم آغوشی ۔ (ناسخ) زعم میں اپنے لپٹ کر یار سے سویا میں رات ۔ دن ہوا تو تکیۂ پہلو نظر آیا مجھے ۔

[2] دو چیزوں کا بخوبی ایک میں لجانا ۔ گڈ مڈ ہونا (رشک) انگشت آرزو سے دو آج لت ہوئی ۔

[3] لٹکنا ۔ آویزاں ہونا ۔ جھولنا معلق ہونا (ذوق) جہاں ہے خانہ عشرت جبھی ہوا اسکا فروغ ۔ کہ لٹکے اسمیں سر پر غرور کی قندیل ۔ تدبیر ۔ (جلیل) قدمبوسی کا حیلہ کرکے ہم لوٹینگے قدموں پر ۔ یہ لٹکا ہاتھ آیا ہے تری زلف پریشاں سے ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
لجام	ع	۷۴	بکسر اول صحیح ہو بالفتح غلط ہو۔ لگام۔ باگ۔ عنان۔	مونث	رند	گردش ہے آسمان کو میری دعا کی ساتھ	ہاتھ آگئی ہو میری لجام اس کبود کی
لچر حرکت	"	۱۷۸	بیہودہ کام۔ بے تکی بات	"	قلق	تمنے بھی کی تھی وہ لچر حرکت	ہوگئی تھی اُنھیں بہت نفرت
لچک	"	۶۲	جھکاؤ۔ نزاکت سے حرکت کرنا۔	"	ہلال	بد بلا گیسوے پیچاں کی لٹک ہوتی ہے	قہر بل کھائی کمر کی بھی لچک ہوتی ہے
لچھا	"	۳۹	الجھاؤ۔ پھنساؤ۔ اُلجھی ہوئی ڈور۔ ایک زیور کا نام ہے جو عورتیں پاؤں میں پہنتی ہیں۔	مذکر	امیر	سلجھنے والوں کے نہ کسطرح پھنسیں طائر دل	دام صیاد کا لچھا ہے تری تانوں کا
لچھن[1]	"	۸۸	علامت نشان۔ آثار۔ فعل۔ کردار۔	"	بحر	بخشے گا خدا بحر کو کس حسن عمل پر	ہمکو تو نہ اچھا کوئی لچھن نظر آیا
لحاظ	ف	۹۳۱	خیال۔ دھیان۔ توجہ۔	"	امیر	واعظ دبی زبان سے کرتا تھا ذکر حور	اتنا لحاظ دختر رز کا ضرور تھا
•	•	•	شرم وحیا۔	"	"	گھورتے دیکھا جو ہمیں تو جھنجھلا کر کہا	کیا لحاظ آنکھوں کا بھی اُٹھ گیا جاتا رہا
•	•	•	پاس۔ ملاحظہ	"	داغ	قول وقسم کی شرط ملاقات کا لحاظ	انسان کو ضرور ہے ہر بات کا لحاظ
•	•	•	رعایت مروت۔	"	"	تھوڑی سی پی ہی لی ہے بہت جستجو کے بعد	آہی گیا ہے پیر خرابات کا لحاظ
•	•	•	کسیکے ادب وقدر کی پروا نہ کرنا۔ بے شرم ہوجانا۔	"	جان صاحب	ماں باپ کا لحاظ تو دل سے اُٹھا دیا	لے باجی آجکل کی ہیں سب لڑکیاں خراب
لحاف	ع	۱۱۶	بڑی رضائی۔ زیادہ روئی کی رضائی۔	"	انشا	تکیوں کو دھر اپنے عوض اُٹھ پلنگ سے	اپنا لحاف ان پہ اُڑھا۔ ان پہ شال ڈال
لحد[2]	"	۳۴۳	قبر۔ تربت۔ مزار۔ سیدھے گڑھے ہیں جو بغلی کھودتے ہیں اسکو لحد کہتے ہیں۔	مونث	امیر	ہے روندنے سے کام خبر رہرؤوں کو کیا	تربت گدا کی ہو کہ لحد بادشاہ کی
ـہ	"						
لحظہ	"	۹۴۳	ایک بار نگاہ کرنے کا وقفہ۔ پل۔ لمحہ۔ دم کے دم۔ تھوڑی دیر۔	مذکر	عیش دہلوی	صرف عصیاں ہوا وہ لحظۂ عمر	جو تری یاد میں بسر نہ ہوا
لحن[3]	"	۸۸	خوش آوازی۔ آواز۔ سُر۔ لے۔	"	فایز	اثر ہاتھ آگیا ہو گل کف پای حنائی کا	ہوا ہے لحن رنگیں شور خلخال طلائی کا
لخت	ف	۱۰۳۰	ٹکڑا۔ پارہ۔ حصہ۔	"	سودا	افسوس کام غم کا اظہار تک نہ پہونچا	یہ لخت دل بھی چشم خونبار تک نہ پہونچا
لختہ	"	۱۰۳۵	منجمد خون کا لوتھڑا۔ خون کا ٹکڑا۔	"	مونس	لختہ ہو خون دل کا جو پھول اس شجر کا ہے	ہر پنکھڑی کٹا ہوا ٹکڑا جگر کا ہے
لخلخہ	ع	۱۲۶۵	چند خوشبودار چیزوں کا مجموعہ ہے جو مریض کو سنگھاتے ہیں۔	"	امیر	وہ لپٹ لخلخہ بند ہوتا ہو جو اُس عارض و گیسو کا امیر	متصل لخلخہ مشک و گلاب آتے ہیں

[1] سنسکرت میں لکھشن ہو بمعنی علامت۔ نشان آثار (رند) کیسے کرتا ہو تدبیر مداوا مسیح۔ موت کے لچھن نظر آتے ہیں اس بیمار کے۔ لچھن جھڑ جانا۔ کنایتاً چہرہ کی بے رونقی ادبار۔ نحوست۔ بدصورت ہوجانا۔ بشرہ خراب ہوجانا۔ (صبا) اللہ رے نحوست ایام ہجر یار۔ لچھن جھڑ رہے ہیں مہ و آفتاب کے۔ لچھن۔ حالت کیفیت چال چلن ڈھنگ۔ طریقہ مثلاً تمہارے لچھن اچھے نہیں نظر آتے [2] الحاد کہتے ہیں سیدھے راستے سے کترا جانے کو۔ اسی وجہ سے بیدین کو ملحد کہتے ہیں کہ وہ طریق حق سے کترا کے چلتا ہے۔ [3] لحن داؤدی۔ خوش آوازی اعلے درجہ کی خوش آوازی۔ حضرت داؤد کی خوش آوازی مشہور رہی (فایز) لحن داؤدی سے فریاد کو۔ موم کردوں پنجر فولاد کو۔

لداؤ	ھ	۴۱	وہ چھت جو صرف چونے سے ڈاٹ لگا کر بناتے ہیں گنبد نما چھت	مذکر	منیر	زندانِ آب و گل سے نہیں روح کو نجات	ثابت ہوا جو مقبرے دیکھے لداؤ کے
لڈو	"	۴۰	ایک قسم کی گول بنی ہوئی مٹھائی جیسے تل کے لڈو موتی چور کے لڈو وغیرہ۔	"	برق	لذت فراق و وصل کے دونوں ہیں ایک خوبتر	بوسے دہان یار کے لڈو ہیں بور کے
لذّت	ع	۱۱۳۰	مزہ۔ ذائقہ۔	مونث	آتش	چاروں اپنے محبوں سے محبت کرتے	لذت عشق بھی چکھنے یہ حسین تھوڑی سی
لرزش	ف	۵۲۷	رعشہ۔ کپکپی۔ تھرتھراہٹ۔ ڈگمگاہٹ	"	ظفر	بھووں کا یار کی ہلنا ہلا ہی دیگا دل میرا	کہ اس بھونچال سے اس گھر کو لرزش ہو نہ جاوے کی
لرزہ	"	۲۴۲	کپکپی۔ تھرانا۔ زلزلہ۔ بھونچال۔	مذکر	ضمیر	زینب نے آکے طیش میں جس وقت یہ کہا	لرزہ خدا کے عرش کو اس وقت آگیا
۰	"	۰	خوف۔ ڈر۔	مذکر	شوق	پر مرا دل بھی تھرتھراتا تھا	سن کے لرزہ خدا کا آتا تھا
لڑ	ھ	۲۳۰	لڑی۔ سلک۔ ہار	مونث	جاہ	جاہ سلک دُرِ دنداں کی ثنا لکھی ہے	اس غزل پر ہے ہیں موتیوں کی لڑ بانی
لڑائی	"	۲۵۱	جنگ و جدل	"	مونس	سر و تن میں شہ کے جدائی ہوئی	سلامی ستم کی لڑائی ...... ہوئی
لڑکا	"	"	طفل۔	مذکر	امیر	مرے آنسوؤں نے مجھے بخشوا یا	بڑے کام آئے یہ لڑکے مچل کر
لڑی	"	۲۴۰	سلک وہ ڈوری جسمیں موتی وغیرہ پروئے ہوں۔	مونث	مونس	قطرے سے میں بحر نور کی موجیں سما گئیں	لڑیاں کہاں سے موتیوں کی ان میں آ گئیں
لشکر[1]	ف	۵۵۰	فوج۔ سپاہ۔	مذکر	جرات	غم سے ہوتی مخلصی کیونکر تمہارے ہجر میں	لشکر رنج والم ہر دم ہمیں گھیرے رہا
لطافت	ع	۵۲۰	پاکیزگی۔ عمدگی۔ صفائی۔	مونث	انیس	تصویر ہے جناب رسالتمآب کی	پیری دکھا رہی ہے لطافت شباب کی
لطف[1]	"	۱۱۹	خوبی۔ نرمی۔ مزہ۔ لذت۔ عنایت مہربانی۔ نرمی	مذکر	رضا	دیکھا جدھر وہ سامنے آیا نظر مجھے	کس سے کہوں میں لطف شب انتظار کا
لطمہ	"	۹۴	بالفتح طپانچہ تھپیڑا دریا کا	"	ناسخ	نیل پڑ جاے مقرر کھا کے گر دریاے نیل	لطمہ میری اشک کے دریاے شور انگیز کا
لطیفہ	ف	۱۴۲	چٹکلا۔ اچھی چیز۔ دلچسپ بات۔ انوکھی عجیب۔ عجوبہ۔ تعجب انگیز بات۔ پسندیدہ بات۔ وہ بات جو طبیعت کو اچھی معلوم ہو۔	"	اکبر	ہنس دیتے ہیں بت سنکے یہ اکبر کا لطیفہ	جب آپ کے درشن ہوں تو پھر اب بھی ہنسا ہے
لعاب	ع	۱۰۳	رس۔ آب دہن۔ تھوک۔	"	ذوق	ٹھہر وہ کرتا ہے نامہ پہ مجھے آتی ہے رشک	ہائے یوں جو سے لعاب آسکے دہن کا غفا
	"	۰	لبلبا ہٹ۔	"	جان صاحب	نگوڑی بھنڈیاں ایسی بُری یہ ہوتی ہیں	کسی جنتر سے پکاؤ لعاب رہتا ہے
لعل	"	۱۳۰	ایک قیمتی معدنی پتھر جو مشہور جواہر ہے	"	امیر	لاؤں میں ان سے ولیں کہ ورنہ محال ہے	یہ لعل خاک میں تو ملا یا نجائیگا
لعن	"	۱۵۰	پھٹکار۔ نفریں۔	مونث	اختر شاہ اودھ	رد کئے سجدہ نہ کروائیے ان ہاتھوں سے	بر زباں لعن پہ لات و منات آ ہو گئی
لعنت	"	۵۵۰	ایضاً	"	سرور	غیر سے مجھے آج خوب ہوئی	اُسنے نفریں تو میں نے لعنت کی
لغت	"	۱۴۳۰	زبان۔	مذکر	منیر	توحید کردگار کی فرہنگ ڈھونڈھ دیکھ	ہرگز لغت نہیں ہے عدیل و سہیم کا

[1] (اسیر) ہو مقابل اس صف مژگان سے یہ کسکا جگر۔ پلٹنیں ٹوٹیں جو یہ لشکر صف آرا ہو گیا ۔ [1] (جلیل) اب شغل نہیں ہے میکشی کا ۔ اب لطف نہیں ہے زندگی کا (امیر) قابل ہو نہیں تو اپنی طبیعت کا ہو امیر مضمون لغت میں بھی نہ لطف غزل گیا (دل) ہنگامہ آرا ہو کیا کیا دنیا دل حزیں کی ۔ ہم لطف اٹھا رہے ہیں خلوت میں انجمن کا

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
لغزش	ف	۱۲۲۷	بفتح اول وکسر سوم۔ ڈگمگاہٹ۔ پھسلن۔ خطا۔ سہو۔ غلطی۔ بھول چوک	مونث	جلیل	شبیہہ اُس مست کی لیتا ہے مانی	مزہ دیجائیگی لغزش قلم کی
لفافہ	ع	۱۹۵	وہ چیز جو کسی چیز پر لپیٹی جائے۔ کاغذ کی تھیلی جسمیں خط روانہ کئے جاتے ہیں۔ کنایۃً بناوٹ دکھاوا۔	مذکر	منیر	ہے سبزۂ عذار نہاں جوش حسن میں	خط پر لفافہ ہے ورقِ آفتاب کا
لفظ[1]	"	۱۰۰۱	وہ آواز جو منہ سے نکلے۔	"	"	جباکر ہونٹھ غصہ میں غضب کی بدزبانی کی	عقیق لب اُنکے کھد گیا ہر لفظ گالی کا
				مذکر	رشک	وصل کی رات بنا نامۂ شوقِ گیسو	شام تفلیس ہیں سفیدی نے سحر کاغذ کی
لقب[1]	ع	۱۲۲	خطاب (مختلف فیہ)	مونث	جلیل	جلیلِ زار کو دیکھو جلیل القدر کو دیکھو	لقب جو شاہ سے ملتا ہو زیبا ہو ہی جاتا ہے
لقمہ	"	۱۷۵	نوالہ۔ لقمہ دینا کسی کی بات میں بولنا۔	"	منیر	نفیر جان کے لڑواتی ہیں رقیبوں سے	عدو کو دیتے ہیں لقمہ ہماری جھولی کا
لکڑی	ھ	۲۶۰	ہیزم۔ کاٹھ۔ چھڑی۔ ہاتھ میں رکھنے کی لاٹھی۔ مجازاً سہارا۔	مونث	داغ	تسبیح انھی کے ہاتھ میں پکڑا دی لکڑی نے	نشہ بھی تھا اور پیری بھی تھی چلتے کس طرح
لکنت	ع	۵۰۰	بضم اول وفتح سیوم۔ ہکلاپن۔ رُک رُک کر بولنے کی عادت۔	"	امیر	ہے دوست کی نظر میں ہنر عیب دوست کا	اللہ کو کلیم کی لکنت پسند ہے
				"	امیر	تیری لکنت پہ فدا سو جان سے دل ہوگیا	تو نے آدھی بات کی ہیں نیم بسمل ہوگیا
لکّہ	ف	۵۵	بضم اول تشدید کاف مفتوح چھوٹا بادل	مذکر	تسلیم	طاق سے ساغر و مینا کو اُتار اے ساقی	دیکھ وہ سوئے حرم ابر کا لکّہ اُٹھا
لکھوٹا	ھ	۲۶۲	پان کا رنگ جو عورتیں ہونٹھوں کو جماتی ہیں۔	"	آتش	لگا مسّی کی دھڑی ہوگیا لکھوٹا پان کا	رنگ عاشق سے تمہاری لعل لبائی لگی
لکیر[2]	"	۲۶۰	سطر۔ خط۔ لائن۔ نشان جو زمین یا کاغذ وغیرہ پر بنا دیں	مونث	آتش	سودائے راہ یار کا اللہ رے اثر	جادہ بنی جو ہم نے زمیں پر لکیر کی
لگاؤ[3]	"	۵۱	لاگ۔ بانس۔ لاٹھی۔ لکڑی۔ لاگ۔ پیار محبت۔ مناسبت تعلق واسطہ ربط ابتدا۔ پہل۔ شروع کرنا۔	مذکر	داغ	جام پر جام بھر کے لے ساقی	آج لگا لگا لگیگا کہ نہیں
لگام	ف	۹۱	بفتح اول باگ۔ عناں۔	مونث	مونس	یہ سنکے ہر سوار نے بس روک لی لگام	تھم تھم کے کانپنے لگی سب اسپ تیز گام
لگان	ھ	۱۰۱	زر آمدنی جو زمین سے وصول ہو وہ چیز جو اسامی زمین جوتنے کے معاوضہ میں ادا کرے۔	مذکر	لااعلم	تباہ ہوگئے ہم بار بار کے غم سے	لگان سال میں دو مرتبہ وصول ہوا

[1] لفظ مختلف فیہ ہے مگر کثرت استعمال تذکیر ہی کے ساتھ ہے (امیر) قمر کو کسطرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے۔ انہیں دو نقطہ زیریں کا طالب لفظ تھا یدکا۔ [2] (ناسخ) یہ اُسکے ہے ساعد و نکالا عالم کہ جسنے دیکھا ہو وہ بیدم۔ نیام تیغ قضا و مبرم لقب ہے قاتل کی آستیں کا [3] (منیر) سودا ہے زلف یار سے پیدا ہو اطلسم۔ مارسیہ بنا جو جنوں میں لکیر کی [4] (عاشق) لگا جو لگا نا ہے سمجھے جامہ دری کا۔ ہاں دست جنوں دامن کہسار سے چلے (مناسبت ناسخ) ہجر میں گرم ہے اس داغ سے پہلو میرا۔ جس سے لگا نہیں دو زخ کے کبھی انگاروں کو [5] (امیر) لکھا تھا خط میں جو حال اپنی چشم حیراں کا۔ ہزار بند لفافہ کیا گرنہ بند ہوا۔

لگاؤ	ھ	۵۷	ایسا برتاؤ جس سے التفات پایا جائے۔ تعلق۔ علاقہ۔ نسبت۔	مذکر	جلال	دشمن ہوئے کیوں جلال کے تم	کچھ تو ہے لگاؤ دوستی کا
لگاوٹ[1]	"	۴۵۷	لگاؤ۔ تعلق۔ سازش کرنے کا انداز۔ سازش کی باتیں۔	مونث	اسیر	سر جدا تن سے کسی کے دو کرائی خنجر بار	یہ لگاوٹ تری ہر بار نہیں اچھی ہے
لگن[2]	ف	۱۰۰	ایک ظرف ہے۔ ہاتھ پاؤں دھونے کا تشت۔ وہ تھال جیسیں شمع جلائی جاتی ہے۔	مذکر	رشک	یہ ندامت ہے تری جلوے سے ای شعلۂ طور	وجہ کیا آج جو محفل میں لگن یاد آیا
•	ھ	•	بفتح اول و دوم۔ تعلق نسبت ساعت۔ مہورت۔ سماں۔ شادی۔ وغیرہ کی تاریخ کا تقرر اور شادی بیاہ کا زمانہ۔	مونث	اختر شاہ اودھ	آراستہ بزم و انجمن ہے	اک غیرت شمع کی لگن ہے
•	•	•	شوق[3]۔ خواہش۔ محبت۔ دھن خیال۔ دل لگنا۔	"	حالی	نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی	اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
للکار	ھ	۲۸۱	سخت آواز۔ ڈپٹ۔ دھمکی	"	مونس	شیروں کو فنا کرتی ہے للکار ہماری	سرکوب ہمیشہ رہی تلوار ہماری
لمحہ	ع	۸۳	بفتح اول و سیوم۔ ایک لحظہ۔ تھوڑی دیر۔	مذکر	حالی	مگر ہاں وہ سرمایۂ دین و دنیا	کہ ایک ایک لمحہ ہے انمول جسکا
لمعہ	ع	۱۴۵	تنویر۔ روشنی۔ جلوہ کسی روشن چیز کا۔ چمک۔	"	سخن	طول امل کو حاصل صد مدعا کہو	درد و الم کو لمعہ کہو مہر و ماہ کا
لن ترانی[4]	"	۴۲۱	تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکیگا۔ یہ کلمہ سوائے خدا کے دوسرے کو شایاں نہیں۔ انسان کے لیئے اس کو خود ستائی۔ تعلّی۔ ڈینگ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔	مونث	اکبر	آنکھ کی ناتوانیاں حسن کی لن ترانیاں	پھر بھی ہیں جانفشانیاں کوچۂ انتظار میں
لنکا	ھ	۱۰۱	راون کا دار الخلافہ جو جزیرہ سیلون میں واقع ہے۔ کہا جاتا ہے کہ راون کا قلعہ سونے کا تھا۔	"	ناسخ	حویلی ہو گئی لنکا کی طرح ای یار سونے کی	ترے پرتو سے ہوتی ہے گلی دیوار سونے کی

[1] میل سازش (صبا) رنگ خون شہید اکارت جائے قاتل۔ کی لگاوٹ تری ہاتھوں نے حنا سے پیدا۔ [2] لگن۔ ہر معنی میں مونث ہے (مصرع) شمع کے اشک سے بہتی ہے لگن دریا میں۔ لیکن اکثر شعرانی مذکر بھی لکھا ہے (انیس) بھر جائیگا کلیجے کے ٹکڑوں سے سب لگن۔ ہوگا زہر دیں ترے اس لعل کا بدن۔ [3] (مصرع) لگ گئی جسکو لگن کیا وہ پھر افسوس جئے۔ [4] (شہرت) قطع دیدار کی امید ہوی۔ لن ترانی سنی جواب ہوا۔

لنگر	ف	۳۰۰	بوجھ۔ بار۔	مذکر	جلیل	بڑا لنگر تھا شعر و شاعری کا	اٹھا کیونکر جلیل ناتواں سے
•	رر	•	وہ لوہا جسکے ذریعہ سے جہاز یا بڑی کشتی ٹھہراتے ہیں۔	رر	تسلیم	وائے غفلت رو دیے ہیں یاران ساحل آشنا	کشتی عمر رواں کا جس گھڑی لنگر اٹھا
لنگی	ھ	۱۱۰	وہ کپڑا جو تہمد کیجگہ باندھتے ہیں۔ لنگ بھی اسیکو کہتے ہیں	مونث	اسیر	ایک دم ہی پاس اسکے ایکدم ہی آسکے پاس	دولت دنیا بھی لنگی ہی مگر حمام کی
لُو	رر	۳۰۶	گرم ہوا۔ پہلے "لوں" کہتے تھے مگر اب لُو کہتے ہیں۔	رر	دبیر	پڑتی ہے دھوپ تھر کی لو تیز چلتی ہے	اور گرم گرم بھاپ زمیں سے نکلتی ہے
لَو	رر	رر	بالفتح۔ لپٹ۔	رر	سحر	خس سے لو آنے لگی پنکھوں سے لو آنے لگی	آہ سوزاں کا ہوا شاید اثر خس خانے میں
•	•	•	امید۔ توقع۔ آسرا۔	رر	امیر	لو عفو معاصی کی لگائے رہیں عاصی	رحمت کو بہت آتے ہیں بخشش کے بہانے
•	•	•	بناگوش۔ کان کی لو۔	رر	اسیر	دیکھی کبھی جو گوش بت سیمبر کی لو	اٹھی زیادہ آتش داغ جگر کی لو
•	•	•	شمع یا چراغ کا شعلہ۔ ٹیم۔	رر	تعشق	نہ پوچھے شب فرقت کی تیرگی کا حال	چراغ خانہ کی لو تک سیاہ ہوتی ہے
لو	ھ	۳۰۶	دھیان۔ خیال۔	رر	داغ	یہ کسکی لو ہے لے دل مضطر لگی ہوئی	اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی
•	•	•	اشتیاق۔ شوق۔ خواہش۔	رر	رشک	اے رشک کربلا و نجف کی لگی ہو لو	مطلب نہ لکھنؤ سے نہ کچھ کانپور سے
•	•	•	آس۔ خواہش۔ شوق۔	رر	رند	حاضر ہے یہ غلام جو بلواؤ یا امام	ہے رند کی بھی لو طرف کربلا لگی
لِواء	ع	۳۰۷	بکسر اول فوج کا نشان۔ لشکر کا علم و بفتح اول تیر کی ایک قسم ہے۔	مذکر	نواب شاہ اودھ	نوبت فتح و ظفر سے سینہ کوٹینگے رقیب	اب لوائے عشق فوج حسن پر خم ہو گیا
لوتھ	ھ	۱۴۳	لاش۔ مردہ جسم	رر	سودا	کیا جانیے کس کس سے نگہ اسکی لڑی ہے	جس کوچہ میں جا دیکھو تو اک لوتھ پڑی ہے
لوٹا	رر	۳۰۶	ناتگڑی۔	مونث	مونس	حملوں سے فوج قاہرہ مسمار ہو گئی	جانوں کی لوٹ موت کو دشوار ہو گئی
لوچ	رر	۳۰۹	بواو مجہول۔ نرمی کی وجہ سے کسی چیز کا لچکنا۔ نزاکت۔	مذکر	شرف	ٹہنیاں ہمیر قفس کی شاخ گل سے کم نہیں	لوچ یہ دیکھا نہ دیکھیں ایسی تیلیاں
لوح[1]	ع	۳۰۴	وہ تختی جسپر دنیا کا ہر ایک واقعہ لکھا گیا ہے اسی کو لوح محفوظ بھی کہتے ہیں۔	مونث	امیر	کاتب صنع نے نام اسلئے پہلے لکھا	لوح راضی نہ کسیطرح قلم سے ہو گی
•	•	•	لوح قبر۔ لوح مزار۔ لوح مرقد فارسی ہیں وہ پتھر جو قبر کے سرہانے تاریخ یا آیات وغیرہ کندہ کرکے لگا دیتے ہیں۔	رر	رند	حسن گندم گون کی الفت سے اثر ہے بعد مرگ	لوح تربت تھی جو سنگ سرخ کی دھانی ہوئی
•	•	•	لکھنے کی تختی۔	رر	ناسخ	بہت اس سیمتن کی مدح کے مضموں سوجھے ہیں	مجھے درکار ہیں لوحیں پئے تحریر چاندی کی

[1] اردو میں ٹائیٹل پیج۔ کتاب کا اول صفحہ جسپر کچھ پھول بوٹے بنا کر کتاب کا نام لکھتے ہیں۔ لوح پیشانی پیشانی کا لوح سے استعارہ کرتے ہیں۔ رند نے خط نے مصحف کر دیا ردی کتابی کو ترے۔ پر تکلف لوح قرآن لوح پیشانی ہوئی۔ لوح جبیں۔ لوح پیشانی سے مراد ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
لوز	ع	۴۳	بادام - ایک قسم کی مٹھائی بادام و پستہ کی -	مونث	بحر	جسدن سے یار بوسہ لیا تیرے ہونٹھ کا	پستے کی لوز تجکو بہت سب پہ مزا لگی
لونگ	ہ	۱۰۶	ایک خوشبودار شے ہے جو گرم مسالہ میں بھی پڑتی ہے - قرنفل -	"	انشا	ہے جگائی ہوئی دوالی کی	پھر ایک آسکے نہ دراں پہ لونگ
لوہا	"	۴۲	آہن - ایک دھات کا نام ہے -	مذکر	آتش	اک ترک تیغ زن کی دیوانی روح ہے	زنجیر میں ہماری جو لوہا ہے کاب کا
لوئی	"	۵۶	اونی چادر -	مونث	رند	طعنہ زن ہو نہ لباس فقرا پر منعم	پشم دونوں ہے تری شال ہماری لوئی
لہجہ	ع	۴۴	طرز ادا - طرز کلام - انداز گفتگو -	مذکر	محشر	زبان عشاق میں ہے مضمر عجیب تفسیر معنوی سا	میاں حلاوت جو باتیں چھیڑیں تو حرف صاف لہجہ [illegible]
لہر	ہ	۲۳۵	پانی کی موج - دریا کی موج -	مونث	ناسخ	شغل [illegible] دل کا ہے تیری عشق میں لیے بحر حسن	رات دن [illegible] لہریں آسمان کی
•	•	•	ترنگ - امنگ - جوش -	"	رند	رونی کی تجکو لہر جو اسے چشم تر آئی	کوسوں نظر آتا تھا دریا نظر آئی
•	•	•	کٹیارے کی دھاری -	"	الماس	ناگ جڑیا کی کبھی جو تلوار سے تھی لہر	گیا اٹھا لہر یہ کشتی تھی جلوہ گری
•	•	•	خیال - دھیان - یاد -	"	بحر	ہر بار نہ ٹھیگے اب ہو کے موتی	جسدن لہر آگئی وطن کی
•	•	•	پودوں اور سبزہ کا ہوا سے ہلنا	"	محسن	لہریں لیتا ہے جو بجلی کے مقابل سبزہ	چرخ پر بادلہ پھیلا ہے زمیں پر مخمل
•	•	•	کسی لچدار چیز کا ہلنا -	"	شوق	رخ پہ گیسو کی لہر آفت تھی	جو ادا اسکی تھی قیامت تھی
•	•	•	سانپ وغیرہ کے کاٹنے سے جو بیہوشی ہوتی ہے -	"	آتش	کالے کے کاٹے کی لہر آنے لگی بدن میں	سونگھنا ہو آپکے گیسوئے مشکیں کا مجکو سم ہوا
لہر بہر	ہ	۲۴۲	ہر دو لفظ بفتح اول ہے - چہل پہل - خوش اقبالی -	"	داغ	چہ سچ ہے منہ جہاں یہ شہر ایسی لہر بہر	داغ کلکتہ سی لاکھوں داغ دل پہ جلا
لہک	"	۵۵	حالت نمو و روئیدگی - ہریالی - سبزہ کا کثرت سے اگنا -	"	مونس	پھولو نہیں بو ہو فاطمہ کے گلعذار کی	رنگ حسن دکھا ہی لہک سبزہ زار کی
لہو[1]	"	۴۱	خون -	مذکر	انیس	اللہ دکھائے نہ الم نور نظر کا	بہ جاتا ہے آنکھوں سے لہو قلب جگر کا
لے	"	۴۰	راگ	مونث	غالب	فریاد کی کوئی لے نہیں ہے	نالہ پابند نے نہیں ہے
لیاقت	ع	۱۴۵	قابلیت - استعداد - خوبی - بہتری - شایستگی - تمیز -	"	صفدر	تمکو تو سب طرح کی لیاقت خدا نے دی	سچ ہے ہمیں میں کوئی لیاقت نہیں رہی
لیپ	ہ	۴۲	ضماد - وہ دوا جو پانی یا روغن میں ملاکر لگائی جاتی ہے - بیائے مجہول استعمل ہے -	مذکر			
لیت و لعل[2]	ع	۵۷۰	ٹال مٹول - حیلہ بہانہ - عذر وعید	مونث	جانفشاں	جان لے جان یہاں جاتی ہے	کسکو یہ لیت و لعل بھاتی ہے

[1] پہلے لوہو بھی بولتے تھے (سودا) شکوہ تو کیوں کریں ہم مژہ اشک سرخ کا - بیری کرآبیتیں مرے لوہو سے بھر گئی - اب لوہو متروک ہے اور فصحا لہو بولتے ہیں [2] لیت اُس آرزو کو کہتے ہیں جسکا حصول غیر ممکن ہو اور لعل اوس آرزو کو کہتے ہیں جسکا حصول ممکن ہو - اسی وجہ سے یاس و امید کی حالتیں رہنے کی جگہ اسکو استعمال کرتے ہیں - (آتش) حیلے سے کام لیتا ہے وہ ترک تیغ کا - کرتا ہے عشقباز کو لیت و لعل تمام -

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
لیزم[1]	ف	۸۷	ایک قسم کی نرم لچکدار کمان جسمیں بجائے تانت کے زنجیر او زنجیر میں جا بجا کٹوریاں جڑی ہوتی ہیں۔	مؤنث	جرأت	ہوتے پیدا نہ اگر ہمسے ہلانے والے	لیزم عشق نہ تھی تو کسی قابل بھاری
لیس	انگریزی	۱۰۰	کلابتوں کا فیتہ۔ جو طلائی و نقری ہوتا ہے۔	"	منیر	برق نظر سے جامۂ ہستی جلا گیا	میری قبا میں لیس ہے تیر نگاہ کی
لیک	ھ	۹۰	راہ۔ پگڈنڈی۔ ڈھری۔ گاڑی کے پہئے کا وہ نشان جو سڑک میں ہو جاتا ہے۔	"	اسیر	ہے وہی لکار جو آگے تھا لکار وصل	اُس صنم کی بات بھی پتھر کی گویا لیک ہے
				"	میر	سوال وصل آس من سے کیا لیکن یہ ڈرتا ہوں	بنے گی لیک پتھر کی اگر منہ سے نہیں نکلی
لیل	ع	۷۰	رات۔	"	[illegible]	جب مجھ سا نہیں گزرا تو دنیا ہے خاک	پہلے دن سے کردہ لیل وفات آ پہونچی
لیل و نہار	"	۳۳۲	رات۔ دن۔	مذکر	جرأت	کہیں دست اپنے تھے ہم گدا کر لیتے تھے بوسہ تم	شب قرب دن آب ہے در و غم کبھی کالی لیل و نہار

[1] بعض نے مذکر بھی لکھا ہے۔ ناسخ مجھے لڑاتا ہے اب لیزم جنوں زنجیر کا۔ اور کہو عشق کے کہتا ہے تو مگدر اٹھا۔

باب میم

م[1]	ع	۴۰	عربی کا چوبیسواں اور فارسی کا اٹھائیسواں حرف۔	مذکر	محسن	الٰہی کھیل جائے روشنائی میرے نامہ کی	بڑھا معلوم ہو لفظ احد بن میم احمد کا
مات[2]	ہ	۴۴۱	شطرنج کی ہار۔	مونث	ناظم	تنگ ہوں جینے سے اب مرنا کہاں	ضیق ہو جانے میں بچتی مات ہے
ماتم	ع	۴۸۱	مجمع جو مصیبت یا موت کے موقع پر ہو۔ نوحہ گری۔ رونا پیٹنا	مذکر	جلال	کس لئے دل مردہ کا یہاں غم نہیں ہوتا	کب آرزوئے کشتہ کا ماتم نہیں ہوتا
ماتھا	ہ	۴۴۷	پیشانی۔ سر کا اگلا حصہ۔ ماتھا ٹھنکنا کسی امر کو توقع سے پیشتر اسکے آثار نمایاں ہونا۔	″	رضا	یہ بے سبب کبھی ماتھا نہیں ٹھنکا	ضرور آج وہ مہماں ہوا ہو دشمن کا
ماٹ	″	۴۴۱	مٹی کا بڑا مٹکا۔ نیل کا حوض۔ کُنٹھی۔	″	اسیر	چرچا بہت دروغ کا ہے زیر آسماں	شاید کہ ماٹ نیل کا کوئی بگڑ گیا
ماجرا	ع	۱۴۵	فارسی والے بمعنی سرگذشت۔ واقعہ واردات۔ استعمال کرتے ہیں۔	″	جلیل	اشکباری نہیں یہ فرقت میں	آنکھ کہتی ہے ماجرا دل کا
ماجو / مازو	ف	۵/۴۴۹	ماجو پھل ایک دوا کا نام ہے۔ اسکو مازو بھی کہتے ہیں۔	″	حیا لکھنوی	مستی خراب ہوتی ہو کوکا تو ڈھونڈھ لا	سوسن کو طاق میں نہیں ماجو نظر پڑا
ماحصل[3]	ع	۱۶۶	خلاصہ۔ نتیجہ۔ ثمرہ۔	″	اوج	آپ سے صبر کا سرمایہ لاغر بت ہیں	ماحصل چار مہینوں کا ہے اک صورت میں
ماحضر	″	۱۰۴۹	جو کھانا موجود ہو۔ جو کچھ حاضر ہو۔ طعام غیر مکلف۔	″	منیر	آپکے غم پر دل و جان و جگر صدقے کئے	پیش مہماں ماحضر ایک بندہ پرور رکھدیا
مادہ	″	۵۰	ہیولا۔ ہر چیز کی اصل۔ وہ شے جس سے کوئی چیز بنائی جائے استعداد۔ بلکہ۔ قابلیت صلاحیت مواد۔	″	محشر	دم مسیحا سا نہیں روح اگر بخشیں نہ لاکو	عدم میں منہ سے بولی مادہ تصویر نیا اسکا
مار[4]	ہ	۴۴۱	چوٹ۔ ضرب۔ زد۔	مونث	رند	عشق ابرو نے مجھے ڈال دیا ہے غم میں	جس طرف دیکھتا ہوں مار ہے تلواروں کی
″	″	″	مار پیٹ ہونا۔ مار دھاڑ۔	″	انیس	غلبہ تھا دین کا کفر کی بستی اجاڑ تھی	میدان معرکہ میں عجب مار دھاڑ تھی
″	″	″	بددعا دینا۔ صبر ڈالنا۔ غضب۔ قہر	″	جلال	بے کوچے پہ اسکی ٹھوکر کیا کے جلال آکے	اے عشق صنم تجھپر خدا کی مار کیسی ہے

[1] اکثر شعرا نے دم) کو مونث بھی لکھا ہے۔ (رشک) خوشنویس ہیں وہ آنکھیں میم نافوطی کا جوڑ۔ گرہ سفاوالیسی اگر دو ایک نہیں لطف ہے۔ مگر تذکیر کو ترجیح ہے [2] عاجز۔ ہارا ہوا۔ بیت بازی میں ہرا دینا۔ زک دینا۔ ذلیل کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ (حیا) دوزخ کو بھی مات کر دیا ہے۔ اے سوزش دل تیرا بھلا ہو۔ ماتا چیچک۔ ان الدہ مست جیسے نیند کا ماتا [3] غصب کر لینا غبن کر لینا۔ (قلق) مرا لقند دل مار بیٹھے حسیں۔ یہ دولت ادھر کی ادھر ہو گئی۔ مثلاً ہم نے اسکا حصہ مار لیا۔ یا میر اسو روپیہ مار لیا۔ فتح پالی جیت۔ جیسے ہم نے کشتی مار لی پالا مار لیا کبھی اسی معنی میں مستعمل ہے [4] دل بن گیا غیرت خورشید کا نقش سجود۔ ماحصل ہے یہ ترے در پہ جبیں سائی کا

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ماہ	ف	۴۶	چاند۔ قمر۔ ماہتاب۔	مذکر	تعشق	نہاں جب ہوا ماہِ کامل ہمارا	تڑپتا رہا دیر تک دل ہمارا
•	•	•	مہینہ۔	”	ناسخ	جو ہوا چاند تری سبزۂ خط کو دیکھا	اس برس ماہ کوئی جز مہِ شعبان ہوا
ماہانہ	ف	۱۰۲	ماہواری۔	”	قدر	دیکر وہ بوسۂ مہِ رخسار کہتے ہیں	بس لیجئے یہ آپکا ماہانہ ہوگیا
ماہتاب	”	۴۴۹	چاند۔ قمر	”	صبا	یہ وہ فلک ہے کہ جسکے سبب سے عالم ہیں	نہ ایک حال پہ دور و ماہتاب رہا
ماہی	”	۵۶	مچھلی۔	مونث	انیس	ماہی بھی حرارت سے تہ آب نہاں تھی	ہونگی قیامت میں جو گرمی وہ عیاں تھی
ماہیت	ع	۴۵۶	کسی چیز کی حقیقت۔	”	مونس	جو چیز زیر آب نہاں ہو عیاں کریں	ماہیت اسکے لال کی جلدی بیاں کریں
مایہ	”	۵۶	پونجی۔ سرمایہ	مذکر	انیس	مایہ ہو تمہیں اسکا تمہیں اسکی بضاعت	چھوٹے نے یہ حضرت سے کہا تھام کے رقت
مُبادلہ	”	۶۲	بضم اول و فتح چہارم و پنجم بدلہ۔ عوض۔ ادل بدل۔	”	ناظم	نہ درد رشک رہیگا نہ رنج یاس وفا	عدو سے کیجئے ناظم مبادلہ دل کا
مبارزہ	”	۴۵۰	جنگی بہادر۔ مقابلہ پر چڑھکر لڑنے والا۔	”	ضمیر	پہلے بیان جرأت و حسب و نسب کیا	پھر معرکہ میں بڑھکے مبارزہ طلب کیا
مبارکباد	ف	۲۷۰	تہنیت۔ خوشخبری۔ بدھائی۔ مبارکی دینا۔	مونث	تسلیم	عدم کی راہ لی رنج و تعب نے	مبارکبادی عیش و طرب نے
مبارک سلامت	”	۴۲۴	مبارکباد دینا۔	”	صبا	خدا کی جو سب پر عنایت ہوئی	بہت سی مبارک سلامت ہوئی
مبالغہ	ع	۱۰۷۸	بہت زیادہ تعریف یا ہجو کرنا۔	مذکر	امیر	یہ وصف میں کیا شعرا نے مبالغہ	نقطہ وہاں تنگ کمر بال ہو گئی
مباہات	”	۴۴۹	فخر۔ شیخی۔	مونث	”	پہچانتے ہیں اہل سخن خوب سخن کو	خاموش امیر اتنی مباہات سے حاصل
مبدا	”	۴۷	جائے شروع۔ ظاہر ہونے کی جگہ۔	مذکر	انیس	توفیض کا مبدا ہے توجہ کوئی دم کر	گمنام کو اعجاز بیانوں میں رقم کر
مت	ھ	۴۴۰	عقل۔ سمجھ۔ دانائی۔	مونث	صبا	اُلٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری	ہائے کیسی تری مت اے بت عیار پھری
متاع	ع	۵۱۱	پونجی۔	”	امیر	یہ فوج غم آکر گری اکدم میں سارا لٹ گئی	جتنی متاع صبر تھی مجھ خستہ جاں کے دل کے پاس
				مذکر	نسیم	کی گھر ریزی ہماری آبلوں نے ٹوٹ کر	تھا متاع عمر جو وقف بیاباں ہوگیا
مٹکا	ھ	۴۶۱	بڑا گھڑا۔ مٹکی۔	”	انشا	اس مٹکے سے پن پہ بیٹھے کس قدر ہیں شیخ جی	تو نہ تم آنکی نہ سمجھو ہے یہ مٹکا راب کا
مٹی[1]	ھ	۴۵۰	خاک۔ دھول۔ غبار۔ ریت۔ زمین۔	مونث	اسیر	دماغ میں گل جنت کی بو رہے دم غش	سونگھا دو مجھکو در بو تراب کی مٹی
	ھ		خمیر۔ سرشت۔ مادہ	”	داغ	کعبے کی ہو ہوس کبھی کوئے بتاں کی ہے	مجھکو خبر نہیں مری مٹی کہاں کی ہے
مٹھائی[2]	ھ	۴۶۶	شیرینی۔ لڈو پیڑا وغیرہ۔ میٹھاپن۔	”	آتش	بوسہ کا اس لب شیریں کے زبان نام نہ لے	جان جاتی ہے مٹھائی نہیں کچھ بٹتی ہے
مٹھی	”	۴۵۵	مشت۔ چنگل۔	”	داغ	صبا بنکے جو ہوا دی چمن میں	کہ غنچے کی مٹھی جو زر سے بھری ہے
مثال	ع	۵۶۱	نظیر۔ مانند۔ تمثال۔ تشبیہ۔	”	برق	اُٹھا کے آئینہ دکھلا دیا اُسے میں نے	نہ سوجھی عارض گلگوں کی جب مثال مجھے

[1] مٹی (آتش) جلا رقیب سیہ رو حسد سے میں سمجھا۔ ہوئی ہے گبر کے مردے کی شعلہ زن مٹی۔ بیکار۔ بے رونق۔ (انیس) مٹی ہے سلطنت جو سلے کائنات کی۔ (جرات) وہ اس زمیں سے نکالوں دسواں اور کہ جسکے آگے مخالف کا ہو سخن مٹی۔ [2] مٹھاس مونث۔ میٹھاپن شیرینی۔ حلاوت۔ مصرع (صبا) ہر پھول میں مٹھاس ہے زنبور کے لئے۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مثل	ع	۵۰۰	مانند۔ مشابہ	مذکر	ناسخ	شجاعت میں کرم میں کمال میں صورت میں سیرت میں	امام آخری ہو مثل اپنے جد امجد کا
مثلث	"	۱۰۷۰	تین کونے والی شئے۔ تین مصرعوں کا بند۔ تین مصرعوں والی نظم۔	"	اسیر	معمار ترے گھر کا تھا شاید کوئی شاعر	کیا خوب کیا نظم مثلث سہ دری کا
مثمن	"	۶۳۰	ہشت پہلو۔ آٹھ رکنی نظم۔ وہ بیت جسمیں آٹھ رکن ہوں۔	"	ناظر	نگین ہشت پہلو پر کیا نقش اسنے نام اپنا	ہوا موزوں وہ آخر جو کہ ناموزوں مثمن تھا
مثنوی	"	۶۰۷	وہ اشعار مختلفہ جنکے ہر دو مصرع ہمقافیہ اور حالات مسلسل ہوں	مونث	اسیر	اسیر نظم عناصر کو چشم غور سے دیکھ	یہ مثنوی بھی تو سحر حلال رکھتی ہے
مجاز	"	۵۱	ظاہرداری۔ جو حقیقت نہو	مذکر	جلال	جلال عشق حقیقی کا رہنما ہے مجاز	چڑھتے ہیں عاشق اسی نردبان سے اوپر
مجال	"	۷۴	قدرت۔ طاقت۔ بساط۔ حوصلہ۔ بس۔ مقدور۔	مونث	امیر	یہ طبیعت انکی بگڑ گئی جو گیا پیامی چلا ادھر	کوئی مرغ کیا کہ صبا کو بھی نہ مجال نامہ بری کی ہے
مجاور	"	۲۵۰	پڑوسی۔ ہمسایہ۔ درگاہوں اور متبرک مقامات کا خادم۔	مذکر	"	کہاں جائینگے اڑکر یہ پری رو میرے حالوں سے	مجاور ہیں بنونگا جاکی درگاہ سلیماں کا
مجذوب[ملہ]	"	۷۵۱	خدا کی محبت میں کھینچا گیا۔ اردو میں سڑی سودائی دیوانہ پاگل۔ مجذوب کی بڑ۔ بے سروپا باتیں۔	"	جرأت	بود و باش اپنی کہیں کیا کہ اب اس بن یہ ہے	جسطرح سے کوئی مجذوب کہیں بیٹھ رہا
مجرا	"	۲۵۴	سلام۔ رواں کیا گیا۔ جاری کیا گیا منہائی۔ اردو میں بہت ادب سے سلام کرنا۔ گانا۔ رقاصوں مطربوں کا بیٹھکر گانا۔	"	اسیر	آج دربار کی برخاست ہے ہر چند اسیر	کل وہ نکلیں گے تو مجرا مرا اول ہوگا
مجرم	"	۲۸۴	جرم کرنیوالا۔ قصور وار۔ گنہگار۔ خطاوار۔ ملزم۔	"	جلیل	جہاں مجرم کوئی پھنسکر ملا سایہ الٰہی کا	مروت آہ ہی باقی ہے اشارا ہو ہی جاتا ہے
مجلس	"	۱۳۳	محفل۔ انجمن۔ بزم۔ جلسہ۔ مجمع۔ وہ مقام جہاں آدمیوں کا گروہ جمع ہو	مونث	امیر	یہانتک مجکو ہنگام خوشی ہے آرزو غم کی	اٹھا رکھتا ہوں روز عید پر مجلس محرم کی
مجمر	"	۲۸۳	بکسر اول و بفتح سوم۔ انگیٹھی۔	مذکر	نوازش	سینے میں ہر داغ اخگر ہو گیا	دیکھ جسکو سر دمجمر ہو گیا
مجمع	"	۱۵۳	بھیڑ۔ ہنگامہ۔ ہجوم۔ انبوہ	"	امیر	موجیں دریا میں جو اٹھتی ہوئی دیکھیں سمجھا	یہ بھی مجمع ہے ترے چاک گریبانوں کا
مجموعہ	"	۱۶۴	کئی چیزیں ملی ہوئی۔ ذخیرہ۔ مخزن۔	"	اسیر	موشگافوں سے سُنی ہے یہ صفت جوڑے کی	خوب مجموعہ ہے اجزائے پریشانی کا
مجیرہ	ف	۲۵۰	چھوٹی جھانجھ۔	"	"	بھر گئی ایسی جو مجھ نالاں کی خاک	شیشۂ ساعت مجیرہ بن گیا

ملہ ایک قسم فقیر فرقہ کی ہے جنکی باتیں مجذوبانہ ہوتی ہیں جو دور سے آتے ہوے مجکو جو دیکھا ناسخ یہ اک دشت جنوں بولے وہ مجذوب آیا (داغ) کہتا ہے یہ کیا اپنا سمجھ میں نہیں آتا ناصح کی بھی جو بات ہے مجذوب کی بڑ ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مچان	ھ	۹۴	وہ اونچی جگہ جو شکار کھیلنے والے بیٹھنے کو بناتے ہیں۔ یا عورتیں گھروں میں ایندھن وغیرہ رکھنے کو بناتی ہیں۔	مذکر	صبا	خبردار نے شمشیر کی دی خبر	مچان اُن کے اوپر بندہے دیکھکر
مچلکہ	ت	۹۸	عہدنامہ۔ اقرارنامہ۔ مجرمونکا عہدنامہ۔	"	صبا	اے صبا یہ بھی لکھا تقدیر کا	ہنسے اور اُون سے مچلکہ ہوگیا
مچھر	ھ	۲۴۸	پشہ وہ چھوٹے پردار کیڑے جو ڈنک چبھوتے ہیں	"	افشا	کیونہ نوک قلم رہے ششدر	گھس گیا اُسکی ناک میں مچھر
مچھلی	"	۸۸	ماہی۔ عورتوں کے کان کا ایک زیور	مونث	مونس	دریا کی موج سرلب ساحل ٹپکتی تھی	مچھلی ہر اک اچھل کے زمیں پر پھڑکتی تھی
محاصل	ع	۱۶۹	پیداوار کا محصول۔ خراج۔	مذکر	اوج	اقلیم سرکشی کا محاصل غرور ہے	محصول کفر و شرک کا حاصل غرور ہے
محافہ	"	۱۳۴	بضم اول وہ پردہ دار سواری جسمیں عورتیں سوار ہوتی ہیں	"	انیس	ہو ساتھ سواری کے ہجوم اہل وطن کا	آگے میں ہوں اور پیچھے محافہ ہو دلہن کا
محاورہ	"	۲۶۰	کسی خاص گروہ کی بات چیت۔ عادت۔ مشق۔ روزمرہ کی عادت	"	تلق	روزمرے نے دی سخن کو جلا	شوخ و رنگیں محاورہ ایسا
محب	"	۵۰	یار۔ دوست۔ مشفق۔ شفیق۔ محبت والا۔	"	امیر	مجکو محب سمجھکے حسین شہید کا	کرتا ہے تنگ قافیہ تک بھی یزید کا
محبت	"	۲۵۰	دوستی۔ الفت۔ پیار۔ چاہ۔	مونث	آتش	کون سے دل میں محبت نہیں جانی تیری	جسکو سنتا ہوں وہ کہتا ہے کہانی تیری
محبوب	"	۵۸	پیارا۔ دوست۔	مذکر	تسلیم	شوق پابوس میں ہر موج ہوئی صد گرداب	کون محبوب نہانے لب دریا آیا
محتاج	"	۵۲	حاجتمند۔ غریب۔ مفلس۔	"	مصحفی	بندہ ہے ترا مصحفی خستہ کو یارب	محتاج طبیبوں کا نہ کر چارہ گری کا
محتسب	"	۵۱۰	حساب کرنیوالا۔ خلاف شرع باتونکی ممانعت کرنیوالا۔	"	ناسخ	توڑتا ہے جو کوئی جام بلانوشوں کا	محتسب آپ کے عوض کاسۂ سر ہوتا ہے
محراب	"	۲۵۱	بکسر وہ جھکاؤ جو مسجد وغیرہ میں بناتے ہیں۔ شعرا ابروئے یار سے تشبیہہ دیتے ہیں۔	مونث	منیر	ترک عصیاں سے ثواب حج کعبہ لگیا	باب توبہ سے عیاں محراب ابرو ہوگئی
محرم	"	۲۸۸	سنہ ہجری کا پہلا مہینہ۔	مذکر	آتش	اک سال میں دس دن بھی جسے غم نہیں ہوتا	وہ شہر ہے جسمیں کہ محرم نہیں ہوتا
محرم	"	"	ایسا قرابتی رشتہ دار جس سے نکاح جائز نہو۔ رازدار۔	"	"	جب یہ عقدہ کھلا جسکو وہ ان یار کا	ہوگیا وہ گنگ جو اس راز کا محرم ہوا
	"	"	انگیا۔	مونث	منیر	بدن نہو کسطرح معطر آج خدارا	مسکی ہوئی اے بت تری محرم نظر آئی
محشر	"	۵۴۸	حشر قیامت۔	مذکر	داغ	ہے واسطے ہر کام کے اک روز مقرر	ہوتا جو انصاف تو محشر بھی نہ ہوتا
محصل	"	۱۶۸	حاصل کرنیوالا محصول وصول کرنیوالا۔	"	اسیر	نقد جاں قرض تھا فرض اسکی ادا تھی مجکو	موت آئی تو میں سمجھا کہ محصل آیا

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
محصول	ع	۱۶۴	عکس۔ کرایہ۔ اجرت۔	مذکر	ظفر	دیکھو جان و دل کو بچاؤ نہیں ہو جائیگا ضبط	اتنا ہو دینا ظفر اس جنس کا محصول بڑا
محضر	"	۱۰۴۸	وہ کاغذ جو قاضی کی مہر سے مزین کیا گیا ہو قبالہ۔ دستاویز۔	"	صفدر	دل پر ثبوت پہلو میں نہیں کہ شافع محشر	بغل میں ہم گنہگاروں کے محضر ہو شفاعت کا
محفل	"	۱۵۸	مجلس۔ آدمیوں کے جمع ہو کر بیٹھنے کی جگہ۔	مونث	امیر	نظر بھر کے دیکھا یہ کس مست نے	کہ سرشار محفل کی محفل ہوئی
محک	"	۶۸	بفتح اول و دوم و نیز بکسر اول و بفتح دوم بولتے ہیں۔ کسوٹی وہ پتھر جس پر کھرا کھوٹا کس سونے کا دیکھتے ہیں۔	"	منیر	دیکھو نگاہ قہر سے کھلتا ہے حال عشق	آنکھوں میں پتلیاں ہیں محک امتحان کی
۰		۰		مذکر	ناسخ	نفاق اس سے نہاں کیا ہو جو ہو شہرت خوئے تکبر	محک ہے اس کا سنگ آستانہ نیک اور بد کا
محکمہ	ع	۱۱۳	بالفتح اول و دوم۔ حکم کرنے کی جگہ۔ عدالت۔ کچہری۔	"	امیر	ہو اگر مرحمت کا حسب محکمہ	مرے جرم کی فرد باطل ہوئی
محل[۵۱]	"	۶۸	بفتح اول و دوم و تشدید سوم ٹھہرنے کی جگہ۔ مکان شاہی۔ قصر۔ ایوان۔	"	تعشق	پہلے ادنیٰ مناک کیا دل کو جلا کر	تھا یہ محل اسے آہ شرربار کیسا
محل[۵۲]		۶۸	مقام۔ جگہ۔ ٹھکانا۔	"	جلال	اٹھانا لیتے وہ کیوں گھر کو میری دلبری کا ہاتھ	کبھی نہ درد نہاں کا محل بتانا تھا
	ت	۰	موقع۔	"	جلیل	کہنا وہ انکا ہائے مرے دلبر کو کے ہاتھ	ایسا کوئی محل نہ اضطراب کا
۰	"	۰	وقت۔	"	رضا	لے آج تجھکو وصل صنم ہو گیا نصیب	آہ و فغاں کا اے دل نالاں محل گیا
محلسرا	"	۲۲۹	بادشاہوں۔ نوابوں۔ راجاؤں کے زنانخانے۔ زنانہ مکان۔	مونث	گلزار نسیم	دلبر نام ایک بیسوا تھی	اس ماہ کی واں محلسرا تھی
محلہ	ع	۸۴	اترنے کی جگہ۔ ٹھکانا۔ کنارہ۔ شہر کا کونا۔ ٹکڑا۔ شہر کا ایک مقررہ حصہ جو کسی نام سے موسوم ہو	مذکر	جرأت	جس جگہ رہتے ہیں جرأت ہم مریض چشم یار	وہ محلہ شہر میں مشہور بیماروں کا ہے
محمل[۵۳]	"	۱۱۸	کجاوہ۔ ہودج۔	"	جرأت	زنگ ہو کر قیس کا دل کاروان رکار ...	نت یہ دیتا ہے صدا لیلیٰ کا محمل کیا ہوا
			اترنے کی جگہ (مختلف فیہ)	مونث	ناسر	قیس کا ہے یہ بگولے پہ گماں	میری لیلیٰ کی یہ محمل ہو گی
محن	"	۹۸	رنج۔ محنت۔ دکھ۔ تکلیف۔	مذکر	خواجہ وزیر	سختیاں جور بتاں کی نہ بیاں کر اختر	رنج فولاد سے زیادہ ہیں محن پتھر کے
محنت	"	۴۹۸	مشقت۔ ریاضت۔ کوشش	مونث	صبا	نہ سمجھا وہ بت خاک حق وفا	صبا منت برباد محنت ہوئی
محویت	"	۴۶۴	محو ہونا۔ استغراق۔	"	ذوق	کبھی ہمت تھی مری قاعدہ حسرت ...	کبھی تھی تجھ میں ہر تجھ مجھے محویت

۵۱ (اترنے کی جگہ۔ مقام۔ ٹھکانا۔ درخشاں کسی دن ہوں ہم بھی محل فوارش۔ بنا دُ کبھی عرش کو ٹھی ہمارا۔

۵۲ موقع۔ (رند) دارا اسکی سروہی کے رخ کے چہرہ پہ سد شکر۔ بابا نہ رقیبوں نے محل طعنہ زنی کا ۵۳ زیادہ تر زبانوں پر مذکر پایا جاتا ہے۔ لہذا مذکر کو ترجیح ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
محیط	ع	۶۷	گھیرا۔ احاطہ کرنیوالا۔ فارسی والوں نے دریا کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے	مذکر	اسیر	وصال میں بھی یہ آنکھیں ہیں دید سے محروم	محیط پردۂ چشم حباب رہتا ہے
مخالف	"	۱۵۱	خلاف کرنیوالا دشمن۔ مدعی۔ برعکس۔ اُلٹا۔	"	اکبرالہ آبادی	پردہ کا مخالف جو سنا بول اُٹھیں بیگم	اللہ کی مار اسپہ علیگڈھ کے حوالے
مخزن	"	۶۹۷	خزانہ۔ ذخیرہ۔	"	رشک	مرگِ ناسخ سے فصاحت کو لگا داغ ای رشک	مخزنِ دولتِ اردوئے معلّے نہ رہا
مخلوق	"	۷۷۶	دنیا میں جو پیدا کیا گیا ہے خلق خدا کائنات۔	مونث	داغ	وہ موسم میں میرے کب آئے کہ جب	بٹھکر مخلوق ساری اُٹھ گئی
مخمس	"	۷۴۰	پانچ گوشہ۔ وہ نظم جسمیں پانچ پانچ مصرع کے بند ہوں۔	مذکر	اسیر	نہر ہے ہر ایک مصرع بحر ہے ہر ایک شعر	جو مخمس ہے ہمارا کم نہیں پنجاب سے
مخمل [۱]	"	۷۱۰	ایک قسم کا نرم کپڑا روئیں دار	"	رشک	تم جو آئے طالع خوابیدہ جاگے کونچ کے	سوئے ہم تم جسکے کا مخمل دو خوابہ ہوگیا
مخمور	"	۸۸۶	صاحب خمار۔ نشہ میں چور۔ مست متوالا۔ بعض فصحا مست کے معنی میں متروک سمجھتے ہیں۔	"	مصحفی	تقصیر کم نگاہیِ ساقی ہے اور کیا	اس انجمن میں گر کوئی مخمور رہگیا
مدّ [۲]	"	۴۴	الف ممدودہ کو کھینچکر پڑھنے کی علامت وہ نشان جو الف ممدودہ پر دیتے ہیں اسطرح (ٓ)	"	اسیر	خط ہوا روشن جو لکھا عارضِ جاناں کا وصف	دایرہ مہتاب مثلِ کہکشاں مد ہوگیا
مدّ	"	"	حساب کی مد جیسے مد آمدنی مد خرچ وغیرہ وغیرہ۔	مونث	برق	ہر عضو فرد فرد کہیگا تمام حال	ہر رگ بدن میں مد ہے ہماری حنا کی
مداد	"	۴۹	روشنائی۔ دوات کی سیاہی	"	اختر شاہ اودھ	مداد فکر رہا تنگ بھری ہے سینے میں	شبیہ یار کھنچیں پانچ سات اتنی ہے
مدار	"	۲۴۵	ٹھہراؤ۔ انحصار۔ موقوف رکھا گیا۔ دورہ۔ حلقہ۔ قیام۔	مذکر	حالی	مدار اب فقط علم پر ہے شرف کا	کہ باقی ہے ترکہ یہی اک سلف کا
مدار [۳]	ہ	"	آکھ کا درخت جسکے پتوں سے دودھ نکلتا ہے۔	"	منیر	کہیں اُڑتا ہوا بگولا تھا	کسی جانب مدار پھولا تھا

[۱] (محسن) لعینہ افتتاح سورہ صاد آنکھ کو کہئے۔ جو ابروئے کشیدہ میں ہے نقشہ صاد کے مد کا۔

[۲] (ناسخ) قاصد یہ کہو غور سے عرضی کو دیکھئے مد ہے شبیہ آپ کے زار و نزار کی ۔ (صبا) بیاض صبح ہوا اپنا نامہ اعمال ۔ شعاع مہر درخشاں مد حساب ہوئی ۔ مد مقابل ۔ مخالف برابر کا دعویدار (داغ) آئینہ دیکھکر تمہیں مشتاق کیا ہوئے ۔ تمسے سوا ہے مد مقابل کی آرزو ۔ مد نظر ۔ مقصد دلی ۔ مرغوب محبوب دلپسند کیا ہوا ۔ (صبا) حیرت کی ہو جا دیں بت خود بیں ترا نقشہ ۔ مد نظر آئینہ کی صورت نہیں ہوتی ۔ (ذوق) کیا مد نظر تمکو ہی یاروں سے تو کہئے ۔ گر منہ سے نہیں کہتے اشاروں سے تو کہئے (جان صاحب) آنکھیں ہمارے آگے لڑاتے ہو غیر سے ۔ مد نظر ہے آپکو اے خوش خصال کیا ۔ جزر و مد ۔ جوار بھاٹا ۔ سمندر کے پانی کا چڑھاؤ اُتار ۔ مد اکساد بازاری ۔ کم قیمت سستا مونا ارزانی ۔

[۳] مدار صاحب ۔ ایک کامل فقیر کا نام جنکا مقبرہ مکن پور میں ہے ماہ جمادی الاول کو عورتیں مدار صاحب کا چاند کہتی ہیں ۔ مداری ۔ ہندی میں شعبدہ باز کو کہتے ہیں ۔ عربی میں بضم اول و فتح سیوم تھا اردو میں بفتح اول و سیوم مستعمل ہے ۔ اکثر شعرا نے ذکر لکھا ہے مگر بول چال میں تانیث بھی پایا جاتا ہے ؛ مخمل دو خوابہ ۔ اُس مخمل کو کہتے ہیں جسکے دونوں رخ یکساں نرمی و چکناہٹ ہوتی ہے اور مخمل کاشانی میں ایک رخ چکنا ۔ ایک رخ کھردرا ہوتا ہے ۔

مُدارا	ف	۲۲۶	بغیر تاے فارسی ہے۔ مُدارات کا مخفف خاطرداری تواضع۔	مونث	حالی	عداوت نہاں دوستی آشکارا	غرض کی تواضع غرض کی مُدارا
مدارات[1]	ع	۲۲۶	بضم اول۔ خاطرداری تواضع	"	مصحفی	یار آیا تو کیا پیشکش اسکے دل و دیں	یہ تواضع ہوئی جیسے یہ مدارات ہوئی
مدارالمہام[2]	"	۲۴۲	وزیر۔ وہ اعلیٰ حاکم جس سے سلطنت کا کاروبار متعلق ہو۔	مذکر	مونس	مختار خلق و شافعِ یوم القیام ہو	سرکار کبریا کا مدارالمہام ہو
مُداوا[3]	ف	۵۲	بضم اول بغیر تاے فارسی ہے۔ مُداوات کا مخفف تدبیر چارہ دوا۔ علاج۔ درماں۔	"	ذوق	چرخ پر بیٹھ رہا جان بچا کر عیسیٰ	ہو سکا جب نہ مداوا ترے بیماروں کا
مدت[4]	ع	۴۴۴	دیر۔ عرصہ۔ زمانہ	مونث	تعشق	ہم صفیران چمن کی خبر حالت ہو گئی	اسقدر اپنی گرفتاری کو مدت ہو گئی
	٠	٠	مہلت میعاد۔	"	جلیل	مرنے پہ بھی نہ بند ہوئی چشم منتظر	اب انتظار کی کوئی مدت نہیں رہی
مدح	ع	۵۲	تعریف۔ توصیف۔ ثنا ستایش	"	"	جلیل حکم ادب ہے یہ شاعروں کے لیے	لکھے نہ مدح کوئی بے وضو دہنے کی
مدحت	"	۴۵۲	تعریف۔ ستایش	"	قلق	آج دیکھیں تو ہم تری جودت	ہے یہ اُس شہر یار کی مدحت
مدد	"	۴۸	کمک۔ امداد۔ سہارا۔ اعانت حمایت۔	"	جلیل	مجھ ناتواں کی ہاے کسی نے مدد نہ کی	چھٹکر اجل بھی دامنِ قاتل میں رہ گئی
مدرسہ	"	۳۰۹	اسکول۔ جاے درس	مذکر	رند	مژدہ باد اے بادہ خوار و دورِ وعظ ہو چکا	مدرسے کھدوا دیے گئے۔ تعمیر میخانہ ہوا
مدعا	"	۱۱۵	دعویٰ کیا گیا۔ مقصد۔ غرض مطلب	مذکر	تسلیم	تکلیف گریہ دی انہیں فریاد نے تو کیا	مطلب مرا کچھ اور تھا یہ مدعا نہ تھا
مدعی	"	۱۴۴	نالش کرنیوالا۔ دعوے کرنیوالا۔ دشمن۔	"	داغ	دل لیکے اسکی بزم میں جایا نہ جائیگا	یہ مدعی بغل میں چھپایا نہ جائیگا
مدفن	"	۱۷۴	دفن کی جگہ۔ وہ گڑھا جسمیں مردہ دفن کرتے ہیں۔	"	تعشق	یوں گھر میں پھرو تا نہ دھمک پاؤں کی پہونچے	مدفن ہے مری جان پسِ دیوار کسیکا
مدک[5]	ہ	۴۴	ایک قسم کا نشہ جو حقے کی طرح چلم پر پیتے ہیں۔	مونث	منیر	شاید افیون آج کم کھائی	یا مدک پینے میں نہیں آئی
مدینہ	ع	۱۰۶	نام عرب کے ایک شہر کا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار پُرانوار ہے۔	مذکر	ناسخ	ہے ہند بھلا کیا کہ تری ہنجر کو ناسخ	کہ نہیں اچھا کہ مدینہ نہیں اچھا

[1] (داغ) دل طلب کرتے ہو مہمان بلاکر ہمکو۔ یہ تواضع ہے نئی یہ ہے مدارات نئی ۔

[2] دوسرا مصرع) اقبال نکے گھر کا مدارالمہام ہے۔ [2] مُدبّر۔ ع۔ بکسر سیوم مشدد۔ تدبیر کرنیوالا۔ عاقل۔ دانشمند مشیر صلاح کار۔ مداوات کا مخفف مداوا بنالیا ہے۔ (داغ) مداوا ترک آشفتگاں ستم کا۔ خدایا نے عقبیٰ میں کیا ہو رہا ہے۔ مداومت۔ مونث ہے۔ بمعنی ہمیشگی۔ قیام۔ ثبات ۔

[4] مدت۔ عدت۔ طلاق کے بعد وہ زمانہ جسمیں عورت کو نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ مطلقہ کیلیے تین حیض یا تین ماہ اور بیوہ کے لیے چار ماہ دس روز حاملہ عورت کیلیے بہر دو صورت میں زمانہ وضع حمل تک نکاح ناجائز ہے [5] رنگسا صفت غنچہ دگل اہل سخن کرتے ہیں۔ ہم ہندی ہیں لفظ غنچہ دہن کرتے ہیں [5] پان تھیچکی کاٹ کر افیون مقطر میں ڈالکر بنالیتے ہیں اسکو ایک چنے کے برابر چلم میں رکھکر حقے کی طرح پیتے ہیں ۱۲

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
مذاق[1]	ع	۱۴۸	کسی بات کا چسکا۔ عادت۔ دلچسپی سلیقہ۔	مذکر	جلال	عاشقان باوفا کا اور ہی کچھ ہے مذاق	خو بتا دیتی ہیں جنکو جفا آتی نہیں
مذکور[2]	"	۹۶۶	ذکر کیا گیا۔ تذکرہ۔	"	جرات	جس جا سنا اُسیکا مذکور ہو رہا ہے	دیوانہ پن ہمارا مشہور ہو رہا ہے
مذلت	"	۱۱۷۰	ذلت و خواری۔	مونث	حالی	پر اس قوم غافل کی غفلت وہی ہے	مذلت پہ اپنی قناعت وہی ہے
مذمت	"	۱۱۸۰	ہجو۔ برائی۔ بدنامی۔ ذلت رسوائی۔	"	امیر	ڈرتے نہیں ہو ساقی کوثر سے واعظو	منبر پہ بیٹھکر یہ مذمت شراب کی
مذہب	"	۷۴۷	راستہ طریقہ دین۔ ایمان آئین۔	مذکر	اسیر	ایمان جو تمھارا ہے ہمارا ہے وہ ایمان	مذہب جو تمھارا ہے وہ مذہب ہے ہمارا
مر[3]	ھ	۲۴۰	مرنا۔	"	جلال	تم سلامت رہو اب یہ پھر کہنا	مر مٹے تجکو مر نہیں آتا
مراد[4]	ع	۲۴۵	مقصد۔ آرزو	مونث	امیر	بوسہ اُس لب کا ملا پائی مراد	منہ کی مانگی۔ آج ہاتھ آئی مراد
•	•	•	بالغ ہونا۔ کام کے لائق ہونا۔ قابل استعمال ہونا۔	"	آتش	آتش جکو مہ چار دہ کو بھول گیا	مراد پر جو ترا عالم شباب آیا
مراد	ع	۲۴۵	منت ماننا۔ آرزو پوری ہونے کے لیے دعا مانگنا۔	"	داغ	عدو کی التجا کرنی پڑی ہے	مرادیں مانگتا ہوں آسماں سے
				"	جان صاحب	شاد کیوں آج نہ ہو کل سے بوا پائی مراد	نامرادو کہیں تھی خالق نے یہ دکھلائی مراد
(مربیٰ)	ع	۲۴۳	وہ میوہ جو قند یا شکر میں پرورده کیا ہو۔ میوہ کو خاص ترکیب سے گلا کر شیرے میں رکھا گیا ہو۔	مذکر	رشک	خط سے شیرینی لب گھٹ گئی مشاطہ بھی جاے	اب مربی سے غرض کیا جو مربا نہ رہا
مرتبہ[5]	"	۷۴۷	درجہ قدر۔ عزت رتبہ	مذکر	جلیل	طریقت میں حقیقت میں ولایت میں کرامت میں	کسی نے مرتبہ ابتک نہ پایا غوث الاعظم کا
مرثیہ[6]	"	۷۵۵	مُردے کی تعریف۔ وہ نظم یا اشعار جسمیں کسی کی شہادت یا وفات کا حال اور اسکی مصیبتوں کا ذکر ہو۔	"	رشک	حال ایسا ہے کہ روئیگا زمانہ مجھپر	مرثیہ میری مصیبت کا کہا جائیگا
مرجان	ع	۲۹۴	مونگا۔ بالفتح صحیح ہے و بالکسر غلط ہے۔	"	جاہ	ہیں رو زباں ہر دم وصف اُس لب رنگیں کے	دریای طبیعت سے مرجان نکلتے ہیں
مرجع	"	۳۱۳	ٹھکانا۔ جاے پناہ۔	"	جلیل	اُنکو عمل و علم کا منبع دیکھا	اُنکو کرم و جود کا مرجع دیکھا
مرحبا	"	۲۵۱	کلمۂ تحسین و آفریں۔ شاباش۔ آفریں سبحان اللہ کی جگہ استعمال	مونث	تسلیم	وقت جانبازی زباں پہ مرحبا کسنے کہی	نقش و پر یار کے میری وفا کسنے کہی

[1] بمعنی ہنسی و دل‌لگی ظرافت بھی مستعمل ہے (جان صاحب) چل پرے مجھ سے مردوے سرک یاں سے۔ مجکو بھاتا نہیں مذاق ترا۔ [2] (ذوق) مذکور تری بزم میں کسکا نہیں آتا۔ پر ذکر ہمارا نہیں آتا نہیں آتا۔ اب مذکور نہیں بولتے فصحا اسجگہ ذکر استعمال کرتے ہیں۔ [3] (اسیر) جیتا ہوں تو کہتے ہیں یہ کس کام کا جینا۔ مرتا ہوں تو کہتے ہیں تجھے مر نہیں آتا۔ اب فصحا مر نہیں بولتے اس موقع پر مرنا بولتے ہیں (داغ) آیا ہوں تیرے دام میں صیاد باغ سے۔ اپنی مراد پہ گل و ریحاں کو چھوڑکر [4] مراد (ع)۔ مذکر بمعنی مترادف [5] مرتاض ع ریاضت کرنیوالا عبادت میں مشقت اٹھانیوالا ریشی زمرتاض۔ مرتاض و مرتبہ سے کوئی تعلق نہیں ہے مگر اس لفظ کا لکھنا مقصود تھا اسلئے یہاں لکھا گیا۔ مرتبہ (انیس) تھا میں منتظر صدا اسی امید کا۔ ذرہ کو بار مرتبہ خورشید کا آتا۔ [6] مربی سرپرست پرورش کرنیوالا مربی بیمار و مربا نجو ہر (داغ) زندہ درگور زمانہ میں نہونگے ایسے مرثیہ کہتے ہیں شاعر ترے بیمار دن کا۔

			کرتے ہیں ۔ (مختلف فیہ)	مذکر	ظفر	مرگئے ہم سے زبان سے اُنکی	دیکھیں کب مرحبا[1] نکلتا ہے
مرحلہ	ع	۲۸۳	منزل بارہ میل کی مسافت ۔ اہم کام ۔ بڑی مسافت ۔	؍؍	جلال	دم آخر وہ چلے آتے تو احسان ہوتا	مشکل نزع کا کیا مرحلہ آسان ہوتا
مرد	ف	۲۴۴	نر ۔ آدمی ۔ بشر ۔ شخص ۔	؍؍	امیر	خنجر کھنچا جو میان سے چمکا میان صف	جوہر کھلے جو مرد وطن سے نکل گیا
مردمک[عہ]	؍؍	۳۰۴	آنکھ کی پتلی ۔	مونث	صبا	ہوئی اسقدر مجکو منظور دید	رخ یار کا مردمک تل ہوئی
مردم گیا	؍؍	۳۱۵	ایک قسم کی گھاس ۔	؍؍	امیر	ہر ایک چیز ہے کیا خوشنما مدینے کی	پری کی شکل ہے مردم گیا مدینے کی
مردنگ	ہ	۳۱۴	ایک قسم کی ڈھولک ۔ جسے طبلے کی طرح بجاتے ہیں ۔ ایک قسم کا شیشے کا چھوٹا فانوس ۔ فرشی کنول	؍؍	اختر شاہ اودھ	مردنگیں جابجا نمودار	فرشی کنول اک طرف کار
مردنی	؍؍	۳۰۴	علامت موت کی جو کسیکے منہ پر ظاہر ہوتی ہے ۔	؍؍	داغ	اے داغ تیری صورت دیکھیں گے دوڑ کر	چھائی ہوئی جو منھ پہ یوں مردنی رہیگی
مردہ	ف	۲۴۹	میت ۔ مرا ہوا جسم ۔ لاش ۔	مذکر	رند	گلی میں اسکی ہوائے بہشت چلتی ہے	وہ زندہ ہو گیا مُردہ جو زیر بام آیا
مرزبوم	؍؍	۲۹۵	آباد و قابل زراعت زمین ۔ پیدائش کی جگہ ۔	؍؍	رشک	اب ہے تنگ عار جغد و بوم اپنا مرزبوم	ہجر جاناں میں یہ معمورہ خرابہ ہو گیا
مرض	ع	۱۰۴۰	بفتح اول و دوم ۔ آزار ۔ بیماری ۔	؍؍	رند	عشق میں رکھ نہ زندگی کی امید	یہ مرض گور ہی جھنکاتا ہے
مرضی[عہ]	؍؍	۱۰۵۰	رضا ۔ خوشی ۔ اجازت ۔ خواہش ۔ پسند مرضی رب ۔ مشیت ایزدی ۔	مونث	؍؍	جب تمہیں بشاش دیکھا آن بیٹھے کوئی دم	اُٹھ گئے صحبت سے جب مرضی پائی آپکی
مرغ[عہ]	ف	۱۲۴۰	خروس ۔ طایر ۔	مذکر	سودا	اوس مرغ ناتواں کی صیاد کچھ خبر ہے	جو چھوٹکر قفس سے گلزار تک نہ پہونچا
مرغابی	؍؍	۱۲۵۳	پانی میں رہنے والا ایک پرند ۔ قاز ۔	مونث	دبیر	مثل تنور گرم تھا پانی میں ہر حباب	ہوتی تھیں سیخ موج پہ مرغابیاں کباب
مرقد	ع	۱۳۴۴	قبر ۔ تربت ۔ سونیکی جگہ ۔ آرام گاہ ۔	مذکر	جلال	وہ جو آئے روح بالیدہ ہوئی	رکھتے ہی دو پھول مرقد کھل گیا
مُرقّع	؍؍	۳۱۰	تصویر ۔ تصویروں کی کتاب	؍؍	مونس	دکھلا رہیں قدرت باری کا مرقع	ہاں کھینچ شہ دیں کی سواری کا مرقع
مرکب	؍؍	۳۶۲	بفتح اول سواری کی چیز ۔ گھوڑا ۔ کشتی وغیرہ ۔	؍؍	امیر	میری الفت سے یہ لذت مل گئی	بیٹھی تیوری مرکب قاتل گیا

[عہ] برخلاف جمہور کے ظفر نے مذکر لکھا ہے ۔

[عہ] مرغ تمام پرندوں کو کہنا غلطی ہے ۔ مرغ صرف اُنہیں پرندوں کو کہنا چاہئے جو کچھ جثہ رکھتے ہوں مثلاً ۔ کبوتر ۔ کنجشک وغیرہ ۔ ورنہ جھینگا دریا بھونرے ۔ مکھی ۔ مچھر وغیرہ وغیرہ کو مرغ کہنا غلطی ہے ۔ فارسی والے مرغا اور مرغی کو خصوصیت کے ساتھ کہتے ہیں عہ (برق) ۔ طوطیا ہے چشم جانان مردمک ہی حور کی عہ ارنام چرخ شکر ہے شکوہ نہ کبھی آئے زبان پر ۔ انسان ہو باہر نہو تو مرضی رب سے ۔

لفظ			معنی				
مرکز[۱]	ع	۲۶۷	کسی چیز کے قائم کرنے کی جگہ	مذکر	امیر	نہ کیوں سوئے مقدم ہو رجوع دل مؤخر کی	کہ مرکز ہو ہر اک مسند الیہ اسناد مسند کا
مرگ[۲]	ف	۲۶۰	قضا۔ اجل۔ موت۔	مونث	جلال	بے مروت ہے پوری مرگ فراق	چھوڑ کر نیم جان جاتی ہے
مرگ چھالا[۳]	ہ	۲۰۰	ہرن کی بالوں سمیت کھال فقرا جسپر بیٹھکر عبادت کرتے ہیں۔	مذکر	ناسخ	غم ہوا سے جب مجنوں وحشی کی صورت دیکھکر	جو ہرن تھا خشک ہو کر مرگ چھالا ہو گیا
مرگھٹ	″	۶۶۵	وہ جگہ جہاں ہندوؤں کے مردے جلائے جاتے ہیں۔	″	امیر	رخ و گیسو پہ تری کتنے مسلماں ہندو	ہو گئے مقبرے تعمیر بھرے سب مرگھٹ
مروت[۴]	ع	۶۴۶	بضم اول و دوم و فتح واو مشدد۔ لحاظ۔ رعایت۔	مونث	ریاض	بس نہیں بھی لئے پی کے چھلکتے ہوئے جام	آج ساقی تری آنکھوں کی مروت دیکھی
مروحہ	″	۲۵۹	دستی پنکھا۔	مذکر	اسیر	کیا خاک ہوا امید کمینوں سے عیش کی	کب مروحہ بنا پر زاغ سیاہ کا
مرہم	″	۲۸۵	دوا جو زخم پر لگاتے ہیں۔ زخم کا علاج۔	″	آتش	پیدا کری گو موم کی وہ چشم گداز ی	زخم دل احباب کو مرہم نہیں ہوتا
مریخ	″	۸۵۰	نام ایک ستارہ کا۔ منگل جسکو جلاد فلک کہتے ہیں۔	″	″	لباس سرخ پہنکر جو وہ جواں نکلا	پناہ مانگتا مریخ آسماں نکلا
مرید	″	۲۵۴	دینی شاگرد۔ کسیکے ہاتھ پر بیعت کرنیوالا۔ چیلا۔	″	داغ	بظاہر ادب یوں حضرت ناصح سے ملتا ہوں	مرید خاص جیسے مرشد کامل سے ملتا ہے
مریض	″	۱۰۵۰	بیمار۔ علیل۔ روگی۔	″	جلیل	اب آپ شربت دیدار اپنا رکھ چھوڑیں	مریض ہجر تو بچتا نظر نہیں آتا
مزاج[۵]	″	۵۱	آمیزش طبیعت انداز سرشت کیفیت جو اربعہ عناصر کے ملنے سے پیدا ہو۔ خو۔ خصلت۔ غرور۔	″	جلیل	دامن جو چھو لیا ہے کسی گلعذار کا	ملتا نہیں مزاج نسیم بہار کا
مزار	″	۲۴۸	زیارت کی جگہ۔ درگاہ۔ آستانہ قبر	″	″	تڑپ رہا ہوں اسی آرزو میں سوتے سے	خدا دکھائے مزار ایکی سال احمد کا
مزاولت	″	۴۸۴	کسی کام کا روز مرہ کرنا۔ مشق۔ مہارت۔	مونث	بحر	چھپنے ہوئے ہیں جو دیوان کا انا تیس بحر	مزاولت میں ہماری وہ انتخاب رہا
مزدور	ف	۲۵۷	اُجرت پر کام کرنے والا۔	مذکر	امیر	وہ تو ہے چرخ چہارم پہ یہ تیغ مجلے پر	بیچ ہے عیسیٰ سے بھی بالاتر امزدور رہا
مژدہ	ف	۵۶	خوشخبری۔ بشارت مبارکباد۔	″	جلیل	وہ جو ملتے ہیں تو قسمت نہیں ملنے دیتی	مژدۂ وصل مری ہوش اُڑا دیتا ہے
مزرع	ع	۳۱۷	کھیتی۔ کھیت	″	امیر	جا رہے ہیں ان کی جدائی میں احوال ہوا	کہ مزرع دل مفت میں پامال ہوا

[۱] کسی چیز کے کھڑا کرنے کی جگہ۔ کسی چیز کا درمیانی حصہ قلب دائرہ کے بیچ کا وہ نقطہ جس سے اُسکے محیط تک کل خط برابر آئیں۔ جو نقطہ کہ دو کی وہ ٹیڑھی لکیریں جس سے وہ کاٹ دکھائے پڑھا جاتا ہے اُسکو بھی مرکز کہتے ہیں۔ [۲] مرگ انبوہ جشنے دارد۔ عام مصیبت کا رنج نہیں ہوتا۔ قاعدہ وخاصہ طبیعت کا ہے کہ کسیکو درد کا شریک پاکر انسان تسلی پاتا ہے۔ [۳] (تتمہ) سایۂ تاج گدایانہ ہماسے کم نہیں۔ مرگ چھالا اپنا تخت بادشاہ سے کم نہیں۔ [۴] (جلال) دیکھے دل تجھسے دل آزار کو جو اُف نہ کریں۔ مہر اُنکی ہے وفا اُنکی مروت اُنکی ہے [۵] حال پوچھنا (جلال) کبھی تمھیں چلے آؤ ادھر اجل کے عوض۔ مزاج پوچھ لو بیموت مرنیوالونکا۔

مزرع	ع	۳۱۷		مونث	رند	آبیاری ابر رحمت نے نہ کی اب کی برس	مزرع امید اپنی خشک ہے پانی ہوئی
مزہ	ف	۵۲	لذت ۔ ذائقہ ۔ سواد ۔ لطف ۔ حظ ۔ عادت ۔	مذکر	جلیل	وہ آئے یا نہ آئے کچھ اس سے غرض نہیں	آنکھوں کو پڑ گیا ہے مزہ انتظار کا
				″	دل	تری ناوک کو پیوست جگر کیونکر کوئی سمجھے	جگر میں کچھ خلش ہوتی خلش میں کچھ مزہ ہوتا
مژہ	″	۵۲	پلک ۔	مونث	جلال	اسکی مژہ پہ چشم سخن گو سے کہتی ہے	میں بھی زبان دراز ہوں نہیں تجھ سے کم نہیں
مژگان	″	۱۱۸	پلک مژہ کی جمع ہے مگر اردو اور فارسی میں بکسر اول و بطور مفرد مستعمل ہے ۔	″	جلیل	تری چبھتی ہوئی مژگاں کا پورا لطف جب ہے	کہ تھوڑی سی ہو دل میں اور دل کے پار تھوڑی سی
مس[1]	″	۱۰۰	تانبا ایک معدنی دھات ہے جس کے برتن وغیرہ بناتے ہیں ۔	مذکر	تسلیم	گر تمنا ہے شرف کی خاکساری کو نہ چھوڑ	مل کے مس اکسیر سے دم بھر میں کندن ہو گیا
مساحت	ع	۵۰۹	زمین کی ناپ زمین کی پیمائش ۔	مونث	اسیر	چکر ہمارے پاؤں کا پہیئے سے کم نہیں	سہل اے جنون ہمکو مساحت زمین کی
مساس	″	۱۶۱	بکسر اول اردو میں بفتح اول بمعنے ملنے کے مستعمل ہے ۔ عورت کے کسی حصۂ جسم کو چھونا ہاتھ سے ملنا ۔	مذکر	ناسخ	رہ گیا میں مسوس کر دل کو	کب میسر مجھے مساس ہوا
مسافر	″	۳۸۱	راہ چلنے والا ۔ سفر کرنیوالا ۔ جو مقیم نہو ۔	″	امیر	چھڑکتے ہیں وہ افشاں گیسوؤں پر جب ہو دل کی	مسافر چھاؤں میں تاروں کی گھر سے چل نکلتا ہے
مسافت[2]	ع	۵۸۱	بالفتح ۔ دوری بُعد ۔ فاصلہ ۔ مسافرت ۔ سفر ۔	مونث	عزیز	چلا ہی جاتا ہوں کچھ انتہا نہیں ملتی	ہر اک قدم کی مسافت ہے طول ارض و زمن
مسالا[3]	ہ	۱۳۲	ہر چیز کے تیار کرنے کے لوازم اور ضروریات ۔	مذکر	جان صاحب	اے جان ایسا چھاتی سے لپٹا یا بھینچ کر	انگیا کا میری سارا مسالا مسل گیا
مساوات	ع	۵۰۸	بضم اول صحیح ہے حالت کا یکساں ہونا برابری ہمسری ۔	مونث	اسیر	ہیں وہ مغرور بہت اپنی مسیحائی پر	کیوں نہو زندگی و مرگ مساوات مری
مستاجر	″	۷۰۴	ٹھیکہ دار ۔ کاشتکار زمیندار ۔ اسامی ۔	مذکر	اسیر	پھر جنوں پرگنہ عشق کا مستاجر ہے	جز لکے نصب کے دن آئے ہیں سال آخر ہے

[1] انگریزی میں کنواری لڑکی کو کہتے ہیں ۔ (اکبر الہ آبادی) قصۂ منصور سنکر بول اٹھی وہ شوخ مس ۔ کیسا احمق لوگ تھا پاگل کو پھانسی کیوں دیا ۔ (نقل کفر کفر نباشد) [2] عرب کے جنگلیوں کو جب ایک مقام سے دوسرے مقام کا فاصلہ دریافت کرنا ہوتا ہے تو چند قدم اس مقام کیطرف چلکر کسی جگہ کی مٹی اٹھا کر سونگھتے ہیں اور فاصلہ بتا دیتے ہیں ۔ یہ دستور صرف عرب میں ہے [3] مصالح ۔ عربی میں مصلحت کی جمع ہے ۔ مگر فارسی والوں نے بمعنی لوازم تیاری ہر چیز کے بھی استعمال کیا ہے چونکہ زبانوں پر مصالح نہیں ہے اسلئے میری رائے میں مناسب ہے اردو میں جو لفظ جسطرح بولا جائے اسیطرح لکھا بھی جائے جسطرح مسالا بولا جاتا ہے اسیطرح لکھا بھی جاوے ۔ لکھنؤ میں شعرا کی زبانوں پر بھی مسالا ہے رشک و جلال نے اپنے لغتوں میں بھی مسالا ہی لکھا ہے ۔ (رمنہ) نمک چھڑکنے کو مانگے جراحت دل پر ۔ جو دیکھے آپکے مو باف کا مسالا سانپ ۔ جان صاحب کے شعر سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ لکھنؤ کے محلات میں بھی یہی بول چال تھی سرخی دھونا وغیرہ جو حرارت کی ضروریات میں ہیں ۔ گوٹا پٹھا ۔ بنت کناری وغیرہ جو کپڑے پر ٹانکتے ہیں ۔ لونگ مرچ الائچی دھنیا وغیرہ جو کھانے کو لذیذ بناتا ہے ۔ محرم کا مسالا دینے میں ناریل وغیرہ ملا کر اسے پان کے کھاتے ہیں ۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مستزاد	ع	۵۱۲	بڑھایا گیا - افزوں کیا گیا - اصطلاح شعرا میں وہ نظم جو ٹکڑا رکن بڑھا کر لگا دیں -	مذکر	اسیر	سرمگیں آنکھ کی تعریف میں مصرع لکھکر	مستزاد اور لگا دیتے ہیں دنبالہ کا
مستول	ر	۵۳۶	کشتی یا جہاز وغیرہ پر بادبان باندھنے کا ستون -	ر	برق	اے کماں ابرو مجھے دریائے غم سے پار کر	کشتیٔ تن میں لگا مستول اپنے تیر کا
مستک	س	۵۲۰	ہاتھی کا ماتھا -	مؤنث	ذوق	جیسے ہاتھی پہ بزرگوں کے ہو سجدہ کا نشاں	اسکی مستک پہ شہا جلوہ نما ہے یوں ڈھال
مستی	ف	۵۱۰	نشہ - وہ کیفیت جو نشہ والی چیز سے پیدا ہوتی ہے - مدہوشی شہوت کا جوش - خوشی کی حرکتیں -	ر	امیر	ہزار و منعم کو ہوشیں لاؤ نہیں سنتے	یہ سچ ہے ایک تو ڑی ہیں ہے مستی اینٹ کی
مسجد	ع	۱۰۷	نماز پڑھنے کی جگہ - عبادتخانہ - خانۂ خدا -	ر	اسیر	تیغ ابرو جھکے اسکے جو ہنگام نماز	کربلا ہو جائیگی مسجد حسین آباد کی
مسدس	ر	۱۶۴	چھہ ضلعوں کی شکل - وہ بیت جسمیں چھہ رکن ہوں یا وہ نظم جسمیں چھہ مصرع ہوں -	مذکر	امیر	فروغ دیں جو شش گانہ میں شایع ہال نہیں	مسدس آپکی فکر رسا میں مجدد کا
مسرت	ر	۷۰۰	بفتح اول صحیح ہے - خوشی - فرحت -	مؤنث	ریاض	بن سنور کر کبھی جانے کی مسرت دیکھی	آئینہ میں کوئی سو بار تو صورت دیکھی
مسطر	ر	۳۰۹	بالکسر اول و بفتح سوم - سطر کھینچنے کا آلہ - وہ دفتی جسپر سطریں بنانے کے لیے ڈورے لگا دیتے ہیں -	مذکر	رند	ساری رگیں ہوئی ہیں تن زار پر نمود	ناطاقتی نے جسم کو مسطر بنا دیا
مسکراہٹ	ھ	۷۲۶	ہونٹھوں میں ہنسنا - وہ ہنسی جسمیں دانت نہ نکلیں -	مؤنث	سرور	چھیڑ کرتی ہوئی جب باد صبا آتی ہے	مسکراہٹ لب غنچہ کی ستم ڈھاتی ہے
مسک	ر	۱۲۰	کپڑے کا اسطرح پھٹ جانا کہ تار الگ نہ ہو جائے - دھچکا - دبانا - بھینچنا -	ر	منیر	مری ضیق غم فرقت سے دریا تنگ آتے ہیں	شکنجہ ہوتی ہے مجکو مسک آغوش ساحل کی
مسکن	ع	۱۰۰	بفتح اول و سوم جائے سکونت رہنے کی جگہ - گھر - مکان ٹھکانا -	مذکر	فائز	ہے دل سوزاں ہی ہی دائم الم اے فلسفی	پھر نہ کہنا آگ میں مسکن سمندر کا نہیں

۵۱ (فائز) راست تحریر نہ جب بھی ہوتر ہمارے نگہی - ہو جو تار نگہ جور کا مسطر پیدا -

۵۲ (محشر) گرادی یادگار عشق بجلی کوہ سینا پر - ذرا سی مسکراہٹ بھی جو مشتاقوں پہ آئی ہے -

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
مسلک	ع	۱۵۰	راستہ۔ راہ۔ طریقہ۔ قاعدہ۔ دستور	مذکر	امیر	ہو کرتا ہے مثل چرخ زمانہ بھی پائمال	مسلک جو پیر کا وہ چلن ہے مرید کا
مسکہ	ف	۱۲۵	تازہ نکلا ہوا کچا گھی۔ مکھن۔				
			اردو میں وہ سیماب جو دواؤں سے منجمد کیا گیا ہو۔ بفتح اول وسوم م۔	″	بحر	دل ترے آنے سے ٹھہرا عاشق بیتاب کا	کان کے پتے سے مسکہ بنگیا سیماب کا
مسئلہ	ع	۱۳۵	پوچھی ہوئی بات۔ شرعی بات۔ مذہبی قانون۔	″	اسیر	ہوا کب فکر سے حل مسئلہ توصیف کاکل کا	نظر آیا ہمیں اس دور میں عالم تسلسل کا
مسند	″	۱۵۴	تکیہ لگا کر بیٹھنے کی جگہ۔ وہ فرش جس پر امرا بیٹھتے ہیں۔	مونث	امیر	رہے خود جلوہ آرا بوریا ہو فقیر پر حضرت	ہزاروں کو عطا کیں مسندیں سنجاب و قاقم کی
مسواک	″	۱۲۷	دتون	″	ناسخ	ہونٹھ دونوں صورت عناب آتے ہیں نظر	آپکی مسواک گویا شاخ ہے عناب کی
مسوّدہ	″	۱۱۵	وہ تحریر جو سرسری طور پر لکھی جائے اور جسکے پھر سے صاف کرنے کی ضرورت ہو۔	مذکر	منیر	پائی بیاض موسم پیری جو قید میں	صاف اندنوں مسودۂ موے سر ہوا
مسوّدہ	″	۱۱۵	کنایتہً منصوبہ۔ سوچی ہوئی بات	″	داغ	پورا ہوا نہ ایک بھی اس دل کا مسوّدہ	فرسودہ لاکھ بار قلم ہو کے رہ گیا
مسوڑھا	ھ	۳۱۲	دانتوں کی جڑ کا گوشت۔	″	انیس	آثار مرگ پھول سے رخ پر نمود تھے	ہچکی لگی ہوئی تھی مسوڑھے بے کو تھے
مسہری	″	۳۱۵	بفتح اول و دوم و نیز بکسر دوم۔ پردہ دار پلنگ	مونث	ناسخ	اجل کے آتے ہی سونا پڑا ہو خاک میں غافل	بس اکدم میں مسہری ہوگئی بیکار سونے کی
مسہل	ع	۱۲۵	دست۔ دست آور دوا۔	مذکر	غالب	سہل تھا مسہل و لے یہ سخت مشکل آ پڑی	مجھ پہ کیا گزرے گی اتنے روز بن حاضر ہوے
مسی	ھ	۱۱۰	دانتوں کے سیاہ کرنے کا منجن۔ جو عورتیں استعمال کرتی ہیں۔	مونث	امیر	یہاں تو ہے آنکھوں میں اندھیر دنیا	وہاں تمکو سرمہ مسی سوجھتی ہے
•	•	•	ایک رسم جو بازاری عورتوں میں ہوتی ہے	″	″	ملتا نہیں مزاج جو سوسن کا اے صبا	مسی ہے شاید آج عروس بہار کی
مسیں	ھ	۱۶۰	مونچھوں کا رواں نکلنا۔ جمع مونث مستعمل ہے۔	″	انیس	آغاز تھیں مسیں بھی ابھی لیسے سن تھے	بچے مرے۔ ابھی ترے مرنے کے دن نہ تھے
مسیح	ع	۱۱۸	لقب حضرت عیسیٰ علیہ السلام	مذکر	رند	دل و جگر کے تو ٹکڑے اڑا دیئے غم نے	مسیح آن کے ٹانکے کہاں کہاں دیگا
مسیحا[1]	″	۱۱۹	لقب حضرت عیسیٰ۔ مجازاً معشوق	″	ناسخ	ہیں وہ تیرے لب جاں بخش کی نظارگی کو	اے صنم چرخ چہارم سے مسیحا اترا
مسیحائی	ف	۱۴۹	مردونکو زندہ کرنے کا معجزہ۔ معجزے کی قوت۔ حیات بخشی	مونث	جلیل	مسیحائی نہ دیکھی ہوگی تو نے تیغ قاتل کی	ٹھہر جا ہم دوا تیری دل ناشاد کرتے ہیں
مشابہ	ع	۳۴۸	مانند۔ شکل سے شکل ملتی ہوئی۔	مذکر	سحر	مہینہ بھر اسی امید پہ مہتاب گھٹتا ہے	کہ شاید ایک دو دن ہو مشابہ تیرے ابرو کا
مشاطہ		۳۵۵	مشاطہ کنگھی۔ دائی سنگار کرنیوالی عورت	مونث	حیا	پہنا کے بالیاں انہیں از بسکہ ہی کیا	مشاطہ ابھی پردے میں کان انکے بھر گئی

[1] دو دل ہم پہ انداز تبسم بجارہ فرما ہو نہیں سکتا۔ جو اک عالم کا قاتل ہے مسیحا ہو نہیں سکتا۔

مشاعره	ع	۶۱۶	باہم شعرا کا جمع ہو کر شعر خوانی کرنا	مذکر	منیر	کہیں مباحثۂ علم و مجلس فضلا	کہیں مشاعرہ تھا پڑھ رہے تھے اہل سخن
مشام	″	۳۸۱	دماغ۔ سونگھنے کی قوت۔	″	ناسخ	بو سے رہتا ہے معطر رات دن اپنا مشام	اُس گلی کی گرچہ ہمسر زلف پیچاں ور ہے
مشاہده	″	۳۵۵	دیکھنا۔ دید۔ معاینہ۔	″	رند	عیاں ہو صورت شاہد جو چشم حق بیں سے	کرے بغور تو عاقل مشاہدہ دل کا
مشتری	″	۹۵۰	خریدار۔ مول لینے والا۔	″	آتش	یہ جنس دل مقرر اک نظر اسکو دکھاؤنگا	جو کوئی مشتری بازار عالم میں حسین آیا
۰	۰	۰	نام ایک ستارہ کا ہے جو چھٹے آسمان پر ہے اور سعد سمجھا جاتا ہے۔ [۱]	مونث	ناسخ	تیرا غلام کچھ مہ کنعاں فقط نہیں	کہتی ہے مشتری بھی تری زر خرید ہوں
				″	تسلیم	سربلندی کیلئے پابوس ہوا ہے قمر	کرتی ہے کسب شرف نامے سے اسکے مشتری
مشرب	″	۵۴۲	بالفتح پانی پینے کی جگہ۔ چشمہ۔ جھیل۔ دین۔ مذہب۔ طینت۔	مذکر	امیر	ہزار ہا حسن آدمی ہیں ہزار ہا خوبیاں ہیں	میر مینا تو ہے یہ مشرب وانہیں تو کچھ نہیں ہے
				″	جلیل	ازل سے حق پرستی بت پرستی سنتی آتی ہیں	مگر یہ آپکا مشرب نرالا خود پرستی ہے
مشرق	″	۶۴۰	سورج نکلنے کی جگہ۔ پورب۔	″	ناسخ	مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجراں کا	طلوع صبح محشر چاک ہے میری گریباں کا
مشعل	″	۴۴۰	بالفتح۔ کپڑے کی موٹی بتی تیل میں تر کرکے روشن کرتے ہیں۔ اسکو مشعل کہتے ہیں۔	مونث	ریاض	ساقی نے رات ہاتھ سے توڑی جو مہر خم	مشعل دکھائی برق سر کوہسار نے
				″	انیس	مشعل نہ ٹھہرتی تھی نہ شمعوں کا اجالا	خیمہ بھی اندھیرے میں نظر آتا تھا کالا
مشغلہ	″	۱۲۷۵	کام۔ شغل۔ کسی کام میں مصروفیت	مذکر	تعشق	نگاہ وحشت میں ہنستا تھا رلاتا تھا کبھی	دل نہیں جاتا رہا اک مشغلہ جاتا رہا
مشق	″	۴۴۰	مہارت۔ عادت۔ پراکٹس۔ کسی کام کا روزانہ کرتے رہنا	مونث	جلیل	ازل سے آسماں چکر رہا ہے	یہ پہلی مشق ہے اُن کے ستم کی
مشقت	″	۸۴۰	محنت۔ ریاضت۔ تکلیف۔	″	امیر	مناسب طبیعت تھی شہرت ہوئی	مشقت سہی لیکن مشقت ہوئی
مشک	ف	۳۶۰	اصفہانی و شیرازی بالکسر اور ماوراءالنہر والے بالضم بولتے ہیں ایک خوشبو ہے جو تاتار و ختن کے نافہ سے نکلتی ہے۔	مذکر	جلیل	بو لفت گیسو کی جو چھوٹی تو خطا کیا	تم جانتے ہو مشک نہاں ہو نہیں سکتا
مشک [۲]	ف	۳۶۰	بالفتح پانی بھرنے کی کھال۔	مونث	دبیر	خیمے کی طرف اگ اٹھائی نہیں جاتی	اب مشک سکینہ کی بچائی نہیں جاتی
مشک	ھ	″	بضم دونوں شانے۔ دونوں بازو۔ کسکے ہاتھ پیٹھ پر لا کر باندھ دیتے ہیں۔	″	مونس	آنکھوں سے خون ٹپکتا تھا اس نابکار کی	مشکیں بندھی ہوئی تھیں ضلالت شعار کی
مشکل	ع	۳۹۰	دشواری۔ کٹھنائی۔ سختی۔ دقت۔	″	جلیل	عشق کا آج امتحان ہے جلیل	مشکل آساں کرے خدا تیری
مشورت [۳]	″	۹۴۶	صلاح۔	″	نواب مرزا شوق	تھے جو اشراف کچھ نہ بن آئی	مشورت اسطرح سے ٹھہرائی
مشوره	ف	۵۵۱	صلاح۔	مذکر	جلال	کسی ترچھی چتوں میں بانکی ادا میں	مرے قتل کا مشورہ ہو رہا ہے

۱ منیر نے مذکر بھی لکھا ہے سے ہوا ہے مشتری محبوس گویا برج عقرب میں۔ نظر آتے ہیں اہل علم و فضل اس سال زندانی حضرت امیر مینائی رح نے لکھا ہے کہ جو مشتری ستارے کے معنی میں مونث ہے۔ جہاں شعرا نے مذکر لکھا ہے وہاں ستارہ مقصود نہیں ہے۔ ۲ (انیس) ماتم خالی ہے لاکر نہیں دو مشک ہماری۔ بابا کی سنی جاتی نہیں گریہ و زاری ۳ (آتش) کفن کی فکر ہمارے لئے بھی واجب ہے۔ نقاب کی جو تمہیں مشورت حیا نے دی

لفظ	ماخذ	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
مشیت	ع	۷۵۰	ارادۂ ایزدی	مونث	جلال	نجاؤنگا اب اس بت کی گلی میں	جلال آگے مشیت جو خدا کی
مصاحبت	″	۵۴۱	ہمنشینی - ساتھ رہنا باہم اٹھنا بیٹھنا	″	منیر	ہیں انکی خدمتِ عالی میں عرض اہلِ یقین	مصاحبت مری امراض جانگزا نے کی
مصائب	″	۱۵۳	مصیبت کی جمع - تکلیف - دکھ مصیبتیں -	مذکر	ناسخ	کبھی مصائب دشت جنوں نہ بھولوں گا	تمام نوک زباں ناجراے خار ہوا
				″	سخن	دل یہ کہتا ہو کہ الفت کے مصائب جھیلو	میں یہ کہتا ہوں کہ مر جاؤں تو راحت ہو جائے
مصحف	″	۲۱۸	مجازاً قرآن شریف -	″	اسیر	زرد جب صحفِ رخ علم سے وہ پھرا ہو گیا	اور بھی زینت ہوئی مصحف مطلا ہو گیا
مصدر	″	۳۳۴	جاے صدور - صادر ہونے کی جگہ - نکلنے کی جگہ - چشمہ - جڑ -	″	بحر	تو ہی اربعہ کتاب آسمانی کا خلاصہ ہے	تو ہی مصدر ہے بیشک اس اعجاز مجرد کا
مصداق	″	۲۳۵	وہ شے جس پر کسی معنی کا اطلاق ہو -	″	برق	مصداق قول لحمک لحمی دکھا دیا	جب تک نہ آب پاک دہان نبی پیا
مصرع	″	۴۰۰	کواڑ کا پٹ - آدھا شعر	″	دبیر	قامت جو گرد تشت میں دو دو ازل کا	اس رنگ پہ مصرع وہ بنا بحر رمل کا
مصرف	″	۴۱۰	خرچ - خرچ کی جگہ -	″	سودا	سعادت مند ہو کر جی کہ بعد از مرگ عالم میں	ہما کے بال کا مصرف بجز افسر نہیں ہوتا
مصلا	″	۱۶۱	جانماز - نماز پڑھنے عبادت کرنے کی دری -	″	صبا	فقیرانہ معبود کی ہے عبادت	یہی بوریا ہے مصلا ہمارا
مصلحت	″	۵۶۸	نیک صلاح - نیک تجویز - خوبی - بھلائی -	مونث	مصحفی	اشک نے راہ چشم تر لی ہے	مصلحت کچھ تو دل سے کر لی ہے
مصور	″	۳۲۶	تصویر بنانے والا - تصویر کھینچنے والا نقاش -	مذکر	جلیل	جانتا ہے جو مصور مجھے شیدا تیرا	رنگ حیرت مری تصویر میں بھر دیتا ہے
مصلی	″	۱۷۰	جانماز - اور مصلی بمعنی نمازی	″	منیر	اہل ہمم کے دل سے وسیع و رفیع تر	فرش زمین پاک مصلی ہے عبد کا
مصیبت	″	۵۴۲	رنج - دکھ - تکلیف - سختی -	مونث	جلیل	وصل ممکن نہیں تو قتل سہی	اب مصیبت سہی نہیں جاتی
مضامین	″	۹۴۱	بفتح اول و کسر چہارم مضمون کی جمع - مطالب معانی -	مذکر	ناسخ	جب جدائی کے مضامین مجھے سوجھے ہیں	حرف سے حرف ہوئے ہیں دم تحریر جدا
مضایقہ	″	۹۵۶	تنگی وقت - قباحت - ہرج - ڈر - تفکر - اندیشہ -	″	اختر مینائی	آپ دم بھر کو گھر چلے آتے	اسمیں کچھ مضایقہ کیا تھا
مضحکہ	″	۸۴۳	ہنسی - ٹھٹھا اڑانا کسیکو ذلیل کرنا تمسخر - مذاق -	″	بحر	مضحکہ جب اشک بے تاثیر پر ہونے لگا	مثل شمع اپنے پسینے میں [illegible] ہونے لگا
مضمون	″	۹۳۶	مطلب - معنی - عبارت یا تحریر جو کسی خاص بحث پر لکھی جاے -	″	ناسخ	پہلے کر لیتا ہوں گل نیرۂ سیہ خانے کی شمع	تب کہیں مضمون پاتا ہوں شب دیجور کا

۵۱ (صفدر) قامتِ آدم سے بالا قدِ احمد کیوں نہو - مصرع اول سے بہتر مصرع ثانی ہوا -

۵۲ (دبیر) کرم کرم کی جگہ ہے غضب غضب کی جگہ - تمیز مصلحت ذوالجلال رکھتی ہے -

۵۳ (مصحفی) وصل میں مصحفی فراق سے بھی - کچھ مصیبت زیادہ ہوتی ہے -

لفظ	اصل	شمار	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
مطالع[1]	ع	۱۰۵	کسی چیز کو واقفیت حاصل کرنیکو لیے دیکھنا۔ کسی تحریر یا کتاب کو غور سے پڑھنا۔ طالبعلموں کا سبق کے معنی و مطلب پر غور کرنا۔	مذکر	آتش	لکھے ہیں گذشت ال کے مضموں یک قلم ایسے	تماشا فتنگہ کا ہے مطالع میرے دیوان کا
مطب	"	۵۱	طبیب کے بیٹھکر مریضوں کے دیکھنے کی جگہ۔ وہ مکاں جہاں طبیب بیٹھکر علاج معالجہ کرتا ہے۔	"	حالی	سکندر نو ہیں جو ایک نامی مطب تھا	وہ مغرب میں عطار مشک عرب تھا
مطرب	"	۲۵۱	بضم اول و کسر سوم گانے والا۔ قوّال۔ گویا۔	"	مصحفی	ساقی شراب لایا۔ مطرب رباب لایا	جھپر تو اک قیامت عہد شباب لایا
مطلب	"	۸۱	مقصد۔ مراد۔	"	اکبر	رونا تو ہے پیدا کا کوئی نہیں کسیکا	دنیا ہے اور مطلب مطلب ہے اور اپنا
مطلع[2]	"	۱۴۹	جائے طلوع۔ چاند سورج کے نکلنے کی جگہ۔	"	رضا	سامنا تھا وقت فکر آتش شعلہ نگار کا	مطلع خورشید۔ مطلع ہے مری اشعار کا
•	•	•	اصطلاح شعرا میں قصیدہ غزل وغیرہ کا پہلا شعر۔	"	ناسخ	شگاف خامہ ہے چاک گریبان سحر گویا	جو مطلع ہے مرا خورشید معنی کا وہ مطلع ہے
مَظْلَمَہ	ع	۱۰۲۵	بالفتح و فتح سوم و چہارم جو ابدہی وبال۔	"	رند	پھنسے گا حشر کے دن مظلمے میں خون ناحق کے	ہماری قتل سے باز آ تو او خونخوار جانے دے
مظلومیت	"	۱۴۲۶	ظلم رسیدگی۔ بیچارگی۔ ستایا ہوا ہونا۔	مونث	ضمیر	کم کوئی ہے بھری حسن تلخ کام کی	مظلومیت حسین علیہ السلام کی
مظہر	"	۱۱۴۵	جائے ظہور۔ ظاہر ہونے کی جگہ۔ تماشا گاہ۔	مذکر	ناسخ	مظہر وہ بت ہے نور خدا کے ظہور کا	نقش قدم سے سنگ کو رتبہ ہے طور کا
معاش	"	۴۱۱	روزی۔ وہ شئے جس سے بسر اوقات کیجائے۔	مونث	ذوق	دل کی معاش غم اُسے غم کی تلاش ہے	ڈرتا ہوں دل سے میں کہ بڑا بدمعاش ہے
معالجہ	"	۱۴۹	بضم اول۔ علاج کرنا۔ علاج۔	مذکر	رند	مسیح وقت نکر تو معالجہ دل کا	کہ جانگسل نظر آتا ہے عارضہ دل کا
معاملہ	"	۱۸۶	باہم ملکر کوئی کام کرنا۔ کاروبار۔ کام کاج۔ سابقہ۔ برتاؤ۔	"	رند	مآل کار ضرر جان کا ہے الفت میں	خدا کسی سے نہ ڈالے معاملہ دل کا
معانقہ	"	۲۶۶	گلے ملنا۔ بغلگیر ہونا۔	"	درد	اگلے معانقے کو اگر معاف کیجیے	لگ جاؤں اب گلے سے مکافات کے لیے
معاوضہ	"	۹۲۱	بدلا۔ عوض۔	"	رند	کہا تو کرتے ہو تم پر مجھی یقین نہیں	کرو تو آج کروں میں معاوضہ دل کا
معاونت	"	۵۶۷	مدد۔ حمایت سہارا۔ بضم اول و فتح چہارم و پنجم۔	مونث	میر	مرافقت کے لیے بیخودی کبھی آئی	معاونت کبھی ضعف شکستہ پائی کی

[1] فصحای حال مطالع کو بغیر (ہ) کے استعمال نہیں کرتے (مطالعہ استعمال کرتے ہیں۔ [2] بالضم و تشدید دوم مفتوح و فتح سوم اطلاع دیا گیا۔ آگاہ۔ خبردار بعض جگہ یہ لفظ مشہور ہو گیا ہے

لفظ	اصل		معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
معبد[5]	ع	۱۱۶	عبادتخانہ ۔ مذہبی عبادت گاہ	مذکر	دبیر	معبد ہے یہ کلیم کا مسکن مسیح کا	تم بولے اب یہ ہوئیگا مدفن مسیح کا
معجزہ	″	۱۲۵	نبی یا پیغمبر کا وہ کام جو انسانی قوت سے باہر ہو ۔	″	رضا	مہر انور کے دو ٹکڑے کئے ہیں انگلی سے	یاد ہیں معجزہ یہی منکر ہے محبوب خدا انکا
معجون	″	۱۶۹	وہ دوا جو گوندھکر بناتے ہیں ۔ مرکب دوا جو کئی دوا ملاکر مثل گندھے ہوئے آٹے کے بنائیں ۔	مؤنث	منیر	زرگل سے حسینان جہاں غازہ بناتے ہیں	اسی نسخہ سے معجون طلا دن رات بنتی ہے
معدن	″	۱۹۴	بفتح اول وکسیوم کان ۔ چاندی سونا تانبا پیتل کوئلہ وغیرہ نکلنے کی جگہ ۔	مذکر	داغ	جگر لوٹی ہی جاتا ہے تو دل تڑپے ہی جاتا ہے	یہ سینہ ہے الٰہی یا کوئی معدن ہے پارے کا
معدہ	″	۱۱۹	پیٹ میں کھانا رہنے و ہضم ہونے کی جگہ ۔	″	سودا	کنکری چننے پر ہے اب گذران	معدہ اسکا ہے مرغ کا سنگدان
معراج[1]	″	۳۱۴	سیڑھی ۔ زینہ ۔ آنحضرت صلعم کا عالم ملکوت میں انوار الٰہی دیکھنا مجازاً انتہائے عروج ۔ انتہائی ترقی ۔	مؤنث	عشق	سلجھتی تھی نہ سلجھی گفتگو معنی سے ستونکی	اسی منطق سے زندہ عقل نے معراج پائی ہے
معرفت[2]	″	۷۹۰	خدا شناسی شناخت پہچان خدا کی ۔ وہ کلام جس میں عارفانہ مضامین ہو	مؤنث	امیر	پڑھا عارفانہ برسوں امیر	تو کچھ معرفت اسکی حاصل ہوئی
معرکہ	″	۳۳۵	میدان جنگ ۔ لڑائی ۔ جنگ ۔	مذکر	مونس	یہ جان نثار آپکا جس وقت جا پڑا	دیکھیں گے پھر حضور کہ کیا معرکہ پڑا
معزولی	″	۱۹۳	موقوفی ۔ نوکری سے برطرفی ۔ تخت یا گدی سے اوتار دیا جانا	مؤنث	غالب	منصب شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا	ہوئی معزولی انداز و ادا میرے بعد
معشوق[3]	″	۵۱۶	دوست رکھا گیا ۔ جسپر کوئی عاشق ہو ۔	مذکر	جلیل	دلبیں ہے کہ آئینہ دکھا کر میں کہوں اسکو	مجھ درکار اک معشوق ہے اس شکل صورت کا
معصیت	″	۶۱۰	گناہ ۔ نافرمانی ۔ سرکشی ۔ خطا ۔	مؤنث	ضمیر	روئے نہیں کی تھنے یہ امداد ہماری	اس رونے سے تو معصیتیں ہو گئیں ساری
معلم	″	۱۸۰	علم سکھانے والا ۔ اُستاد ۔	مذکر	ناسخ	کیوں نہ اب عالم ہو اسکا تختہ مشق ستم	وقت بسم اللہ معلم جسکا بسمل ہو گیا
معما	″	۱۵۱	چیستاں ۔ پہیلی ۔ مخفی ۔ پوشیدہ ۔ تہ کی بات پیچیدہ بات ۔	″	″	کہاں ہوتی ہے رویا لیس تمیز خواب بیداری	نہاں ہے اہل غفلت سے معما حق و باطل کا

[1] ناسخ نے مذکر بھی لکھا ہے ۔ کسی دل تک رسائی ہو سکے تو عرش ہے یہ بھی ۔ عزیزو گر نہیں معراج ممکن عرش اعظم کا ۔ ناسخ ہمیشہ مذکر ہی لکھتے آئے ۔ مگر اب بالاتفاق مؤنث ہے ۔

[2] اردو میں بمعنی ذریعہ بسبب ۔ وسیلہ بھی مستعمل ہے ۔ مثلاً سیار روپیہ فلاں شخص کی معرفت بھیجدو [3] خواہ مرد ہو یا عورت ہر حالتیں شعراء تذکیر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں ۔

[5] رشک ۔ اے صنم تو نے جو اٹھوایا عبادتخانہ ۔ گنبد معبدہ لات دھیل بیٹھ گیا ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
معمار	ع	۲۵۱	عمارت بنانے والا۔ راجگیر۔ مستری۔ تھوئی۔	مذکر	ناسخ	شاید انکو نہیں مدر کی سیاہی کی خبر	کر رہے ہیں جو مری قبر کو معمار سفید
معمول	″	۱۸۶	جو کام روز مرہ کیا جائے۔ دستور۔ قاعدہ۔ رواج۔	″	آتش	نزع میں آیا نہ بالیں پر مری یار سلیکہ	آخر ہر ماہ ہے معمول چھپنا ماہ کا
معنی	″	۱۷	ہر لفظ کا وہ محل جہاں وہ استعمال کیا جائے۔ جو مطلب اور مراد کسی لفظ سے برآمد ہو۔	″	اسیر	معنی رقم ہو تازہ رخ بیحجاب کے	مضموں چست باندھیے بند نقاب کے
معیار	″	۳۲۱	کسوٹی۔ کھرا کھوٹا جانچنے کا پتھر۔ اندازہ پیمانہ جانچ۔ قاعدہ پرکھ	″	محشر	آپ کے اوصاف قرآن مبیں سے پوچھیے	نکتہ نکتہ جسکا معیار فصاحت ہو گیا
مغز	″	۱۰۴۷	دماغ۔ بھیجا۔ گودا۔ کسی چیز کا اندرونی حصہ۔	″	صبا	اس گل کو داغ عشق نے ایسا کیا گداز	گھل گھل کے مغز شمع کو سر سے نکل گیا
مغزی[۵۱]	ف	۱۰۵۷	ایک قسم کی گوٹ جو کپڑے میں لگاتے ہیں۔	مؤنث	منیر	گو کھرو ہو بنت ہو یا جھکی	گوٹ ہو ہر طرح کی یا مغزی
مِغفَر	ع	۱۳۲۰	بالکسر اول و فتح سوم خود۔ لوہے کا ٹوپ جو لڑائی کے وقت پہنا جاتا ہے۔	مذکر	امیر	نام حضرت کا لیا فتح ہوئی جنگ عدو	یہی جوشن ہو دعا کا یہی مغفر اپنا
مغفرت	″	۱۴۲۰	بالفتح اول وکسر سوم۔ نجات۔ چھٹکارا۔ رہائی۔ بخشش۔ معافی	مؤنث	صبا	موت آتی جو عشق گیسو میں	مغفرت بال بال کی ہو تی
مُغنّی	″	۱۱۰۰	گویا۔ قوال	مذکر	جاہ	یہ بھی تو جی کہتے ہیں جو کہتا ہے مُغنّی	کچھ لگ گئے ہیں ساز تری بزم طرب کے
مفاد	″	۱۲۵	فائدہ	″	حالی	مفاد جسمیں دنیا کا یا دین کا ہے	نتیجہ کوئی پا کر اسکے سوا ہے
مفارقت	″	۸۲۱	جدائی۔ علیحدگی۔ الگ ہونا	مؤنث	نوازش	خدا کے واسطے اب نام لے نہ جانے کا	نہیں ہے دل کو گوارا مفارقت تیری
مفتاح	″	۵۲۹	کنجی۔ تالا کھولنے کا آلہ	″	صفدر	اے مجرئی جو بہشت ہے اپنے سلام کی	مفتاح ہو وہ روضۂ دار السلام کی
مفر[۵۲]	″	۳۲۰	بھاگنے کی جگہ۔ چارہ کار۔ جس مقام پر کوئی بھاگ کر جائے اور پناہ لے جائے پناہ۔ نجات۔ چھٹکارہ	مذکر	مونس	نیزے کہیں قلم کے کاٹے کہیں تبر	لیکن کسی طرح سے نہ ممکن ہوا مفر

۵۱ ایک قسم کا نہایت سفید حلوا جسمیں پستے بادام کے مغز ڈالکر ٹکڑے بناتے ہیں۔ ایک قسم کی گوٹ جو لباس کے گرداگرد لگاتے ہیں۔

۵۲ تسلیم نے مونث بھی لکھا ہے ؎ مرکے بھی اسباب دنیا سے مفر ہوتی نہیں۔ بے کفن زیر زمیں لاش بشر ہوتی نہیں۔ اسجگہ مفر کے معنے نجات و چھٹکارہ کے نکلتے ہیں مگر تذکیر کے ساتھ ترجیح ہے (حسرت موہانی) حسن کو عشق سے مفر نہوا۔ لاکھ چاہا کیا مگر نہوا۔ (ظریف) یہ وہ جگہ ہے جس سے کسیکو مفر نہ تھا ؎ بے بانگ دن گزارے کسیکا گزر نہ تھا (اشرف) خدا نخواستہ دقت جو جاہ سے ہوتا۔ کوئی گھڑی نہ مفر آہ آہ سے ہوتا

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
مفسد	ع	۱۸۴	تباہ کرنے والا۔ فسادی۔ جھگڑالو۔ شریر۔ باغی۔	مذکر	صبا	لاش کو دفن تو کر دو جو کیا ہے مجھے قتل	دیکھ لیگا کوئی مفسد تو قباحت ہوگی
مقابا	ع	۱۴۴	سنگاردان۔ پاندان۔	"	رشک	قصد تزئیں تجھکو جس رات آ گیا اٹھ کر سکے	چاند آئینہ بنا گردوں مقابا ہو گیا
مقابل	"	۱۷۳	بضم اول و کسر سیوم۔ روبرو۔ آمنے سامنے۔ سامنے والا برابر مساوی۔ مانند۔ مطابق۔	"	تعشق	جب آئینہ دیکھا تو کیا ہنسکے بولے	کہ مائل ہے اسپر مقابل ہمارا
مقابلہ	"	۱۷۸	برابری۔ ہمسری۔	"	رضا	نمود احسان ہے یہ کسی بے نیاز کی	تو اور مقابلہ کرے پروردگار کا
	"	"	سامنا۔ جنگ لڑائی۔ فوج کا لڑنے کے لئے سامنے آنا۔				
مقام	"	۱۸۱	بضم اول قیام۔ ٹھہراو۔	"	آتش	کوئی زمانے سے جاتا ہے کوئی آتا ہے	کسیکا کوچ کسیکا مقام ہوتا ہے
•	•	•	بفتح اول جائے قیام۔ جگہ۔	"	رضا	تیری گلی سے اٹھنے کو جی چاہتا نہیں	شاید یہی مقام ہے میرے مزار کا
•	•	•	محل۔ موقع۔	"	سالک	سالک شکوہ نطق خموشی ہے اس جگہ	چپ ہو کہ یہ مقام نہیں قیل و قال کا
•	•	•	درجہ۔ مرتبہ۔	"	امیر	تم کیا تمہاری زلف رخ سرخ فام کیا	ذرے کا آفتاب کے آگے مقام کیا
مقبرہ	ع	۳۴۷	بفتح اول و سیوم و چہارم۔ قبر۔ قبر کی جگہ۔ گور روضہ۔	"	رضا	رات دن باران رحمت جسپہ ہوگا حشر تک	مقبرہ ہوگا وہ تیرے عاشق مغفور کا
مقتضے	"	۱۳۵۰	تقاضا کیا گیا۔ چاہا گیا۔ خواہش کیا گیا۔ مجازاً مراد مطلب۔	"	جلیل	مقتضے تھا بھی یہی سبط نبی کے غم کا	خاک صحرا میں اڑے اور ہو ویرانہ خالی
				"	رند	مل چلو تم ہر کس و ناکس سے رند	کیجیے جو وقت کا ہو مقتضے
مقتل	"	۵۷۰	بفتح اول و سیوم۔ قتل کی جگہ۔ قتل گاہ۔	"	مونس	ناگہاں قتل کا میدان نظر آیا انکو	مقتل شاہ شہیداں نظر آیا انکو
مقدار	"	۳۴۵	بالکسر اندازہ۔ تعداد۔ وزن۔ تول۔	مونث	اسیر	جو مقدار دولت کی تھی کی بیان	گرا تھا جہاں زر بنا یا نشاں
مقدر	"	۳۴۴	بضم اول و فتح دوم و سیوم مشدد۔ تقدیر قسمت۔ بھاگ۔	مذکر	جلیل	ایک وعدہ بھی مرے یار کا پورا نہوا	کچھ کہوں میں تو وہ کہتا ہے مقدر تیرا
مقدم	"	۱۸۴	قدم رکھنے کی جگہ ٹھہرنے کا مقام مجازاً آنا	"	رند	رونق بار رہے مقدم سے ہر آبادی ہے	غیر کے گھر میں ہے ماتم مری گھر شادی ہے
مقدمہ	"	۱۸۹	جو بات پہلے بیان کیجائے دیباچہ تمہید۔ (ع) گویا مقدمہ ہے یہ ام الکتاب کا۔	"			

مفسدہ بر ج بلوہ۔ دنگا۔ فساد۔ جھگڑا۔ (رند) [illegible] تجھے شید کیا۔ عشق نے پھر مفسدہ برپا کیا۔

[illegible] مقام [illegible] جہاں [illegible] تفرقہ [illegible] گردش [illegible] فرشی پر کہیں دامن سے ہوتا ہے [illegible] [illegible] جائیگا۔

مقدمہ	ع	١٨٩	پیش کیا گیا - واردات - نالش - دعوےٰ - معاملہ جو فیصلے کے لیئے عدالت میں پیش کیا جائے -	مذکر	غالب	دل مدعی ہو دیدہ بنا مدعا علیہ	نظارہ کا مقدمہ پھر رو بکار ہے
مقدور	ع	٣٥٠	طاقت - مجال - قدرت	″	اوج	کسطرح سر شام سے تا صبح بدستور	لاکھوں تھے عدو پر نہ کسیکا تھا یہ مقدور
مقر[1]	″	٣٤٠	بفتح اول و دوم و بتشدید سوم مگر فارسی اردو میں بغیر تشدید مستعمل ہے ٹھہرنے کی جگہ - مسکن - مقام -	″	دبیر	کہتے تھے سقر جسکو وہ اعدا کا مقر تھا	جنت کیطرف پشت تھی رخ سوئے سقر تھا
مقراض	″	١١٤١	بالکسر - قینچی - کترنے کا اوزار -	مونث	ذوق	پر کترنے کو جو صیاد نے چاہی مقراض	ہاتھ ملتی تھی مری حال پہ کیا ہی مقراض
مقسوم[2]	″	٢٤٦	قسمت - تقدیر - نصیب - بخت - مقدّر -	مذکر	قلق	کیا ہمارا ابھی ہے بڑا مقسوم	کہ زیارت سے بھی رہے محروم
مقصد	″	٢٣٤	ارادہ - مطلب - مدعا - مراد -	″	جلیل	تیر قاتل سے ہوا شاہ کا مقصد پورا	وہ در آیا جو کلیجے میں تو یہ بر آیا
مقصود	″	٢٤٠	قصد کیا گیا - غرض - مدعا مطلب	″	آتش	افسانہ سنیئے یار کا ذکر اسکا کیجئے	مقصود ہے یہی مری گفت و شنید کا
مقطع	″	٢١٩	محل انتہا نظم کا وہ آخری شعر جسمیں شاعر کا تخلص ہو -	″	ناسخ	ہے مقطع غزل تر مرے دیوان صنع کا	قائل ہوں ایکدہ میں ترے انتخاب کا
مقلد	″	١٧٤	بکسر سوم مشدد - تقلید کرنیوالا - پیرو - تابع -	″	″	تو شراب آتشیں پیتا ہو وہ کھاتا ہو آگ	بس لیے ہیں ہوگا مقلد کب تیری چال کا
مقنع[3]	″	٢٦٠	ایک باریک رومال ہوتا ہے جو دولہا دولہن کے منہ پر سہرے کے نیچے باندھتے ہیں -	″	انیس	کہتا تھا کوئی لوٹ کا اسباب دکھا کر	مقنع یہ دلہن کا ہے یہ بانو کا ہے زیور
مقولہ	″	١٨١	قول - بات - ارشاد - فرمانا -	″	ناسخ	ہے مقولہ ملاحدہ کا یہی	بے مدبّر ہے بود عالم کی
				″	مصحفی	اے مصحفی لطفئے مری کہنے کے ہیں قابل	بعضوں کا مقولہ ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا
مقیش[4]	″	٤٥٠	تار ہائے نقرہ وطلا کا بنا ہوا مثل جھالر وغیرہ کے ہوتا ہے جو دوپٹے وغیرہ میں ٹانکتے ہیں - سونے چاندی کا تار -	مذکر	مومن	آنچلوں سے کہو مقیش کہاں جھڑتا تھا	کب دوپٹہ یہ مرے طرح گرا پڑتا تھا
مکافات	″	٥٠٤٢	بدلا - عوض - پاداش - سزا - تاوان - انتقام -	مونث	داغ	غیر نے کی جو برائی تو بھلائی ٹھہری	یہ ملی ہر عمل بد کی مکافات نئی

[1] بضم اول و کسر دوم اقرار کرنیوالا - وہ شخص جو کسی قسم کی دستاویز لکھے [2] (جانصاحب) ایسا دیکھا نہیں کمبخت نجحا مقسوم - لوح ہو تیرا اسا اسے جان کسی کا مقسوم [3] بکسر اول و فتح دوم صحیح ہے - اردو میں بفتح اول و سوم بولتے ہیں [4] اردو میں زبانوں پر بضم اول و تشدید دوم مفتوح و سکون سوم ہے اور چاندی سونے کے تار اور ان کے بنے ہوئے کپڑے کے معنی میں مستعمل ہے -

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
مکالمہ	ع	۱۳۶	گفتگو۔ ہمکلامی۔ زبانی سوال وجواب۔	مذکر	اسیر	ہم دل سے ہمسخن رہے دل ہمسے ہم سخن	خلوت میں بھی مکالمۂ انجمن رہا
مکان	〃	۱۱۱	رہنے کی جگہ گھر۔ مسکن۔	〃	رضا	خاکساری گئی نہ بعد فنا	بن کے بیٹھا مکان مری گل کا
مکتب	〃	۲۶۲	پڑھنے لکھنے کی جگہ۔ تعلیم دینے کا مکان۔	〃	ناسخ	یہی جو عاشق تربیت سے اور ہوتے ہیں خراب	باعث دیوانگی مجنوں کو مکتب ہوگیا
〃	.	.	بچوں کو مکتب بٹھانے کی تقریب۔ بسم اللہ کرانے کی رسم۔	〃	دبیر	جز شیر اور کچھ نہیں انکی غذا ابھی	نے گھٹنیوں چلے ہیں نہ مکتب ہوا ابھی
مکتوب	ع	۲۶۸	خط۔ پتر۔ تحریر۔ چٹھی۔	〃	امیر	احوال جسمیں تھا دل گم گشتہ کا میر	رستے میں نامہ بر سے وہ مکتوب گر گیا
مکٹ	بھاکا	۲۶۰	تاج۔	〃	〃	واعظ شہر بھی رکھتا ہو کنھیا کا مکٹ	واہ عمامہ عجب جلوہ نما ہے سر پر
مکر	ع	۲۶۰	دھوکا۔ فریب۔	〃	امیر	اللہ رے مکر صاحب مجلس شہید کا	گاڑے تو زر مزار بنا سے شہید کا
مکر چاندنی	ہ	۳۲۸	پچھلی رات کی دھندلی چاندنی جو صبح ہو جانے کا دھوکا دیتی ہے۔	مونث	داغ	ہجر وشب وصال عدو میں وہ مست ہے*	اب مکر چاندنی جو کھلی بھی تو کیا کھلی
مکھڑا	ہ	۲۱۶	معشوق کے چہرے اور منہ کے لیے مستعمل ہے۔	مذکر	امیر	جب میں کہتا ہوں ترا چاند سا مکھڑا کیا ہے	ہنس کے کہتے ہیں کبھی آپ نے دیکھا کیا ہے
				〃	ناسخ	ای پری مکھڑا ملا ہو کیا ہی پیارا چاند کو	رات میں نے تیرے دھوکے میں پکارا چاند کو
مکہ	ع	۷۵	شہر مکہ معظمہ جہاں کعبہ شریف ہے۔	〃	〃	ہے ہند بھلا کیا کہ تری رہنے کو ناسخ	مکہ نہیں اچھا کہ مدینہ نہیں اچھا
مکی	ہ	۸۰	مٹھی باندھکر بدن دبانا۔	مونث	جاہ	جب گری قدموں پہ وہ اٹھا کر بگولے دشت کے	وحشیوں کے پاؤں پر صحرا میں مکی لگ گئی
مکین	ع	۱۲۰	مکان دار۔ مکان میں رہنے والا۔	مذکر	رضا	گیا دل ہاتھ سے دلبر جو کوئی مہ جبیں آیا	مکاں بھی لٹ گیا کوئی اگر یہاں مکیں آیا
مگدر	ہ	۲۶۴	لکڑی کا گاؤدم خرادا ہوا مگدر ہوتا ہے جنھیں ورزش کے لیے ہلاتے ہیں۔ جسکو جوڑی کہتے ہیں۔	〃	رشک	میں پہلوان عشق وہ تھا جسکی خاک سے	نکلا کوئی درخت تو مگدر بنا گئے
مگر	〃	۲۶۸	ایک آبی جانور ہے جسکو مگرمچھ بھی کہتے ہیں۔	〃	میر	ٹھٹھک سونس و گھڑیال رہ رہ گئے	مگر مچھ نہ جانے کدھر بہ گئے
مگس	ف	۱۲۰	مکھی۔	مونث	جلیل	چھونے جو نہ پائی تن اطہر کو مگس	ہر دم کف افسوس ملا کرتی ہے
ملاپ	ہ	۷۴	میل۔ جول۔ اتفاق۔ صلح۔ موافقت۔ صفائی۔	مذکر	〃	عاشق کو ہر طرح ہے مصیبت کا سامنا	اچھا ترا ملاپ۔ نہ اچھا ترا بگاڑ
ملاحت	ع	۲۷۹	نمکینی۔ رنگت کا سانولا پن خوبصورتی	مونث	〃	سبزہ کو بھی سرسبزی تمہارے رنگ روپ سے	ملاحت پہ ورنہ تمہاری ہر آن گانو نکی غارت ہے

* (رشک) ریش سفید صبح میں ہے ظلمت قریب۔ اس مکر چاندنی پہ نہ کرنا گمان صبح۔

° (رشک) عشاق سے ملاپ کروا سے مگس لبو۔ تیری دشکر میں ذایقہ ہے اختلاط سے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ملازم	ع	۱۱۸	نوکر۔ چاکر۔ خادم۔	مذکر	انیس	میکائیل پکارے کہ ملازم ہوں اسیکا	جبریل کہے فخر کہ خادم ہوا اسیکا
ملازمت	″	۵۱۸	خدمت۔ نوکری۔ بڑے لوگوں سے ملاقات کے معنی ہیں کنایتاً مستعمل ہے۔	مونث	قلق	کل تمہاری ملازمت ہوگی	کچھ باہم تمسے مشورت ہوگی
ملاقات	″	۵۸۲	باہم ملنا۔	″	اسیر	محفل میں تمہاری جو گیا جان سے گذرا	دیدار خدا کا ہے ملاقات تمہاری
ملال	″	۱۰۱	رنج۔ غم۔ کلفت	مذکر	جلیل	درد دل کہکے انفعال ہوا	کہہ کر اسے کچھ مجھے ملال ہوا
ملامت	″	۵۱۱	برا بھلا کہنا۔ جھڑکنا۔ ڈانٹنا۔	مونث	داغ	ہو رہی ہیں ملامتیں کیا کیا	ٹوٹتی ہیں قیامتیں کیا کیا
ملبوس	″	۱۳۸	پہننے کے کپڑے۔ لباس۔ پوشاک۔ پہننا۔	مذکر	″	بر میں ملبوس شان و شوکت کا	پاؤں میں بوٹ ہے ولایت کا
ملت	″	۴۷۰	مذہب و دین جس پر کسیکا اعتقاد ہو۔ راہ و رسم	مونث	غالب	ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم	ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہوگئیں
				″	وحید	دیکھنا چاہیئے کسطرح حالت بدلی	دین بدلا ہے نہ اسلام کی ملت بدلی
ملجا	″	۷۴	جائے پناہ۔ پشت پناہ۔	مذکر	حالی	رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماوا	نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملا
ملک	″	۹۰	بضم بادشاہی۔ وہ شہر جو ایک بادشاہ کے ماتحت ہو۔ اقلیم۔ علاقہ قلمرو۔ کشور۔	″	انیس	جس دم یزید شام میں مسند نشیں ہوا	سب ملک روسیاہ کے زیر نگیں ہوا
ملک	″	″	بکسر جاگیر۔ ملکیت۔	مونث	″	اپنی دکوئی ملک نہ املاک سمجھنا	ہونا ہے تمہیں خاک یہ سب خاک سمجھنا
ملک	″	″	بفتح اول و دوم فرشتہ۔	مذکر	″	وہ نور اور وہ شان جوانان حیدری	راکب ہر اک ملک تھا تو مرکب اک پری
ملک الموت	″	۵۷۶	موت کا فرشتہ۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام	″	اسیر	ممسک ہیں نہیں جان تلک اپنی کھلاوو	ہو ہاں ملک الموت مرے گھر نہیں آتا
ملکہ	″	۹۵	مہارت۔ عادت۔ قوت۔ طاقت علم کی۔	″	قلق	ملکہ اسکو دلبری کا تھا	دلربا نام اس پری کا تھا
ملمع	″	۱۸۰	چمکتا ہوا۔ قلعی۔ کسی چیز پر چاندی سونے کا پانی چڑھانا۔	″	منیر	قفل کی وہ خالی سے ملمع کھل گیا	آپکی تلوار بھی جھوٹی کٹاری ہوگئی
ململ	ھ	۱۳۰	ایک قسم کا باریک کپڑا۔	مونث	جان صاحب	ململ نگوڑی ہوگئی کیا ایسی قیمتی	دیکھوں تو سیٹھجی میں ذرا آنکے تھان کی
				″	اسیر	جنوں بخشی لباس گرد گرا جسم عریاں کو	نکالوں سیکڑوں تھانیں ابھی جا کے کی ململ میں
ممسک	ع	۱۶۰	بخیل۔ کنجوس	مذکر	امیر	جمع زر ممسک جو کرتا ہے ہوا آباد ہیں	اسکی قسمت میں نہیں ہے غیر کی تقدیر کا
مملکت	″	۵۱۳۰	بفتح اول بادشاہت۔ حکومت۔ سلطنت۔ فرمانروائی	مونث	عزیز	تیرے قبضے میں نا مملکت ہے ربع مسکون کی	متاع آخرت کیا کی مہیا تو نے یہ بتلا
مملوک	″	۱۳۶	لونڈی۔ غلام۔ زر خرید۔	مذکر	رشک	آزاد جو ہوا قید مصائب سے شب و روز	مملوک ہوا گردش ایام علی کا

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
منؔ	ہندی	۹۰	جی۔ دل۔ چالیس سیر کا وزن۔	مذکر	رند	خنجر قاتل پہ رکھدونگا گلا	جی جلا بیٹھونگا ہوں میں منچلا
”	”	”	سانپ کا مہرہ۔	”	رضا	لیا مار سیہ نے اپنے منہ میں	دل روشن کو اپنا من سمجھکر
مناجات	ع	۵۰۴	دعا کرنا۔ نجات چاہنا۔	مونث	انیس	التجا تجھ سے کب بہ لئے قبلہ حاجات نہ تھی	تیری درگاہ میں کس روز مناجات نہ تھی
منادیؔ لہ	”	۱۰۵	بضم اول پکار نے والا مجازاً ڈھنڈورا۔ کسی بات یا چیز کے ممنوع ہونے کا اعلان اس معنی میں بفتح اول مستعمل ہے۔	”	رند	نہ بسر ہوئیگی بے نشہ قدح خواروں کی	ہوا گر مے کی منادی بھی فلک سیر تو ہے
منارا	”	۲۹۳	اونچا ستون۔ کھمبا۔ پیل پایہ۔	مذکر	ناسخ	توڑی واعظ نے اگر گردن مینا ناسخ	مے پرستوں نے بھی مسجد کا منارا توڑا
منبت	”	۴۹۳	نقش و نگار جو معمار عمارت پر بناتے ہیں اور اپنی سطح سے اوپر ابھرے ہوتے ہیں۔	مونث	رند	ہیچ ہیں پیش نظر نقش و نگار مانی	جب سے دیکھی ہے منبت تری دیوار کی
منبر	”	۲۶۲	بالکسر وہ اونچا مقام جہاں بیٹھکر خطیب خطبہ پڑھتا ہے وہ زینہ جسپر بیٹھکر خطبہ پڑھا جاتا ہے۔	مذکر	ضمیر	اُس ہیئلی قدس کا سچے دھیان گر آیا	کعبے میں دھر انور کا منبر نظر آیا
منبع	”	۱۶۲	پانی نکلنے کی جگہ۔ چشمہ۔ سوتا۔	”	جلیل	ان کو عمل و علم کا منبع دیکھا	انکو کرم و جود کا مرجع دیکھا
منت	”	۴۹۰	بالکسر کئے ہوئے احسان کا جتانا۔ فارسی والوں نے بمعنی عاجزی و خوشامد بھی استعمال کیا ہے۔	مونث	میر	پائے گل اس چمن میں چھوڑا گیا نہ ہمسے	سر پر ہمارے اکی منت ہے بے پری کی
”	ف	”		”	داغ	پیر گردوں ہے اگر پیر مغاں اے ساقی	نہ سفارش تری منظور نہ منت میری
منتؔ ۵	ہ	”	بالفتح مراد ماننا کسی مراد کے لیے نذر و فاتحہ ماننا۔	”	ناظم	بھلا کیا توڑنے سے دل کے ہوگا احتراز اسکو	بنائے کعبہ کی بانی ہو منت جنسے ڈھانے کی
منتر	ہ	۶۹۰	جادو کا فقرہ۔ فقرہ۔	مذکر	امیر	چال سے پامال مجکو کر چلے	ہاے کیا چلتا ہوا منتر چلے
منٹ	انگریزی	۴۹۰	بکسر اول و دوم صحیح ہے مگر اردو میں بکسر اول و فتح دوم مستعمل ہے۔ ایک گھنٹہ کا ساٹھواں حصہ۔	”	وجاہت	اب یاد عمر رفتہ سے کچھ فائدہ نہیں	وہ لوٹکر نہ آئیگا بس جو منٹ گیا
منجدھار	ہ	۳۰۳	دریا کا بیچ کا دھارا۔	”	جلال	جنکو دل عشق کی منجدھار میں لے ڈوبا ہے	انکی بیڑی کبھی کبھی پار ہوے ہیں کہ نہیں
منجم	ع	۱۳۲	ستاروں کا علم جاننے والا نجومی جوتشی۔	”	ناسخ	شمس جانیں گے منجم تجھے اور اسکو قمر	آئینہ جب ترے چہرے کے مقابل ہوگا

لہ ۵ فارسی میں منادی ڈہل کی آواز جو کسی امر کے اعلان دانگاہی کے لیئے ہو۔ (محسن) منادی کی یہ شہرت عام ہے۔ کہ مصر اور کنعاں کا نیلام ہے لہ ۵ (امیر) امیر سخت جاں بھی ہو چکا قتل۔ چلو منت ہوئی پوری قضا کی ع ۵ (شوق قدوائی) ہو چلا استغنا تو گھر میں لطف دنیا ہو یہاں۔ من جو چنگا ہو کٹھوتی ہی میں گنگا ہے یہاں (ظفر) اردو میں تو آپ گرمت مارہی ہوگی

لفظ	زبان	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
منجن	ھ	۱۴۳	سفوف جس سے دانت صاف کرتے ہیں۔	مذکر	اسیر	تیز دندان طمع رہتے ہیں چشم یار پر	چاہیے منجن مجھے خاکستر بادام کا
مندرہ	ر	۲۹۹	جوگیوں کے کان کا کنڈل۔ ایک زیور کا نام ہے جو کانمیں پہنتے ہیں گول ہوتا ہے۔	ر	ناسخ	ہوگیا جوگی وہ قاتل ہے یہ خونریزی دہی	بدلے مندروں کے پڑے رہتے ہیں جکے کان میں
مندیل	ع	۱۳۴	بکسر اول وسیوم۔ عمامہ۔ رومال۔ دستار۔ پگڑی۔ ایک خاص قسم کی ٹوپی۔	مونث	رند	نہ جایا کرو بزم رنداں میں شیخ	یہ مندیل اک دن اچھل جائیگی
منڈف	ھ	۱۷۴	مندر۔ شیوالا۔ فقیروں کے رہنے کا گھر۔ کٹی۔	مذکر	انشا	ہیں پری سے ایک جوگی جی بڑے ڈھب کا	دور سے آتا ہے دیکھو جنکا وہ منڈف نظر
منڈیر	ر	۳۰۴	دیوار کا وہ بالائی حصہ جو ڈھالواں بنا ہوتا ہے۔ چھت کا اونچا کنارہ۔	مونث	میر	اکھڑی دہلیز سب منڈیر گری	ہر پانی کی جھاڑو دیتی پھری
منزل	ع	۱۲۷	بالفتح اول وکسر سیوم۔ اترنیکی جگہ۔ گھر۔ ٹھہرنیکی جگہ۔ پڑاؤ۔ اک روزہ مسافت۔	ر	جرات	کیونکہ ہر دم ہو عشق کی راہ دل بھاری	قدم اٹھ سکتے نہیں درہے منزل بھاری
منزل مقصود	ف	۳۴۷	وہ مقام جہاں پہونچنا مقصود ہو۔	ر	صبا	چاہیے پھر تلاش یار از خود رفتگی	منزل مقصود بے قصد سفر ملتی نہیں
منزل	ع	۔	ٹھہرنیکی جگہ۔ اترنے کی جگہ۔	ر	شرف	کوئی پھرتا تو خبر ہم رفتگاں کی پوچھتے	کونسی منزل پہ اترے ہیں کہاں بستر کیا
	ع	۔	قرآن مجید کی منزل۔ ٹھہراؤ۔ سات حصہ میں سے ایک حصہ	مونث	ر	نصیب ایسی کہاں یاد رخ محبوب میں میرے	ہماری منزل اول کلام اللہ کی منزل ہو
منزلت	ر	۵۲۷	بالفتح اول وکسر سیوم وفتح چہارم۔ توقیر۔ اعزاز۔ عزت۔ قدر۔	ر	صبا	منزلت کعبے کی جو دل کو ملی	سنگ اسود داغ سودا ہوگیا
منشا	ر	۳۹۱	پیدا ہونے کی جگہ۔ مجازاً سبب۔ باعث۔ وجہ۔ ارادہ۔ مقصد۔ مطلب۔ مراد۔	مذکر	ناظم	ہے ہمکو ہنوز فعل سے شر منفعل عبث	اسکی صفت ہے اصل میں منشا عذاب کا
منصب	ر	۱۶۲	مرتبہ۔ رفعت۔ رتبہ۔ عہدۂ جلیلہ جو بادشاہوں کیطرف سے امرا کو دیا جاتا ہے۔	ر	نایز	ہجوم قاصداں نے راہ روکی انکے کوچے کی	ہماری شوق کو منصب ملا ہے پاسبانی کا
منصوبہ	ر	۱۹۳	کسی کام کا ارادہ۔ تدبیر۔ خیال۔ کسی کام کی تدبیر سوچنا۔	ر	ذوق	منصوبے ہارنے کا مرے کرتے ہیں رقیب	اور مجھ میں مثل بازیٔ شطرنج دم نہیں
منصفی	ر	۲۰	انصاف۔ فیصلہ۔ عدل۔	مونث	داغ	منصفی دنیا سے ساری اٹھ گئی	اے بتو ایمان داری اٹھ گئی
منضج	ر	۵۹۳	بضم اول وکسر سیوم وہ دوا جو مواد کو	مذکر	مومن	کوئی کہتا ہے دیکھو ممتلی ہے نبض مسہل دو	ولیکن پیشتر سے گر کوئی منضج پلایا ہے

موباف	ف	۱۲۹	وہ ڈوری یا پٹی یا فیتہ جو عورتیں چوٹی میں ڈالکر گوندھتی ہیں۔	مذکر	رند	ہو گیا ابر سیہ میں مجھے بجلی کا یقین	اُسکے بالوں میں جو موباف زری کا دیکھا
موت[1]	ع	۲۴۶	قضا۔ مرگ۔ اجل۔	مونث	آتش	میری قسمت میں لکھی موت جو تلوار کی تھی	شیر دایہ میں حلاوت اسی ہتھیار کی تھی
موتی[2]	ہ	۴۵۶	گوہر۔ گہر۔ در۔ مروارید۔	مذکر	جرأت	غرق ہو بحر محبت میں جو ہے طالب یار	کہ نہ موتی کبھی دریا کے کنارے نکلا
موتیا	رر	۴۵۷	واو مجہول نام ایک پھول کا۔ بیلے کی ایک عمدہ قسم۔	رر	تسلیم	موتیا چار سمت پھولا ہے	باغ سارا پڑا مہکتا ہے
			مختلف فیہ	مونث	داغ	دل کی کلی نہ تجھسے کبھی اے صبا کھلی	چمپا کھلا گلاب کھلا موتیا کھلی
موج	ع	۴۹	پانی کی لہر۔	رر	مصحفی	دکھائی گا تو موتی صدف میں جا کے چھپا	جو کھولی زلف تو ہر موج بیقرار ہوئی
	•	•	خیال ذہن۔ طبیعت کی اُمنگ۔ ولولہ۔	رر	جلیل	کہاں ہم اور کہاں بخشش ہماری	جلیل اک موج ہے ابر کرم کی
موجب	رر	۵۱	بضم اول و کسر سوم سبب۔ وجہ۔ باعث۔	مذکر	میر	کہیں باعث ہے دلکی تنگی کا	کہیں موجب شکستہ رنگی کا
موجہ	رر	۵۴	پانی کی لہر۔	مذکر	جلیل	کشمکش سے کب ہے خالی تشنہ کامی قوم کی	کہ بڑھکر موجہ دریا لب ساحل سے ملتا ہے
موچ	ہ	۴۹	مڑک جانا ہاتھ پاؤں وغیرہ کا۔ رگ چڑھ جانا۔	مونث	امیر	وقت نظارہ نزاکت جاناں کو دیکھنا	موچ آگئی جو لگ گئی ٹھوکر حباب کی
مونچھ	رر	۵۴	ہونٹھوں کے اوپر کے بال۔	رر	انشا	سجدہ کرتا ہے یہاں آ کے وہ مقراض بکف	مونچھ جو شیر نیستاں کی کتر لیتا ہے
مور	ف	۲۴۶	چیونٹی۔	مذکر	تسلیم	کمال ضعف نے سمجھیں کچھ تکلیف جاں کنی	اٹھانے نعش بعد مرگ مور ناتواں آیا
			مختلف فیہ	مونث	ناسخ	خال سیہ ہے گیسوئے خمدار کے تلے	یاد آرہی ہے مور کوئی مار کے تلے
مور	ہ	۲۴۶	بضم یک۔ خوبصورت پرند جسے طاؤس بھی کہتے ہیں۔	مذکر	رر	رہنے دے میرے دل پہ داغ کو	تیرے باغ حسن کا یہ مور ہے
مَور	رر	۲۴۶	بالفتح آم کا پھول جسے بور بھی کہتے ہیں	رر	قلق	ڈھاک پھولا ہے مور آیا ہے	لالہ کو وہ رنگ لایا ہے
مورت	ہ	۲۴۹	واو معروف وہ پیکر جو پتھر لوہے مٹی لکڑی وغیرہ سے بناتے ہیں۔	مونث	ناسخ	آنکھ دیکھے تمنا ہو جسے دیدار کی	[illegible] مورت یار کی
مورچال	ف	۲۰۰	وہ گڑھا جو قلعہ کے گرد اس لئے کھود دیتے ہیں کہ دشمن کی فوج قلعہ کی دیواروں کے پاس پہنچ کر	رر	رر	کیا کم تھیں کچھ ترہ کی صفیں بہر قتل کو	قایم جو فوج خط نے تری مورچال کی
مورچہ	رر	۲۵۲	زنگ لوہے وغیرہ کا۔	مذکر	نسیم	کی صفائی غیر سے لیکن کدورت کم نہیں	بعد صیقل مورچہ ویسا ہی آہن میں رہا
	•	•	مورچال کا [illegible] لام [illegible]	رر	ظفر	ہجوم خال رخ یار کا ہے لیا ہوسہ	ظفر [illegible] نکلا مورچہ مارا

[1] سنسکرت میں مرتو [illegible] موت [illegible] دیکھکر فیاض کو [illegible] موت [illegible] حاتم کے پاس [illegible] پہنچا [illegible]

لفظ			معنی		شاعر	مصرع	مصرع
مورچھل	ه	۳۸۴	مگس راں۔	مذکر	ناسخ	جو کرا دنے ہیں خوشنا سرو قد عالی ہوتے ہیں	مورچھل فسر پہ ہوتا ہے دم طاؤس کا
موسم	؍؍	۱۴۶	بفتح اول و کسر سیوم ہے مگر اردو میں بفتح سیوم مستعمل ہے فصل وقت کسی چیز کا۔ بہار کسی پھول یا میوے کی۔	؍؍	داغ	ڈرنا کیسا اور وہ بجلی کا کوندنا	موسم بہت پسند ہے برسات کا مجھے
موقع	؍؍	۲۱۶	محل خاص وقت۔ خاص جگہ	؍؍	دل	سجدہ اگر قبول ہوا اہل نیاز کا	موقع ملے جبین عقیدت کو ناز کا
مول	هه	۷۶	دام۔ قیمت۔ بواؤ مجہول۔	؍؍	ناظم	کسکو حوصلہ اتنا کرم سے بڑھکر ہے	یہ لین دین کہ پتھر ہو مول گوہر کا
مولد	ع	۹۰	جائے پیدائش۔ وطن۔ جنم بھوم	؍؍	جلیل	دہلی کا چمن تھا مولد انکا	بننا تھا دکن میں مرقد انکا
مولِد	۰	۰	ولادت۔ پیدائش۔	؍؍	ناسخ	ہے سبب یہ شاد دل سے حیدر کرار کا	ہو مبارک اسکو مولد احمد مختار کا
مولی	ع	۸۶	والی مالک۔	؍؍	حالی	فقیروں کا ملجا غریبوں کا ماویٰ	یتیموں کا والی غلاموں کا مولےٰ
مولی	هه	؍؍	ایک مشہور ترکاری ہے۔ ترب۔	مونث	طاہر	باغ عالم میں قد یار کا ہمسر کیسا	ہر کس کھیت کی مولی ہے صنوبر کیسا
موم	ف	؍؍	وہ نرم مادہ جسکو مکھیاں شہد کے ساتھ جمع کرتی ہیں۔	مذکر	آتش	سخن سخت میں سنتا ہوں لب شیریں سے	عہد ہیں اپنے نہیں موم عسل میں آتا
مونس	ع	۱۵۶	ہمدم۔ آرام دینے والا۔ انس رکھنے والا ساتھی۔ دوست۔	مذکر	مونس	راحت ملی کہ مونس تنہائی آگیا	دیکھا پدر کو سامنے جب بھائی آگیا
موہنی	هه	۱۲۱	دلربائی۔ تسخیر	مونث	ثروت	عالم فریب ہے تری آنکھوں کی موہنی	ستھراؤ ہوگا چشم زدن میں نظر کے ساتھ
مہ	ف	۳۴۵	چاند۔	مذکر	جرات	جرات بن اسکے ایسا جلاتی ہے چاندنی	گویا کہ چرخ پر مہ تاباں ہے آگ کا
مہار	ف	۲۴۶	بضم اول غلط ہے بکسر صحیح ہے۔ اونٹ کی نکیل۔	؍؍	دبیر	یہ حال دیکھ کے قاصد کی آس ٹوٹ گئی	ہوا یہ رعشہ کہ فوراً مہار چھوٹ گئی
مہارت	ع	۲۴۶	ملکہ۔ ربط۔ استعداد۔ لیاقت۔ دخل۔ استادی ہنرمندی۔ علم شعور۔ وقوف۔ قابلیت۔ واقفیت				
مہاسہ	هه	۱۱	وہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں جو نوجوانوں کے منہ پر نکلتی ہیں۔	مذکر	ظفر	سبزہ خط میں کیا مہاسہ گال پر پیدا ہوا	بچۂ طاؤس ہے بے بال و پر پیدا ہوا
مہتاب	ف	۴۴۸	چاند۔ قمر۔	؍؍	انیس	گورا گلا وہ حلقہ طوق رسن میں تھا	مہتاب آسمان شرافت گہن میں تھا
؍؍	؍؍	؍؍	ایک آتشبازی کا نام۔	مونث	نواب مرزا شوق	مضطرب جو ہوا دل بیتاب	چہرے پر چھوٹنے لگی مہتاب
مہتابی	؍؍	۴۵۸	ایضاً	؍؍	ناسخ	شعلۂ رخسار جاناں نے لگائی تھی جو آگ	ماہ تاباں آج مہتابی ہے آتشبازی کی

٥ (ذوق) ہے یار روز عید محرم سے کم نہیں۔ جام شراب دیدہ پرنم سے کم نہیں۔ زیبا ہے روئے زرد پہ کیا اشک لالہ گوں۔ اپنی خزاں بہار کے موسم سے کم نہیں۔ ٥ (ذوق)
تو بہا میں بیش پر اس لب کے سامنے۔ سب مول تیرا لعل بدخشاں پہ گیا ٥ زبانوں پر بضم اول ہے در اصل مہار اس لکڑی کو کہتے ہیں جو اونٹ کی ناک میں ڈالکر اسمیں رسی باندھتے ہیں

مُہر	ف	۲۴۵	بضم اول چھاپا نام کا۔ خاتم انگوٹھی۔ کسی چیز پر کھدا ہوا نام۔	مونث	داغ	واں گالیوں پہ منہ ہی ہمیشہ کھلا ہوا	یاں مہر خامشی ہی لب پر لگی ہوئی
مَہر	ع	۲۴۵	بفتح اول وہ روپیہ جو مسلمانوں میں نکاح کے وقت مرد کی طرف سے عورتوں کو دینا قرار پاتا ہے۔ کابین۔ حق زوجیت۔	مذکر	ناسخ	چاہیے جسدم مجھے لے میفروش	نقد جاں بنت العنب کا مہر ہے
مِہر	ف	"	بالکسر و سنسکرت میں بالکسر اول و دوم آفتاب	مونث	امیر	مہر الفت میں تیری جلتا ہے	صبح کا تجھسے دم نکلتا ہے
مہر	"	"	محبت دوستی۔ الفت۔ پیار۔ شفقت۔ رحم۔	مذکر	صبا	عذاب حشر کہاں پرسش گناہ کہاں	ذرا جو مہر تری ای فلک جناب ہوئی
مہربانی	"	۳۰۸	مہر۔ رحم۔ احسان۔	مونث	جلال	وہ انکا ستم کرکے شوخی سے کہنا	رہے یاد یہ مہربانی ہماری
مہرگیاہ[1]	"	۲۷۶	ایک گھاس ہے جسکو لکھمنی کہتے ہیں۔	مونث	نسیم	خورشید میں ہے ضیا کرن کی	ہے مہر گیاہ اسی چمن کی
مُہرہ	ف	۲۵۰	بضم کوڑی گھونگا وغیرہ مجازاً نرد پچیسی و شطرنج وغیرہ کی گوٹی شطرنج کا ہو فیلا۔ گھوڑا۔ وزیر۔ بادشاہ رخ پیادہ سانپ کا من	مذکر	ذوق	مشتری بھی تری شطرنج کا اک مہرہ ہے	آفتاب ایک ترے گنجفے کا گر ہے ورق
				"	اسیر	رونے میں جو ہے گیسوئے شبرنگ کا خیال	ہر ایک اشک مہرہ ہے مار سیاہ کا
مہک	ہ	۶۵	بفتح اول و دوم خوشبو۔ پھولوں کی بو۔ بو باس۔	مونث	جلال	چڑھتے ہیں قبروں پہ اتر کے ہوا سے گل کے	روح پرور نہیں پھولوں کی مہک آتی ہے
مہلت	ع	۲۷۵	دیر۔ وقفہ۔ ڈھیل۔ فرصت	"	جلیل	حضرت آئے ہیں دم نزع زیارت کرلوں	کاش اسدم مجھے مہلت دے قضا تھوڑی سی
مہم	"	۸۵	بضم اول و کسر دوم رنج و اندوہ و غم میں ڈالنے والا موقع۔ مجازاً بڑا کام مشکل کام۔ معرکہ کا کام۔	"	انیس	بے سر دیئے ہرگز یہ مہم سر نہیں ہوتی	ہاتھ آئی وہ دولت جو میسر نہیں ہوتی
مہمیز	"	۱۰۲	بالکسر دیا ہے جھول۔ ایک خار آہنی ہے جو سواروں کے جوتوں میں لگی رہتی ہے اور اسی سے گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہیں	مذکر	ذوق	ذوق صحرای جنوں میں ہوگیا ہے گردباد	توسن وحشت کو ہیں مہمیز خاروں کے لگے
				مونث	نواب مرزا شوق	یہ کہکر جو گھوڑے کو مہمیز کی	فرس نے ہوا کیطرح خیز کی
مہمان	ف	۱۳۶	پاہن۔ غیر شخص کا کسی کے گھر جانا۔ ضیافت میں آنیوالا۔	مذکر	امیر	کیوں اٹھا درد مرے پہلو سے	کیوں خفا مجھسے ہے مہماں میرا
مہمانی	"	۱۳۶	تواضع دعوت پہونائی۔	مونث	جلیل	خانۂ دل میں غم عشق کی مہمانی ہے	میزبانی کے لیے بے سروسامانی ہے
مہنال	ف	۱۲۶	ہندی میں منھ نال ہواں ہیں بن نال سنال کہتے ہیں چاندی یا سونے یا جست کی خول جو حقہ کی نے میں لگاتے ہیں۔	"	رشک	تم دودھ کے ہونٹھوں میں جو سنے تو قلیا	یاقوت ہیں یہ جست کی مہنال بدلگائے

[1] اسکی جڑ ہم شکل چہرہ انسان کی ہوتی ہے اور جو شخص اپنے پاس رکھتا ہے تمام زمانہ اسپر مہربان ہوتا ہے اسکو ہندی میں لکھمنی کہتے ہیں لغات سروری میں مہر گیاہ کو گل آفتاب یعنی سورج مکھی کی طرح بتایا ہے داغ نرگس چشم کی تسخیر بعینہ جادو حسن عارض میں سراسر اثر مہر گیاہ۔

مہندی	ہ	۱۰۹	حنا۔	مونث	امیر	جو کچھ ترے ہاتھوں کی بہ خوں یہ ہوا ہے	مہندی ترے ہی ہاتھوں کی بیاں کرتی ہے ہمکو
مہوا	″	۵۶	ایک درخت کا نام۔ پھول کو بھی مہوہ کہتے ہیں۔ پھول کی شراب بنتی ہے بیج کا تیل نکالتے ہیں۔	مذکر	آتش	مے ہے غریبوں نے نہ پی سیکڑوں مہوے	اس تابش خورشید کی تاثیر سے ٹپکے
مہینا	″	۱۰۶	ماہ۔ تیس دن کا وقفہ۔ سال کا بارہواں حصہ	″	امیر	قحط روزی یہ بپا ہے کہ کہتی ہیں یہ خود	رمضان ہے اب مہینا ہے مسلمانوں کا
مے	ف	۵۰	شراب۔	مونث	جلیل	مے عشق محمدؐ کی مرے دل میں بھری ہے	اتری ہوئی اس شیشۂ نازک میں پری ہے
میان	ف	۱۰۱	تلوار کا غلاف۔	مذکر	ناسخ	ہے تصور مجکو ہر دم ابروئے خمدار کا	دل نہیں گویا بغل میں میان ہے تلوار کا
میت	ع	۴۵۰	مردہ۔ لاش۔ جنازہ۔ فصحا سے حال بکسر یا سے مشدد بولتے ہیں۔ اور یہی صحیح ہے۔	مونث	جلال	یہ کس بیتاب کی میت گڑی ہے	کہ زیر خاک اک ہلچل پڑی ہے
میخ	″	۶۵۰	کھونٹی۔ کیل۔ پریکا۔	″	وجاہت	نہ ہے تھان اسکا کہیں باندھنے کو	کسی جن کسی نے کبھی میخ گاڑی ہے
میخانہ	″	۷۰۶	شراب خانہ۔	مذکر	جلیل	مرے جانے پہ اٹھ جاتی ہے فوراً آنکھ ساقی کی	وہ میکش ہوں کہ استقبال کو میخانہ آتا ہے
میدان	″	۱۰۵	زمین کی صاف سطح جو وسیع اور ہموار ہو۔	″	امیر	امتحاں گاہ محبت میں کسے ثابت قدم	وہ قدم جو بڑھ گیا میدان اسکے ہاتھ تھا
″	″	″	لڑائی کا کھیت۔ معرکہ۔ میدان جنگ۔ وہ جگہ جہاں لڑائی ہو۔	″	″	ناقے کے پاؤں تھک گئے قسمت تھی قیس کی	جب تھوڑی سی دور سنجد کا میدان رہ گیا
میدنی[1]	س	۱۱۴	وہ زمین جسپر پا پیادہ چلتے ہیں اور کسی مقدس مقام تک جاتے ہیں	مونث	انشا	یوں سیلی مژگاں سے اشک نقشانکی میدنی	جیسے بہرائچ چلے بالے میاں کی میدنی
میراث	ع	۷۵۱	ورثہ۔ ترکہ۔ جایداد بزرگوں کی۔ جو متوفی کی ملکیت سے حقدار کو ملے	″	انیس	سب شان پدر بیٹوں نے جعفر کے دکھائی	مسلم کی جو میراث تھی فرزندوں نے پائی
میز[2]	ف	۵۷	فارسی میں میز بمعنی اسباب ضیافت اور جو کی جسپر کھانا رکھکر کھاتے ہیں۔ کھانا یا کتابیں رکھنے کا تختہ۔	″	اکبر	کانٹے بچھے جاتے ہیں ان لوگوں کی راہ رزق میں	خود انکے گلے پہ چھری چلتی ہے انکی میز پر
میزبان	″	۱۱۰	سامنے کھانا رکھنے والا۔ دعوت کرنیوالا۔ مہماں کو کھانا کھلانے والا۔ مہماں نواز۔	″	دبیر	بولی زمیں یہ پھل جو سوا آسماں پھرا	مہماں سب تھے چھوڑ کے یہ میزبان پھرا

[1] یہ لفظ میلہ کا مترادف ہے۔ تاریخ و مقام معین پر سال میں ایک مرتبہ تماشائیوں کا ہجوم۔ یہ لفظ خاص کر اس گروہ کیلئے مستعمل ہے جو پا پیادہ بالے میاں کے میلے بہرائچ جاتا ہے۔ [2] ٹیبل۔ میزبان۔ ف۔ یہی لفظ کا مرکب لفظ ہے۔ میز کو مونث بولتے ہیں۔ امیر کرسیاں میزیں بکھیر آئینے جیسیاں ہو جائیں۔ جھاڑ فانوس کنول رونق ایوان مجالس

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
میزان	ع	۱۰۸	ترازو۔ تلا راس۔	مؤنث	امیر	اللہ ری قدر میری گناہوں کی روز حشر	تعظیم کو کھڑی ہوئی میزان حساب کی
۔			حساب کی میزان۔ ٹوٹل۔ مجموعہ۔ جوڑ۔ عددوں کا جوڑ۔	”	منیر	یکساں ہوا اخیر کو انجام جزو کل	میزان برابر آئی قلیل و کثیر کی
میعاد	ف	۱۲۵	وقت مقررہ۔ وعدہ کا وقت۔ مدت۔ ایام معینہ۔	”	امیر	کھول کر بال جو آتے ہیں وہ زنداں کی طرف	کچھ بڑھا جاتے ہیں میعاد گرفتاروں کی
میکدہ	ف	۷۹	شرابخانہ۔	مذکر	سخن	میکدہ آباد ہو اُس ساقی گلفام کا	جسنے ساغر بھر دیا مجھ رند بے انجام کا
میکشی	”	۳۸۰	مینوشی۔ شراب پینا۔	مؤنث	جلیل	میکشی چھوٹ گئی پھر بھی نہیں ہوش جلیل	مست رکھتا ہے تصور ہمیں میخانے کا
میل	ع	۸۰	بفتح اول و یائے مجہول۔ جھکاؤ۔ خمیدگی۔ رغبت۔ خواہش۔	مذکر	آتش	اُس گل سے عرض حال کی رغبت ہی رہ گئی	کانٹے پڑے زباں میں جو میل بیاں ہوا
میل	۔	۔	بالکسر و یائے معروف۔ علامت کوس یا میلوں کے پتھر۔	”	منیر	بالائے دار دیکھ جناب مسیح کو	دیکھا نہ ہو جو میل رہ مستقیم کا
میل	۔	۔	سلائی[۵] جس سے سرمہ لگاتے ہیں	مذکر	ناسخ	آنکھیں روشن راہ جانے میں ہوئیں	میل جو ہے سرمہ کا وہ میل ہے
	ه	۸۰	آمیزش۔ دوستی میل جول۔ بالکسر و بیائے مجہول۔	”	”	دل ہمارا اسقدر سوزش طلب واقع ہے	شمع سے بھاگے جو آہن میل ہو کافور کا
میل	”	”	بفتح اول حرکت۔ میل کچیل۔ بیائے مجہول۔	”	”	بہتی اُسکے میل کی۔ بہتی اگر کی بن گئی	ریزہ ریزہ میل صندل کا برادہ ہو گیا
	۔	۔	کدورت۔ رنجش۔	”	جاہ	ہنگام ذبح میل جو تیور پہ آگیا	کوڑے پڑینگے خون رگ جاں کی دھار کے
میلا	ه	۸۱	انبوہ۔ ہجوم۔ اژدحام۔ سیر تماشا۔ کسی خاص جگہ پر لوگوں کا اژدحام	”	وزیر	غمزہ و انداز و ناز و کبر و مہر و لطف و جفن	ساتھ ہے اور ایک تو آٹھوں کا میلا ہو گیا
میلاد	ع	۸۵	پیدا ہونے کا زمانہ۔ پیدایش کا وقت۔	”	امیر	ہے فضل جہان پہ خدا کا	میلاد ہے شاہ انبیا کا
میلان	”	۱۳۱	رغبت۔ خواہش۔ توجہ۔ التفات	”	قلق	جس پری کا ہو اسطرف میلان	کل ہی سے اُسکا ہم کریں ساماں
میل جول	ه	۱۲۹	باہمی اتفاق	”	امیر	ہے سیہ بختوں سے ایسا میل جول	رعد اُٹھیں گرجکے تو دے گالی گھٹا
مینا	ف	۱۰۱	رنگ برنگ کا شیشہ۔ شراب کی بوتل۔ صراحی۔ قرابہ۔	”	تسلیم	بزم رندانہ میں تنہا نہ کبھی ہم بیٹھے	جام پہلو سے اُٹھا سامنے مینا آیا
مینا	۔	۔	مرصع کاری۔ نقش و نگار۔ وہ سبز کام جو شیشے اور چاندی سونے کے ظروف پر بناتے ہیں۔	”	ظفر	پشت لعل لب پہ جب نکلا زمرد فام خط	ساغر یاقوت پر گویا کہ مینا ہو گیا
مینار	ه	۳۰۱	بلند ستون جو مسجد وغیرہ میں بناتے ہیں	”	وجاہت	بڑھ گئے اس سے کچھ آگے تو شمالی جانب	شاہی مسجد کا نظر سامنے مینار آیا

[۵] باعتبار سلائی کے تانیث بھی کہہ سکتے ہیں۔

ینڈک	ہ	۱۲۴	ایک آبی جانور ہے جو برسات میں پانی کے کنارے بولتے ہیں۔	مذکر	میر	رعونت سے ینڈک اچھلتے چلے	بلوں میں سے چوہے نکلتے چلے
میڈھا	〃	۱۰۹	بیاے مجہول۔ لہر۔ موج۔ تلاطم	مذکر	رند	جوش وحشت میں جو دریا کیطرف جا نکلا	قد آدم مری تعظیم کو میڈھا اُٹھا
میوہ	ف	۶۱	پھل۔ ثمر کھانے کے	〃	اسیر	حاصل ہوا تصور پستاں میں دست غیب	اُٹھا جو ہاتھ میوۂ باغ جناں ملا
میہمان	〃	۱۴۶	وہ شخص جو کسی کے گھر جاے۔ پاہن	〃	جلال	کچھ آزار کچھ آفتیں کچھ بلائیں	شب غم کے ہیں میہماں کیسے کیسے

باب نون

ن	ع	۵۰	عربی کا پچیسواں حرف	مذکر	محسن	ملا نونِ نبوّت سکو میم عمر کھونے پر	یہاں گھٹ جانی میں اسکو احد ہوتا ہی احمد کا
ناب	ف	۵۳	خالص[1] صاف۔ تلوار کی نالی جو نوک سے قبضہ تک دو طرفہ ہوتی ہے۔	مونث	مصحفی	اتنا تو بتا کسکو کہاں ذبح کیا ہے	جو خون سے تر ہیں تری تلوار کی نابیں
ناتا	ھ	۴۵۲	رشتہ داری۔ قرابت۔ بھائی بندی تعلق۔ واسطہ۔ علاقہ۔ سروکار	مذکر	جرات	لگی اُلفت تو پھر وہ کون اور ہم کون اے جرات	ہمارے اور اُسکے اک محبت ہی کا ناتا ہے
ناتوانی	ف	۵۱۸	کمزوری۔ ناطاقتی۔ ضعف۔	مونث	دل	ضعف میں دنیا سے اٹھ جائیں گے ہم	ساتھ لیکر ناتوانی جائے گی
ناچ	ھ	۵۴	رقص۔ خوشی سے اُچھلنا کودنا۔	مذکر	منیر	کرتا ہے کیوں دوا و دوش تیس انداز	جنگل میں دیکھتا ہے کوئی ناچ مور کا
ناخدا[2]	ف	۶۵۶	ملاح۔ کشتی چلانے والا۔	”	آتش	کشتی تن بحر ہستی میں ہی برسوں تباہ	پار اسے اک دم میں اسکا ناخدا لیجائیگا
ناخن	”	۷۰۱	ناخون۔ وہ ہڈی جو انگلیوں کے سرے پر نکلتی ہے۔	”	تسلیم	سوزِ غم سے ہوں میں افتادہ سراپا آبلہ	شیر کا ناخن بھی ناخن ہی پائے مور کا
ناخنہ	”	۷۰۶	ستار بجانے کا آلہ۔ مضراب۔ آنکھ کی ایک بیماری۔	”	منیر	ابروئے محراب در سے کیونکر آنکھیں ملیں	ناخنہ ہی چشمِ گردوں میں ہلالِ عید کا
نادانی	”	۱۱۶	بیوقوفی۔ غلطی۔	مونث	جلال	بعدِ ترکِ عشق کے کیسی پشیمانی ہوئی	عقل کا کہنا کیا کیا ہمسے نادانی ہوئی
نادعلی	ع	۱۶۵	ایک دعا ہے جسکو اکثر چاندی کے پتر پر کندہ کراکے بچوں کے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔	”	امیر	زہے حُبِّ علی ہر باغ میں مجکو ہر کہیں	خط گلزار میں نادِ علی معلوم ہوتی ہے
نار[3]	”	۲۵۱	آگ۔ آتش	”	صبا	آفتابِ حشر بھی داغِ جگر سے سرد ہے	آتشِ دل سے ذرا نار سقر جلتی ہے
نازش[4]	ف	۳۵۸	بکسر سیوم۔ فخر بے پروائی۔ بیدماغی ناز۔	”	امیر	ساقیا ہی جوش بارش جوشِ رحمت کی دلیل	ہم سیہ کاروں سے نازش ہی بجا برسات کی
ناز	”	۵۸	معشوقوں کی ادا۔ معشوقوں کی بے پروائی غمزہ۔ گھمنڈ فخر۔ بیدماغی۔	مذکر	تسلیم	نہ لگائیگا پھر گلے کوئی	میرے دم تک ہے نازِ خنجر کا
نازکی	”	۸۸	نزاکت۔	مونث	مصحفی	نازکی اس کمر کی کیا کہیے	کسقدر ناتوان ہے کافر
				”	جلال	آنکھیں اُس نازک کے تلوؤں سے جو ملنے لگا	نازکی بولی۔ ہٹو چبھتی ہارے مژگان یا رہیں
ناس	ھ	۱۱۱	تباہ۔ برباد۔ خراب۔ غارت۔	مذکر	ظفر	جب عاشقی میں دل نے مرا ناس کھو دیا	میں نے بھی اُسکا ایسا کیا ناس کھو دیا

[1] (امیر) زاہد شرابِ ناب سے جب تک وضو نہو۔ قابل نماز پڑھنے کے مسجد میں تو نہو۔ [2] اصل میں یہ لفظ "ناؤ خدا" تھا یعنے ناؤ کا مالک۔ تاؤ کا گر کثرتِ استعمال سے "ناخدا" ہو گیا۔ [3] نارِ سعیر۔ دوزخ کی آگ۔ (ذوق) وہ برقِ قہرِ خدا تیری تیغ آتش دم۔ کہ جسکی آنچ تمہارے دشمنوں کو نارِ سعیر۔ [4] (مصرع) لا معلوم ہمسے یہ تری نازش بجا نہ اٹھے گی

ناسور	ت	۳۱۷	بڑا ناز خم جو اچھا نہو ہمیشہ بہا کرے	مذکر	آتش	آتش نہ پوچھ حال تو مجھ دردمند کا	سینے میں داغ - داغ میں ناسور پڑ گیا
ناطقہ	ع	۱۲۵	گویائی کی طاقت - بات چیت کا ملکہ	مذکر	اسیر	کھلجائے نہ کیوں ناطقہ طوطی سخن کا	ہے سبزۂ خط حاشیہ حیرت سے چمن کا
ناف	ف	۱۳۱	توندی - ناکھی - مجازاً درمیان - وسط - بیچوں بیچ -	مونث	″	دامن کا بوجھ اٹھ نہ سکا نازکی سے یار	بل آگیا کمر میں تری ناف ٹل گئی
نافہ	″	۱۳۶	مشک کی تھیلی جو ہرن کی ناف سے نکلتی ہے -	مذکر	رند	بو مشک کی آئی ہے کھلے ہیں جو سر بال	جوڑا نہیں نافہ ہے غزال ختنی کا
ناقوس	ع	۳۱۴	سنکھ جو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں	″	اسیر	دیا ہے دل خدا نے پاک کیوں کر تے ہنو گوئی	قیامت ہے بجے ناقوس کعبے میں برہمن کا
ناقہ	″	۱۵۶	مادہ شتر - اونٹنی -	″	ناقہ	بٹھایا سار بان نے دشت مجنوں میں تو مستی ہے	بگڑتا ہے زمیں پر سینہ ہر دم ناقہ لیلے کا
ناک	ھ	۷۱	بینی - چہرہ کا مشہور عضو ہے -	مونث	نواب یار جنگ بہادر ولی	کیسی قسمت پلٹ گئی ہے ہے	ناک کنبے کی کٹ گئی ہے ہے
ناکامی	ف	۱۲۲	نامرادی - عاجز رہنا -	″	داغ	نہیں ہوتی کسیکو بھی گوارا اپنی ناکامی	جسے تو بخش دیتا ہے جہنم اس سے جلتا ہے
ناکہ	ھ	۷۶	چنگی یا راہداری یا اور قسم کا محصول لینے کی جگہ - گلی و شہر کا سرا دروازہ سوئی کا ناکا -	مذکر	امیر	یہ تیری تیغ نے روکا ہے ناکہ شہر مکاں کا	کہ چھپا پا ہے قضا کے ہاتھ پر خون شہیدانکا
ناگ[1]	س	۷۱	ایک قسم کا سیاہ و زہریلا سانپ -	″	ناسخ	مشابہ ہے پریرو ہے جو تیری زلف پیچاں سے	نہیں ہوتا وہ جاں بر جسکو کالا ناگ ڈستا ہے
ناگن	ھ	۱۲۱	ایضاً	مونث	امیر	ڈس گئی دیکو مری زلف کی کالی ناگن	واہ کیا حسن فسونگر نے نکالی ناگن
نال[2]	س	۸۱	وہ لمبی سی جوف دار آنت جو بروقت پیدائش بچوں کے ناف سے لگی ہوتی ہے	″ مذکر	″ منیر	نکلتے ہی نہیں مسجد سے واعظ / اسی ویرانے میں پھر پھر کے رہا کرتا ہے	خدا کے گھر میں نال انکی گڑی ہے / دلمیں کیا نال گڑا ہے بت ہرجائی کا
نال مختلف فیہ	.	.	نل - بندوق کی نال اس معنی میں بالاتفاق مونث ہے -	مونث	صبا	اڑائی گئیں بہریاں قاز پر	چلی نال سوروں کی آواز پر
نالش	ف	۲۰۱	دادخواہی - فریاد - دعوے جو عدالت میں دایر کیا جائے -	″	ناسخ	ای پری پیکر ستم سے تو نہیں آتا ہے باز	تیری نالش میں کروں پیش سلیماں تو دن
نالہ	″	۸۶	آہ و بکا - واویلا - فریاد و زاری - باواز بلند رونا -	مذکر	دل	قیامت تھا ہوئے دل سرگیں آنکھوں کا نظارہ	سنبھل بیٹھیں بہت نالہ ہمارے دل سے
″	ھ	″	گڑھا - غار - پانی بہنے کا راستہ - چھوٹی ندی -	″	مونس	پیاس میں کیا کیا لڑے اعدا سے انصار حسین	پاس نہر علقمہ کے خوں کا نالہ ہو گیا
نام[3]	ف	″	اسم - ذات -	″	رند	تقوی و زہد سے نہ کہیگا کوئی فقیر	مست شراب خوار مرا نام ہو چکا
″	.	.	شہرت - ناموری -	″	تسلیم	سخت جاں ہوں نہ تھا ایسا آج ای قاتل لگا	معرکے میں نام ہو جا کے تری تلوار کا

[1] ناگ پنچمی ھ - ہندوؤں کا ایک تہوار ہے جو بھادوں میں ہوتا ہے - اس روز ہندو سانپ کو پوجتے اور دودھ پلاتے ہیں - ناگ پھنی - ایک قسم کا تھوہڑ جسکے پتے سانپ کے پھن سے مشابہ ہوتے ہیں [2] نال سالگرہ - یادگار - الزام - تہمت (داغ) غیر جتنی برائی کرتے ہیں - وہ ہمارے ہی نام ہوتی ہے - برائے نام - صرف کہنے کو (سحر) وہ نام ہی کے مسیحا ہیں کیا جلائینگے

کوئی مرا ہے نصیب بحال بھی نہو [3] تانیث کو ترجیح ہے -

لغت	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
ناموس[1] مختلف فیہ	ع	۱۵۰	لقب حضرت جبرئیلؑ۔ شرم۔ عصمت آبرو۔ لاج۔ راز پوشیدہ۔ جو موجب عزت ہو۔	مونث / مذکر	میر / دبیر	نسبت تو دیتے ہیں تری لب سے پر اک دن / ناموس نبی شام کے بازار میں آیا	ناموس ہو نہیں جائیگی آبحیات کی / سر حضرت شبیر کا دربار میں آیا
نامہ[2]	ف	۹۶	خط۔ چٹھی۔	؍؍	ناسخ	رہتا ہے خواب ناز میں پڑھتا نہیں کبھی	تکیہ کے نیچے ہیں عرضی پہ پھر [illegible]
نامہ بر	؍؍	۳۹۸	قاصد۔	؍؍	جلیل	یہ کیا ہے آج جو سینے میں دل اچھلتا ہے	جواب خط تو لئے نامہ بر نہیں آیا
نان	؍؍	۱۰۱	روٹی۔	مونث	آتش	مہماں تو نہیں ہیں اس خوان فلک کے ہم بھی	اپنی قسمت کی بھی ہے نان جویں [illegible]
ناند	ہ	۱۰۵	بروزن چاند۔ کونڈا۔ کونڈا مٹی کا۔	؍؍ / ؍؍	غالب / منیر	ہے چار شنبہ آخری ماہ صفر چلو / ہم مست نا توانی نہیں کبھی ہیں سیر چشم	رکھدیں چمن میں بھر کے مئے مشکبو کی ناند / آنکھوں کا سر گڑھا ہے گلگلوں کی ناند ہے
ناؤ	؍؍	۵۷	کشتی۔ ڈونگی۔	؍؍	جلال	آخر ڈبو دیا دل کافر نے عشق میں	آن نا خدا نے ناؤ ہماری تباہ کی
ناوک	ف	۷۷	تیر۔ خدنگ۔	مذکر	جلیل	چبھ رہا تھا جو دیر سے دل میں	وہ ترا ناوک نظر نکلا
نائے	؍؍	۶۰	نگالی۔ بانسری۔ گلا۔ حلق۔	مونث	رشک	ہے یہی کثرت تو فرط بادہ [illegible]	میکشو نائے گلو بھیگے کی نے ہو جائیگی
نائب	ع	۶۳	مددگار۔ ماتحت۔ قایم مقام	مذکر	ناسخ	کیونکر قسیم نار و جناں ہو نہ مرتضےٰ	نائب ہے وہ جناب بشیر و نذیر کا
نباہ	ہ	۵۸	بکسر اول۔ انجام۔ گزارا کسی کام کو اسکی حد تک پہونچانا۔	؍؍	جلال	بتوں کے عشق کا تا زندگی نباہ رہے	یہ عہد ہم نے کیا ہے خدا گواہ رہے
نباش	ع	۳۵۳	کفن چور	؍؍	ناسخ	آج تو پوشاک پر مرتا ہے تو کل دیکھیو	جائیگا نباش تیری لاش پر [illegible]
نبض	؍؍	۶۵۲	بفتح اول ہاتھ کی وہ رگ جو حرکت کرتی ہے جس سے انسان کی صحت و بیماری کا حال معلوم ہوتا ہے۔	مونث	امیر	اٹھ چلے وہ جب خبر دی موت نے	نبض ابھی چلتی ہے اس بیمار کی
نبوت	؍؍	۴۵۸	بضم اول و دوم و بہ تشدید واؤ معروف پیغمبری۔ رسالت احکام الٰہی کا پہونچانا۔	؍؍	صفدر	تھا حسین [illegible]	حق نے نبی پہ جیسے نبوت تمام کی
نتھ	ہ	۴۵۵	عورتوں کی ناک میں پہننے کا ایک مشہور زیور ہے جو شوہر دار عورت کیلئے مخصوص ہے بیسنی بھی کہتے ہیں	؍؍	تعشق	چوڑیاں توڑیں نتھ بڑھا ڈالی	مسی بھی ہونٹھ سے چھڑا ڈالی
نتیجہ	ع	۴۶۸	حاصل۔ ماحصل۔ غرض۔ مطلب اخیر۔ انجام۔ خاتمہ۔ انتہا۔	مذکر	رند	یارب کبھی نکلا نہ کبھی یا صنم اس سے	کچھ مجھ پہ نتیجہ نہ کھلا میری زباں کا

[1] مذکر کو ترجیح ہے۔ ضمیر مرثیہ گو نے بھی مذکر ہی لکھا ہے (ضمیر) اک طفل جو مارا گیا اولاد علی کا۔ خیمہ سے نکل آئیگا ناموس نبی کا۔ [2] نامۂ اعمال۔ (آتش) اے ابر کرم تو ہی سفید اسکو کریگا۔ برسوں میں سیہ نامۂ اعمال ہوا ہے۔ نامۂ شوق۔ (رشک) پڑھکے ہمارا نامہ یار گرم عتاب ٹھہرے۔ نامۂ شوق بے گناہ گناہگار کا۔ اقلیم ایران میں یہ دستور ہے کہ قلعہ کے محاصرہ میں یا ایک لشکر سے دوسرے لشکر میں جب قاصد کی آمد و رفت محال ہوتی ہے تو خط تیر میں باندھ کے پھینکتے ہیں۔ (امیر) نامہ جو وان سے آئے کہیے سو تیر میں بندھا۔ کیا دیکھیے جواب چل کے پیام کا۔

نثر	ع	۷۵۰	مضمون جو نظم نہو۔	مونث	اسیر	نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق نہ گیا	نثر بھی ہمنے جو دیکھی تو مقفیٰ دیکھی
نجات	”	۴۵۴	چھٹکارا۔ رہائی۔ بریت۔	”	داغ	غم ہجر سے داغ مجکو نجات	یقیں تھا نہو گی مگر ہو گئی
نجم	”	۹۳	بفتح تارا۔ ستارہ۔	مذکر	امیر	اُسکا شان شہ لولاک پہ ہے سر اپنا	واہ کیا اوج پہ ہے نجم مقدر اپنا
نچوڑ	ہ	۲۵۹	افشردہ عرق نکلا ہوا۔ ٹپکا ہوا پانی۔ مجازاً لُب لباب ست عطر۔ جوہر۔ خلاصہ۔ نتیجہ۔ گارنا۔	”	”	کیوں نہو دریا کے پانی میں تو ڑ	ہے مرے ہی آنسوؤں کا تو نچوڑ
نحافت	ع	۵۳۹	بفتح اول وچارم کمزوری دبلاپن	”	”	شان پیدا ہوئی ہے عشق میں معشوقی کی	جوڑ ہے تیری نزاکت کا نحافت میری
نحوست	”	۵۴۴	بدنصیبی۔ کمبختی۔ منحوس ہونا۔ بدشگونی ناسزاواری۔	مونث	حالی	نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے	چپ و راست سے یہ صدا آرہی ہے
نخچیر	ف	۸۶۳	شکار۔ جنگلی جانور دنکا۔	مذکر	امیر	کمی گر تیر امیتر کر جائیگا	تڑپ کر یہ نخچیر مر جائیگا
نخرا	ہ	۸۵۱	معشوقوں کے وہ حرکات سکنات جو چالاکی مکر حیلے سے بھرے ہوں	”	سوز	پڑا ہوگا کسی کو نے میں جا بہچان کر لیجا	مرا دل دو۔ مرا دل دو۔ نیا نخرا نکالا ہے
نخل	ع	۶۸۰	کھجور کا درخت۔ ہر قسم کے درخت کو بھی کہتے ہیں۔	”	جلیل	پھل تجھے خنجر قاتل کا مبارک اے دل	بارور خوب ہوا نخل تمنا تیرا
					تسلیم	مر کے بھی حسرت دیدار وہی ہے باقی	نخل نرگس مری تربت سے اُگا کرتا ہے
نخوت	”	۱۰۵۶	بکسر اول وبضم سیوم۔ گھمنڈ۔ غرور خود بینی۔ اردو میں زبانوں پر بفتح اول وسیوم مستعمل ہے۔	مونث	غالب	دیکھئے لاتی ہے اُس شوخ کی نخوت کیا رنگ	اُسکی ہر بات پہ ہم نام خدا کہتے ہیں
ندا	”	۵۵	بکسر اول آواز۔ صدا۔	”	ناسخ	جو کعبے سے باہر میں آنے لگا	ندا مجکو اُسدم یہ ہاتف نے دی
ندامت	”	۴۹۵	بفتح اول صحیح ہے وبکسر اول غلط ہے۔ شرمندگی پشیمانی۔	”	جلیل	شدت جو ہو گی پیاس کی میدان حشر میں	کردیگی آب آب ندامت قصور کی
ندی	ہ	۶۴	چھوٹا دریا۔ نہر۔ نالہ جو برسات میں طغیانی پر ہوتا ہے۔	”	انیس	فوجوں سے تا بہ صبح وہیں رن کی بھر گئی	اک رات میں چڑھی ہوئی ندی اُتر گئی
ندیم	ع	۱۰۴	مصاحب۔ ہمنشین۔ ساتھی۔ دوست۔	مذکر	ناظم	عاشق ہوا اُس آفت جان پر مرا ندیم	جب خوب میرا محرم اسرار ہو چکا
نذر	”	۹۵۰	بالفتح عہد کرنا۔ اپنے اوپر کوئی چیز واجب کر لینا مجازاً پیشکش کرنا نیاز۔ فاتحہ۔	مونث	غالب	غالب اگر اس سفر میں مجھے ساتھ لے چلیں	حج کا ثواب نذر کرونگا حضور کی
				”	عزیز	حباب عشق جو اُسوقت تھے اک مرشد کامل	اشارہ حسن کا پا کر اُنہیں سے نذر لوائی
نذرانہ	ف	۲۰۶	بھینٹ۔ تحفہ۔ ہدیہ۔ جو چیز پیشکش کے طور پر دیجا سکے۔	مذکر	نیر	بوسہ بھی تو دو دکھا کے گزک لخت جگر کی	یوں ہضم نہ ہوگا کبھی نذرانہ ہمارا
نرخ	”	۸۵۰	بالکسر۔ بھاؤ۔ شرح۔ دَر۔	مذکر	امیر	بہا ہے تیغ براں نقد جان اہل جرأت ہے	بہت ہے تیز بازار اجل میں نرخ آہن کا

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
نرد	ف	۲۵۴	گوشت جو سر وغیرہ کی۔	مونث	انشا	مسیحا کا مگر اعجاز ہے یا فسوں ہیچ ہے سر کے	کہ رجاتی ہی ہو بہ نزدہ ہر اک نرد اٹھتی ہے
نردبان	″	۳۰۷	سیڑھی۔ زینہ۔	″	آتش	دکھلائی سیر آنکھوں کو بام مراد کی	ایسی کوئی کمند کوئی نردبان نہ تھی
			مختلف فیہ	مذکر	ظفر	مجازی عشق مجازی کے پاس بھی عاشق	جو یہ نہ بام حقیقت کا نردبان ہوتا
نرغہ	″	۱۲۵۵	چاروں طرف سے گھیر لینا۔ مصیبت میں پھنس جانا۔	″	آتش	گرچہ پیش طاق ابروئے صنم گیسو نہیں	کعبہ پر نرغہ ہوا ہے لشکر کفار کا
نرگس[1]	″	۳۴۰	ایک پھول کا نام ہے جسے شعرا معشوق کی آنکھ سے تشبیہ دیتے ہیں	مونث	جلیل	گرمیٔ نظارہ بازی کا ہے شوق	باغ سے نرگس نکالی جائیگی
نزاع	″	۱۲۸	جھگڑا۔ رنجش۔ تنازع۔ بکسر اول	″	اسیر	ایک مسجد ایک سجدہ ایک مسجود ایک خلق	کیوں نزاعیں تم میں اے گبر و مسلماں ہوگئیں
نزاکت	″	۴۷۸	نازکی۔ نازکین۔ بفتح اول	″	جلیل	بیچ سے پردہ جدائی کا اٹھایا نہ گیا	کچھ تو ہے ضعف مرا کچھ ہے نزاکت تیری
نزلہ	″	۹۲	بفتح زکام۔ ایک مرض کا نام۔ پانی اترنا۔	مذکر	داغ	بزم سے گلدستے سب اٹھوا دیے	داغ کا نزلہ گل تر پر گرا
نزول	ع	۹۴	بضم اول و دوم اترنا نازل ہونا۔	″	جلیل	جہاں اک بار ذکر احمد مختار ہوتا ہے	وہاں برسوں نزول رحمت غفار ہوتا ہے
نسب	″	۱۱۲	نسل۔ اصل۔ سلسلہ۔ خاندان۔	″	قلق	کیا بتائیں تمہیں نسب اپنا	اب تو ناشاد ہے لقب اپنا
نسبت	″	۵۱۴	کسی چیز کیطرف منسوب ہونا۔	مونث	غالب	گو واں نہیں تو واں کے نکالے ہوئے تو ہیں	کعبہ سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی
″			لگاؤ۔ علاقہ۔ واسطہ۔ شادی کا پیام۔	″	قلق	ملکہ کی صلاح سے حضرت	کرتے ہیں میری آپ کی نسبت
″	″	″	تعلق۔	″	امیر	اپنی نسبت بھی کفایت ہے یہاں بخشش کو	کاش وہ اپنا گنہگار ہی جانے مجھکو
″	″	″	بابت۔	″	داغ	ہر اک سے پوچھتے ہیں میری نسبت وہ قیامت ہیں	ہوا سارا جہاں اسکی طرف تم بھی ادھر ہو کیا
نسخہ	ع	۷۱۵	وہ پرچہ جسپر حکیم دوا لکھکر مریض کو دیتا ہے	مذکر	دبیر	نسخہ لکھا مسیح نے یہ دل کے چین کا	پرہیز کر سرور سے غم کھا حسین کا
″	″	″	کتاب جلد۔ رسالہ۔	″	منیر	کرتا رہا لغات کی تحقیق عمر بھر	اعمال نامہ نسخۂ فرہنگ ہوگیا
نسر	ع	۳۱۰	گدھ ایک مردہ خوار پرند ہے جو قسم چیل سے ہوتا ہے۔	مذکر	رشک	صید مرغان چمن کا جب خیال آیا مجھے	نسر واقع[2] نسر طایر کے برابر ہوگیا
نسر طایر	ف	۵۳۰	ایک ستارہ کا نام ہے۔ لغوی معنے اڑتا ہوا گدھ	″	ناسخ	اور طایر سے یہ ہوتی عرش پروازی کہیں	نسر طایر خط مرا اُس ماہ کو لیکر گیا
نسرین[3]	″	۳۷۰	سیوتی کا پھول۔ ایک قسم کا سفید گلاب۔				
نسق	ع	۲۱۰	بفتح اول و دوم انتظام۔ بندوبست ترتیب۔ روش قاعدہ۔ دستور۔	مذکر	میر	دلمیں رہا نہ کچھ تو کیا ہمنے ضبط شوق	یہ شہر جب تمام لٹا تب نسق ہوا

[1] نرگسی کباب۔ انڈے اُبال کے چھلکا چھیلنے کے بعد باریک پارچۂ گوشت قیمہ میں ملاکر کباب پکاتے ہیں [2] نسر طائر۔ لفظی معنی اڑتا ہوا گدھ۔ ستاروں کے ایک گچھے کا نام جسکی شکل اُس گدھ سے مشابہ ہے جو پر پھیلائے ہوئے اوپر کیطرف اُڑتا ہو۔ نسر واقع۔ لفظی معنی اترتا ہوا گدھ۔ قطب جنوبی کیطرف ایک روشن ستارہ ہے دو ہمپہلو ستارے مگر اسکی شکل ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا گدھ اوپر سے نیچے اتر رہا ہے۔ اُسکو نسر چرخ اور نسر فلک بھی کہتے ہیں [3] بالفتح و بالکسر دونوں طرح صحیح ہے مگر اردو میں بالفتح ہی بولتے ہیں اور دیکھو نسر طائر

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
نسل	ع	۱۴۰	آل اولاد۔ خاندان قبیلہ۔	مؤنث	حالی	یہی ہیں وہ نسلیں مبارک ہماری	کہ بخشینگی جو دین کو استواری
نسیان	"	۱۰۱	بالکل بھول چوک۔	مذکر	منیر	ابرو کے یار دیکھ کے اب بھولنا محال	بالائے طاق آج سے نسیان رکھ گیا
نسیم	"	۱۶۰	بر وزن کریم۔ ٹھنڈی اور ہلکی ہوا آہستہ چلنے والی خوشبو دار ہوا۔	مؤنث	رند	باعث نہ کھلا رند پریشانی کا مجھپر	کیوں مضطرب الحال نسیم سحر آئی
نشاط	"	۳۲۰	خوشی۔ شادمانی۔ فرحت۔ عیش۔	"	نواز	باتیں جو تمنے آج بھی چھیڑیں ملال کی	پھر کیا رہی نشاط تمہاری وصال کی
نشان	ف	۱۰۱	جھنڈا فوج کا۔ علم۔	مذکر	تعشق	جھک گئی آخر لڑائی میں وہ شرمگیں نظر	سرنگوں گویا نشان فوج مژگاں ہو گیا
•	•	•	پتہ۔ سراغ۔	"	جلیل	جسکو دیکھا وہی ہے گرم تلاش	کہیں اسکا نشان ہے گویا
•	•	•	علامت۔ نشانی۔ یادگار۔ داغ دھبا۔ (۵)	"	ناسخ	عشق کا ہو درد اے ناسخ نہ کیونکر لادوا	زخمہائے تیر مژگاں کا نشاں ہوتا نہیں
نشانہ	ف	۴۰۶	تیر یا گولی مارنے کی جگہ۔ نشست۔ زد۔ وہ جگہ جو تیر یا گولی مارنے کے لیے بنا دیں۔	"	جلیل	وہ مست خواب تھے نہ کیا آہ نے اثر	ناوک کی کیا خطا ہو نشانہ ہی دور تھا
نشانی	ف	۱۱۴	یادگار۔	مؤنث	جلال	عداوت رہے دل میں جانی ہماری	یہی پاس رکھو نشانی ہماری
نشتر	ف	۹۵۰	فصد کھولنے یا زخم چیرنے کا اوزار۔	مذکر	دل	روح تازہ ہو گئی اللہ رے ذوق خلش	دل کا ٹکڑا بن گیا دل بن جو نشتر رہ گیا
نشست	"	۸۱۰	بیٹھک۔ (۵)	مؤنث	اکبر	اندنوں یار کے کچھ ذہن نشین اور بھی ہے	جانتا ہوں کہ نشست انکی کہیں اور بھی ہے
نشو و نما	ع	۳۵۳	نمو۔ بالیدگی۔ روئیدگی۔ بڑھنا۔	"	رند	لہلہانے لگے جنگل ہوئے سب کھیت ہرے	روپ کھلانے لگی نشو و نما ساون کی
تلفظیہ	"		پرورش پانا۔ رونق ظہور۔ ترقی۔		وزیر	آنسو بہا تو رشتہ بیا مرغ دل ہوا	دانہ نے کی جو نشو و نما دام ہو گیا
				مذکر	ناسخ	دانۂ باروت بنتے ہیں مرے تخم امید	تا نہ برق آن پڑے نشو و نما ہوتا نہیں
				"	"	خط کو روئے یار پر نشو و نما ہوتا نہیں	سبزہ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہیں
نشہ	ع	۳۵۵	بد مستی۔ مدہوشی۔ خمار۔ متوالا پن۔ شراب یا اور مسکرات پینے سے جو حالت ہوتی ہے۔	"	جلیل	جوش مستی میں وہ لب تھے لب ساغر ہیں	لے لیئے لپٹا کے دو بوسے جو نشہ کم ہوا
نشیب و فراز	"	۶۵۶	اونچ نیچ۔ اتار چڑھاؤ۔	مذکر	امیر	آئی ہر گام جو در پیش رہ ناہموار	یہ بھی تھا ایک نشانی کا نشیب اور فراز
				"	داغ	نیا زمانہ دکھاتا ہے یہ نشیب فراز	زمین ہے زیر قدم آسمان ہے سر پر
نشیمن	"	۴۵۰	مسکن۔ مکان۔ پرندوں کا گھونسلا آشیانہ	"	تعشق	چھٹ گئی اپنے بھول سی پر باد پری پھرتے ہیں	ہم تو اب طائر نکہت ہیں نشیمن کیسا

(۵) دھبا۔ چشم سفاک میں سرمے کا نہیں دنبالہ۔ عاشقوں پر ہے نشان صف مژگاں نکلا۔ (۵) دھبا ابھی مزار پہ احباب فاتحہ پڑھ لیں۔ پھر اسقدر بھی ہمارا نشان رہے نہ رہے۔ داغ (۵) دھبا۔ مثلاً چوٹ کا نشان۔ ناسخ۔ نشان اسکے قدم کے پڑ گئے جو میری تربت پر۔ یہ سمجھا میں کہ میری خاک پر پھولوں کی چادر ہے۔ (۵) بیٹھنا بیٹھنی۔ رند۔ رستہ چھوڑ کے اس کوچہ سے بھاگیں گے خیر۔ جب نشست آٹھ پہر بیٹھنے لگی یاروں کی

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
نصرت	ع	۷۴۰	بالفتح غلط ہے بضم اول یاری کرنا مدد دینا۔ فتح و ظفر۔	مونث	انیس	جھپٹے ہیں اُدھر فوج پہ۔ نصرت اِدھر آئی	بعد آپ کے پھر فتح کی پہلے خبر آئی
نصفت	″	۶۲۰	بفتح اوّل و دوم انصاف۔ عدل۔ داد۔ نیاؤ۔	″	تسلیم	کہہ دو چھوڑیں قصّہ گویانِ جہاں کا اعتبار	دیکھیں آنکھوں سے شہ جم رتبہ کی نصفت کا حال
نصیب[1]	″	۱۵۲	حصہ تقدیر۔ قسمت۔ خوش قسمتی	مذکر	جلیل	کیا ہزاروں کو سیدھا فلک کی گردش نے	مرا نصیب مگر راہ پر نہیں آتا
نصیحت	″	۵۵۸	پند۔ اچھی صلاح۔ نیک مشورہ۔	مونث	امیر	مجھی پر چھری تیز ہے ناصحا	کبھی اُسکو جا کر نصیحت نہ کی
نطفہ	″	۱۴۴	منی۔ وہ جوہر جس سے شکم مادر میں بچہ قرار پاتا ہے۔	مذکر	″	کہتا ہے سخت قلب رقیب سیاہ رو	نطفہ یہ شمر کا ہے کہ بچہ یزید کا
نطق	″	۱۵۹	گویائی۔ بولنے کی طاقت۔ بات۔ گفتگو۔	″	تسلیم	وصف میں اُنکے دہان و لب کے کیا کھولیں زباں	نطق کام آتا نہیں یاں پہ کسی منہ زور کا
نظارہ[2]	″	۱۱۵۶	دیکھنا۔ نظر بازی۔ دید بازی۔ دیدار سیر۔ دید۔ فارسی بہ تشدید ظا مستعمل ہے۔	″	مصحفی	نظّارہ کروں دہر کی کیا جلوہ گری کا	یاں عمر کو دنفہ ہے چراغِ سحری کا
نظر	″	۱۱۵۰	بفتح اول و دوم۔ بصارت دیکھنا۔ دکھائی دینا۔	مونث	امیر	کی نظر بھی تو نگاہِ غلط انداز سے کی	تیر بھی تم نے لگائے تو اُچٹتے والے
•	•	•	•	•	جلال	جب سے اوجھل وہ آنکھ سے ہے جلال	کچھ نظر کو نظر نہیں آتا
•	•	•	مہربانی۔	مونث	صفدر	ملتی نہیں ہے آنکھ بھی بوسے کا ذکر کیا	اگلی سی وہ حضور کی ہم پر نظر نہیں
•	•	•	تیور۔	″	مصحفی	چھپکر جو وہ گھر غیر کے مہمان گئے تھے	چوری کی نظر ہم وہیں پہچان گئے تھے
•	•	•	بے مروتی۔	″	رشک	نظر پھری کہ ہوئے لال لال غصے میں	غضب سے جھنے لگے آنکھ کے اشارے گال
•	•	•	چشم بد۔ ڈیٹھ۔	″	تسلیم	تری چشم فتاں ہے بیمار اب	مقرر کسیکی نظر ہو گئی
نظم	ع	۹۹۰	لڑی۔ سلک	″	رشک	جب پیرنے میں عکس پڑا تیرے دانتوں کا	دریا میں نظم گوہر شہوار گر پڑی
•	•	•	نثر کے برعکس۔ شعر۔ موزوں کلام۔	″	نسیم	یہ ہے فیض نعت حبیب خدا	مری نظم مقبولِ عالم ہوئی
نظم و نسق	ع	۱۲۰۶	بند و بست۔ اہتمام۔ حکمرانی کا قاعدہ۔	مونث	انیس	گردوں پہ رنگ چہرۂ مہتاب فق ہوا	سلطانِ غرب و شرق کا نظم و نسق ہوا
نظیر[3] مختلف فیہ	″	۱۱۶۰	مانند مثل۔	مونث	تسلیم	کریں مدح ربِّ قدیر آپ کی	کہاں دو جہاں میں نظیر آپ کی
				مذکر	قلق	ذائقہ میں نہ تھا نظیر اُسکا	سبب جنت سے تھا خمیر اُسکا
نعت	ع	۵۲۰	تعریف۔ مدح۔ یہ لفظ مخصوص ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ وعلیہ وسلم کی	مونث	امیر	غزل جو لکھتے ہیں ہم نعت ہیں رسول کی	ہمارے شعر نہیں ڈالیاں ہیں پھولوں کی

[1] تانیث کو ترجیح ہے۔ حال تشبیہ (داغ) جسکو نہیں نصیب بڑا بد نصیب ہے۔ سکھاتے ہیں تیرے عشق کا غم کس خوشی سے ہم قسمت تقدیر کے معنوں میں عوام کی زبانوں پر نصیبا بھی ہے (جلیل) اُلٹ پڑ نقاب دیکھ کے کہتی ہے چشم شوق۔ ملتا مجھی بھی کاش نصیبا نقاب کا [2] یہ لفظ بفتح اول و بہ تشدید دوم مستعمل ہے اکثر فصحا نے بغیر تشدید بھی لکھا ہے۔ (مصحفی) منقضو ہو آنکھوں سے ترے رخ کا نظارہ۔ جب تو ہی نہو پاس تو کس کام کی آنکھیں۔ عین مسجد میں میسر ہے نظارہ اُسکا۔ چشم بینا ہے کہ ہے داغ جبیں سائی کا [3] تانیث کو ترجیح ہے۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
			تعریف کے لیے۔				
نعرہ	ع	۳۲۵	بالفتح اول وسیوم۔ زور کی آواز۔ شور۔	مذکر	انیس	واں کے جاؤش بڑھانے لگے دل لشکر کا	فوج اسلام میں نعرہ ہوا یا حیدر کا
نعش	″	۴۲۰	بالفتح تابوت۔ لاش۔ جنازہ مردہ کا میت۔	مونث	امیر	تھا چار طرف آپ کا جلوہ	کیوں نعش ہماری قبلہ رو کی
نعل	″	۱۵۰	بفتح کفش۔ جوتا۔ فارسی میں اُس حلقۂ آہنی کو کہتے ہیں جو گھوڑے بیلوں وغیرہ کے پاؤں میں لگاتے ہیں	مذکر	امیر	فلک نے سر پہ رکھ کے اپنے ماہ نو بنایا ہے	گرا تھا جو زمیں پہ ٹوٹ کر نعل اُسکے توسن کا
نعلین	″	۲۱۰	جوتا۔ دونوں جوتیاں۔	مونث	دبیر	جھکنا قدم پہ شاہ کے معراج تھی انہیں	نعلین ابن فاطمہ سر تاج تھی انہیں
نعم البدل [۱]	″	۲۲۰	بکسر اول وبفتح سیوم۔ اچھا بدلا۔ نیک عوض	مذکر	رشک	دیا تھا سب کو آرام اُسکا اب نعم البدل پایا	نہیں ہائے کوئی رہتی ہیں ہم آغوش زمیں
				″	حالی	فناؤوں پہ بالکل مدارِ عمل ہے	ہر اک راستے قرآں کا نعم البدل ہے
نعمت	″	۵۷۰	بالکسر اول وبفتح سیوم۔ آسایش عطا۔ عمدہ برکت۔	مونث	آتش	یاد محبوب فراموش ہو اے دل	حسن نیت نے مجھے عشق سی نعمت دی ہے
نغمہ	″	۱۰۵	بالفتح راگ گیت۔ سریلی آواز	مذکر	رضا	سخت دل صیاد بھی سن سن کے جلتے ہیں ہم	پر اثر ایسا ہے نغمہ بلبل گلزار کا
نفاست	″	۵۹۱	پاکیزگی۔ ستھرائی۔ بفتح اول۔	مونث	قدر	کیسا ملا ہے ساقی رنگیں مزاج واہ	شیشو نہیں ہے دکان میں نفاست تو ہوئی
نفاق	″	۲۳۱	بالکسر پھوٹ۔ نااتفاقی۔ بظاہر دوستی بباطن دشمنی۔	مذکر	رند	موافقت میں عناصر کے گر نفاق ہوا	فراق روح کا قالب سے اتفاق ہوا
نفرت	″	۶۲۰	بالفتح اول ودوم گھن۔ بیزاری۔ کراہت۔ اکراہ۔	مونث	تعشق	ہم وہ بلبل تھے اٹھایا جب چمن سے آشیاں	باغباں کو باغ کی صورت سے نفرت ہوگئی
نفرین	ف	۳۶۰	بکسر اول۔ مگر اردو میں زبانوں پر بالفتح ہے۔ ملامت پھٹکار لعنت	″	مصحفی	بسکہ نازک ہوگئی حالت دل بیتاب کی	اب اٹھا سکتا نہیں نفریں یہ احباب کی
نفس	ع	۱۹۰	بفتح اول ودوم سانس۔ دم۔	مذکر	داغ	مریض غم سے چلو پیش کیا طبیبوں کی	بغیر حکم الٰہی نفس نہیں چلتا
نفس امارہ	″	۴۲۷	بفتح جان۔ روح۔ ذات۔ وجود۔ ہستی۔ امارہ۔ بڑا حکم کرنے والا۔ وہ خواہش جو برے کاموں کی طرف عود کرے۔	″	امیر	بت پندار کی کرتا ہے پرستش ہر روز	نفس امارہ ہمارا ابھی کجب کا فر ہے
نفع	″	۳۰۰	بفتح اول ودوم۔ فائدہ۔ حاصل نتیجہ۔ منافع۔ سود	″	میر	تدبیر تھی تسکیں کے لیے لوگوں کی ورنہ	معلوم تھا مدت سے ہمیں نفع دوا کا

[۱] دبیر اتابیل کو ہابیل نے جو قتل کیا ہے۔ نعم البدل آدم کو یہ خالق نے دیا ہے

۵ گھڑی۔ ساعت لمحہ۔ لحظہ۔ دقیقہ۔ (شرح) دنیا جو شہ میں چند نفس کے لیے لیا۔ بنت کا علاقہ ہری جاگیر میں ہوتا۔

نقاب[1]	ع	۱۵۳	وہ پردہ جو منہ پر ڈالتے ہیں	مؤنث	جلیل	فروغ رُخ سے کھلتا ہی نہیں کچھ	اُٹھی ہو یا نقاب ابتک پڑی ہے
	مختلف فیہ			مذکر	مصحفی	درمیاں میں نقاب کس دن تھا	میرے اُسکے حجاب کس دن تھا
نقّارہ	ع	۳۵۶	نوبت۔ طبل۔	”	ناسخ	ہجر ساقی میں نہیں ہے ایکسُو آواز بلد	نوحۂ غم میں ہر خُم مے برزخ نقارہ ہوا
نقّاش	ع	۴۵۱	نقش و نگار بنانے والا۔ مصوّر۔	”	جلیل	کھینچتا ہو نقش کیا کیا دل میں نقاش خیال	دیکھنے کی سیر ہے لیکن دکھا سکتا نہیں
نقاہت	”	۵۵۶	بفتح اول و چہارم۔ کمزوری۔ ناتوانی وہ ضعف جو بیماری سے صحت پانے کے بعد ہوجاتا ہے۔	مؤنث	اسیر	یہ اس سے سوا ہے وہ اُس سے سوا ہے	نزاکت تمہاری نقاہت ہماری
نقب	”	۱۵۲	بفتح اول۔ سیندھ۔ دیوار میں سوراخ۔	مؤنث	منیر	کیونکر نہ آئے قلعۂ دل میں سپاہ غم	چاک جگر ہے نقب حصار پناہ کی
نقد	”	۱۵۴	چاندی سونے کا سکہ۔ روپیہ پیسہ۔ وہ رقم جو فوراً ادا کیجائے ادھار نہ رکھی جائے۔ سرمایہ۔ پونجی۔	مذکر	جلیل	لے زلیخا۔ نقد جاں اسمیں گرہ سے جائیگا	حسن یوسف ہے یہ کچھ سودا نہیں بازار کا
نقدی	۔	۱۶۴	روپیہ پیسہ مال دولت۔ زر۔	مؤنث	داغ	سوال وصل پر وہ چھین لینگے	جو نقدی کیسۂ سائل میں ہوگی
نقرہ	ت	۳۵۵	چاندی کنایۃً ہر چیز جو سفید ہو۔ اردو میں سفید رنگ کا گھوڑا۔	مذکر	منیر	بسمل تڑپتے ہیں تری رفتار ناز کے	کشتہ تمام نقرۂ خلخال ہوگیا
نقش	ع	۴۵۰	بفتح۔ داغ دھبہ۔	”	انشا	منہ لگاتے ہی ہونٹھ پر تیرے	پڑ گیا نقش لعل بوسہ کا
۔	۔	۔	پھول پتی۔ گل بوٹے نقش و نگار	”	رند	دلچسپ مرقع ہی ہر اک نقش یہاں کا	نقشہ کسی اُستاد نے کھینچا ہی جہاں کا
۔	۔	۔	نام و نشان۔	”	داغ	مجبور میری دل کو بھی نفرت سی ہوگئی	نقش وفا جہان سے اسکا معدوم ہوا
۔	۔	۔	تعویذ جو عامل خانہ کھینچ کر ہندسہ یا اسمائے متبرکہ سے اُن خانوں کو بھرتا ہے۔	”	آتش	ہر شب آدینہ آتا ہے وہ طفل شمع رُو	اپنا تعویذ لحد بھی نقش ہے تسخیر کا
	۔	۔	رعب جمانا۔ رسوخ پیدا کرنا۔	”	”	دسترس انگشت تک اُس سیمتن کے پائیگا	نقش بٹھا خانۂ زریں نگیں بٹھلائیگا
نقشہ	ت	۴۵۵	تصویر[2]۔ شبیہ۔ فوٹو[3] کھینچنا۔ تصویر[4] اُتارنا۔	”	صفدر	یہ بھولی بھولی صورت یہ پیاری پیاری آنکھیں	پائیں کہاں سے نقشہ غلمان و حور تیرا
۔	۔	۔	حالت	”	جلیل	ان گلرخوں کا دور رہا جب سے اے جلیل	نقشہ بدل گیا چمن روزگار کا
۔	۔	۔	رعب جمنا۔ دھاک بیٹھنا۔	”	صفدر	وہ مستی لبوں پر جاتے ہیں صفدر	مگر آج نقشہ جما ہے کسیکا

[1] نقاب کا رواج زیادہ تر روم شام آرمینیا کی عورتوں میں اور شاذ و نادر فرنگیوں میں پایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں برقع کا رواج ہے۔ شعرائے متقدمین نے مذکر بھی لکھا ہے مگر اب بالعموم تانیث کے ساتھ مستعمل ہے [2] تصویر۔ شکل۔ صورت۔ چہرہ۔ شبیہ۔ روپ۔ (ناسخ) اُس پری کے چہرے کو تشبیہ۔ کس سے دیجئے۔ جسکا ہر نقشہ تمام دکھلائے نقشہ حور کا۔ [3] (شعور) تیرے آگے دھیان پر چڑھتا نہیں کوئی حسین۔ فکر نے اپنی بہت نقشے اُتارے رات کو۔ [4] (داغ) نقشے ہیں یہ اب دیدۂ دیدار طلب کے رہجاتی ہے پلکو نہیں نظر ضعف سے دبکے۔

	.	.	طرز۔ انداز۔ وضع۔ قطع	مذکر	داغ	یہ نقشہ ہو گیا ہی داغ انکی محفل کا	کہ ہر دم آئینہ ہی سامنے اغیار پہلو میں
	.	.	نمونہ۔ مثال۔ چربہ۔ خاکہ۔	ر	ناسخ	عشق میں اللہ کی ہوں ہو گیا دیوانہ میں	کعبہ کے نقشہ کا مجکو ہی زندان چاہیے
	.	.	حال۔ کیفیت۔ عالم	ر	داغ	ہاتھ دل پر آہ لب پر آنکھ سے آنسو رواں	اسکو یہ نقشہ ہے تیرے عاشقِ ناشاد کا
نقص	ع	۲۴۰	بالفتح صحیح ہے بالضم غلط ہے کم کرنا۔ کم ہونا۔ کجی۔ کوتاہی مجازاً عیب برائی کھوٹ۔	ر	ناسخ	سیکڑوں آہیں کروں پر ذکر کیا آواز کا	تیر جو آواز دے۔ ہے نقص تیر انداز کا
نقصان	ر	۲۹۱	بضم۔ کمی۔ قباحت۔ ہرج۔ ضرر۔	ر	داغ	بوسہ لیکر دل دیا ہے اور پھر نالاں ہے داغ	کوئی جاتے مفت میں حضرت کا نقصاں ہو گیا
نقطہ	ر	۱۶۴	نقط کے مشہور ہے۔	ر	امیر	شگیا کا جل کا تل اصلاح میں	مصحفِ عارض کا نقطہ چھل گیا
نقل [۹]	ر	۱۸۰	کسی تحریر یا کتاب کی نقل بفتح اول	مونث	ر	نقشہ ہی اپنے روئے کتابی کا ہے جدو	ہے ہمکو نقل و اصل برابر کتاب کی
	.	.	تبدیلی۔	مذکر	جلیل	تصویر تری آنکھ سے کیا جائے نکل کر	نازک ہے بہت نقلِ مکاں ہو نہیں سکتا
نُقل	ع	۱۸۰	گزک۔ ایک قسم کی مٹھائی ہے بضم اول	ر	آتش	قُل ہو فراقِ یار میں کس کس کا دیکھئے	تاروں کے نقل سے ہے یہ خوانِ فلک بھرا
نقیب	ع	۱۶۲	چوبدار۔ شہرت کرنیوالا۔ بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے آواز لگانیوالا۔	مذکر	اسیر	فرشتہ نزع میں آیا نظر تو سمجھا میں	ہوئی حضور سے میری طلب نقیب آیا
نکاح	ر	۷۹	عقد شادی بیاہ	ر	محشر	وہاں پیغام سے فرما کے شرح معراج جسکو ہے	نکاح ہو جائے سیدہ سے امیر سلطان منیر کا
نکبت	ر	۴۷۳	افلاس۔ مفلسی فلاکت۔ بالکسر غلط ہے بفتح اول صحیح ہے۔	ر	حالی	تنزل سنے کی ہے بڑی گت ہماری	بہت دور پہونچی ہے نکبت ہماری
نکتہ [۲]	ر	۴۷۵	بضم اول و فتح سیوم۔ باریک بات باریکی تہ کی بات	مذکر	مونس	پرنور ورق اسکو لکھوں مصحف سبا کا	سر پیٹو جو انو کہ یہ نکتہ ہے غضب کا
نکس	ر	۱۳۰	عَود کرنا بیماری کا۔ یعنی مرض کا کمی کے بعد زیادہ ہو جانا	ر	ر	جرٹ ہیو کو مٹے ہے یہ نہ جب تک کہ نہ جائے بخار	نکس گر ہو گا تو ہو جائیگی صحت دُشوار
نکھار	ہ	۲۷۶	اوجلاپن صفائی۔ زیب و زینت۔	ر	مسرور	برستا ہے جب مینھ تو کہتے ہیں میکش	نکھار آج ہے دخت رز پر بلا کا
نکہت [۱۱]	ع	۴۷۵	خوشبو۔ مہک۔ بفتح اول و سیوم۔	مونث	داغ	گر باغ میں وہ خانہ برانداز نہ آتا	گھبرائی ہوئی نکہتِ برباد نہ آتی
نگ	ہ	۷۰	نگینہ۔ انگوٹھی میں جڑنے کا تراشا ہوا پتھر۔	مذکر	برق	دلچسپ ہے کیا نخل قد اس تمکنت کسی کا	دل نگ ہے تصور سے عقیق شجری کا
نگاہ [۱۰]	ف	۷۶	نگہ۔ نظر۔ چتون۔ جانچ۔ پرکھ۔ بصارت۔	مونث	امیر	ہوتا آتی روح جاتی ہے کوئی کون اہتمام	اک نگاہ واپسیں پھرتی ہے گھبرائی ہوئی
نگر	ہ	۲۷۰	بفتح اول و دوم شہر۔ بلدہ۔ قصبہ۔ بستی۔	مذکر	جرات	آ بسے ملکِ دل میں وہ تو کہوں	ایسا آباد ہے نگر کوئی

۸ (ذوق) جسطرح سے کہ ہنسا دینے کو بیدینوں سکے۔ نقل کرتا ہو مسلمان کی کافر نقّال ۹ فارسی میں جسکا الطیفہ۔ رخنہ عیب کے معنی میں بھی بولتے ہیں ۱۰ کاف تازی سے صحیح ہے عوام کاف عجمی سے بولتے ہیں ۱۱ نگہبانی یعنی حفاظت چوکیداری نگرانی جرات (دل) جوش وحشت کچھ سوا ہوتا گیا۔ کی گئی جتنی نگہبانی مری

نگہ	ف	۷۵	بکسر اول - نگاہ - نظر - چتون -	مونث	امیر	نظر اس شاہ خوباں پر پڑی ہے	نگہ تقدیر بن بن کر لڑی ہے
نگیں	"	۱۳۰	بفتح اول و کسر دوم - نگ جو انگوٹھی پر جڑتے ہیں -	مذکر	فایز	جگر بھی دل بھی اپنا کچھ سمجھکر چار پارہ ہے	نشانی کی انگوٹھی میں نگیں ہے آٹھ پہلو کا
				"	جاہ	تصور یار دل کے سویدا پہ نقش ہے	کندہ ازل سے ہے یہ نگینہ حدید کا
نلا	ھ	۸۱	پیٹرو کے دونوں جانب خصیۃ الرحم کو رحم سے ملانے والی نالی -	"	جان صاحب	بندی سے جب رہے مری کل کل بگڑ گئی	کل ناف ٹل گئی تھی - نلا آج ٹل گیا
نم	ف	۹۰	گیلا پن - تری - کنایۃً اشک -	"	سخن	مر تو دم بھی اسنے عاشق سے کیا اپنے فریب	رونی صورت تھی مگر آنکھوں میں اسکی نم نہ تھا
نماز [1]	"	۹۸	پرستش - بندگی - مسلمانوں کی عبادت کا نام - اللہ کو سجدہ کرنا -	مونث	داغ	میری شب فراق یہ کعبے میں شور رہے	یارب غضب ہوا کہ نماز سحر گئی
نمایش	"	۴۰۱	بضم اول و کسر چہارم - دکھاوا - وہ میلا جو عجیب عجیب چیزیں دکھانے کے لیے کیا جائے -	"	امیر	جامہ زیب و وہ نمایش بعد مردن کیا ہوئی	پیرہن میں تھی جو سج دھج وہ کفن میں کیوں نہیں
نمبر	انگریزی	۲۶۲	بفتح اول و سیوم تعداد - درجہ - باری گنتی - نشان -	مذکر	اسیر	بھیجا جو ہمنے لکھ کے فرنگی پسر کو خط	یہ بھی لکھا کہ ڈاک میں نمبر بدل گیا
نمدہ (نمک)	ف	۹۴	اون یا پشم کا ملایم بستر - بالوں کا بستر	"	مصحفی	کیا ہوا نکلا جو روئے یار پر خط سیاہ	صاف کرتا ہی نمد گرد و غبار آئینے سے
نمک	ف	۹۹ / ۱۱۰	نون -	"	آتش	حسن ملیح پر نکر و اسقدر گھمنڈ	کان نمک میں لاکھوں ہی من ہے نمک بھرا
	•	•	ملاحت - سانولا پن -	"	رند	کیں عاشقوں سے اپنے ترش رو یاں بس	شیریں لبوں کے چہرے سے آخر نمک گیا
نمکدان	ف	۱۶۵	وہ ظرف جسمیں پسا ہوا نمک رکھتے ہیں	"	امیر	جب کہا زخم نمک زخم پہ چھڑکے کوئی	بولی وہ مفت کا ہے ایسا نمکدان کسکا
نمگیرہ	ف	۳۲۵	چادر جو شبنم کو روکنے کے لئے تانی جاتی ہے	"	آتش	بسر ہو جائیگی کمبل کے سایہ میں فقیروں کی	مبارک اہل دولت کو ہو نمگیرہ تمامی کا
نمو	ع	۹۶	بضم اول و دوم - بڑھنا - بالیدگی - روئیدگی -	مونث	تسلیم	نمو خط کی ہوئی بوسہ لبوں کا کون پاتا ہے	اجاڑ میں خضر کے اب ہے چشمہ آبحیواں کا
نمود	ف	۱۰۰	بضمتین اول و دوم ظاہر ہونا - ظاہری خوبی - علامت - نشان - رونق -	"	اسیر	تازہ ہی جسم روح کی طاقت سے اسطرح	رہوار سے نمود ہے جیسے سوار کی
نمونہ	"	۱۵۱	وہ چیز جو دکھانے کے لیے آئے - بانگی -	مذکر	مونس	ظاہر تھا جلال شہ عالم کا نمونہ	آنچ اسکی دکھاتی تھی جہنم کا نمونہ
ننگ	"	۱۲۰	شرم عار - عیب -	مذکر	مصحفی	یا کبھی دم ہی نکلتا تھا پرزادوں کا	یا یہ نفرت ہے کہ اب نام سے ننگ آتا ہے
نوازش	"	۳۶۴	بفتح اول و کسر چہارم - مراد کو پہونچانا - عنایت - لطف - مہربانی -	مونث	نوح	مجکو احساس لطف جب نہ رہا	کی نوازش بھی اسنے تو کب کی

[1] (آتش) خواب غفلت میں کرو ہنگام سحری رائیگاں - چونکہ ہوتی ہے نماز صبح اے غافل قضا (سحر مصرع) زاہد پڑھ نماز کسوف و خسوف کی (آتش) اکلان حضور قلب سے ہوتی نہیں ادا - زاہد تری نماز کو میرا سلام ہے

نوالہ	ف	۹۲	لقمہ - کھانے کی چیز کی وہ مقدار جو ایک مرتبہ منہ میں رکھیں -	مذکر	مؤمن	ہاتھوں سے نوالہ بھی اُٹھایا نہیں جاتا	جب تک نہ کھلائے کوئی کھایا نہیں جاتا
نوبت	ع	۴۵۸	بفتح اول وسکون دوم - نقارہ کوس	مؤنث	امیر	پڑھتے ہیں پانچ وقت نماز ہیں جو اہل دیں	بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسول کی
•	•	•	حالت - کیفیت - درجہ - عالم -	”	”	غش آ گیا کبھی کبھی آنکھیں بدل گئیں	کیا کیا شب فراق میں نوبت گزر گئی
•	•	•	باری - کسی کام یا چیز کا وقت -	”	رند	باقی نہ رہا دل میں تو اک قطرۂ خوں بھی	ہشیار رہو نوبت تری اب او جگر آئی
نوٹ	انگریزی	۴۵۶	یادداشت - کاغذ کا سکہ -	مذکر	جان صاحب	اس جواری خصم کا تن پیٹیوں	ادھی پہ جھپکے پہ وہ ہارا نوٹ
نوحہ	ع	۶۹	بفتح اول ماتم مجازاً گریہ وزاری - رونا پیٹنا - بین کرنا - مردے پر چلا کر رونا -	”	میر	کہیں شیون ہے اہل ماتم کا	کہیں نوحہ ہے جان محرم غم کا
نور	”	۲۵۷	اُس کیفیت کو کہتے ہیں جو سورج یا چاند وغیرہ سے دیوار یا زمیں وغیرہ پر پیدا ہوتی ہے - روشنی چمک - دمک تجلی جلوہ اُجالا -	”	امیر	خورشید و ماہ سب ہیں جلوے ترے ہیں لیکن	ایسی کہاں ہیں آنکھیں دیکھیں جو نور تیرا
نورتن	ہ	۶۰۶	نام ایک زیور کا ہے جسمیں نو نگ جڑے ہوتے ہیں اور بازو پر پہنتے ہیں	مذکر	تسلیم	اہل دانش کی نظر میں لیے ہنر جچتے نہیں	جوہری کیا خاک دیکھے نورتن تصویر کا
نور نظر	ف	۱۳۰۶	بیٹا - فرزند -	”	امیر	اُسکے دامن پہ گرا اشک جو میرا تو کہا	واہ کیا شوخ ہے یہ نور نظر کس کا ہے
نوروز	ف	۲۶۹	سال کا پہلا روز - جس روز آفتاب برج حمل میں آوے -	”	اسیر	ستائیگی بہت ایکی برس ہمکو خزاں فصل	سنا ہے جڑھ کے پشت فیل پہ نوروز آتا ہے
نورہ	ع	۲۶۱	بال صفا - بال اُڑانے کا پوڈر وہ سفوف جسکے لگانے سے بال گر جاتے ہیں -	”	جان صاحب	بیگما اچھا نہیں بڑھنا تجھے بال کا	راکھ مل کر نوچ یا نورہ لگا ہر بال کا
نوش	ف	۳۵۶	پی - پینا - جیسے خورد و نوش - نوش مزہ - خوشگوار چیز - تریاق	”	نوازش	گالیاں دیکر وہ دیتے ہیں لبوں کا بوسہ	نیش کے ساتھ ہمیں نوش عطا ہوتا ہے
نوشتہ	ف	۶۵۶	بفتح اول وکسر دوم تحریر - کتابت لکھائی - عبارت -	مؤنث	ظفر	کوئی جاتی ہے اسمیں نہ تدبیر اور خردمندی	نوشتہ اپنی جو پیشانی میں ہے وہی پیش آئی
نوشتہ	ف	۶۶۱	لکھا ہوا - قلمی -	مذکر	رند	دکھاؤں میں کسے تقدیر کا لکھا جا کر	مرا نوشتہ کسی سے پڑھا نہیں جاتا
نوشدارو	-	۶۶۲	زہر کا اثر کھونے والی دوا - تریاق	مؤنث	سرور	جان لی اُسکے لب جان بخش نے	نوشدارو سم قاتل ہو گئی
نوک[1]	-	۶۷	ہر چیز کا تیز سرا کنارہ - جیسے تلوار کی نوک - چھری کی نوک -	”	امیر	کسطرح کرتے ہو ورنہ تیکے جگر میں سوراخ	نوک مژگاں تیغ مر کر دل میں گڑی رہتی ہے

[1] دل اپنے سکون وتسلی اد ہر پھیر ایک نگاہ - اد آشنا سوزن دل ہو نوک نشتر کی - نوک پلک ف - موزونیت - آنکھ ناک کی موزونیت - (داغ) دلمیں عاشق کے نصور سے کھٹک ہوتی ہے - ان حسینوں کی عجب نوک پلک ہوتی ہے

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
نوک	.	.	عزت - آبرو -	مونث	داغ	ہر آبلے میں خار ہے ہر خار نیشتر	وحشت کی نوک خوب تباہی میں رہ گئی
نوکر	ت	۲۷۶	بفتح اول وسیوم - ملازم خادم خدمت گار -	مذکر	برات	پیچھے پیچھے مری چلنے سے کرامت صاحب	کوئی پوچھے تو یہ کہیو یہ ہے نوکر میرا
نوکری	″	۲۷۶	ملازمت - خدمتگاری - ملازمت -	مونث	اکبر	ہیں عمل اچھے مگر دروازہ جنت بند ہے	کر چکے ہیں پاس لیکن نوکری ملتی نہیں
نوید	ف	۷۰	بفتح اول وکسر دوم وسکون یائے مجہول خوشخبری مژدہ - بشارت	مونث	عزیز	حمل کے نقطہ اول پر آیا خسرو خاور	ربیع معتدل لیکر نوید نوبہار آئی
نہال	″	۹۶	بکسر اول - تازہ لگایا ہوا پودھا - درخت -	مذکر	امیر	ہائے بوٹا سا وہ قد - ہائے وہ رخ وہ جوبن	پھولا پھلا جسکی ہیں اچھی وہ نہال اچھا ہے
.	.	.	مجازاً مالامال - کامیاب بامراد - خوش وخرم -	″	صفدر	رونق فزائے باغ جو وہ گلبدن ہوا	بلبل تو کیا نہال چمن کا چمن ہوا
نہر	ع	۲۵۵	بفتح اول ودوم دریا کی شاخ - آبجو -	مونث	″	صفدر نہو خشک باغ الفت	جاری رہے نہر چشم تر کی
نہیں	س	۱۱۵	کلمہ نفی - انکار -	″	جلال	کوئی آخر نہ شکل وصل یار پر نکلی	نکلتی منہ سے ہاں کیونکر نہیں کی جب نہیں نکلی
نہایت	ع	۲۶۶	آخر - انتہا - انجام - حد - بکثرت بہت -	″	رشک	داغوں کی نہایت نہ تھی اجزائے بدن میں	کھدوا تو مری قبر تو زر خوب نکلتا
نہنگ	ف	۱۲۵	بفتح اول ودوم مگر زبانوں پر بکسر اول ہے - مگر ایک دریائی جانور ہے	مذکر	انیس	لڑنے کو ترائی میں پلنگ آتا ہے روکو	دریائے شجاعت کا نہنگ آتا ہے روکو
نے	ف	۶۰	بالفتح - نرکل - بانسری - حقہ کی نگالی -	مونث	وزیر	شعلہ آواز سے جھڑتی ہیں جو چنگاریاں	نے بنائی تو نے کیا منقار موسیقار کی
نیابت	ع	۴۶۴	بکسر اول وفتح چہارم قایم مقامی نایب ہونا - سفارت	″	دبیر	بو گل نے - رنگ لالہ نے سرعت ہوا نے دی	یہ مرتبہ کیا ہے اپنی نیابت قضا نے دی
نیاز	ف	۸۰	حاجت - احتیاج -	مذکر	داغ	عشق سے دل گداز ہوتا ہے	ناز میں بھی نیاز ہوتا ہے
.	.	.	فاتحہ - درود -	مونث	جلیل	نیاز ہوتی ہے قاضی کی صبح کو اکثر	مئے شبینہ جو رہ جاتی ہے پیالوں میں
.	.	.	صاحب سلامت - اظہار محبت - راہ ورسم - ملاقات	مذکر	آتش	نہو گا حسن کا مجھ سا بھی عاشق کوئی دنیا میں	نیاز اس سے کیا پیدا نظر جو ناز میں آیا
نیازمند	ف	۱۶۲	حاجتمند - خواہشمند - محتاج -	″	گویا	اٹھا جو بزم سے ساقی پکڑ لیا دامن	میں آج دست سبو کا نیازمند ہوا
نیام	″	۱۰۱	میان تلوار - چھری وغیرہ کا	″	دبیر	فی النور پیک فتح کا لبیک کہہ گیا	منہ کھول کر نیام تعجب سے رہ گیا
نیت[1]	ع	۲۶۰	بکسر اول وتشدید دوم مفتوح - جی - ارادہ - قصد منشا	مونث	داغ	صبح ہوئے تو دو چلے جانا	شب کی نیت حرام ہوتی ہے
				″	جلیل	خون دل کرکے ہمارا بھر گئی وہ مست آنکھ	ایک ہی چلو میں نیت بھر گئی میخوار کی

[1] نماز پڑھنے کا ارادہ ظاہر کرنے کے لئے کچھ الفاظ کہکر اللہ اکبر کہتے اور ہاتھ باندھ لیتے ہیں ان الفاظ کو نیت کہتے ہیں (ذوق) اسی ہر مسجد میں موذن نے اذان بہر نماز - باوضو ہو کے نمازی نے بھی باندھی نیت

لفظ	زبان	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
نیچہ	ف	۶۸	بالفتح حقے کی نے۔حقے کی نلیاں	مذکر	میرحسن	وہ شیشے کا حقہ مرصع کا کام	مغرق زری کا وہ نیچہ تمام
نیّر[۵۱]	"	۲۶۰	آفتاب۔سورج۔	"	اوج	جب نور صبح قتل سے روشن جہاں ہوا	پردے سے شب کے نیّر اعظم عیاں ہوا
نیرنگ	"	۳۳۰	طلسم۔شعبدہ۔جادو۔جادوگری۔ انقلاب۔بازی۔	"	صبا	ڈھیر دیکھے گلرخوں کی خاک کے	واہ کیا نیرنگ ہیں افلاک کے
نیزہ	"	۴۲	بالفتح۔برچھا۔برچھی۔بھالا۔	"	انیس	نیزے کو ہلانے میں جو رستم سے نہ کم تھا	اک ہاتھ میں بس ہاتھ بھی نیزہ بھی قلم تھا
نیساں	"	۱۷۱	بالفتح رومیوں کے ساتویں مہینے کا نام۔سواتی۔اس مہینے کی بارش جس سے موتی پیدا ہوتا ہے۔	"	رشک	رو چکے یادِ دُرِ دنداں میں جب ہم چاند بھر	ہنس کے فرمانے لگے نیساں پورا ہو گیا
نیستاں	"	۵۷۱	گھنا جنگل۔وہ جنگل جہاں سنے کے درخت بکثرت ہوں۔	"	اسیر	گرم آنسو سے نیستانِ مژہ جل جائیگا	آگ جنگل میں لگا دیتا ہے گولا رال کا
نیش	"	۳۶۰	کسی دھاردار چیز کی نوک۔ڈنک بچھو یا بھڑ وغیرہ کا۔	"	رند	سرد مہری سے جہاں کی ہو موذی بھی بری	نیش گر جاتا ہے سرما میں ہر اک زنبور کا
نیشتر	"	۹۶۰	نشتر۔فصد کھولنے کا آلہ۔	"	ناسخ	بلبلیں کیا گل بھی دیوانی ہیں تیرے عشق میں	خار ہے ہر رگِ گل نیشتر فصاد کا
نیشکر	"	۵۸۰	گنّا۔پونڈا۔اوکھ۔	"	نسیم	جس زمیں پر پڑ گیا عکسِ لبِ شیریں ترا	تخم جو دہقان نے بویا نیشکر پیدا ہوا
				مونث	رشک	تمہاری انگلیوں نے وصف پایا [illegible] ہو	نہیں تو عیب ہے ہو جائے جتنی نیشکر تیلی
نیفہ	"	۱۴۵	پائجامہ میں ازار بند ڈالنے کی جگہ۔	مذکر	بحر	چراغِ ناف کی بتی کمر ہے گر میاں دیکھو	بنا ہے شعلۂ جوالہ نیفہ سرخ جالی کا
نیل	ہ	۹۰	یہ لفظ فارسی و سنسکرت میں مشترک ہے	"	امیر	یہ کس نے ہیں رنگے دستِ نگاریں خواب میں چوما	کہ فریادی ہے اب تک نیل اُس نازک کلائی کا
•	•	•	نیل کا درخت اور پتی نیلا داغ۔ نیلا رنگ۔آنکھ کی سیاہی	"	نواب مرزا شوق	دونوں آنکھوں سے نیل ڈھلتا ہے	نبض ساقط ہے دم نکلتا ہے
نیلام	پرتگالی	۱۳۱	بیع۔فروخت۔بولی بولکر بیچنا۔	"	داغ	حورانِ خلد بولتی ہیں بڑھ کے بولیاں	نیلام ہو رہا ہے تمہارے شہید کا
نیلوفر	ف	۲۴۶	کوین کا پھول جو دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔کوکا بیلی	"	ظفر	خالِ مشکیں آتشِ رخسار پہ پیدا ہوا	چشمۂ خورشید میں بھی نیلوفر پیدا ہوا
نیمچہ	"	۱۰۸	چھوٹی تلوار۔	"	صبا	ابرو سے ایک طفلِ حسیں نے کیا ہلاک	کھایا وہ نیمچہ کہ جگر تک اتر گیا
نیند	ہ	۱۱۴	بالکسر خواب۔سو جانا۔سو جانے کی خواہش۔	مونث	تعشق	بے ترے رہتی ہے الجھن رات بھر	کروٹیں لیتے ہیں نیند آتی نہیں
نیو	ہ	۶۶	بنیاد۔جڑ۔دیوار کی۔	"	حالی	اگر شہر میں کوئی مسجد بنا دی	تو فردوس میں نیو اپنی جما دی

۵۱ (سالک) دنیا میں مہر و ماہ کی جب تک ہے روشنی۔ روشن رہے یہ نیّر بخت جواں ترا۔ [۵۲] مذکر کو ترجیح ہے بلکہ تمام شعرا نے مذکر ہی لکھا ہے (آتش) چاشنی دونوں کی چکھی ہے توحق حق پوچھئے۔ اس لب شیریں سے شیریں نیشکر کوئی نہ تھا۔ صرف رشک نے مونث لکھا ہے۔

باب واوٗ

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
وادی[1]	ع	۲۱	عربی میں۔ زمین نشیب و ہموار۔ اور دو پہاڑوں کے بیچ کی راہ فارسی والوں نے بمعنی صحرا جنگل میدان استعمال کیا ہے۔	مذکر	امیر	وادیٔ قسمت پاؤں اپنے رکھ گئی تھک کر امیر	وادیٔ مقصود جب دو چار منزل رہ گیا
وار[2]	ف	۲۰۷	ضرب حملہ۔	”	ناظم	ہے ناوکِ نگہ سے مقابل خدنگِ آہ	اب امیرؔ وار روک۔ ترا وار ہو چکا
۰	۰	۰	مہلت[3] فرصت۔	”	رشک	مشتاق شہادت ہیں بہت۔ یار اکیلا	تلوار لگانے کا کہاں وار ملیگا
وارا	ہ	۲۰۸	بچت کفایت	”	گویا	نقد دل دیجئے اور زلف کا بوسہ لیجئے	اے جنوں خوب ہے اس سودے میں وارا اپنا
۰	۰	۰	فائدہ نفع۔	”	امیر	وفا داری نے جی مارا ہمارا	اسی میں ہوگا کچھ وارا ہمارا
وارث	ع	۲۰۷	ورثہ پانیوالا۔ حقدار۔ مالک۔ میراث کا مستحق عورتیں خاوند و شوہر کو بھی وارث کہتی ہیں۔	”	”	مجھے موت آئی تو حسرت پکاری	کہ دنیا سے وارث اُٹھا بیکسی کا
واردات	”	۶۱۳	حال۔ سرگذشت وہ حال جو انسان پر گذرے۔ حادثہ وقوعہ۔	مؤنث	داغ	اے داغ کیا کہوں شبِ فرقت کی واردات	جو میرے ہاتھ سے مری اوپر گزر گئی
واسطہ	”	۸۱	بکسر سیوم و فتح چہارم۔ درمیانی شخص۔ ایلچی۔ ربط۔ علاقہ لگاؤ تعلق۔	مذکر	تسلیم	مدتیں گذریں کہ باہم آمد و شد ترک ہے	پھیر اُنکے اب وہ لگا واسطہ جاتا رہا
۰	۰	۰	ذریعہ۔ وسیلہ۔ موقع۔ رشتہ داری کا تعلق۔	”	امیر	ہنسا عکس ہنسنے پہ اُنکے تو بولے	کہ میرے ترے واسطہ کیا ہنسی کا
۰	۰	۰	سروکار۔ غرض۔ مطلب۔ کام۔	”	داغ	خدا جانے محبت کو سرِ حشر	پڑیگا واسطہ مجھسے کہ تمسے
۰	۰	۰	طفیل۔ صدقہ۔	”	ناسخ	جلد میرا پیاسا ہر نہ پھرا	واسطہ گو دیا پیمبر کا
واشد	ف	۳۱۱	شگفتگی۔ گرفتگی دور ہونا۔	مؤنث	صبا	ترے ہاتھ سے واشد دل نہوگی	کھلیگا نہ تجھسے معما ہمارا
واقعہ[4]	ع	۱۸۲	سانحہ۔ حادثہ۔ واردات۔ سرگذشت حال۔ ماجرا۔	مذکر	حالی	نہیں واقعہ کوئی پنہاں کہیں کا	ہے آئینہ احوال روے زمیں کا
واللہ	”	۷۲	قسم اللہ کی۔	مؤنث	اکبر	منطق بھی تو اک چیز ہے اے قبلہ و کعبہ	دے سکتی ہے کام آپکی ”واللہ“ کہاں تک

[1] وادیٔ ایمن۔ یہ اُس مقام کا نام ہے جہاں حضرت موسیٰ اپنی بی بی کو درد زہ میں مبتلا چھوڑ کر آگ کی تلاش میں آگے بڑھے تھے۔ یہ مقام کوہ طور سے داہنے جانب ہے۔ یہلے آپ کو تجلّی ربانی یہیں پر نظر آئی تھی۔ یہ لفظ فارسی اور مذکر ہے (نوازش شام دلکو سوقت خیال رخ روشن نہوا۔ جیسے وحشت میں جدا وادیٔ ایمن نہوا) [2] مہلت۔ [3] فرصت کے معنی پر اِنچ نے نانیث کے ساتھ لکھا ہے راوج مصرع قسمت نے پہ نہ دی آسے دم لینے کی بھی وار۔ [4] حادثہ سانحہ (مرثیہ) جانکاہ واقعہ ہے امام انام کا۔ کرتا ہوں ذکر قتل تشنہ کام کا۔

والی	ع	۴۷	مالک حاکم ۔حکمراں۔	مذکر	انیس	جب اسیر رفیقوں سے پرا ہوگیا خالی	بھرتا تھا دم سر دوہ کونین کا والی
وام	ف	۴۷	قرض ۔ اودھار	"	منیر	تیر ستم سے سکے اڑ ا جانب عدم	پر آپ کے خدنگ سے میں دام لے گیا
واہ	"	۱۲	خوب ۔کلمہ تعریف وتحسین کا ہے	مونث	میر	واہ رے عشق ۔ اس ستمگر نے	جانفشانی پہ میری واہ نہ کی
واہمہ[۱]	ع	۵۷	بکسر سوم و بفتح چہارم قوت وہم کی	مذکر	تسلیم	صنعت کو اسکی دیکھ کر دیوانوں کیطرح	چلتا ہی تنگ واہمہ کیا کیا کلیم کا
واہ وا	ھ	۱۹	سراہنا ۔ کلمۂ تحسین تعریف کرنا۔	مونث	جلال	وہ ہنسکے تیغ ادا کا جو وار کرتے ہیں	دہان زخم سے بھی واہ وا نکلتی ہے
وبا	ع	۹	عام موت جو بوجہ خراب ہونے آب وہوا کے ہوتی ہے۔	"	رند	مرتے ہیں سیکڑوں میخوار شرابیں پی کر	فصل گل کا ہیکو آتی ہو وبا آتی ہے
وبال	"	۳۹	بفتح اول عذاب ۔بوجھ ۔سختی مصیبت گرانی ۔	مذکر	داغ	تو نے آرام کچھ دیا اے موت	زندگی کیا رہی وبال رہا
وتیرہ	"	۴۲۱	شیوہ ۔دستور ۔عادت ۔	"	اسیر	روز کرتا میرے سینے کو ہدف	تیر کا تیرے وتیرہ ہوگیا
وجد	"	۱۳	وہ حالت جو بیخودی میں ہوتی ہے ۔ حالت ذوق وشوق میں بیخود ہوکر جھومنا یا اُچھل کود کرنا ۔ بالفتح ۔ لغوی معنی شیفتگی ۔	"	مصحفی	کل جو دل دو دو ہاتھ اُچھلتا تھا	وجد تھا یا وہ حال تھا کیا تھا
وجود	"	۱۹	بضم اول و دوم ظاہر ہونا نمایش ہستی خیالت جسم	مذکر	آتش	ساختہ پرداختہ تیرا ہے ساری کائنات	حکم حضرت سے وجود ارض و سما کا ہوگیا
وجہ	ع	۱۴	بفتح سبب باعث ۔موجب ۔	مونث	داغ	وہ میری قبر پہ کرتے ہیں خوب بن ٹھن کر	یہی تو وجہ ہے خلق خدا کے آنے کی
وحدانیت	"	۴۷۹	خدا کی یکتائی ۔ ایک ہونا ۔ بفتح اول وکسر پنجم وفتح ششم ۔	مونث	ارج	وحدانیت کا تیری میرا ایمان لائی ہوں	امیدوار فضل حضوری میں آئی ہوں
وحدت	"	۴۱۸	بفتح اول وسیوم ایک ہونا ۔یگانہ ہونا	"	اسیر	نخل ہستی سے نمودار ہے وحدت تیری	اصل وحدت ہے تیری فرع ہی کثرت تیری
وحشت	"	۱۴۴	رسیدگی ۔غیر مانوسی ۔نفرت ۔سودا ۔ خفقان ۔جنون دیوانگی ۔	"	جلال	پوچھتے ہیں کسنے کھوئے تیرے ہوش	اور دیوانے کو وحشت ہوگئی
وحی	"	۲۴	پیغام الٰہی ۔خدا کا حکم جو پیغمبروں پہ اترتا تھا ۔	"	نوح	بیان خلد کا مسلتب جانا ہیں نے اے زاہد	کوئی سمجھے فلک سے وحی ان پہ بھی اترتی ہے
وداع	"	۸۱	رخصت ۔روانگی ۔بفتح اول صحیح ہے لیکن فارسی اور اردو میں بکسر اول صحیح اور مستعمل ہے ۔	"	دبیر	غل پڑگیا محل میں ہے آمد حضور کی	اسباب سے ہے وداع امام غیور کی
ودیعت	"	۴۹۰	زمانت ۔ دھر وہر ۔ بفتح اول وکسر دوم بروزن فضیلت ۔	"	حالی	عقوبت کی حد تھی نہ پرسش خطا کی	پڑی لٹ رہی تھی ودیعت خدا کی

[۱] قوت واہمہ کا یہ کام ہے کہ دیکھے اور بے دیکھے سچے اور جھوٹے سب طرح کے نقوش اور صورتیں پیش کردے بخلاف اور قوتوں کے یہ قوت عقل کی تابع نہیں ہے ۔ مثلاً کوئی شخص اندھیرے [illegible] ہر چند عقل کہیگی کہ مردہ بے جان ہے اس سے خوف نہ کرنا چاہیئے ۔ مگر قوت واہمہ ضرور خوف دلائیگی ۔

ورثہ	ع	۱۱۷	بالفتح حق۔ میراث۔ ترکہ۔	مذکر	انیس	تقسیم صعوبات میں حصہ ہے تمہارا	بیٹی ہو ید اللہ کی ورثہ ہو تمہارا
وِرد	〃	۲۱۰	بکسر اول۔ معمول روز کا کام وظیفہ	مذکر	انیس	تعلیم ملک عرش پہ تھا ورد ہمارا	جبریل سا استاد ہے شاگرد ہمارا
وَرد	〃	۲۱۰	بفتح اول گلاب کا پھول۔	〃	آتش	باغ جہاں میں حق نصاف سے نہ گزرا	شربت بنایا پھر بلبل جو ورد پایا
وردی[1]	〃	۲۲۰	سپاہیوں کی درباری پوشاک	مؤنث	صبا	وہ رنگیں تلنگوں کی قمیص وردیاں	دکھایا تماشا نئے باغ رنداں
•	•	•	وہ باجا جو امرا کی ڈیوڑھی پر صبح و شام یا آمد برآمد کے وقت بجتا ہے۔	〃	انیس	بھولی ہوئی تھی جتنیوں کو شب گزری	تکبیر پہ تھیں لب کبھی تھی اس صبح کی وردی
ورطہ	ع	۲۲۰	بفتح ہلاکت کا مقام وہ زمین جہاں رستہ نہ ہو مجازاً بھنور گرداب پانی کا چکر۔	مذکر	امیر	غضب ہے یہ تباہی گردش ورطۂ غم	کہ کشتی میں ہے ہچکی کا عالم
ورق	〃	۲۰۶	بفتح اول و دوم۔ برگ۔ کاغذ کا ٹکڑا۔ کاغذ کا پرچہ۔ کاغذ کا ورق	〃	امیر	مرنے کے بعد کیسے پریشاں ہیں عضو تن	کیا کیا ورق کتاب سے اپنی جدا ہوا
				〃	دل	حال فرہاد و قصۂ مجنون	دو ورق ہیں مرے فسانے کے
ورم	〃	۲۴۶	بفتح اول و دوم۔ آماس۔ سوجن	〃	اسیر	ناتواں اور سکھا کر مجھے کرا دغم عشق	دست و پا میں ابھی باقی ہے ورم تھوڑا سا
ورود	〃	۲۱۶	بضم اول و دوم آنا اترنا۔ داخل ہونا نازل ہونا۔	〃	جلال	عدو نے آکے عیادت کو بے اجل مارا	ورود تھا ملک الموت کا کہ ٹل نہ سکا
وزارت	〃	۶۱۳	بکسر اول و بفتح اول دونوں طرح مستعمل ہے وزیر کا عہدہ۔ مدار المہام	مؤنث	غالب	آصف کو سلیماں کی وزارت کا شرف تھا	ہے فخر سلیماں جو کرے تیری وزارت
وزن	〃	۶۲	بالفتح صحیح ہے و بفتح اول و دوم غلط ہے تولنا بوجھ۔ اندازہ۔ بوجھل بھاری	مذکر	محسن	تلے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت میں	بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجدد کا
وزیر	〃	۲۲۲	برون امیر۔ کام بٹانے والا سلطنت کا بار اٹھانے والا۔ شطرنج کے ایک مہرے کا نام۔	〃	قلق	شاہ کا اک وزیر اعظم تھا	سب وزیروں میں وہ مکرم تھا
وسعت	〃	۵۳۶	پھیلاؤ۔ چوڑاپن۔ فراخی کشادگی	مؤنث	دل	آپ کے ناوک نے لے دل ایک عالم تنگ ہے	کیا ہوئی ہنگامہ محشر کی وسعت کیا ہوئی
وسمہ	ع	۱۱۱	بفتح نیل کی پتیوں کی بکنی جس کا خضاب لگاتے ہیں	مذکر	قدر	کھلا رنگ اور جب وسمہ لگا ابروئے جاناں پر	کمیں کے لئے یار یہ تو نے چڑھایا تیغ براں پر
وسواس	〃	۱۳۳	بالفتح۔ برا خیال جو دل میں آئے تردد۔ وہم۔ خوف	مذکر	انیس	وسواس مجھے آتا ہے باتوں سے تمہاری	کل آئیگی لینے مجھے بابا کی سواری
وسوسہ	〃	۱۳۷	اندیشہ۔ وہم۔ وسواس۔	〃	امیر	خیال دولت دنیا کبھی گر دل میں آ جائے	سمجھنا اسکو کہ ہے یہ وسوسہ شیطان مرتد کا
وسیلہ	ع	۱۱۱	بفتح اول و کسر دوم۔ سبب ذریعہ۔ سہارا طفیل حمایت۔ اعانت۔	〃	جلیل	جلیل اللہ کے دیدار احمد کی شفاعت ہے	ہمیں اچھا وسیلہ ہاتھ آیا غوث اعظم کا

[1] مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ فیلن صاحب کی رائے میں یہ لفظ انگریزی ہے مگر مولف مذکور نے اپنی رائے میں لاطینی بتلایا ہے۔

لفظ	اصل	عدد	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
وصال	ع	۱۲۷	ملنا ۔ ملاقات ہونا ۔ بکسر اول ۔	مذکر	اسیر	اسکا انجام فراق اُسکا ہوا انجام وصال	کون کہتا ہو کہ فرقت سے وصال اچھا ہی
۔	۔	۔	بکسر اول موت ۔ انتقال ۔ وفات ۔ بزرگان دین کا مرنا ۔ وحدت میں فنا ہو جانا ۔	″	رخترمینائی	منہ سبو کے ڈھکے ہیں کیوں ساقی	کیا کسی مست کا وصال ہوا
وصف	ع	۱۶۷	بالفتح تعریف بھلائی ۔ خوبی	″	ناسخ	خوب ہے زردن ہمسر وصف قد بالا ہوگیا	عالم بالا تک اپنا بول بالا ہوگیا
وصل	″	۱۲۶	بفتح اول ملنا ۔ ملاقات ۔	″	جلیل	قتل کی چاٹ جو دیتا ہو یہی مطلب ہے	کسی تدبیر سے ہو وصل میسر تیرا
وصلی	″	۱۲۶	دو ورق کا غذ جو ایک میں چپیاں ہو یا وہ موٹا کاغذ جسپر لڑکے یا خوشنویس حرف مشق کرتے یا قطعہ لکھتے ہیں ۔	مونث	اسیر	بد نظر جو خط رخ یار کی ہو مشق	وصلی بنایئے ورق مہر و ماہ کی
وصیت	″	۵۰۶	سفر کو جاتے ہوئے یا مرتے وقت جو کچھ نصیحت کیجائے کہ میرے بعد یہ کرنا اور یہ کرنا ۔	″	انیس	بخشی جو یہ خدمت علم خیر بشر کی	احسان مرا کیا تھا وصیت تھی پدر کی
وضع	″	۸۷۶	بفتح ۔ ترتیب ۔ بنانا ۔ ساخت ۔ بناوٹ ۔ طرز روش ۔ ڈھنگ ۔ طور ۔ طریق ۔ عادت ۔	″	صفدر	وہی نظر وہی چتون وہی سے ساری وضع	اڑائی قاف میں پریوں نے بھی تمہاری وضع
۔	۔	۔	چال چلن ۔ شکل صورت فیشن ۔	″	مومن	لطف میں سستی و آزار میں چالاکی ہے	کھو دیا آپ کو کیا وضع یہ پیدا کی ہے
وضو	ع	۸۱۲	بضم اول و دوم ۔ نماز کے لئے منہ ہاتھ دھونا ۔	مذکر	وزیر	نہائے خون سے ہم ۔ ہاتھ جان سے دھویا	یہ غسل آیا ہمیں اور یہ وضو آیا
وطن	″	۶۵	بفتح اول و دوم ۔ اپنا دیس ۔ پیدائش کی جگہ ۔	مذکر	آتش	آج ہی چھوٹے جو چھٹتا یہ خرابہ کل ہو	ہم غریبوں کو ہو کیا غم یہ وطن ہے کسکا
وظیفہ	″	۱۰۰۱	ورد روزمرہ کا ۔ روزانہ پڑھنے کی دعا ۔	″	جرات	بکنا ہم اپنا کیا کہیں اور آہیں کھینچنا	وہ ورد شام ہے یہ وظیفہ پگاہ کا
۔	۔	۔	روزینہ ۔ تنخواہ ۔ روزکار راتب ۔	″	جلیل	عتاب شاہ بھی خالی نہیں شان ترحم سے	ہوا جو برطرف اسکا وظیفہ ہو ہی جاتا ہے
وعدہ	″	۹۵	اقرار ۔ قول و اقرار ۔ عہد ۔	″	″	اسقدر سفبٹو کیوں باندھا گیا بند نقاب	دل شکستہ ہو نہ وعدہ آپ سے کے دیدار کا
وعظ	″	۹۷۶	بالفتح ۔ دل نرم کرنے والی باتیں ۔ مذہبی نصیحت ۔ مذہبی لکچر	″	تسلیم	ہوش ہی مجکو کب ہوا واعظ	وعظ سنتا ہیں کیا ترا واعظ

سلہ (دل) کیا ہاتھ میں اس شوخ کے خنجر نہیں ہوتا ۔ ہوتا ہے مگر وعدہ برابر نہیں ہوتا ۔

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع	مصرع
وغا	ع	۱۰۷	بفتح اول صحیح ہے و بکسر اول غلط ہے۔ لڑائی۔ جنگ۔	مؤنث	انیس	تا تا کیطرح دونوں نواسوں نے وغا کی	پھولی کبھی نہ تھی جنگ سے قدرت تھی خدا کی
وفا	″	۸۷	قول و عہد کا پورا کرنا۔ نباہ۔ ساتھ دینا۔	مؤنث	جلیل	جاں بلب ہو کے چلا ہوں میں یار ترے لیے	دو گھڑی عمر کو اللہ وفا تھوڑی سی
•	•	•	دیانت۔ عقیدتمندی۔ خیر خواہی۔ دوستی۔ مروت۔	″	جلال	خوشا نصیب وہ جس سے کہیں ستم کر کے	مری جفا ہی کو بس جانے وفا میری
وفات	ع	۴۸۷	موت۔ مرجانا۔	″	میر	غم سے یہیں نے راہ نکالی نجات کی	سجدہ اس آستان پہ کیا پھر وفات کی
وفور	″	۲۹۲	زیادتی۔ کثرت۔ افراط۔ بضم اول و دوم۔	مذکر	مونس	واں تیرگی کا دور سپہر میں وفور تھا	لیکن ادھر سپہر کی بھی ظلمت میں نور تھا
وقار	″	۳۰۷	عزت۔ قدر۔ منزلت۔ جاہ و جلال	″	″	سلطاں سے جوہری کا نہ کچھ کم وقار تھا	تختہ زمیں کا تخت جواہر نگار تھا
وقت[۱]	ع	۵۰۷	زمانہ۔ ہنگام۔ عہد۔	″	امیر	دن جوانی کے گئے پیری سفر کا وقت ہے	رات گزری چونک اے غافل سحر کا وقت ہے
•	•	•	وقفہ۔ عرصہ	″	جلیل	پی ہی کر سے تیغ تو پھر دیکھتے ہو کیا	جلدی کرو کہ وقت اب اتنا نہیں رہا
•	•	•	موقع۔	″	رشک	ابر شب فرقت ہے بندھی آنسو کا تار	اسطرح کا وقت اے مژہ تر نہ ملے گا
•	•	•	مشکل[۲]۔ مصیبت	″	غالب	اے پرتو خورشید جہاں تاب ادھر بھی	سایہ کیطرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے
•	•	•	موت۔	″	جرات	مرتے ہیں جسکی خاطر دلخواہ وہ نہ آیا	وقت اپنا آن پہونچا پر آہ وہ نہ آیا
وقر	ع	۳۰۶	بالفتح گرانی۔ عظمت۔ بڑائی۔ قدر و منزلت عزت آبرو۔	″	میر	ہے کیمیا گران محبت میں قدر خاک	پر وقر کچھ نہیں ہے دل بے گداز کا
وقعت[۳]	″	۴۷۶	بفتح اول و سیوم۔ لڑائی کی سختی مجازاً اعتبار۔ عزت۔ ساکھ	مؤنث	نوح	کبھی دنیا میں وقعت آپکی تھی	یہ کسکی تھی یہ فصلت آپکی تھی
وقفہ	″	۱۹۱	بالفتح مہلت توقف۔ دیر۔ ڈھیل	مذکر	مصحفی	نظارہ کرو دو پہر کی کیا جلوہ گری کا	یاں عمر کو وقفہ ہے چراغ سحری کا
وقوع	″	۱۰۲	بضم اول و دوم۔ واقع ہونا۔ ظاہر ہونا۔ صادر ہونا۔	″	تسلیم	کب یہ جھگڑا کہو شروع ہوا	کیونکر اس امر کا وقوع ہوا
وقوف	″	۱۹۲	بضم اول و دوم۔ شعور۔ سلیقہ۔ عقل۔ سمجھ۔ آگاہی۔	″	تلق	تمکو تو کچھ نہیں گیا ہے وقوف	دوستی گر اسی پہ ہے موقوف
وکالت	″	۴۵۷	بفتح اول و نیز بکسر اول جائز ہے۔ وکیل ہونا۔ دوسرے کا کام اپنے ذمہ لینا۔	مؤنث	اسیر	نکالا ہی دل نے نیا اب یہ قصہ	کہ کرنا ہی مجھ سے وکالت تمہاری
وکیل	″	۶۶	بفتح اول جسپر کام چھوڑا جائے۔ پلیڈر	مذکر	منیر	حکم نجات پائیگے ہم [illegible]	[illegible]

۵۱ اول الجھ کے گئی اُن کے سنگ در پہ جبیں۔ وقت ہو قسمت آزمائی کا ۵۲ (دبیر) گیا وقت [illegible]
۵۳ (جلیل) در پہ پھرنے میں وقت نہیں رہتی ایدل [illegible]

ولا	ع	۳۷	بکسر اول ۔ محبت ۔ دوستی ۔	مؤنث	انیس	ثابت ہوا کیسکو ہماری ولا نہیں	پانی بھی اب ندیں تو نہیں کچھ گلا نہیں
ولادت	”	۱۳۴	بکسر اول و فتح چہارم پیدائش	”	تسلیم	اول ہی ساری خلق سے خلقت رسول کی	آخر ہوئی اگرچہ ولادت رسول کی
ولولہ	ت	۷۷	جوش و خروش ۔ طبیعت کا ابھار ۔ اُمنگ ۔ بیقراری ۔	مذکر	جلیل	کیا مہتاب بنکے بیشتر یار بیٹھے ہیں جلیل	آج وہ جوش جنوں وہ ولولہ جاتا رہا
ولیمہ	ع	۹۱	بروزن ضمیمہ ۔ بیاہ کے بعد کی دعوت جو دولہا کی طرف سے ہو ۔	”	سرور	کھانے پینے کا بھی جھگڑا ہوگا	عقد کے بعد ولیمہ ہوگا
وہم	”	۱۱۵	بفتح اول گمان ۔ شک ۔ احتمال وسواس ۔ خیال ۔ شبہہ ۔ دماغ کی وہ باطنی قوت جو فاسد خیالات پیدا کرتی ہے ۔	”	درد	دنیا سے امید پائداری	یہ وہم ترا کدھر گیا ہے
ویرانہ	ت	۲۷۲	بکسر اول و یائے معروف ۔ غیر آباد جگہ ۔ اجڑا ہوا ۔ جہاں آبادی نہو ۔	”	رند	ٹوٹے بت ۔ مسجد بنی مسمار بتخانہ ہوا	جب تو اک صورت بھی تھی اب صاف ویرانہ ہوا
ویرانی	”	۲۷۷	بیائے معروف ۔ اُجاڑپن غیر آبادی ۔ تباہی ۔	مؤنث	امیر	دور گردوں میں کہاں ہے جائے آسائش امیر	سیر کو آتی ہے ویرانی ہر اک تعمیر میں

باب ہائے ہوز

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ہاتف	ع	۴۸۶	غیب کی آواز دینے والا۔ فرشتہ۔ سروش۔	مذکر	انیس	دولت دیں سے نہ دامن خالی ہے نہ جیب	بارک اللہ کی دیتا ہے صدا ہاتفِ غیب
ہاتھ[1]	ھ	۱۱۴	دست۔ پنجہ	"	جلیل	صبح ہوتے ہی ہوا جامہ دری میں مصروف	ہائے وہ ہاتھ جو شب بھر مری گردن میں رہا
•	•	•	ضربہ[2]۔ حملہ۔ چوٹ۔ وار۔ تلوار یا لاٹھی وغیرہ کی ضرب۔	"	"	دہن زخم کیوں ہنسے نہ جلیل	ہاتھ اوچھا پڑا ہے قاتل کا
•	•	•	پاس۔ (محاورہ کے اعتبار سے)	"	داغ	کل چھوڑ لینگے یہ زاہد آج تو ساقی کو ہاتھ	رہن اک چلو پہ ہم نے حوضِ کوثر رکھدیا
ہاتھی	ھ	۱۲۴	فیل۔ پیل۔	"	صبا	وہ ہاتھی قدم بڑھ کے دہرتے چلے	درختوں کو مسمار کرتے چلے
ہار	ھ	۲۰۶	مالا وہ تاگا جسمیں پے در پے کوئی چیز گوندھی گئی ہو۔	"	جلیل	دیوانہ ناز کی کا ہوں ہلکا سا طوق ہو	اترا ہوا گلے کا ترے ہار کیا ہوا
•	•	•	بازی کی ہار۔ شکست۔ مات۔	مونث	جرأت	یا ہم اس سے ہرے ہمنے منت کئی ہو سے	ہاری بھی تو کیا ہار مزیدار نکالی
ہال	انگریزی	۳۶	گول کمرہ۔ بڑا کمرہ۔	مذکر	وجاہت	دیدۂ و دل میں حسین آ کے ٹھہر رہتے ہیں	انکے آرام کو یہ کمرہ یہ ہال اچھا ہے
ہالہ	ع	۴۱	وہ گھیرا جو بخارات ارضی کے باعث چاند کے گرد ظاہر ہوتا ہے۔ چاند کا کنڈل۔	"	ناسخ	تری رخسارِ تاباں کا کبھی جو عکس تاباں	فریم آئینہ کی بنتی ہے ہالہ ماہِ کامل کا
ہامون	"	۱۰۲	میدان۔ بیابان۔ صحرا۔ جنگل۔	"	وزیر	میں وہ مجنوں ہوں نہ اس سے طے مرا ہامون ہوا	پھرتے پھرتے صاف شکل آبلہ گردوں ہوا
ہاں[3]	ف	۵۶	اقرار۔ یہ ایک کلمہ ہے جو کسی امر کے اقرار و اقبال پر بولتے ہیں۔ ضرور ٹھیک۔	مونث	جلیل	جلیل انسے سوال وصل تم کرتے تو ہو لیکن	وہاں تنگ کہتا ہے کہ ہاں نکلیگی مشکل سے
ہانڈی	ھ	۶۰	مٹی کی دیگچی۔ لمپ کا گلوب۔	"	اسیر	پھونکی جو کو تواں نے بھٹی شراب کی	ہانڈی چڑھیگی زاہد خانہ خراب کی
ہاں ہاں	"	۱۱۳	روکنا۔ منع کرنا۔	"	امیر	بوسہ لپٹ کے لے ہی لیا ہمنے بزم میں	ہاں ہاں سنی کسیکی نہ انکی نہیں نہیں
ہاون دستہ	ف	۵۴۳	بفتح سیوم او کھلی۔ ایک ظرف ہے جسمیں دوائیں کوٹتے ہیں عوام اسکو ہامام دستہ کہتے ہیں۔	مذکر	مسرور	نسخے کا جو دھیان دلمیں آیا	ہاون دستہ وہیں منگایا

[1] کاریگری، دستکاری کی تعریف میں (قدم) لوٹی پڑتی ہے خلایق یار کی تصویر پر۔ ہاتھ آنکھوں سے لگایا چاہیے بہزاد کا۔ نیلبانوں کی اصطلاح میں ہاتھی کی سونڈ کو ہاتھ کہتے ہیں اکثر فصحا نے ہاتھ کو بات رات کے قافیہ میں استعمال کیا ہے۔ (داغ) تمکو صحبت غیر سے دن رات ہے۔ دیکھو اپنی بات اپنے ہاتھ ہے۔ یعنی بس قبضہ۔ قابو۔ باعث طفیل۔ وسیلہ۔ حفاظت حمایت غرضکہ جملہ معنی میں مذکر ہے۔

[2] (اسیر) فراق یار میں رکھا جو پاؤں دریا میں۔ لگا یا دوڑ کے موجوں نے ہاتھ پالنے کا۔

[3] اس جگہ تعظیماً جی بھی بولتے ہیں۔

ہائے	ف	۱۶	آواز ماتم ۔ بحالت رنج وغم و افسوس اسکو استعمال کرتے ہیں ۔	مونث	جرات	دم ہی سر راہ کہ دہر سے بس کوچ کر گیا	جانے کی اسکی سکے یہ جرات نہ ہائے کی
ہتک	ع	۴۳۵	رسوائی ۔ بے آبروئی ۔	”	سخن	تو نے بڑھائی آبرو مجھ سے ذلیل و خوار کی	حشر میں سب کے سامنے ہتو کیس کی ہتک
ہتھکڑی	ہ	۶۳۵	وہ آہنی کڑا یا زنجیر جو مجرم کے ہاتھ میں پہناتے ہیں ۔	”	ناسخ	ہاتھ میں جو ہاتھ اُسکا لیلیا حرم میں	ہتھکڑی پہنی ہے میں نے ایک ساتھ میں
ہتھکنڈہ	”	۴۸۶	چالاکی ۔ عیاری ۔ بدی کی عادت ۔ داؤں پیچ ۔ گھات ۔	”	غالب	خستگی کا تمسے کیا شکوہ کہ اب	ہتھکنڈے ہیں چرخ نیلی فام کے
ہتھیار	”	۶۲۱	حربہ اوزار لڑائی کا ساماں	مذکر	الشا	اللہ یہ دشمن ہے اے شوخ تو میرا اب	جب مجکو تو پاتا ہے ہتھیار نہیں پاتا
ہتھیلی	”	۴۶۰	ہاتھ کا اندرونی حصہ ۔	مونث	منیر	تمھاری دولت دیدار شاید ہاتھ آئیگی	ہتھیلی شام سے کھجلا رہی ہے ماہ کامل کی
ہتیا	”	۴۱۶	بفتح اول وودوم و بہ تشدید دکسر دوم قتل وخون کا پاپ قتل کرنے مارڈالنیکا گناہ	”	نوازش	جان عاشق اگر فنا ہوگی	آپ کے سر یہ ہتیا ہوگی
ہٹ	ہ	۴۰۵	بالفتح ۔ ضد ۔ اصرار ۔	”	امیر	اُنکی ہیہٹ کہ نہیں آج نہ دونگا بوسہ	دل کی یہ ضد کہ بہلتا نہیں بہلانے سے
ہٹ دھرمی	”	۶۶۴	بدمعاملگی ۔ بے ایمانی بے انصافی سخن پروری ۔	”	قلق	ہم کہیں گے ہوا مند الگتی	ہمکو آتی نہیں ہے ہٹ دھرمی
ہجر	ع	۲۰۸	جدائی ۔ مفارقت ۔ عربی میں بفتح اول ہے مگر فارسی اور اردو میں بکسر اول مستعمل ہے ۔	مذکر	مونس	پتلی کا نور کھوتا ہے نور نظر کا ہجر	پوچھو جگر سے باپ کے لخت جگر کا ہجر
ہجرت	”	۶۰۸	وطن ۔ جنم بھوم کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا ۔	مونث	انیس	ہجرت زمین کعبہ سے جب مصطفےٰ نے کی	اُس دن مصطفےٰ کی مدد مرتضےٰ نے کی
ہجمہ	”	۵۲	قطار ۔ گلہ اونٹوں کا گلہ جو چالیس سے کم نہو ۔	مذکر	تسلیم	ہجمۂ اشتران لغد ادی	مثل ریگ رواں رواں دیکھا
ہجو	”	۱۴	مذمت ۔ برائی ۔ بدگوئی ۔ بحرکت جیم غلط ہے ۔	مونث	صریر	ہجو کی واعظ نے مے کی ای صریر	کیا کہیں کیا سوچکر ہم پی گئے
ہجوم	”	۵۴	بھیڑ بھاڑ ۔ انبوہ کثیر ۔ مجمع جماد	مذکر	جلال	دم کو گھبرا کے شب ہجر نکل جاتا تھا	لاکھ سینے میں سا ہجوم غم ہجراں ہوتا

۵۱ امیر ۔ چودہویں کا بھی چاند صدقے تھا ۔ اے عالم تری جوانی کا ۔

۵۲ بفتح اول صحیح ہو بفتح اول و دوم غلط ہے لیکن اُردو ... زبانوں پر بفتح اول و دوم ہی مستعمل ہے ۔ ... ہتک ... اُٹھائی ۔ (قلق) ... لکھا ہے ۔

۵۳ دکھ ۔ عذاب جان ... عاشق ۔ بیکار ... دشمنوں کو ۔ ہندو ہتیا اسکو کہتے ہیں کہ جس ہندو کے ہاتھ سے گائے کا خون ہو جائے ۔ ضمیر مرثیہ گو کا بھی یہی شعر ہے ۔

لفظ	اصل	صفحہ	معنی	تذکیر و تانیث	شاعر	مصرع اول	مصرع ثانی
ہچکی	ہ	۳۸	بالکسرہ وہ ہوا جو آواز کے ساتھ گلے سے رُک رُک کر نکلتی ہے۔	مونث	جلال	کیا یاد کسنے ہمیں لے جلال	یہ ہچکی کدھر بھول کر آ گئی
ہدایت	ع	۴۴	بکسر اول و بفتح چہارم رہنمائی۔ راہ دکھانا۔ نہایش حکم۔ ارشاد۔ سمجھانا۔	"	اختر مینائی	پڑھا کلمہ بتوں نے بھی رسالت ایسی ہوتی ہے	عدو بھی راہ پر آئے ہدایت ایسی ہوتی ہے
ہدف	"	۸۹	بفتح اول و دوم نشانہ۔	مذکر	رشک	تیر جو ایک اسطرف مارا	تم نے گویا بڑا ہدف مارا
ہُدہُد	"	۱۸	ایک مشہور خوبصورت پرند کا نام جسکے سر پر تاج ہوتا ہے۔	"	اسیر	ہوئی تکرار لیجانے میں کیا کیا جب لکھا نامہ	صبا سے نامہ بر بگڑا۔ لڑا ہدہد کبوتر سے
ہدیہ[1]	"	۲۴	بفتح اول و کسر ثالث و تشدید سیوم بروزن عطیہ۔ مگر اردو میں تخفیف یا مستعمل ہے تحفہ۔ نذرانہ۔ نذر۔ انعام۔ فروخت۔ قیمت۔	" "	منیر دل	لایا ہو آفتاب پے نذر اشرفی آج پیراہن ہستی بھی کیا نذر جنون	کشتی نو سپہر میں ہدیہ ہے عید کا آخری تھا یہی ہدیہ ترے سودائی کا
ہڈی	ہ	۱۹	استخوان۔ گاجر کی گٹھلی۔ اصل نسل۔	مونث	امیر	مار کھا کر نہ در یار سے سرکا عاشق	کوئی ہڈی بھی جو سرکی تو وہیں بیٹھ گئی
ہراس	ف	۲۶۶	دہشت۔ ناامیدی۔ خوف۔ ڈر۔ ہول۔ بکسر اول۔ دہلی میں مونث لکھنؤ میں مذکر بولتے ہیں۔	مذکر مونث	شوق داغ[5]	ہو گیا دل کو اسطرح کا ہراس بنا دیا غم فرقت نے سنگدل ایسا	آئے سو سو طرح کے وسواس کہ موت سے نہیں آتی کبھی ہراس مجھے
ہراول[2]	ت	۲۴۳	فوج کا پیش خیمہ۔	مذکر	مونس	آواز یہ مخدومہ کونین کی آئی	مرتا ہی ہراول مری فوج کا دُہائی
ہڑتال[3]	ہ	۱۳۶	اظہار ماتم کے لیے یا تقویت فریاد و احتجاج کے لیے دوکانیں بند رکھنا یا دوکانوں میں قفل لگا دینا۔ ایک زہریلی زرد رنگ کی دہات۔	مونث "	برق رند	میں وہ دیوانہ ہوں ہڑتال رہی جیتے جی حسن کا عشق کے بازار میں بھی کال ہے آج	مر گیا میں تو مرے شہر کا بازار کھلا بند دوکانیں ہیں معشوقوں کی ہڑتال ہے آج
ہرج[4]	ع	۲۰۸	نقصان۔ خلل۔ خسارہ۔ مضائقہ۔ بفتح اول آشوب۔ فتنہ۔	مذکر	اختر شاہ	کچھ ہرج نہ ہوئیگا کسی کا	نقصان ہے اسیر آپ ہی کا
۰	۰	۰	ڈھیل۔ وقفہ۔ دیر۔ بفتح اول و دوم۔	مونث	تعشق	آنے میں آج ہرج میں اور بدن سرد ہو گیا	پھر آنکھیں بند ہو گئیں منہ زرد ہو گیا

۱۔ تسلیم سلطان کا ہی حکم کہ بجا لا سکے کبھی اب۔ اس شان سے ہدیہ نہ لیا جائے کسی کا ۲۔ بکسر اول و ضم چہارم ہے مگر اردو میں بفتح اول و چہارم و نیز بکسر اول و بفتح چہارم مستعمل ہے۔ وہ تھوڑی فوج جو لشکر کے آگے آگے چلے ۳۔ ایک زہریلی دھات کا نام جسکا زرد رنگ ہوتا ہے اور دوکانیں بند کرنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ راے فارسی در ہے ہندی دونوں سے مستعمل ہے۔ فصحا کی زبان پر دونوں طرح ہے ۴۔ ہرج کو حاء حطی ہی سے لکھنا صحیح ہے کیونکہ تنگی و سختی کے معنی میں حرج ہے ہاے ہوز صحیح نہیں مگر ہاے ہوز سے بھی زیادہ لکھا دیکھا جاتا ہے۔ اب فصحاء اردو میں حرج بہ حاء حطی لکھتے ہیں ۵۔ (داغ) نے خلاف جمہور کو مونث استعمال کیا ہے جیسا کہ ظاہر ہے کہ لکھنؤ میں مذکر اور دہلی میں مونث بولتے ہیں لیکن مذکر ہی کو ترجیح ہے یہی صحیح ہے۔

ہرزہ درائی[1]	ف	۴۴۴	بفتح اول وسوم - بیہودہ گو - لغو - نامعقول - ژٹل ہکنا -	مونث	مونس	جس دم بہ سنی کو نبود کی ہرزہ درائی	حضرت نے کہا ساعت بیکار آئی
ہرکارہ	"	۴۳۱	ہر کام کا کرنیوالا پیادہ -	مذکر	آتش	روز دشت کے حال کا لکھتا تھا پرچہ زرد شب	کاتب اعمال میری ڈیوڑھی کا ہرکارہ تھا
ہرن	ہ	۲۵۵	بفتح اول و دوم و نیز بکسر اول و فتح دوم - آہو -	"	امیر	غیر ممکن ہے کہ فیض اصل آئے نقل میں	ناقہ کرتا ہے کہاں پیدا ہرن تصویر کا
ہریاول	"	۲۵۲	سبزی - سبزہ زار -	مونث	سرور	چشم نرگس میں کھب رہی تھی	ہریاول باغ کی پری تھی
ہریسہ	ع	۲۸۰	بفتح اول و کسر دوم - فتح چہارم ایک قسم کا کھانا ہے جسکو ترکی اور حریرہ بھی کہتے ہیں -	مذکر	تسلیم	سلیقے سے آپ نے ہریسہ پکایا	مزیدار ہر ایک کھانا پکایا
ہریل	ف	۲۴۵	ایک قسم کا پرندہ ہے جو سبز رنگ کا جنگلی کبوتر کے برابر ہوتا ہے -	"	بحر	تیری فرقت نے اجاڑا چمن اُنسے فصل ہما	طوطی آئی نہ بسیرے کو نہ ہریل آیا
ہزبر	ع	۲۱۴	بکسر اول و فتح دوم صحیح ہے وبضم اول وزائے فارسی غلط ہے - شیر - درندہ	مذکر	مونس	ایسا ہزبر فوج میں زندہ اسیر ہو	دیکھا نہیں کہ شیر درندہ اسیر ہو
ہزیمت	"	۴۶۲	بفتح اول و کسر دوم شکست بھاگڑ -	مونث	ناظر	تھی نگاہ لطف حیدر ذوالفقار تیز دم	صاف فوج غم کی ہر قائیز ہزیمت ہو گئی
ہست و بود	ف	۴۰۲	زندگی بسر کرنا - ہستی - وجود - موجودہ شے پر اکتفا کرنا -	"	رند	دیکھے نہ آکے سیر عدم سے وجود کی	دانا ہوتے کے بھرا گئے یوں ہست و بود کی
ہستی	"	۴۷۵	وجود - حیات - زندگی - اردو میں حقیقت بساط - اصل مجال - تاب - طاقت -	"	امیر	اپنی ہستی حباب کی سی ہے	یہ نمائش سراب کی سی ہے
ہسٹری	انگریزی	۶۷۵	تاریخ - حالات زندگی - سوانح عمری	"	اکبر	رسول اکرم کی ہسٹری کو پڑھو تو اول تا بہ آخر	وہ آپ ثابت کریگی اپنا عظیم ہونا عجیب ہونا
				"	وجاہت	ہے ہمیران قوم کا شملہ پہ اجتماع	اب ننانوے برس کے بعد بدلتی ہے ہسٹری
ہضم	ع	۸۴۵	تحلیل - پچنا - معدہ میں غذا کا اس قابل ہو جانا کہ جس سے خون بن سکے -	مذکر	امیر	کہ اس آب کا ہضم دشوار تھا	کہ جوں آب شمشیر دم دار تھا
ہلا	ہ	۳۶	بفتح اول - دھاوا - چڑھائی - حملہ - تاخت یورش غل شور -	"	مونس	ماں کی طرف یہ کہتی تھی اور ان قضا سوار	ہلا ہوا جو لاکھ کا نوشہ پہ اکبار
ہلال	ع	۶۶	اول سے تیسری شب تک کے چاند کو ہلال کہا جاتا ہے اُسکے بعد قمر کہتے ہیں -	"	امیر	کہتے ہیں آج کو ناخن سے ہے ز دستی تشبیہ	کل کہتے گئے تیرے ابرو سے ہلال اچھا ہے

[1] ہرزہ - بفتح اول وسوم ہرزہ سرا - ہرزہ درا - (رند) ای جرس کس لیئے یہ ہرزہ درائی چپ رہ - ہرزہ کار - بیہودہ باتوں کے خوگر - (اوج) دشمن کا دار روکے کہ جسکی جو ذوالفقار - دہشت سے ہو گئیں چیتاں ہرزہ کار ۔ (انیس) دم سے حضور کے ہے غلام سوی ہست و بود - مولا ہیں اس جہاں میں در رحمت و ودود -

ہلچل[1]	س	٦٨	بفتح اول وسیوم بھاگڑ رکھلبلی۔ بیقراری۔ گھبراہٹ۔	مونث	امانت	ہلچل مرے اشکوں سے زمانے میں پڑی ہے	جھالے ہیں مرا دن کہ نہ بہادوں کی جھڑی ہے
ہلڑ[2]	"	٢٣٥	شور وغل غل غپاڑا۔ آدمیوں کی کثرت بھیڑ کا غلغلہ۔	مذکر	رضا	قیامت سے نہیں کم ہے بتنا شیخ کا آنا	ادھم کرتے ہیں محفل میں کہ ہلڑ مچایا ہے
ہما	ف	٤٦	بالضم۔ نام ایک پرند کا ہے جسکی نسبت یہ مشہور ہے کہ اگر کسی کے سر پر سے گزر جائے تو وہ بادشاہ ہو جائے۔	"	جلیل	اُڑ کے آیا جو سمند شہ والا رن میں	سب یہ سمجھے کہ ہما جوڑ کے شہپر آیا
ہمت	ع	٤٤٥	بالکسر اول وفتح دوم مشدد۔ ارادہ عزم قصد۔ جرات ڈھارس۔ دلیری۔ شجاعت۔ توفیق۔ دسترس۔ حوصلہ۔	مونث	"	قتل کرنا تجھے آتا تھا کہاں اے قاتل	باڑھ دنی سے مری بڑھ گئی ہمت تیری
				"	دل	حیرت میں ہوں کشاکش امید و بیم سے	طاقت سکوت کی ہے نہ ہمت سوال کی
ہمتا	ف	٤٤٦	برابر۔ بے مثل۔ نظیر۔ مانند۔	مذکر	صفدر	اللہ نے کی اپنی صفت انکو عنایت	عالم میں ہمسر ہے نہ ہمتا ہے علی کا
ہمدم	"	٩١	رفیق۔ دوست۔	"	سخن	کیا کہوں تمسے کٹی کیونکر شب ہجر صنم	اے سخن جز بیکسی کوئی مرا ہمدم نہ تھا
ہمزاد	"	٥٧	جو ساتھ پیدا ہوا ہو۔ مجازاً قد کا سایہ پرچھائیں۔	"	اسیر	اپنے مرنے کا تو غم مجکو نہیں ہے لیکن	رنج اتنا ہے کہ تنہا مرا ہمزاد ہوا
ہمسایہ	"	١١١	پڑوس۔ پاس کا گھر۔	"	آتش	غضب ہے جانکو پہلو میں ہونا دل سے دشمن کا	محل خوف ہے ہمسایہ قصاب برہمن کا
ہمسر	"	٣٠٥	برابر۔	"	انیس	احسان وکرم خلق میں کس پر نہیں اسکا	اقبال وحشم میں کوئی ہمسر نہیں اسکا
ہمسری	"	٣١٥	برابری۔	مونث	اختر مینائی	جو مٹے ایسے کہیں جنکا نشان تک نہ رہا	ہمسری ایسوں سے نقش کف پا ہوتی ہے
ہمنشیں	"	٤٥٥	مصاحب۔	مذکر	امیر	تڑپا رہا ہے اٹھ کے مرے دلکو درد عشق	تجھسے ملا ہوا تو مرا ہمنشیں نہیں
ہمہمہ	ع	٩٥	بالفتح اول وسیوم بھاری آواز۔ رعب۔	"	انیس	کم تھا نہ ہمہمہ اسد کردگار سے	نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے
ہن[3]	ہ	٥٥	بالضم۔ دکن کے ایک طلائی سکہ کا نام۔ ریزۂ زر۔	"	حالی	جہاں ابر رحمت گہر بار ہے اب	جہاں ہن برستا لگاتار ہے اب
ہندسہ	ع	١٢٤	بکسر اول وفتح سیوم۔ عدد۔ اندازہ۔ علم ریاضی کی ایک شاخ۔	"	سرور	اس اشارہ سے نام بتلایا	ہندسہ چار سو کا لکھوایا

[1] (داغ) نہ آئے داغ تو اچھا ہی ورنہ۔ بڑی ہلچل تری محفل میں ہوگی۔ (جلال) یہ کس بیتاب کی میت گری ہے۔ کہ زیر خاک اک ہلچل پڑی ہے [2] (منیر) واعظ کی خبر یارب بگڑا ہی رہے سلامت رہنے میں یہ کیسا ہلڑ مچا ہوا ہے۔ [3] ہن برسنا۔ دولت کی اُمنڈ زیادتی۔ آمدنی کی کثرت۔ (سحر) کیا عجب برسائے ہن ابر بہاری اب کی سال۔ غرضکہ ہن برسنا مراد ہے دولت کی افراط سے (سحر) یہ زلفوں سے نشاں جھڑ رہی ہے گورے گالوں پر۔ گھٹا گھنگھور چھائی ہے حلب میں ہن برستا ہے۔

ہوٹل	انگریزی	۲۴۴	مسافرخانہ - سرائے	مذکر	اکبر	مجھے ہوٹل بھی خوش آتا ہے اور اٹھا کر دورہ بھی	تبرک ہے مرے نزدیک آب شاد درپن ہوٹل
ہوحق	ف	۱۱۹	نعرہ مستانہ جو وجد حال یا سرور کی حالت میں کریں - شور و غل -	مونث	آتش	مدۃ العمر ہے اک چشم زدن کا دقفہ	کر لیں ہوحق یہ خرابات نشیں تھوڑی سی کی
ہودج	ع	۱۸	ہودہ - عماری -	مذکر	اوج	ظلمت نے ظلمت کے سوا اور کوئی شے لی	بس چھاؤں میں تاروں کے چلا ہودج لیلی
ہوس	ف	۱۰	بفتح اول و دوم آرزو خواہش نفس کی - لالچ حرص -	مونث	رند	دل سے جاتی ہی نہیں کہ جانا نکی ہوس	بلبل مست کو ہے سیر گلستاں کی ہوس
ہوش	ف	۲۰۱	سمجھ - عقل - واقفیت آگاہی -	مذکر	جلیل	شراب عشق کی مستی عجیب مستی ہے	گیا جو ہوش تو پھر عمر بھر نہیں آتا
ہوک	ھ	۳۱	درد و سول جو ٹھہر ٹھہر کر اٹھے -	مونث	مصحفی	کب درد جگر مجکو بیتاب نہیں کرتا	کب ہوک کلیجے میں ہر بار نہیں اٹھتی
ہول[۵۱]	ع	۴۴	ڈر - خوف - دہشت -	مذکر	رند	ہول آتا ہے نام الفت سے	روح تھراتی ہے محبت سے
ہولی	ھ	۵۱	ہندوؤں کا ایک تیوہار ہے جسمیں ایک دوسرے پر رنگ ڈالتا ہے	مونث	اسیر	خاک گلزار میں پھولوں نے اڑائی کیا کیا	ایکی ہولی جو بھی رنگ محل میں گزری
ہونٹھ	″	۲۶۴	لب - اب بغیر (ہ) کے فصیح سمجھا جاتا ہے ہونٹ -	مذکر	جلال	کیا گلشن جہاں میں ہنسیں کھلکھلا کے ہم	جب شکل غنچہ ہونٹھ تبسم سے پھٹ گیا
ہونس	″	۱۲۱	بواؤ معروف - نظر بد لگ جانا - رشک حسد - بدخواہی -	مونث	ظفر	یہ کسکی ہونس وصل کو اکبار کھا گئی	بیماری فراق مجھے منہ دکھا گئی
ہیبت[۵۲]	ع	۲۱۷	بفتح اول و سیوم رعب - ڈر - خوف -	مونث	امیر	آتے کتنو سامنے تو لرزتے تھے دست و پا	غالب تھی کافروں پہ ہیبت رسول کی
ہیجان	″	۶۹	بالفتح جوش - اُبال - تیزی تندی زور - غلبہ -	مذکر	نوح	اقرار وصل سے نہ ہٹو دل کے ذوق شوق	ہاں ہوا ضرور کہ ہیجان کم ہوا
ہیچمدانی[۵۳]	ف	۱۱۳	نادانی - بے علمی -	مونث	غالب	دہن اسکا جو نہ معلوم ہوا	کھل گئی ہیچمدانی میری
ہیرا	ھ	۲۱۶	بکسر اول الماس مشہور جوہر ہے -	مذکر	نیر	شب گیسو میں کیا کیا رونی تنہائی کی ہوئی	کنی کیا میری انجم کی ہے ہیرا انکی بالی کا
ہیر پھیر	″	۴۳۲	ہیر دو کے پے بھول - گردش - دورہ - چکر - لوٹا پھیری اول بدل	″	جرات	ہم گئے واں تو یاں وہ آیا واہ	خوب قسمت نے ہیر پھیر رکھا
ہیکل	ع	۶۵	نام ایک زیور کا - روپیہ اشرفی کا ہار جو عورتیں گلے میں پہنتی ہیں -	مونث	نیر	ہیکل نہ مری نہیں من ہان پان کی	کہتے ہیں لوگ بیل ہے انگیا کے پان کی
ہنڈولا	ھ	۱۰۶	جھولا -	مذکر	صبا	گردش سے زمانہ کبھی خالی نہیں رہتا	کس دن یہ ہنڈولا تہ و بالا نہیں ہوتا

[۵۱] اضطراب و گھبراہٹ کے معنے میں مونث بولتے ہیں۔ نواب مرزا شوق۔ آج پر کیا ہے کچھ بھر آئینگے۔ ہول کاہے کی ہو سمجھ لیں گے۔

[۵۲] ہیبت ناک - ڈراونا - مہیب - خوفناک -

[۵۳] ہیچمداں - نادان بے علم - متکلم عاجزی سے اپنے لئے یہ لفظ استعمال کرتا ہے - ورنہ تمام ہو جہاں مدرک بعقل نحیف - کیا ذہن رسائی کرے اس ہیچمداں کا -

ہیولا[1]	ع	۵۲	بفتح اول وضم دوم وسکون واؤ معروف ہر چیز کا مادہ ہر شے کی اصل اور ماہیت۔	مذکر	غالب	قطرہ قطرہ اک ہیولا ہے نئے ناسور کا	خون بھی ذوق درد سے فارغ مرے تن میں نہیں
۔	۔	۔	ڈول ڈھانچہ خاکہ۔	مذکر	نوازش	اسی روز سے مجکو شیدا بنایا	کہ جسدن تمہارا ہیولا بنایا
۔	۔	۔	اردو میں گوشت کا لوتھڑا مضغہ جسم۔ بیڈول مجازاً بشکل آدمی	"	نوبہار وقت شمس	ان سا صورت سے تیری پیدا ہے	آدمی کا ہیکو ہیولا ہے
ہیئت	ع	۴۰۵	صورت۔ شکل۔ حالت کیفیت۔ طور۔ طریق۔	مؤنث	انیس	ٹکڑے تھے منہ بشر کا تھی یہ اعمال زشت کی	ہیئت بدل گئی تھی ہر اک بدسرشت کی

[1] اردو جلدی کرنیوالا۔ تلون مزاج۔ ہیولا مزاج۔ وہ شخص جو کسی بات پر قایم ترہے۔ (صبا) خرابیاں ہیں ہیولا مزاج ہونے میں یہ وہ شکل ہو کہ جو نوع دگر نہیں ہوتی ++

باب یاء

لفظ	اصل	نمبر	معنی	جنس	شاعر	مصرع اول	مصرع دوم
یاء	ع	۱۰	عربی کا اٹھائیسواں حرف	مؤنث	سالک	اسمیں وہ عالم نظر آیا مرے جبّار کو	جب الف کے ساتھ کاف آیا تو یائی نظر
یابو	ت	۱۹	چھوٹے قد کا گھوڑا۔ ٹٹو۔	مذکر	تسلیم	پستہ قد غیر نظر آیا تو بولا وہ شوخ	دیکھئے دیکھئے وہ سامنے یابو آیا
یاد [1]	ف	۱۵	قوت حافظہ۔ خیال۔ یادداشت	مؤنث	تعشق	یادِ غم دل سے کبھی جاتی نہیں	اتنو کھوسے سے ہنسی آتی نہیں
یاداللہ [2]	〃	۸۱	آزاد فقیروں کا سلام۔ جان پہچان۔ دوستی۔ محبت۔	〃	داغ	کیوں جناب داغ یاداللہ میری یاد ہے	بھیس بدلے رات کو آتے تھے کسکے گھر سوا
یادگار [3] مختلف فیہ	〃	۲۳۶	نشانی۔ وہ چیز جو کسی کی نشانی کے طور پر رکھیں۔	〃	جلیل	کوئی نہ کوئی رہ گئی قاتل کی یادگار	نکلا جگر سے تیر تو زخم جگر رہا
				مذکر	صفدر	جو مٹا تھا دل تو دیتا وہ جگر کو داغ صفدر	کہ مسافر عدم کا کوئی یادگار ہوتا
یار	ف	۲۱۲	دوست۔ ہم صحبت۔ مددگار۔ حمایتی۔	〃	امیر	دل کو اب کب قرار آتا ہے	سن لیا ہے کہ یار آتا ہے
یارا	〃	۲۱۲	جسارت۔ قوت۔ ہمت۔ قدرت۔ توانائی۔	〃	ناظم	یہ خوشی کیا ہے کہ ہو ذکر ہمارا ہوتا	ہوتے ہم اور ہمیں بات کا یارا ہوتا
یارانہ	〃	۲۶۷	دوستی۔ آشنائی۔ دوستانہ	〃	آتش	آجکل سے سلسلہ مہر و محبت کا نہیں	عالم ارواح میں میرے ترے یارانہ تھا
یاس	ع	۷۱	ناامیدی۔ مایوسی۔	مؤنث	تسلیم	کیونکر یاس کو نکالیں دل سے بزرگ حسرت	لیتی ہے کیا ہمارا یہ بھی پڑی رہیگی
یاسمین	〃	۱۷۱	چنبیلی۔ ایک مشہور خوشبودار پھول ہے	〃	آتش	اُن عذاروں کی جو پاتی یہ صباحت آتش	یاسمین باغ میں پھولی نہ سمائی ہوتی
یافت	ف	۴۹۱	آمدنی۔ نفع۔	〃	صریر	ہے وکالت تو قبول پر بہت	کہئے امسال کتنی یافت ہوئی
یاقوت	ع	۵۱۷	ایک قیمتی پتھر کا نام جو سرخ و نیلا و زرد و سفید رنگ کا ہوتا ہے۔	مذکر	ظفر	ظفر اُسکی لب رنگیں سے ہم تو کام رکھتے ہیں	کہاں کا لعل رمانی ہے یاقوت یمن کسکا
یال [4]	ت	۱۴۱	گھوڑے کی گردن کے بڑے بڑے بال	مؤنث	مونس	معشوق ہے گرمی تھو کیوں حال میں اسکی	پریوں کے دل الجھے ہوئے ہیں یال میں اسکی
یاور	ف	۲۱۷	مددگار۔ حمایتی۔ دستگیر۔	مذکر	رئیس	ان میں زنا تی تھی بھر کر نفس سر حسین	مجھ سے کیا کیا مرے سر دشت میں رہے چھٹے
یبس	ع	۷۲	بضم۔ سوکھاپن۔ خشکی۔	〃	جان صاحب	ہے شکایت قبض کی کھانا مجھے بھاتا نہیں	لا کے نسخے پی جبکی ہو یبس پر جاتا نہیں
یبوست	〃	۷۸۳	بضم اول و دوم و فتح چہارم خشکی۔ سوکھاپن۔	مؤنث	قبول	جب آہیں رکیں اشک نکلے قبول	یبوست گئی تو رطوبت ہوئی
یثرب	〃	۶۱۲	بفتح اول و کسر سیوم مدینہ منورہ کا قدیم نام مگر اب یہ نام کم مستعمل ہے۔	مذکر	اسیر	دھیان اس دل سے مدینہ کا کہیں جاتا ہے	خواب میں بھی مجھے یثرب ہی نظر آتا ہے

[1] (دل) ان بتان بیوفا کے ظلم کی حد ہو چکی۔ حضرت دل اب ارادہ ہے خدا کی یاد کا۔

[2] (ذوق) ہمکو کیا یاں راہ بر ہے یا کوئی گمراہ ہے اپنی سب سے راہ ہے اور سب سے یاداللہ ہے۔

[3] بہت سے شاعروں نے اسکو تذکیر کے ساتھ بھی لکھا ہے گو مؤنث ہی کو ترجیح ہے (جلال) جلال نزع میں ہچکی بہت غنیمت تھی۔ کوئی لبوں پہ اسکے سوا اُسکا یادگار نہ تھا۔ (مونس) خبر لیا یہ پیک دیتے تھے جا جا کے ایک بار۔ آ پہونچا قلب فوج میں شبیر کا یادگار۔ [4] اردو میں فصحا ایال بھی بولتے ہیں۔

یخ	ف	۶۱۰	بالفتح وہ پانی جو سردی سے جم جائے۔ برف	مؤنث	منیر	شراب لالہ گوں کی ہم رہی ہے یخ بہار دنیں	ہو کے جاڑے گلابی فصل کر جب آئی جاڑوں میں
				؍؍	عاشق	اس سر دمہر کے لب دنداں سے ہے یقیں	سردی نے یخ جمائی ہو آب حیات میں
ید	ع	۱۴	ہاتھ۔ کف دست ہتھیلی سے کلائی تک	مذکر	مومن	از بسکہ ثبت نامہ سوز تپ درد دل	قاصد کا ہاتھ ہے ید بیضا کلیم کا
ید طولیٰ	ع	۶۹	مہارت۔ کسی کام کے کرنے کا ملکہ۔	؍؍	امیر	لکھتے ہیں زلف مسلسل کی لکھو تو تعریف	دیکھیں اس فن میں ہے تمکو ید طولیٰ کیسا
یرقان	ع	۳۶۱	بفتح اول و سکون دوم نام ایک مرض صفراوی کا ہے جس میں تمام جسم خاص کر آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں۔	؍؍	آتش	خاک پا تو نے نہ اس عیسیٰ نفس کی چھڑکی	باغباں نرگس گلزار کا یرقان گیا
یٰسین	؍؍	۱۳۰	قرآن شریف کی ایک مشہور سورۃ کا نام جو جانکنی کی تکلیف کم ہونے کے لیے مریض کے پاس پڑھی جاتی ہے۔	مؤنث	ذوق	لگے پانی جو اسنے منہ میں آنسو	پڑھی یٰسیں سرہانے بیکسی نے
یقین	؍؍	۱۷۰	وہ اعتبار و اعتماد جس میں کوئی شک نہ ہو	مذکر	امیر	دکھاؤ جلوہ جو دعویٰ ہے خود سرائی کا	مجھے یقیں نہیں آتا سنی سنائی کا
				؍؍	رضا	دل و ایمان پایا اور جان اس بت پر فدا کر دی	معاذ اللہ الفت کا اسے اب تک یقیں آیا
یکجائی	ھ	۵۴	صحبت۔ ایک جگہ بیٹھنا۔	مؤنث	عزیز	وہاں تو دوستی نرگس کو چھوڑا دست تمنائی	یہاں آتی نہیں ہمسے گوارا تمکو یکجائی
یگانہ	ف	۶۲	رشتہ دار۔ قرابت والا۔ اپنا	مذکر	جلال	ہمسے بیگانہ ہر یگانہ ہوا	آشنا لیکن آشنا نہ ہوا
یل	ف	۴۰	بالفتح پہلوان بہادر۔	؍؍	انیس	صف باندھے ہوئے ترک کے اور دکھنی یل تھے	شب و شست میں تیر ون کے شجر تیغ کی پھل تھے
یم	ع	۵۰	بروزن کم۔ دریا۔ چشمہ	؍؍	آباد	یاد بحر حسن میں رونے کی جس دم آئی لہر	موجزن ہر ایک تار آستیں سے یم ہوا
یُمن	؍؍	۱۰۰	بالضم اقبال مندی۔ برکت و خیر	؍؍	رشک	اڑ گیا طایر بہار چمن	دیکھئے یمن آشیاں میرا
یمن	؍؍	۱۰۰	بفتح اول و دوم نام عرب کے ایک مشہور شہر کا۔ یہیں کا لعل و عقیق مشہور ہے	؍؍	آتش	لب لعلیں نے بدخشان و یمن دکھلایا	مشکبو زلف نے تاتار و ختن دکھلایا
یورش	ت	۵۱۶	بضم اول۔ اردو میں بضم اول و بکسر سیوم مستعمل ہے۔ دشمن پر حملہ کرنا۔ چڑھائی۔ غلبہ۔ دوڑ لیجانا۔	مؤنث	وجاہت	گری ہے دانت چلتی چلتی گھر بھی گھس گئے سارے	ہوئی ہے ہر طرف سے مجھپہ یورش ناتوانی کی
یوم	ع	۵۶	بالفتح دن	مذکر	ناصر	آج ہی کیوں نہ وصل کی ٹھہرے	ساعت اچھی ہے یوم اچھا ہے
یونیورسٹی	انگریزی	۷۵۲	جامعہ	مؤنث	وجاہت	بنیگی قوم کی یونیورسٹی	ہوئی مشہور یہ کیسی خبر تھی

۱ بالفتح اول و دوم بھی بولتے ہیں (مصحفی) مجبور تو دیکھ دیں یرقاں کا علاج کیا۔ نرگس سے کب ہو زردی رخسار کا علاج ۱۲۔

تقریظ

از عالی جناب مولوی منظور احمد صاحب افسر صدیقی امروہوی، رام سوامی بلڈنگ کراچی

جب سے اُردو شاعری نے عمومیت حاصل کی ہے شعرا کی تعداد برابر ترقی کرتی گئی۔ مراکز زبان اُردو تو ایک طرف ہندوستان کے اُن خطوں میں بھی جہاں ہندوستانی زبان کے بولنے اور سمجھنے والے اُنگلیوں پر گنے جا سکتے تھے، غزل گویوں کی تعداد کافی سے زیادہ نظر آنے لگی۔ اس پر طرہ یہ کہ ان میں سے اکثر خود ساختہ اُستاد بھی ہوئے جنھوں نے کسی باکمال کے سامنے زانوے ادب تہ کرنے کو اپنی توہین سمجھا۔ خود بھی گم کردہ راہ رہے اور دوسروں کو بھی گمراہی کی طرف لے جانے کی کوشش کی۔ اہل نظر اور ہمدردان زبان اُردو نے اس غلطی کو محسوس کیا اور ضروریات شعری کی استعداد بہم پہونچانے کا انتظام اس طور پر کیا کہ علم عروض و ادب سے متعلق بعض کتابیں تصنیف و تالیف کر کے شائع کیں جن سے برخود غلط شعرا نے بھی گھر بیٹھے معلومات واجبہ حاصل کر لیں اور دیگر اہل ذوق بھی مستفید ہوئے۔

اس ضمن میں خواجہ عشرت لکھنوی و حضرت سیماب اکبرآبادی وغیرہم کی تصانیف خاص طور پر شہرت پذیر ہیں۔ اس سلسلہ میں اور اسی مقصد کو مد نظر رکھ کر مکرمی منشی غلام حسین صاحب آفاق بنارسی نے ایک کتاب موسومہ "معین الشعراء" ترتیب دی ہے۔ آفاق صاحب نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت جلیل زاد کرمہ کے قدیم شاگرد، اُردو کے کہنہ مشق شاعر اور راقم الحروف کے دیرینہ عنایت فرما ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے لئیق و فہیم اور باخبر شاعر کی طرف سے جو کتاب معرض تالیف میں آئیگی اُس کے منفعت بخش اور مفید ہونے میں کس کو شبہ ہو سکتا ہے۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے "معین الشعراء" میں عربی، فارسی، ہندی اور انگریزی کے ہزاروں الفاظ کا قابل قدر ذخیرہ جمع کیا گیا ہے ہر لفظ کے کئی کئی معنی اور بحساب جمل اعداد درج کیے گئے ہیں اور سب سے بڑھ کر بات یہ ہے کہ تذکیر و تانیث کے ثبوت میں اساتذہ اور مشاہیر شعرا کے اشعار پیش کیے گئے ہیں۔ نظر غور سے دیکھا جائے تو "معین الشعراء" طالبان فن اور شائقین شعر و سخن کے لیے خضر راہ سے کم نہیں۔ خدا کرے مصنف کی محنت ٹھکانے لگے اور ضرورت مند اصحاب اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

ارادہ تھا کہ اس کتاب پر ایک مفصل تبصرہ کروں، لیکن عدیم الفرصتی مانع ہے اس لیے مجبوراً اپنی مختصر تحریر کو ختم کیے دیتا ہوں۔

قطعہ گراں بہا جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر
حضرت جلیل مدظلہ العالی

کتاب ایسی آفاق نے کی تدوین — کہیں جس پہ احسنت بھی مرحبا بھی
معین زبان آوران زمانہ — مشیر فن شعر بھی رہنما بھی
محیط زباں میں یہ نادر سفینہ — ریاض سخن میں یہ باد صبا بھی
یہ معنی میں گنجینۂ لعل و گوہر — یہ صورت میں اک شاہد خوش ادا بھی
یہ مجموعہ مریضانِ اُردو کے حق میں — یہی چارہ گر بھی یہی ہے دوا بھی
جو اہلِ ادب مستفید اس سے ہونگے — ستائش کرینگے وہ دینگے دعا بھی

جلیل اسکی تصنیف کا سال لکھو
یہ تالیف بھی نسخۂ کیمیا بھی

۱۳ ھ ۵۲

مکمل شرح دیوان غالب (ترمیم شدہ)

از منشی عبدالباری آسی، سکریٹری انجمن "خاصانِ ادب" لکھنؤ

اس سے بڑی اس سے زیادہ مفصل اس سے زیادہ مفید شرح نظر سے نہ گزری ہوگی۔ یہ شرح آپکو دیگر تمام شرحوں سے مستغنی کردے گی، جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے شارح نے مولانا حسرت موہانی اور طباطبائی کے الفاظ بھی نقل کر دیے ہیں۔ اسمیں غالب کے ہر معرکۃ الآرا شعر کا دلنشین مطلب لکھا گیا ہے اور اکثر جگہ غالب ہی کے دوسرے اشعار کا حوالہ دے کر مطلب کو مستند کر دیا ہے۔ مخصوص مطالب، مخصوص بحروں میں جو اشعار ہیں اُنکے مقابلے میں بالالتزام دیگر اساتذہ ماضی و حال کے کلام کو رکھکر موازنہ کیا ہے جس سے شعراء اردو کی صف میں غالب کا درجہ معلوم ہوتا ہے۔ شارح نے شرح کو شرح کی حد تک محدود نہیں رکھا ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑے مشاعرہ کا نقشہ کھینچا ہے یا یوں سمجھیے کہ ایک بڑے ادبی اکھاڑے کا منظر دکھایا ہے جسمیں غالب کے ارد گرد دوسرے شعرا بھی زور آزمائی کرتے ہیں لیکن پھر بھی غالب ہی غالب ہیں۔ قصہ طلب اشعار کے متعلق تمام واقعات جمع کر دیے ہیں۔ اس شرح کے دیکھنے سے غالب کی زندگی کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے ضرور دیکھیے غالب کی جوانی کی رنگین تصویر بھی شامل ہے جو پہلی بار شائع ہو رہی ہے

حجم تقریباً پانچ سو صفحات سے زائد، قیمت قسم اول تین روپیہ، قسم دوم دو روپیہ آٹھ آنہ۔

مکمل شرح کلام غالب

حمیدیہ نسخہ دیوان غالب کا شائع ہونے پر سمجھا جاتا تھا کہ غالب کا سرمایۂ عمر اردو میں جو کچھ ہے بس یہی ہے لیکن حال ہی میں شاکر شاہجہان آبادی کی ایک بیاض دستیاب ہوئی ہے جس میں انھوں نے اپنے اُستاذ غالب مرحوم کی غزلیں اور مروجہ دیوان کی بعض غزلیات کے تتمے درج کیے ہیں جو اب تک کسی مطبوعہ دیوان میں نہیں دیکھے گئے، اسی سلسلۂ گفتگو میں مولانا آسی نے ایک کہنہ بیاض اور دکھائی جسمیں غالب کا کچھ غیر مطبوعہ کلام پایا گیا۔ اب اس میں مولانا نے نسخۂ حمیدیہ سے کچھ کلام غالب کا منتخب کر کے کل مجموعہ کی شرح لکھی۔ اب یہ مجموعہ بخوبی تقریباً تین سو بیس صفحات پر شائع ہوا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ شارح کا فوٹو نیز غالب کی جوانی کی رنگین تصویر بھی شامل ہے جو اسی کتاب کے لیے مہیا کی گئی ہے۔ قیمت تین روپیہ۔ دو روپیہ آٹھ آنہ

ملنے کا پتہ:۔ صدیق بکڈپو، امین آباد پارک لکھنؤ

ادبیات اُردو کا نایاب ذخیرہ

تاریخ وسوانح عمریاں		لغات وادب		فنون واخلاق		تاریخ اور اسلامیات	
نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اخبار الاندلس ۳ جلد	عسہ	بازاری زبان	۸ر	معارف اللغات حصہ اول	للعہ	قومی اور اسلامی تعلیم	۴ر
تاریخ مغرب	۸ر	لغات سعیدی	للعہ	معارف اللغات حصہ دوم	عہ ر	مسلمانوں کی تعلیم اور جامعہ	۸ر
خلافت موحدین	للعہ	لغات کشوری	سے ر	تکملات طریقت	۱۰ر	ہمارے نبی	۳ر
خلافت مولدین	[illegible]	اُردو ڈکشنری	۱۲ر	عصمتی کروشیا	عہ ر	سیرۃ الرسول	۱۲ر
مختصر تاریخ اسلامی حصہ اول	۸ر	تفیص اُردو	۵ر	خواتین کی دستکاریاں	۸ر	الثانی	۴ر
مختصر تاریخ اسلامی حصہ دوم	۹ر	تشریح الالفاظ	۳ر	بچوں کی تربیت	۱۰ر	جمال الدین افغانی	۸ر ۴
مختصر تاریخ اسلامی حصہ سوم	۱۰ر	منیر اللغات فارسی	۶ر	روداد قفس	۶ر	تاریخ خلافت کامل	للعہ
مختصر تاریخ اسلامی حصہ چہارم	عہ ر	منیر اللغات اُردو	عہ ر	تحریر النسا	۱۲ر	تاریخ الامت حصہ ۱	عہ ر
عبادت اور اسکی غایت	۸ر	محاورات نسواں	۸ر	لڑکیوں کی انشا	۱۲ر	〃 حصہ ۲	۶ر
الصالحات	۸ر	جوہر اللغات	۱۲ر	عصمتی کشیدہ	عہ ر	〃 حصہ ۳	عہ ر
امت کی مائیں	عہ ر	وحید اللغات	۱۲ر	ریاض الاخلاق	عہ ر	〃 حصہ ۴	۶ر
الزہرا	۱۲ر	چراغ سخن	عہ ر	خزینۂ اخلاق	۶ر	〃 حصہ ۵	۶ر
اسوۂ حسنہ	۸ر	مثنوی ناسخ	۱۲ر	حدائق الاخلاق	عہ ر	〃 حصہ ۶	۶ر
ابن سعود	عہ ر	دکھنی لذت	۸ر	بہشتی جھومر	۱۰ر	〃 حصہ ۷	عہ ر
شیخ بہار فلسفی	عہ ر	جواہرات کلیات نظیر	عہ ر	مختصر دُنیا	۵ر	اسلامی تہذیب	۴ر
سوانح اکبر الہ آبادی	عہ ر	گوہر اللغات	۱۲ر	ہندوستان کی بہادر عورتیں	۸ر	تاریخ فلسفۂ اسلام	۶ر
سفرنامہ عراق	عہ ر	تذکرۂ ریختی	عہ ر	علم الاخلاق	عہ ر	عربوں کا تمدن	۶ر
تاریخ افاغنہ	عہ ر	تاریخ اُردوئے قدیم	عہ ر	مبادی فلسفہ	عہ ر	بغداد وحجاز	عہ ر
اسلام اور غیر مسلم	۸ر	دکن میں اُردو	۶ر	خون کے آنسو	۴ر	سلاطین فاطمیہ	۱۲ر
اسلامی مساوات	۸ر	منتخب کلام نظامی	عہ ر	مسدس حالی قسم اعلیٰ	سے	جدید دنیائے اسلام	۶ر ۴
اسلامی کارنامے	عہ ر	اُردو کے اسالیب بیان	عہ ر	مقالات شرر	عہ ر	یاد رفتگان	۱۲ر
تاریخ مغربی یورپ	۶ر	رباعیات عمر خیام مترجم	۶ر	پنکھڑیاں	۱۰ر	حیات العلما	عہ ر
سیر المصنفین حصہ اول	۶ر	فائل رسالہ مرقع سنہ ۱	للعہ	سیلاب تبسم مجلد	۶ر	اشرف التواریخ	عسہ
سیر المصنفین حصہ دوم	سے ر	فائل رسالہ مرقع سنہ ۲	للعہ	بحر تبسم عام مع ترمیم	۶ر	مرقع چغتائی باتصویر	عسہ

ملنے کا پتہ :- صدیق بک ڈپو - لکھنؤ

غلط نامہ

اشارات

(۱) اس غلطنامہ میں "ھ" سے ہندوستانی زبان مراد ہے عام اس سے کہ اسکا طرز تحریر فارسی رسم خط میں ہو یا ناگری میں۔

(۲) خانہ نمبر ۷ و ۸ کی غلطیوں کا اندراج انھیں خانوں کی سطروں کے شمار سے کیا گیا ہے۔ بقیہ خانوں میں خانہ نمبر ۴ کے شمار سے۔

خلیل احمد جامعی (فاضل دینیات)

(باب الف ممدودہ)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۹	۲	الف	۷	مشق	عشق
۱۰	۲	آبحیات	۳	۴۱۲	۴۲۲
〃	۱۷	آب و ہوا	۳	۲۳	۲۱
〃	۱۸	آبیاری	۲	ع	ف
〃	۱۹	آتش	۳	۲۰۱	۷۰۱
〃	۴	حاشیہ	۴	آواز - چی ہوئی	آواز - رچی ہوئی
۱۱	۳	آتما	۴	روح آتما	روح - پرم آتما (پرماتما)
۱۱	۱۳	آدم	〃	آدم علی نبینا	آدم علیہ علی نبینا الصلاۃ والسلام
〃	۱۶	آذر	۱	آذر	آزر[1]
〃	〃	〃	۲	ف	ع
〃	〃	〃	۳	۹۰۱	۲۰۸
〃	〃	〃	۸	آذر	آزر
〃	۱۸	آرام	۳	۲۹۶	۲۴۲
〃	۱۴	آدمی	۷	لطف و آرام	لطف، آرام
〃	۱۹	آرام جاں	۲	مد	ف
〃	〃	〃	۳	۵۱۲	۲۹۶
〃	۶	حاشیہ	۵	آذر	آذر
۱۲	۱	آرسی	۷	لئے بیٹھے رہو	لئے بیٹھی رہو
〃	۶	آزادی	۸	تکلیف دینے سے	تکلیف عقبیٰ سے
〃	۱۰	آسانی	۳	۱۳۲	۱۲۲
.	۱۳	آستاں	۴	تعظیما مکاں	تعظیمی مکاں
.	۱۴	آستیں	〃	ہاتھ	بانہہ
.	۱۵	آسرا	۳	۲۹۲	۲۶۲

[1] آذر (ذال معجمہ کے ساتھ) فارسی ہے جس کے معنی آگ ہیں۔ اگر ایک
...تراش (حضرت ابراہیم کے والد) کا نام ہو تو عربی ہے اور "ز" کے ساتھ یعنی آزر...
...۲۰۸ میں حاشیہ پر مثال میں جو غالب کا شعر پیش کیا گیا ہے، اس میں آذر، ذال کے ساتھ ہے۔

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۱۲	۱۷	آسن	۸	ہے خوب یہ	نہیں مگر
〃	۱۸	آسودگی	۳۰	۱۰۱۱	۱۰۱
〃	۲	حاشیہ	〃	قید قفس	عیش قفس
〃	〃	〃	〃	آسودہ رہے	آزاد رہے
〃	۴	〃	۵	تیزی میں ہے	تیزی کی ہے
〃	۵	〃	〃	تیزی میں ہے الخ	تیزی کا ہو محتاج آسن آپ کا
۱۳	۲۳	آفریں	۳	۳۴۸	۳۴۱
〃	۱	حاشیہ	۲	ہمت کر کے	مٹ کر کے
〃	۴	〃	۵	تیر کھایا	تیر کھا کر
۱۴	۱۵	آم	۲	ف	مد
〃	۲۰	آمد	۳	۹۰	۴۵
〃	۲۵	آموختہ	۷	آتوجی	آتوں جی
۱۵	۳	آمین	۸	اب دعا	اب اثر
〃	۱۸	آہنگس	۳	۱۴۱	۱۳۱
۱۶	۱	آزردہ	〃	۲۹۶	۲۱۶
〃	۳	آویزہ	〃	۲۳	۲۹

(باب الف مقصورہ)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۱۷	۶	ابتذال	۳	۳۴	۱۱۳۴
〃	۳	حاشیہ	۴	۴ھ	۵ھ
〃	۴	〃	۵	۵ھ	۴ھ
۱۸	۷	اتار	۳	۶۰۳	۶۰۲
〃	۱۰	اتحاف	〃	۴۰۹۰	۴۹۰
〃	۱	حاشیہ	۱	نے اپنے رسالوں	نے اپنے رسالوں میں
۱۹	۱۱	اجتماع	۷	دل تو تھا	گھر تو تھا
〃	۲۲	اجودھیا	۳	۲۱۵	۳۰
〃	۲۴	اچار	〃	۳۰۵	۲۰۵
〃	〃	〃	۷	انگتا	ان گنا

صفحہ	سطر	لغت	نمبر	غلط	صحیح
۲۰	۹	احتراز	۴	کشتارہ کشی	کنارہ کشی
〃	۱۵	احتشام	۳	۵۵۰	۷۵۰
〃	۲	حاشیہ	۲	مریخ	لہ
۲۱	۱۴	اختلاط	۳	۱۰۳۵	۱۰۴۱
۲۲	۷	ادخال	۲	ف	ع
〃	〃	〃	۳	۶۰۳۶	۶۳۶
〃	۱۹	اُدھم	〃	۲۵۰	۵۰
〃	۱۵	〃	۸	واں اُدھم	اک اُدھم
〃	۳	حاشیہ	۵	بدل نہ بگاڑ	بدل میں بگاڑ
۲۳	۹	ارتعاش	۷	قلب وحشی	قلب مضطر
۲۴	۵	ارگن	۳	۳۷۱	۲۷۱
〃	۱۸	ارہر	〃	۲۰۶	۴۰۶
〃	۲۲	ازاربند	۴	نارہ	ناڑا
۲۵	۵	اسامی	۳	۲۱۲	۱۱۲
〃	۷	اسباب	۵	〃	مذکر
〃	۹	اسپ	۸	عملدار	علمدار
〃	۱۱	اسپغول	۳	۱۱۰۰	۱۰۹۹
〃	۲۱	استحالہ	〃	۵۰۱	۵۰۵
۲۶	۱۰	استشارہ	۷	وہی ہے	وحی ہے
〃	۱۴	استعجاب	〃	کی سبب	کے سبب
۲۷	۸	استفسار	۸	خفقان کا مرض	مرض خفقان کا
〃	۱۳	استقبال	۷	گزری تو گزری	گزری سو گزری
〃	۲۲	استقلال	۳	۶۶۲	۶۲۲
〃	۲	حاشیہ	۲	دوستے سے	دوستی سے
۲۸	۲۷	اشتداد	۳	....	۷۱۰
۲۹	۵	اشتراک	۲	ع	ف
〃	〃	〃	۳	۸۷۲	۸۲۲
۲۹	۹	اشتہا	۴	بھوکھ	بھوک
۳۰	۲	اصطبل	۳	۱۳۳	۱۳۲
〃	۸	اصل الاصول	۵	〃	مذکر
〃	۱۵	اضطراب	۳	۱۳۱۳	۱۰۱۳
۳۲	۲۵	افتخار	〃	۸۸۲	۱۳۸۲
۳۳	۴	افراط	〃	۷۹۱	۲۹۱
〃	۶	افزائش	〃	۵۹۹	۳۹۹
〃	۱۱	افشاں	۸	سنتے نہیں	سنتی نہیں ہے
〃	۱۹	افغان	۳	۱۱۱۲۲	۱۱۳۲
۳۴	۶	اقابت	۷—۸	مری اسمانہ لے الخ	لہ
〃	۹	〃	۶	عزیز	انیس
〃	۱۷	اقرار	۷	سہارا ہوا	سہارا ہو
۳۴	۲۷	اقرارنامہ	۲	ع	ف
〃	۱	حاشیہ	۱	گھٹتی ہے اُدھر	گھٹتی ہے۔ اُدھر
〃	〃	〃	〃	نہ تلخی رہی نہ سمیت	نا تلخی رہی نے سمیت
۳۵	۱۸	اکل حلال	۳	۱۱۳۰	۱۳۰
〃	۲۳	اکھاڑپچھاڑ	〃	۴۱۸	۴۳۸
〃	۱	حاشیہ	۱	ہما کا قدم	ہمارا قدم
〃	〃	〃	۲	ادس	اُس
۳۶	۵	الاؤ	〃	ف	〃
〃	۱۶	التماس	۳	۵۰۲	۵۳۲
〃	۱۸	〃	۱-۲-۳-۴	......	〃 〃 〃
〃	۳۱	التیام	۳	۴۵۲	۴۸۲
〃	۲۲	اُلٹاپھیر	〃	۴۴۸	۶۴۸
〃	۲۴	اُلجھن	〃	۸۸	۸۹
〃	〃	〃	۶	جلیل	جلال
۳۷	۱۱	الطاف	۳	۱۲۲	۱۳۱

لہ مریخ وغیرہ پانچ ستاروں کا آفتاب کیساتھ ایک برج میں ہونا

لہ اس کان میں فرائی اذاں اسمیں اقامت ؛ کیوں تمنے کبھی دیکھی ہے فرزند کی صفت

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۳۷	۱۲	القابیہ	۸	خطہ	خط
”	۱	حاشیہ	۲	ناجائز وخود غرضی	ناجائز خواہش و خود غرضی
۳۸	۳	ایل	۴	بعض شعرار نے شوخ	بعض شعرار نے شوخ لہ
”	۵	امام	۷	ذکر خیر	ذکر غیر
”	۹	امامت	۳	۴۸۳	۴۸۲
”	۱۷	امتیاز	”	۴۱۹	۴۵۹
”	۱۴	”	۷	اثامی	اسامی
”	۲۳	امرود	۳	۴۵۱	۲۵۱
”	۱	حاشیہ	۱	بھلاوا ہے، دہ رخش	چھلاوا ہے وہ رخش
۳۹	۱۰	اناالحق	۳	۱۶۱	۱۹۱
”	۲۴	انتظار	”	۵۵۳	۱۵۵۲
۴۰	۲	انتقال	۷	عملدار	علمدار
”	۷	انتہا	۳	۷۵۷	۴۵۷
”	۸	انجیل	۷	مخطاطہ	مخطّط
”	۱۴	انچھر	۴	اکثر	اکشر
”	۲۸	اندمالی	۳	۱۳۶	۱۲۶
”	۲	حاشیہ	”	بُرے کا کام کا	بُرے کام کا
۴۱	۸	انزجار	”	۱۶۴	۲۶۳
”	۱۳	انسان	”	۱۶۱	۱۶۲
”	۳۵	انعکاس	۱	انفکاس	انعکاس
”	”	”	۳	۲۰۲	۱۹۲
”	۳۸	انفراغ	۳	۳۳۲	۱۳۳۲
”	۳۹	انفصال	”	۲۵۳	۲۵۲
۴۲	۵	انقلاب	۸	روز انقلاب	زور انقلاب
”	۱۷	انگرکھا	۱	انگھرکھا	انگرکھا
”	”	”	۳	۲۹۶	۲۹۷
”	۱۸	انگڑائی	”	۲۹۲	۲۸۳
	۱۵	انگشتر	۸	ملتی ہیں	ملتی نہیں

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۴۲	۲۵	انگیا	۳	۱۰۱	۸۲
”	۲۰	”	۷	چھپتی ہے	چبھتی ہے
”	۲۸	انی	۲۰-۲۱	نفس	انی - ۳۰ - ۶۱
۴۳	۱۰	ادھبڑ	۴	سپھر کی ادجھڑ	سپر کی ادھبڑ
”	”	”	۵	مذکر	مؤنث
”	۱۱	اوچھاپن	۳	۶۹	۶۸
۴۴	۴	اہانت	۷	لیتے ہیں	لینے ہیں
”	۹	ایجاب	۳	۷۱۲	۱۷
”	”	”	۴	قبول	قبول، قبول کرنا
”	۱۴	ایڑ	۴	تیز پہلنے کیلئے	تیز چلنے کیلئے
”	۱۶	ایسا ٹیسا	۳	۵۲۳	۵۴۳
۴۴	۱۸	ایما	۷	کوسے	کو آئے
۴۵	۱	اینٹ	۴	عربی میں	فارسی میں
”	۴	حاشیہ	۲	مصرع سے ثابت سے	مصرع سے ثابت ہے
(باب بائے موحدہ)					
۴۶	۶	بات	۸	ان بزنگ کی	ان بزرگ کی
”	۱۲	”	۷	حجت پڑی	حجت ٹھہری
”	۱۵	”	”	سپلنے سے	چلنے سے
۴۷	۹	”	”	وہ تو سُناسئے	وہ تو سناسئے
”	۱۳	”	۴	جھوتا	جھوٹا
۴۸	۱	”	۷	یہ بات	تری بات
”	۲۱	بار	۷	گلشن	مقتل
”	۳	حاشیہ	۵	نازک کرکان سے	نازک۔ کہ کان سے
”	”	”	”	بار مچھلی کا	بار۔ مچھلی کا
۴۹	۳	بارتنگ	۸	بارتنگ لگی	بارتنگ اُگی
”	۹	بارود	۲	۶۰۹	۲۱۳
”	۱۰	بارت	”	×	۶۰۹

صفحہ	سطر	لغت	نمبر شعر یا مصرعہ	غلط	صحیح
۴۹	۱۰	باروت	۲	۰	ت
〃	۱۵	باری دار	۳	۲۱۸	۴۱۸
〃	۳	حاشیہ	۲	مست پر چلتی ہے	مست۔ یہ چلتی ہے
〃	〃	〃	〃	فلک یہ باڑہ	فلک پر باڑہ
۵۰	۱۱	باس	۳	۶۱	۶۳
〃	۱۲	باصرہ	〃	۲۹	۲۹۸
〃	۱۶	باعث	〃	۵۷۲	۵۷۳
〃	۱۲	باغ	۸	میل لیکر	مول لیکر
۵۱	۶	بالش	۶	بحر	سحر
〃	۶	بالشت	۸	ہیں بڑی	ہے بڑی
〃	۱۳	بان	〃	شور سے	شور ہے
〃	۲۵	بانسلی	۳	۱۴۳	۱۵۳
〃	〃	〃	۷	آڑ رہے ہیں	اُڑ رہے ہیں
〃	۲۷	〃	۴	باجا ہے جنکو	باجا ہے جسکو
۵۲	۲	بانکڑی	۷	خون فسائز	خون فائز
〃	۱۶	بائیسکل	۳	۱۳۲	۱۳۳
۵۳	۱۷	بجلی	۴	بادلوں رگڑ سے	بادلوں کی رگڑ سے
〃	۱۸	بجوگ	۳	۲۱	۳۱
۵۴	۱	بچھ	۳	۱۳	۱۰
〃	۱۵	بخیہ	۷	دہ مزہ	دہ مژہ
۵۵	۱	بدعت	۳	۴۷۲	۴۷۶
〃	۴	〃	〃	〃	〃
〃	۸	بدلہ	〃	۳۷	۴۱
〃	۱۶	بدمی	۴	پندرہ روز	پندرہ روزہ
〃	۲۳	بمر	۶	موں	مونس
〃	۱	حاشیہ	۱	آئیگا	آئیے گا
〃	〃	〃	〃	جائیگا	جائیے گا
۵۶	۴	براق	۴	اس مورت	اُس مورت کو
〃	۱۹	برچھیاں	۱	برچھیاں	برچھّیاں

صفحہ	سطر	لغت	نمبر شعر یا مصرعہ	غلط	صحیح
۵۶	۱۹	برچھّیاں	۳	۶۷۱	۲۷۱
〃	۲۴	برس	۸	ترک مشق	ترک عشق
〃	۲۶	برسات	۷	مئے نوشیوں الخ	مے نوشی کے اب کیجیے سامان جلال
۵۷	۵	برف	۶	سودا	ناسخ
〃	۳	〃	۸ - ۷	جاڑا لگنے کا الخ	دھوکے پانی جو برف ہوتی ہے چشمہ و نہر میں وہ جاری ہے
〃	۱۲	برکت	۳	۶۶۲	۶۲۲
〃	۴	حاشیہ	۲	خوب ترے	خوب مزے
۵۸	۳	بڑبھس	۷	دھنگڑا	دھنگڑا
۵۹	۱	بسم اللہ	۸	عقل دل کی	طفل دل کی
〃	۵	بسیرا	۱	بسیرا	بسیرا ۵
〃	۱۳	بصیرت	۳	۷۰۶	۷۰۳
〃	۱۶	بط	۴	معنی ہیں بطے	معنی ہیں بطے ۵۲
〃	۲۵	بغض	۲	ف	ع
〃	۲۷	بقا	۳	۲۰۳	۱۰۳
۶۰	۵	بقیہ	〃	۱۷۷	۱۱۷
〃	۸	بکتر	۸	زرہ بھی نہ بکتر	زرہ تھی نہ بکتر
۶۱	۱	بل	۳	۳۱	۳۲
〃	۷	بلا	〃	۰	۳۳
〃	۱۰	〃	۴	کنپٹوں	کنپٹیوں
〃	۲۳	بلبلا	۳	۶۹	۶۵
〃	۲	حاشیہ	۲	ہیں تھر مسرت	ہیں — مسرت
۶۲	۲۰	بلی لوٹن	۳	۵۳۸	۵۲۰
۶۳	۸	بنات النعش	〃	۳۷۹	۳۰۹
〃	۱۶	بنت	〃	۳۷۳	۳۵۳
〃	۱۸	بندہ	۸	باندھا کسی	باندھا کسے
۶۴	۱۳	بند ہیچ	۷	بندہ ہیچ	بندہ ہیچ
۶۵	۸	بوباس	۳	ع	ـہ

صفحہ	کالم	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۷۵	۸	بوباس	۹	سعدی سجابی کی	سعدی کی سجابی کی
〃	۱۵	بوتہ	۵	مؤنث	مذکر
〃	۲۰	بوٹا	۱	بوٹا	بوٹا سا
〃	۱۷	〃	۸	یا غبیا کون سی صورت	باغبان کچھ تو ہو صورت
〃	۱	حاشیہ	۳	دگرشہ کوں	دگر نہ کون
〃	۲	〃	۹	شرار فشاں	شرر افشاں
۷۶	۱	بوٹی سا	۳	۴۳۸	۴۱۸
〃	۷	بود و باش	〃	۳۱۵	۳۲۱
〃	۳	حاشیہ	۳	غیر چلتی	تیز چلتی ہے
۷۷	۱۳	بھاپ	۵	مذکر	مؤنث
〃	۸	بھاٹا	۳	۲۱۰	۲۰۸
〃	۱۰	بھاگڑ	۶	شام کی	شام کے
〃	۲۰	بھبکا	〃	آہیں کھچتی	آہیں کھینچتی
۷۸	۱۱	بھرم	۸	اسے ضبط	اب ضبط
۷۹	۹	بہشت	۳	۵۰۸	۷۰۷
	۱۰	بہشتی	〃	۵۱۷	۷۱۷
	۱۷	بھلاواں	〃	۴۵	۹۵
	۲۰	بہن	〃	۵۱	۵۷
	۲۱	بھنڈی	۳	۷۷	۷۱
	۲۲	بھنکس	〃	〃	۷۷
	۱۶	〃	۷	سوز محشر	صور محشر
	۱۵	بھول بھلیاں	۳	۱۱۱	۱۴۱
	۴	بھیڑ بھڑکا	۴	لفظ مہمل ہے	تابع مہمل ہے
	۱۴	بیان	۸	بیان ہے یہ	بیان یا یہ
	۱	بیے پار	۳	۲۲۳	۲۱۵
	۲	حاشیہ	۱	گھر یا اسوجہ	گھر یہ اسوجہ
	۴	〃	۳	ٹھاٹھ	ٹھاٹھر
	۵	بیسا ختہ	۲	ف	ف ۱۰

صفحہ	کالم	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۷۳	۹	بیض	۳	۷۱۲	۸۱۲
〃	۲۰	بیل	۸	اڑا سے جوسے کے	ہارا یہ جوسے کے
〃	۲۵	بین السطور	۳	۳۶۸	۳۳۸
(باب بائے فارسی)					
۷۴	۱۳	پاتراب	۳	۲۰۶	۶۰۶
〃	۱۸	پائجامہ	〃	۱۲	۵۲
〃	۱۹	پائجامہ	〃	۲۲	۶۲
〃	۷	حاشیہ	۵	پیوپاروہ کیا تھا	پیوپاروہ بھی کیا تھا
۷۵	۱	پارس	۳	۲۶۲	۲۶۳
〃	۵	پازیب	۸	بخت خفتہ مری	بخت خفتہ مرے
〃	۱۰	پاسا	۴	یا در ہونا	یا در نہونا
〃	۲۰	پال	۸	پال ڈالی جائیگی	پال ڈالی آپنے
۷۶	۱۸	پایاں	۶	میرے طول ہجر سے	میرے طول صبر کی
۷۹	۹	پچھتاوا / پچھتانا	۳	۴۱۸ / ۴۶۱	۴۱۸ / ۴۶۲
〃	〃	〃	۵	مؤنث	مذکر
۸۰	۱	پرچھا	۳	۲۶۲	۲۱۱
〃	〃	〃	۴	ادنجیالا	اوجالا
〃	۳	پرچھاواں	۷	رخسار نا بانکا	رخسار گلگوں کا
〃	۹	پرخاش	۳	۹۰۳	۱۱۰۳
〃	۱۱–۱۲ / ۱۴	پرواز	〃	۲۱۴	۲۱۶
۸۱	۵	پرشاد	۷	تری ٹیک	سری ٹیک
〃	۱۹	پروانگی	۴	اگیاں	آگیا
〃	۲۰	پرہیز	۱۳ ۸	×	یوں شربت دیدار سے ہم آپ پرہیز نہیں تھا / کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہیں تھا (مومن)
〃	۲۱	〃	〃	×	چاہئے پرہیز انس سے مصحفی / دیکھ لے نادان ہرا ہوتا ہے عشق (مصحفی)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۸۱	۳۰	پریشانی	۳	۲۷۳	۵۷۳
۸۳	۱۲	پکوان	″	۹	۷۹
″	۱۴	پکھاوج	۳	۱۳۷	۳۷
″	۲۱	پلنگ	۷	نوار	نواڑ
″	″	″	۸	پان کا	بان کا
۸۴	۱۳	پنسورہ	۴	صورتوں	سورتوں
″	۱۰	پنجہ	۸	خورشید کے نیچے	خورشید کے پنجے
″	۷	پنچائت	″	جان کے جھگڑے	جان کو جھگڑے
۸۵	۱	پند	″	واعظ کی اسمیں	واعظ کا اسمیں
″	۱۸	پوبارہ	۴	جیت ۔ پانسہ پڑنا	جیت کا پانسہ پڑنا
″	۲۰	پوتھی	۵	″	مؤنث
″	۲۲	پوچا	۳	۱۱	۱۲
″	۲۶	پودا	۵	″	مذکر
۸۶	۴	پوشش	۸	اہل تنعم	اہل تنعّم
″	۲۲	پھپولا	۳	۱۹	۴۶
″	۲۳	پھپوندی	″	۸۴	۷۹
″	۲۴	پھٹکار	۴	لعنت رہنا	لعنت برسنا
۸۷	۴	پھریرا	۳	۲۱۳	۴۱۳
″	۱۳	پھلجھڑی	۵	مذکر	مؤنث
″	۱۵	پھلو	″	″	مذکر
″	۲۷	پھلواری	۳	۳۵۴	۲۵۴
۸۸	۶	پھوٹ	″	۱۱۳	۴۱۳
″	۹	پھول	۷	آئے ہوئے	آئے ہوا سے
۸۹	۱۳	پٹیا	۳	۶۱۳	۴۱۳
″	۱۵	پیچ	″	۶۵	۱۵
″	۲۴	پیچ وتاب	″	۴۷۸	۴۲۴
″	۲	حاشیہ	″	کلام سب بنگلے ہوتے لئے آغ	کلام سب داغ بنگلے ہوتے
۹۰	۲۱	پھیزار	۴	بے پروائی سے	بے پروائی کے معنی ہیں

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۹۰	۲۵	پیشانی	۴	یادہ حصہ	کا دہ حصہ
۹۱	۴	پیشوائی	۳	۳۳۹	۳۳۰
″	۲۳	پینک	″	۹۲	۸۲
(باب تائے فوقانی)					
۹۲	۱۳	تاثیر	۳	۱۱۱	۹۱۱۱
″	۱۴	تاجدار	۸	طفل ہما	ظلِ ہما
۹۴	۳	تالو	۴	چاندنی	چندیا
″	۲۳	تبختر	۳	۱۶۰۳	۱۳۰۳
۹۵	۱	تبرک	″	۲۲۳	۶۲۳
۹۶	۲۳	تجنیس	۴	وآز	وآواز
۹۷	۱۹	تخفیف	۳	۱۱۸۰	۱۱۶۰
″	۲۰	تخلص	″	۱۱۳۰	۱۲۳۰
″	۲۴	تخم	″	۱۰۴	۱۰۴۰
۹۸	۱۳	ترانہ	۷	مقتل میں	مقتل پہ
۹۹	۶	تردید	۸	کرتے تھے	کرتی تھی
۱۰۰	۲	ترم	۷	ایٹونجی	ایٹونجے
″	۴	ترنج	″	ایک زرد	زرد ایک
″	۸	ترنگ	۳	۶۷	۶۷۰
″	۱۶	تزلزل	۴	جنس	جنبش
″	۲۴	تسخیر	۶	اسیر	اسیر
۱۰۱	۴	تشابہ	۷	فشابہ	تشابہ
″	۷	تشخیص	۷	ہوئی	کوئی
″	″	تثلیث	۳	۱۵۰۰	۱۴۰۰
″	۹	تشرع	۱	تشریح	تشرّع
″	۱۰	تشریح	۳	۹۷۰	۹۱۸
۱۰۲	۲۱	تضلیع	″	۱۲۸۰	۱۲۵۰
″	۲۲	تضلّع	″	۳۷	۱۰۸۶

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۱۰۶	۸	تعزیہ	۷	عاشور	عاشورہ
۱۰۷	۱۲	تفریح	۱	تفریج	تفریح
〃	۲۱	تفضیل	۳	۱۳۱۰	۱۳۲۰
۱۰	۱۷	تگ و دو	۳	۴۲۶	۴۳۶
〃	۱۰	تکمیل	۸	کمالات انتساب	کمال انتساب
۱۰	۲۷	تمثال	۳	۹۷	۹۷۱
〃	۲	حاشیہ	〃	پینے والے۔ کھانیوالے	پینے والی۔ کھانیوالی
۱۰	۱۰	تمیز	۷	زمانہ کے	زمانہ نے
	۱	حاشیہ	۱	اُف رے	اُف ری
۱۰	۱	تنبیہ	۳	۳۶۷	۴۶۷
	۶	تنفس	۱	×	تنفس
〃	〃	〃	۲-۳-۴	× × × ×	ع۔ ۵۹۰۔ سانس لینا
	〃	〃	۵-۶	× × ×	مذکر۔ افسر
	〃	〃	۷-۸	× ×	سلے
۱	۴	توپ	۳	۴۰۹	۴۰۸
۱	۱۴	توقیر	۱	توقیر	توفیر
۱	۵	توانگر	۷	ابتواضع	بتواضع
	۴	توند	〃	ساجی	باجی
۱	〃	تہدید	۳	۴۲۲	۴۲۳
	۱۸	تیرہ بختی	۳	۱۵۲۷	۱۴۲۷
	۱۹	تیرتھ	۲	ل	س
	۳	حاشیہ	۴	نبا تھل بیڑا	اپنا تھل بیڑا

(باب تائے ہندی)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
	۱۹	ٹکٹ	۴	×	کرایہ یا معاوضہ کی سند۔ ادائگی فیس کی رسید
	۳	ٹوپی	۳	۴۱۹	۴۱۸

تنفس [illegible] نہیں ہوتا [illegible] الٹی چلے تو جوش دریا کم نہیں ہوتا

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۱۱۶	۴	ٹوپی	۷	نکھیں	آنکھیں
〃	۲۴	ٹھیس	۴	ہلی چوٹ	ہلکی چوٹ
۱۱۸	۳	ثبات	۷	ملول عمارت	طول عمارت
〃	۱۴	ثقل	۳	۶۳۲	۶۳۰

(باب جیم عربی)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۱۱۹	۵	جاروب	۸	صن	صحن
〃	۱۳	جالا	۷	دالا	سارا
۱۲۴	۱۱	جل تھل	۳	۸	۴۶۸
〃	۸	〃	۷	ایسے مزے مزے	ایسے مری مژہ
〃	۱۶	جلدساز	۳	۱۰۷	۱۰۵
۱۲۵	۱۴	جمع	〃	۹۱۹	۹۱۶
〃	۲۴	جن	۴	جمع جن دجنات	جمع جنات
〃	۲۶	جنازہ	〃	آدمی لاش	آدمی کی لاش
۱۲۶	۹	جنگلا	۳	۱۰۸	۱۰۴
〃	۵	حاشیہ	۷	پیکار	بیکار
۱۲۸	۲۴	جونک	۴	خوں نکانے	خون نکالنے
۱۲۹	۲۶	جہاں	۳	۸۹	۵۹
〃	۲	حاشیہ	۲	جھاڑ	تہار
〃	۳	〃	۶	فسر	افسر
〃	۴	〃	〃	لہو کی بوجو ہر	لہو کی بوند ہر
۱۳۰	۱۰	جھد	۱	جہند	جھد
〃	۱۱	جھمرسٹ	۳	۳۴۸	۶۴۸
۱۳۱	۵	جھمک	〃	۱۶۸	۶۸
〃	۲	جھلم	〃	۸۸	۷۸
〃	۴	حاشیہ	۵	توجہول	نوجھول
۱۳۲	۳	جھیپ	۸	کر ادر	یہ اور
〃	۹	جیب	〃	کفنی کا	کفنی کا

صفحہ	سطر	لغت	نمبر	غلط	صحیح
۱۴۴	۱۹	جیت	۴	نزدیک کے ایک	نزدیک ایک
(باب جیم فارسی)					
۱۳۳	۱۲	چارخانہ	۳	۸۱۰	۸۶۰
″	۲۱	چاک	″	۲۲۴	۲۴
۱۳۴	۲۷	چاہت	۱	چاہ	چاہت
″	۲	حاشیہ	۲	تار دارانہ	تاریک ویرانہ
۱۳۵	۱	چبوترا	۳	۶۱۶	۶۱۲
″	۱۴	چیتھڑا	″	۶۰۹	۶۱۶
۱۳۶	۴	چرخہ	۷	مردوں کے	مرودوں کی
″	۹	چرہی	۳	۲۲۳	۲۱۳
″	۶	″	۷	سبزہ موی	سبزہ مری
″	۹	چڑیا	″	انھیں سونے کی	انکو سونے کی
″	۲۲	چشم داشت	۳	۱۰۴۷	۱۰۴۸
″	۲۵	چغد	″	۱۰۱۷	۱۰۰۷
۱۳۷	۱۷	چلن	۷	اندازہ	انداز
″	۱۹	″	″	داغ وتا	داغ دغا
۱۳۹	۵	چنگیز	۴	دشتری	تشتری
″	۲۲	چوراہا	۳	۲۱۷	۲۱۶
″	۱	حاشیہ	۱	سے مفت اک جھڑپ	سے اک جھڑپ
۱۴۰	۱	چوکھٹ	۶	مومن	آتش
۱۴۱	۵	چھاؤں	۳	۶۵۰	۰۷۵
۱۴۲	۱۴	چھیرہ	۷	سلطان قادری کا	سلطان خاوری کا
″	۱۶	چیچک	۲	″	ف
″	″	″	۴	فارسی میں	ہندی میں
(باب حائے حطّی)					
۱۴۴	۱۷	حب	۷	حقیقت حال کی	حقیقت خال کی
″	″	″	۸	اس کی مگر	اس کا مگر

صفحہ	سطر	لغت	نمبر	غلط	صحیح
۱۴۴	۲۱	حباب	۳	۱۱	۱۳
″	۱۸	″	۸	دنیا سے	دنیا میں
۱۴۵	۲	حجام	″	حجام تھا	حجام ہے
۱۴۶	۳	حراست	″	نزاکت میں	نزاکت کی
۱۴۸	۱۶	حقہ	″	پنجہ	نیچہ
۱۵۰	۷	حملہ	″	کفار پہ	کفار کو
۱۵۲	۵	حاشیہ	۳	تلف کا خاکہ	زلف کا خاکہ
۱۵۴	۳	خدنگ	۳	۹۷۴	۶۷۴
″	۱۴	خرقہ	۶-۷-۹	×	سلہ
۱۵۵	۵	خزاں	۸	بہار تھی	بہار ہے
″	۱۳	خسارہ	۲	″	ع
۱۵۶	۱۴	خطّ	۷	خط	خطّ
۱۵۷	۱	حاشیہ	۲	خلش ہمہ کا	خلش مہمیز کا
۱۵۸	۲	خم	۲	ھ	ف
″	۱۴	خنجری	″	″	ھ
(باب دال مہملہ)					
۱۶۱	۱	داب	۳	۷۰	۷
″	۲	″	۲-۳-۵	″ - ۱۴۰ - ″	×
″	۳	داخلہ	۳	۹۴۰	۶۴۰
″	″	″	۵	۰	″
″	۱۰	دار	۴	دارالبوار کنایہ	دارالبوار کنایہ دوزخ
″	″	″	۱	دمار	دار
″	۳	حاشیہ	۵	سماں کھاتے ہیں	سماں دکھاتے ہیں
۱۶۲	۱۳	داماں	۴	جو پہنچے	جو نیچے
″	۹	″	۷	مجھ تک	تجھ تک
۱۶۳	۵	حاشیہ	۲	در دریا	دُر دُر ایا

سلہ نہ درویشوں کا خرقہ چاہیئے نے تاج شاہانہ ؛ مجھے تو ہوش دے اتنا رہوں میں تیرا دیوانہ
(ظفر)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۱۶	۲۴	دلدل	۴	اب سوادار	اب عزادار
۱۶	۶	درّہ شہ	؍؍	مفتیح۔ کوڑا	مفتوح۔ کوڑا
۱۰	۳	دنبالہ	۳	۹۱	۹۲
۱۰	۱۷	دولاب	۲	ع	ف

(باب دال ہندی)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۱۷	۱۱	ڈاک	۷	نبکے لگجائے گی	ہیں کہ لگ جائیگی
۱۸	۲	حاشیہ	۲	جس کو ڈولا	جسکا ڈولہ
۱۸	۳	ڈھال	۸	وہ چارچاند	وہ چاندچاند
	۱۲	راس	۳	۲۱۱	۲۶۱
۱	۲۲	رخصت	۳	۱۲۹	۱۲۹۰
	۲۴	رخنہ	؍؍	۶۵۵	۸۵۵
	۳	حاشیہ	؍؍	پالاسہ شفقت	پالاسہے بہ شفقت
۱۰	۱۲	رسائی	۷	دلوائے	دلوائیے
	۱	حاشیہ	۱	فقل پہ اُن کے	قتل پر اُن کے
۱۰	۱۵	رضائی	۷	پانی پرجسطرح	پانی پرجس جگہ
	۱۶	رضوان	؍؍	تسنگی	تشنگی
۱	۲۷	رفتار	۳	۴۸۱	۸۸۱
	۳	رفرف	۴	اڑنے کیواسطے	اُڑنے کے واسطے
	۲۵	رمضان	۴	قمری نوان ۹	قمری سال کا نوان ۹
	۶	رند	۸	مے سے پیالے	مے کے پیالے
	؍؍	رنگت	۳	۶۷۱	۶۷۰
	۸	رنگ روپ	۲	سا	ھ
	۱۵	روزنہ	۳	۲۱۱	۲۱۸
	۱۸	روزینہ	؍؍	۲۲۸	۲۷۸
	۵	رونہ	؍؍	مرگاں ہیں	مژگاں میں
	۷	رونمائی	؍؍	دکھلائے	دکھلائیے
	۱۷	رہگذر	؍؍	رونق فزا	رونق افزا

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۱۹۱	۱۷	رہگذر	۷	ہونے گا	ہونے لگا
۱۹۲	۲	ریاض	۸	یوہیں پار	جوہیں پار

(باب زائے معجمہ)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۱۹۳	۱۵	زحل	۳	۲۳۷	۴۳۷
۱۹۴	۱۸	زگال	۷	حیرں	حیراں

(باب سین مہملہ)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۱۹۸	۲۰	سازش	۳	۲۶۸	۳۶۸
؍؍	۲۳	مختلف فیہ	۴	ملائی	کلائی
۱۹۹	۲۳	سامنا	۷	سنجش	رنجش
۲۰۰	۱۰	سایہ	؍؍	ہے تازہ طلسم	ہے بار طلسم
۲۰۱	۹	ستار	۳	۱۶۶	۶۶۱
۲۰۲	۱	سجدہ گاہ	۷	مشق خط	عشق خط
؍؍	۱۶	سختی	۴	دِقّت	وقّت
۲۰۴	۳	سرخی	۸	ہر بات کی	ہر باب کی
؍؍	۸	سردہ	؍؍	آب تربتر	آب تربز
؍؍	۱۶	سرسام	۴	ہوجاسہے	ہوجاتا ہے
۲۰۵	۱۴	سروکار	۸	چلنے سے	جلنے سے
؍؍	۲	سرگی	؍؍	سرت	سرپت
۲۱۰	۲۷	سوزن	۴	سنوئی	سوئی
۲۱۳	۱۳	سیلابچی	۳	۱۲۶	۱۱۶
؍؍	۲	حاشیہ	۳	سیل رہتی	سیل رہتی ہے

(باب شین معجمہ)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۲۱۵	۱۹	شال	۲	ع	ف
۲۱۶	۳	شامت	؍؍	ف	ع
۲۱۸	۱۳	شرر	۸	پتھرسے	پتھرنے

صفحہ	سطر	لغت	نمبر مصرعہ	غلط	صحیح
۲۲۱	۲۱	شگوفہ	۳	۴۹	۴۱۱
۲۲۲	۱	شلوکہ	"	۳۶۱	۳۵۷
"	۴	شمس	"	۶۴۰	۴۰۰
"	۱۶	شملہ	۲	ف	ع
"	۱۸	شمہ	"	ف	ع
"	۱۰	حاشیہ	۱	جوبات ہو	بجز جوبات ہو
۲۲۳	۲	شوربی	۳	۵۰۷	۵۱۶
"	۱	حاشیہ	۱	انگریزیاں	انگیریاں
۲۲۴	۹	شیرازہ	۸	کھل گیا ہے	کھل گیا تھا

(باب صاد مہملہ)

صفحہ	سطر	لغت	نمبر مصرعہ	غلط	صحیح
۲۲۶	۳	صحرا	۳	۱۲۹۹	۲۹۹
۲۲۸	۱۶	صوم وصلوٰۃ	"	۶۹۹	۶۶۸

(باب ضاد معجمہ)

صفحہ	سطر	لغت	نمبر مصرعہ	غلط	صحیح
۲۳۱	۵	ضیق	۱	ضیق	ضیق [1]
"	۱	حاشیہ	۱	×	[1]

(باب طائے مہملہ)

صفحہ	سطر	لغت	نمبر مصرعہ	غلط	صحیح
۲۳۱	۱۳	طبع	۷	کہ ارادہ ہے	رشک ارادہ ہے
"	۴	حاشیہ	۳	ں سوزوں میں	میں طبق حوروں میں
۲۳۲	۲۲	طعمہ	۱	طمعہ	طعمہ
"	"	"	۳	۱۳۴	۱۲۴
"	۴	حاشیہ	۵	گھولا	گھولوا
۲۳۵	۲	طومار	۲	ف	ع

[1] پڑینگے ضیق میں وہ سر سے ہاتھ اٹھائیں گے پچوبات کرتے ہیں اُن کو خلال دیتے ہیں (شعور)

(باب ظائے معجمہ)

صفحہ	سطر	لغت	نمبر مصرعہ	غلط	صحیح
۲۳۶	۴	حاشیہ	۲	یادقاروں کی	باوقاروں کی

(باب عین مہملہ)

صفحہ	سطر	لغت	نمبر مصرعہ	غلط	صحیح
۲۳۷	۵	عارض	۳	۱۰۷۸	۱۰۷۱
"	۱۱	عالم	۸	یہاں میرا	یہاں اپنا
۲۳۹	۳	عذوبت	۷	زرا	ذرا
"	۶	عرصہ	۸	عرصہ رر کا	عرصہ مجنوں کا
"	۲۴	عزت	۳	۲۷۷	۴۷۷
"	۱	حاشیہ	۲	دیکھے تو	دیکھو تو
۲۴۳	۱۱	عقد	۳	۱۷۹	۱۷۴
"	۲۶	عکس	"	۱۴۰	۱۵۰
۲۴۴	۱۲	عماری	۷	عیش زن	نیش زن

(باب غین معجمہ)

صفحہ	سطر	لغت	نمبر مصرعہ	غلط	صحیح
۲۴۷	۴	حاشیہ	۲	حضور	شرار
۲۴۸	۲	غرّہ	۷	تری دیدار	ترے دیدار
۲۴۹	۱۴	غور	۸	میں سے	میں نے

(باب فائے معجمہ)

صفحہ	سطر	لغت	نمبر مصرعہ	غلط	صحیح
۲۵۱	۱	فاتحہ	۷	رکھو خیال	رکھنا خیال
"	۱۶	فائدہ	۳	۳۰۰	۱۰۰
"	۲۱	فتح پیچ	"	۴۹۳	۵۰۳
۲۵۲	۲	فتنہ	۵	مؤنث مذکر	مذکر
۲۵۳	۱۰	فرق	۴	جھوٹائی	چھوٹائی
۲۵۵	۲۱	فلک سیر	۳	۶۰۰	۴۰۰
"	۲۴	فن	"	۱۳۱	۱۳۰

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۲۵۷	۲۶	فنا	۳	۱۳۰	۱۳۱
۲۵[illegible]	۲۵	فیس	۴	فحتانہ	محتانہ

(باب قاف معجمہ)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۲۵	۴	حاشیہ	۴	الہی ہو حکومت ہو	حکومت ہو
۲[illegible]	۲۰	قطع و بریدہ	۳	۳۹۵	۴۰۱
۲[illegible]	۴	حاشیہ	۲	غالب نے بھی مؤنث	غالب نے مؤنث
۲[illegible]	۱۲	قیمہ	۳	۵۵	۱۵۵

(باب کاف عربی)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۲[illegible]	۱۴	کام	۴	دھند	دھندا
۲	۱۸	کبر	۳	۲۲	۲۲۲
	۲۷	کتاب	۔۔	۴۲۱	۴۲۳
۱	۱۳	کجاوہ	۷	سلہ	سلہ
	۲۷	کجک	۶	سیر	امیر
	۳۰	کجلوٹی	۔۔	×	منیر
	۹	کدو	۳	۶۳۰	۳۰
	۵	حاشیہ	۵۶	پیروا شد	پیر و مرشد
	۱۷	کرہ	۳	۲۱۵	۲۳۵
	۱	کڑھی	۸	تعمیر کری	تعمیر کڑی
	۲	کزلک	۔۔	اک طرف	اک حرف
	۱	حاشیہ	۲	اتنی مو بس	اتنی تو بس
	۱	کشتی	۷	عقابہ تز پرتو	عقابہ تیز پرتو
	۱	حاشیہ	۳	ملسکرت	سنسکرت
	۲	۔۔	۔۔	سے چین	سے پھبن
	۵	کفک	۴	تکوا	تلوا

سلہ ڈیوڑھی سے پر کجاوہ زینت نہیں ملا ۔

ڈیوڑھی سے جب کجاوہ زینت نہیں ملا ۔

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۲۷۶	۱۷	کمرہ	۸	گنج گلشن	کنج گلشن
۔۔	۱۲	کلیل	۱	گلبل	کلیل
۲۷۷	۷	کمیت	۳	۴۸۰	۴۷۰
۔۔	۱۲	کنار	۔۔	۲۳۱	۲۷۱
۲۷۹	۲	کوٹ	۲	۔۔	انگریزی
۔۔	۳	۔۔	۶	ظریف	وجاہت
۔۔	۸	کور	۔۔	امیر	میر
۔۔	۲۵	کوک	۲	ھ	ف
۔۔	۲	حاشیہ	۱	نانی	تانی
۲۸۰	۲	کوکو	۷	خراں بھی	خراماں بھی
۔۔	۵	کولھو	۔۔	کوکھو	کولھو
۔۔	۱۳	کونل	۲	ٹ	ھ
۔۔	۱۱	کھال	۷	کھینچی جائینگی	کھینچی جائیگی
۔۔	۲۴	کھٹکا	۴	نزا سے ایں	ہلاسے ایسا
۔۔	۱۸	۔۔	۸	کھٹکا	کھٹکا
۔۔	۱۶	کھڑاگ	۳	۲۴۶	۶۴۶
۲۸۱	۸	کھگل	۷	در پہ گیا کوئی	در پہ کوئی جاسئے
۲۸۲	۷	کھینچ	۸	ہزار کھینچ	کمال کھینچ
۲۸۳	۴	کیل	۲	ع	۔۔
۔۔	۔۔	۔۔	۳	۸۱	۰

(باب کاف فارسی)

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۲۸۵	۲۸	گدی	۰۴	×	حیض کا لتا
۲۸۷	۱۳	گریبان	۷	جنوں میں ہے دوسرے لاگ	سلہ
۲۹۱	۲۷	گود	۳	۰	۳۰
۲۹۳	۱۱	گھاٹ	۔۔	۳۲۶	۴۲۶
۔۔	۲۰	گھٹا	۔۔	۴۳۱	۴۲۶
۔۔	۳	حاشیہ	۲	خمار عشق	قمار عشق
۲۹۴	۱۶	گھڑا	۴	ضرف گلی	ظرف گلی

سلہ جنوں میں ایک کو ہے دوسرے سے لاگ ۔

(باب لام مہملہ)

صفحہ	سطر	لغت	نمبر	غلط	صحیح
۲۹۸	۳	لاچ	۷	ذر انصاف	ذرا انصاف
〃	۱۸	لبنی	۸	لبیاں	لبنیاں
〃	۲	حاشیہ	۲	جسکی کہ	جنکی کہ
۲۹۹	۱	لبیک	۷	نصیب	نقیب نے
〃	۱۶	لٹ	۳	۴۳۷	۴۳۰
۳۰۰	۴	لچک	〃	۶۳	۵۳
〃	۶	لحاف	۷	دھر اپنے عوض	دھر دے اپنے عوض
〃	۷	لحد	۳	۴۳	۴۲
۳۰۲	۳	لفافہ	۳	۱۹۵	۱۹۶
〃	۷	لفظ	〃	۱۰۰۱	۱۰۱۰
۳۰۵	۲۴	لیپ	۶	۰	نعیم
〃	۱۸	〃	۷-۸	۰	سلہ
۳۰۶	۶	لیک	۳	۹۰	۶۰

(باب میم)

صفحہ	سطر	لغت	نمبر	غلط	صحیح
۳۰۷	۸	ماحصل	۸	اک صورت	اک سورت
〃	۱۲	مار	۷	اجار تھی	اجاڑ تھی
〃	۳	حاشیہ	۵-۶	خورشید کا نقش	خورشید مرا نقش
۳۰۸	۲	ماش	۷	ہیں جاتے ہیں جگنو	ہیں بجاتے ہیں جگنو
۳۰۹	۱۸	مست	۳	۲۴۰	۴۴۰
۳۱۳	۹	مد	۸	حسنات کی	حسابات کی
〃	۱	حاشیہ	۱	افتناع	افتتاح
۳۱۵	۱۵	مربی	۳	۰	۲۵۴
〃	۴	حاشیہ	۳-۵	اسی امید کا	اسی امید کا آقا
۳۱۹	۴	مستی	۷	ہزارد	ہزاراں

سلہ خوب برداشت آگیا جراح ۰ لیپ اچھا چڑھا گیا جراح

صفحہ	سطر	لغت	نمبر	غلط	صحیح
۳۱۹	۷	مسرت	۷	کبھی جانیگی	کہیں جانیگی
۳۲۰	۲۴	مسیحا	〃	جاں بخش کے	جاں بخش کہ
۳۲۱	۲۲	مشک	۱	مشک	مشکیں
〃	۲۴	مشکل	۴	کٹھنائی	کٹھن
۳۲۳	۲۷	معاوضہ	۳	۹۲۱	۹۲۲
۳۲۵	۱۳	مفر	۸	مقر	مفر
〃	۴	حاشیہ	۲	×	خدانخواستہ۔ واقف
۳۲۷	۲۶	مکافات	۳	۵۰۴۲	۵۴۲
〃	۱۴	〃	۷	جو بڑائی	جو برائی
۳۳۲	۲	منظر	۳	۱۰۹۰	۱۱۹۰
〃	۸	منہ	۷	کھینچ نے نقشہ تمہارا	کھینچ لے تصویر تری
〃	۱۶	منہ	〃	۹۵	۱۰۵
۳۳۳	۱۶	مونچھ	۳	۵۴	۱۰۴
〃	۲۸	مورچہ	۱	۰	مورچا
〃	〃	〃	۳	۲۵۴	۲۵۰
۳۳۷	۲۳	میل جول	۳	۱۲۹	۱۱۹

(باب نون)

صفحہ	سطر	لغت	نمبر	غلط	صحیح
۳۳۹	۱۱	نار	۸	سفر کچھ ملتی ہے	سفر ملتی نہیں
۳۴۰	۵	نافہ	۳	۱۲۶	۱۳۶
〃	۱۶	نالہ	۸	ہمارے دل سے	ہمارے دل سے نکلے گا
۳۴۱	۱۰	ناسئے	۳	۶۰	۶۱
۳۴۲	۱۷	نذر	۷	نذر لوائی	نذر دلوائی
〃	۲۸	نذرانہ	۳	۲۰۶	۱۰۰۶
۳۴۳	۳	حاشیہ	۲	نفر فلک	نسر فلک
۳۴۴	۱۶	نشہ	۷	وہ لب تھے	وہ لب بھی تھے
〃	۱	حاشیہ	۲	میر	امیر
〃	〃	〃	〃	پھر اسقدر بھی کبھی	پھر اسقدر بھی

صفحہ	سطر	[illegible]	[illegible]	غلط	صحیح
۳۴۵	۵	نطفہ	۷	کہتا ہے سخت	کتنا ہے سخت
〃	۱۸	نظیر	۸	سبب جنت	سبیب جنت
۳۴۶	۱۴	نغمہ	۳	۱۰۵	۱۰۹۵
〃	۲۳	نفس امارہ	〃	۴۲۷	۴۳۷
〃	۲۷	نفع	〃	۳۰۰	۲۰۰
۳۴۷	۵	نقاہت	۷	وہ اس سے سوا ہے	وہ اُس سے سوا
۳۴۹	۱	نمود	۸	نمود ہے جیسے	نمود ہو جیسے
〃	۲	نگہبانی	۱	×	نگہبانی
〃	〃	〃	۲ تا ۸	×	ت ۔ ۱۳۸ سلہ
۳۵۲	۲۰	نیلوفر	۳	۳۴۶	۳۷۶
(باب واؤ)					
۳۵۵	۱۵	وزارت	۳	۶۱۳	۶۶۴
〃	۱۷	وزن	〃	۶۲	۶۳
〃	۱۹	وزیر	〃	۲۲۲	۲۲۳
۳۵۷	۱۸	وقعت	۳	۴۷۶	۵۷۶
〃	۲۳	وقوع	〃	۱۰۲	۱۸۲
〃	۱۶	وقوف	۸	ودستی گراسی	ودستی کیا اسی
(باب ہائے ہوز)					
۳۶۱	۹	ہست و بود	۷	دیکھے نہ آسکے	دیکھی نہ آسکے
〃	۱۵	ہلال	〃	کہنے ہیں آج کو	کہتے ہیں آج تو
۳۶۱	۲	حاشیہ	۱	ہو گئیں چشماں	بند ہو گئیں چشماں
۳۶۲	۲	〃	۲	حضو کے	حضور کے
〃	〃	〃	〃	علامو ی	غلاموں میں
۳۶۳	۱۳	ہمتا	۴	سانند	مانند
〃	۱۴	ہمدم	۳	۹۱	۸۹
〃	۱	حاشیہ	۱	لک	اک
۳۶۴	۱۳	ہنسی	۴	غندہ	خندہ
〃	〃	ہوا	۷	ساتھ سے سودائے کود	ساتھ ہے سودائے کودئے
〃	۱	حاشیہ	۲	رلانا تھا نہو	رلانا تھا لہو
۳۶۵	۱۴	ہیرا	۸	کنی اکاس کی	کنی الماس کی
۳۶۶	۷	ہیئت	۳	۴۱۵	۴۲۵
(باب یائے)					
۳۶۷	۱	یا	۱	یاد	یا
〃	۱	یا	۳	۱۰	۱۱
〃	〃	〃	۷	اسمیں وہ عالم	اسمیں اک عالم
〃	۸	یار	۳	۲۱۲	۲۱۱
〃	۱۴	یاسمیں	۲	ع	ف
〃	۱۶	یُبس	۸	یبس	یُبُس
〃	۱۷	پیوست	۱۱	بیوست	پیوست
〃	۲	حاشیہ	۲	پرسے اپنی	پرسہے ۔ اپنی
۳۶۸	۱۱	یل	۸	شب دشت	سب دشت

سلہ حفاظت، چوکیداری، مونث ۔ دل ۔ جوش وحشت کچھ سوا ہوتا گیا ۔ کی گئی جتنی نگہبانی مری

تمام شد